

10/3

ميرين حيف <u>راج</u>

مكتبرس يى لائبرى، لاهورا

,11		سری بار	
114.	4		
P17.2	برخ	شرز	٠
يرى لا ئېرىر			
يروه بريا	-		
مری محدثا	19, -	76	,,,,
/		ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ	

تىرتىب

مین جو صفر امراح مین ۱۳۱۰ واژاف ۱۳۹۰ عمل تمانت ۱۳۹۰ اربعه عناصر ۱۳۶۰ اس تکر مین ۱۳۰۰ مناح آلیان تجارات ۱۳۶۰ مناح آلیان تجارات ۱۳۶۰ مناح آلیان تجارات ۱۳۶۰

چلو میں الو ، ۱۳۹ پک آگے اپت رہے ، ۱۳۸ کونڈا ، ۱۵۲

وه دهانون کی سبزی وه سرسون کا روپ ، ۱۵۲

شغل کے کاران ، سہم دو پہول تو ایک کانٹا ، ۲۵۸ هتے (کہ ٹوک دیا ، ۲۵۸ آڈی ترجھی ، ۲۰٫ ساجھے کی ہائلی ، ۲۰٫

ے جب ہاندی ، ۲۶۳ دھینگا ہشتی ، ۲۹۳ نامردوں کی دور ہلا ، ۲۵۵ کبوقری ، ۲۸۰ بے سے اور اکا ے ، ۱۸۱

په بهی اک هوا پاندهتے هيں ، ۲۸۳ به بھی هوتی چلی ہے آوارہ ، سمع

مزیداریان ، ۲۸۶ الله رے جهمکڑا ، ووء

آتے میں جڑدی پہلی سلاقات سیں چھڑی ، مہوم

بولی ٹھولی ، ۲۰۱ اشرف المخلوقات ، و. ح

چهوچهکا ، ۲۰۹ ساده پرکار ، ۲۰۰

گوردل ، ۲۱۱

ہے طُرح اُور طرح دار ، ۲۱۳ اک ٹیڑھ سادگی میں ، ۲۲۸

جو کچھ دیکھا اچھا دیکوا ، ہت

کمر کی خیر ، ۱۳۰۰

نکاف بر طرف ، ۲۳۷

مل يون ، يم مخ ، ١٩٠٠

أؤ پڑوسن لڑیں ، وسم

اخافیت ، ۲۵۱

اس کے اڑھنے سے بہتوں کا بھلا ھوگا ، 201 ---

بےلکام ، محم

فطرت ، ۲۵۳ دارالاسلام ، سمع

TON (State

رو کهی سو کهی ، ۱۹۵۵

اردے میں زردے ، عم

.

حری بہت برائی چیز ہے۔ السان پیلے جادو پر ایمان لایا اور پیر مذھب پر - اور جیاں مذھب پر ایمان راستے ہے و مان بھی یہ علیمہ ایھی تک راستے ہے کہ جادو پر می ہے ، ایکان جادد کرنے والا کام - اس عقبات پر اطاستہ عوتروہا " اور اس سے پہلےکی طاساتی

(سرس حافر گردون کی وائی ہے ۔ اور بیٹ میں صدیر بیادہ گرائی ہو خریصورت بھی جو » بعدت بھی ، جرک عشی افری مغرب کے اداب اور وزمان بر راح ہے » سرس می کل قتل ہم ہے پہلا جی جو ، سرس می قانا مورخ آتا یا امل لیانان ہے ۔ وی اسیسری "افریطا" اور فاضی کا 'دورہ' ہے ۔ می کیاس کی اطلاق ہے ۔ سیسریان' ہے دہ وخطح اور بیادر بیادر میسراورن کو بھیلا کے کے جائے۔ "بیم اور جالور اور بادر بیکا میں گرائی گرائی آتا کر امانی کے ا کبھی ان کا دھڑ نصف پتھر کا ہو جانا ہے۔ یہ ایک طرح سے عورت کی ذات اور اس کی جنس پر طنز ہے۔ فرون وسطیل میں تفریباً ہر عووت

میں جادوگرف کے کچھ نہ کچھ خصائص نظر آ ھی جائے تھے۔'' ''اوڈیسی' سے طلسات کی بہت سی داستانیں فارسی '' ہزار انسان'' میں منظل ہوئی ہیں۔ سند باد کی بہت سی کہانیاں اسی ذریعے سے آئی

رب ، نک حدم دو مانتخاری کا اطار طرف ادفاعی اور بوانی قرابه ح. بهر سده یا بسی والی افزاد هم که "دوار انسانی" در از اسانی ح. درسه "انسانی المیه و لیدی" کی نصیر داری آن چین عرض عالم ح. درسه المیه ا

اس کے بعد مشرق میں ساجری کے السائون کا ارتبا نمری مزاج اور بخال جمیں مراح کے اکسکشن سے مصدور ہے ۔ اس لاؤات میں مجمی عنصر کو ہاگئم تھے ہوئی ۔ اس کی وجد یہ ہے کہ مجمی مزاج دائیاؤ زامہ دوالی پیعد تھا ۔ اور وہ نومی اور میل المشاطق و زائمہ میں زائمہ کابان ہوا ۔ میں مراح المراح کے الکری چھک سے اس کے اطاح دور المراح الاخو دور المراح المراح دور المراح الا کچھ بائم آئی ہے ، میں برتا اللہ لیاد کو المائی قرائم جھٹے کے جہاں کی جزر ہے۔ کچھ بائم آئی ہے۔ اسائلہ میرادات المائی میں اس کے جزر ہے۔

نہاں مند میں دہلی اور لکھنؤ کے مکانب شعر ایک لعاظ ہے عربی اور عجمی مزاج کے اس فری کو ظاہر کرتے ہیں۔ فری اتنا ہے کہ دہلی میں آمستہ آمستہ عربی مزاج (میر درد) پر مجمی مزاج (قالب) غلیہ یا جاتا ہے۔ لکھنؤ میں عجمی مزاج (آنش) کی اتبا هدوستانی مزاج (بان صاحب) پر ہوئی ہے۔

کنیا جانا ہے کہ ''داستان امیر حمزہ'' فیضی نے سب سے پہلے آکبر کی فرمائش پر لکھی۔ اگر یہ نظریہ صحیح ہے تو ایک عالم شاعر نے ایک آئی فاقد آغے گئے قرزہ کی بیاد یک براہ بناہ کری آئی ہے ۔
براے آغاز اور الرحموافی آؤٹ ہی کہ بھی کری آئی ہے ۔
براے آغاز اور الرحموافی آؤٹ ہی کہ بھی ابتائے مشعوباً کی برائے اللہ والے میرووجر فضی رطابی ابتائے مشعوباً کی برائے آغاز ہی کہ اور جرک اور اس کا جرائے آغاز ہی انتخاب کی بالدیات کی برائے آغاز ہی بالا بناہ جرک اللہ بیادی میں جرائے اللہ کی اللہ کے دائی میں کہنا کے میں کہنا کہ عرائے میں جرائے میں جرائے اللہ کی کا مدادے کی بیادی جربے میں کہنا کہ عربی میں کہنا کہ کی دائی کی مدادے کی بیادی کی بی

عباووں اور عباری کی بڑی سخت شرورت تھی۔ مذھی تنظه نظر سے جادو اور مقی ہے، جادو کرنے والا کافر سوال یہ تھا کہ لشکر اسلام جادو کروں کا متابلہ جادو سے تو کر شہیں کر سکتا ساجری کے بجائے عباری کا حربہ ، جو جائز حربہ ہے ، لشکر اسلام کے تمویل کیا گرا ۔ اس جیاز ہر طرح ساحر کا متابلہ کر سکتا تھا۔

طلح هرش روا ، ورضاله أزاد اور دورا الراح مي كوه مي ليد لكافي و كان ورود مي الراح الله مي الراح الله كرا هـ به دور مي الراح الله كرا هـ الكن في دو الله يتما كرا والله يتما كرا والله يتما كرا والله يتما كرا والله والله يتما كرا والله كرا والله كرا الله كر الله كر الله كرا الله كر الله كر الله كر الله كر الله كر الله كر الل

میدها کیا ، مثاباته کرتا ہے ، توؤ جوؤ کرتا ہے ، مارش کرتا ہے ، اور جادو کروں کو جکمہ دے جاتا ہے - عورت کا بہس بنا کے نه سبی، ءو طلسہ هوش رہا کے عباروں کا غامان الفائل اصول تھا ، کے بین حافہ قائل کے «سجد مین نادوشاہ ابرانی اور اس کی خون آشام تلوز کے ساتھ دوازات ہو کے کور یہ کہتے کے کہ

کے نہ ساند کہ دیگر بہ تیخ ناز کشی مگر کہ زندہ کئی خلق را و باز کشی

آ لیکن آن مچارے عباروں کی عباروں کے باوجود لٹل عام ہونے ہی رہے۔ صرف دانتان طلسہ ہونی رہا میرافتح یافہ ترعباروں کی ہوئی۔ اصل مہدان جب مبرو کی طرح عبار بنی جادو کرنے ہار کیا۔ اسی لئے اودو زبان میں دانسان و طلبات کا حاکم بالخبر ہؤا۔ اور حرشار کے فسالہ آؤاد نے طلمہ ہوئی رہا کی جگہ نے لی ۔

لیکن طلسہ ہوش وہا لکھنل کے خارجی تدن اور اس دور ک دغنی پینگ کا خالباً سب سے وسع اور جامع مظہر ہے۔ اس میں کئی ادبی روائنیں مئی ہیں - کسی کہی ہیں ان مقبل کی ملقبی اور سمج عارت جو اب اتنی زیادہ سمج نہیں وہی لیکن اس میں وہ چٹ بٹا رہے جو ضافاتہ عجالب کے مصنف کو تصیب نہ ہوسکا۔

"به مغا سن کر شیزادے نے آگاہ اتھا کر دیکھا ۔ ایک اعتر امیان داریاتی ، گرخر دوبائے اتسال ، کل کوزار از کی بنایل ، عاشمار دائری ، بوسط بال ، آوایا عاصل ا ، ان کی مورد برگزری سربت ایمانی کی سج ، عینوں کی دھع ، ضح کا رنگ ، بروائے کا ڈھنگ ، بزم کی اواشل ، پیش کی کرائٹ ، ایشان کی ایمان کی توسید کوالی ، ایش کر سوئے وال کر مداخلہ کیا کہ سرکرم کھائز ہے"۔

شعر بھی بہت سے ہیں۔ ملتوباں جن میں آبان کا ذائعہ اور معاورے کی چسکل ''گزاز نسیم'' سے زیادہ ہے اور شوی کی عشقیہ

مشنوبوں سے کم نہیں ۔

یھول سا تین عرق کے شینم میں تحتایا وہ جاند سا مکھڑا

حسن لاثانی انک عالم میں ہائے رہے وہ ندا کہجا مکیٹرا '' اکسان کے ندا ک

جس طرح لکھاؤ کی غزل کو ، ریخی کو اور خاس کر مثنوی کو نسوانی سرایا کی انفصیلات سے عار نہیں آئی ، طلسم ہوش وہا میں بھی ایسے مقامات ہزاروں آتے ہیں ۔

رنگ بھبوکا ، سٹ ملائم اور گُجوں میں سختی ہے سنے سے کاف دلک ایک صلدل کی سی تخی ہے

طلب هرن روا کی مورنی زندان در جادوگرفان می در شرط جادوگرفان اور وضع باخریان اسلام جادوگرفان و جاکا جادوگرفان ۱۰ تطاب اور بالایی به ایکن قصے کی که کے نیجے به میب خارت احراق کی تحقوق کی عورفران میں کی جهاکه مجرم جرآن کی خارت احراق کی طورون میں در جان کی کے ان باد میں میں طرح کی مورثی میں باکانہ جو زخم مشنی اور درسوال میں فرق میں تحقیق میں بورہ به مست جوالے کے عشل کرتے میں باز خیر ایس جو کی کا مورثی میں دورہ به مست جوالے کے عشل میں باز خیر ایس جو کی کی انسان میں کی داخر کی میں اس کے عشق کے کا افزا جران کی جواب دائری جان کا مطلب افراز کے اور کا افزا جساور کی جواب دائری کا مطلب افراز کے اور

''عمبوب بوئی ، جل بالیں نہ بنا ۔ عبھے مردوئے دم دھاکے ، چہالسے نه بنا ۔ میں کمچنت سرکار کے کام کو باہر آئی تھی ، بہاں جان غضب میں بڑگئی''۔

یا سوی کی ٹکر کا مفاشقہ ل"یہ کیمہ کر ایسا منہ پنایا کہ بادشاہ ہے اوار عوالیا ، جاما کہ بوسہ نے لوں ، لیکن اس نے ہانی سے بقد ہما دیا کہ ، او جاجب یہ نے عزق دیکھو - جمنید جاخ محمیر یہ دل لگل احقی نہیں لگئی - بھری مخال میں ،ہری آبرو آبادولاً! جو زیادہ اچھے طبقہ کی ہیں ان کا حال یہ تھا ۔ ذائقہ دِل میں سب کی سب ہم سن جھالکتے تاکثے کے ان کے دن

ے بمکت بات وہ فہ کرتی تمیں اپنی چالاکیوں پہ مرتی تمیں کمیں یہ '' پکسان'' تمسم کی عورتیں اپنے دوبیان کسی جج جے کے کردار کو جنبع دیتی ہیں۔ جبسے سوگند جو اپنے محبوب عیار سیاری طرح ابلار ایک منفردکردار کے عام سلع ہے باند ہوتی ہے۔

''سوگند نے جو یہ کلام سنے ، سیارہ پر آیک دوھٹر مارا کہ مونے مرجبا جن ، خدا تجھیے غارت کرے - جھوٹے! لو صاحب ، پھلا ایسی میری کیا کھاٹ گئی تھی جو اس سے اشارے کرتی - میں تنو اس سے لوڈا بھی نہ اٹھولؤں - ہوا الئے موصلے ناؤاتا ہے ، اوسان مدر کہ کا تا جہ دالو کہ گز تہ کا بھی کا کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

اس ہے اوٹا میں نہ العواقی ۔ ۔ وَاَ النّٰے صوحلے الطائا ہے، اُوبائی اس کرنا ہے ۔ جوانا مرک تو اس موس میں رہے کا میں کیمی ٹھوکوں کی بھی نہوں'' ساور کے کہا! ''انہ نے میا بائیوں سے مائڈ کو کرتی ہو اور اپنے ہاتھ سنے ہے لیٹا کر اشارہ کرتی ہو کہ بون کئے ہے لاگوں کی ''یہ بدارت بھی ہے لیکن کچھے سیمی ہوئی ، کچھ مکڑی کے ساتھ۔

الدوات بھی ہے ہوں جو جمیعی ہوں ، او چو مدوری ہے جائے۔ سلکہ ہر جب شک کیا جاتا ہے اور اس کی بان چائے یا رہے عمیے تو جر کا لیا تھے کہ کو رس کی گئے تک کہ لیناہوں کے خرور سرح کا خاتے خازی کی - چیں له ایک جان ہے ، چائے غذا ہے وجائے بند ہے۔ آپ چین نگاف بھی قاتائے کا حرب بہیر چائے ہو دووں کی ۔ اور جن لوارٹ نے آگری لارکا نے ، انہوں میں غرب جاتی ہوں''

لو توں نے ایکو بھڑکایا ہے ، انہیں میں خوب جائٹی ہوں''۔ غرض چوک کی طوائف سے نے کر اچھے گھرانوں کی جو بیٹیوں نکہ، سب کی بولی ٹھولی ہے ، اطوار ہیں ، انداز میں ۔ مقطع و ہی ہے

خلوت - لیکن خلوت سیں باوجود عربانی اور عباشی کے ناسوس کا لعاظ رہتا ہے ۔ اخلاقا نہیں مذھا ہ

المعارف مي المحرف مين مدها .

طلسم عوش ربا دراصل عورتوں کی داستان ہے ۔ جیسر اکھنوی تمدن عور نول يا بقول فراق " مصحفن " كا تحدن ديا ـ به عور تين ساحره هیں اور مردوں کو انکلبوں بر نبائی هیں۔ اللے بناؤ سنکھار سے ہیرو ، جادو کر ، عبار ، ناظرین کرام سب کا دل حہینے میں۔ مردوں میں صرف عبار ابھرتے ہیں۔ لیکن ان کی عباری کا سب سے بڑا کارناسہ عورتوں کا بھس بدلنا ہے۔ عورتوں کا بیس بدل کے نسهزادیاں ، خواصی ، مغلالهاں ، کسهاریاں ، سبترانیاں بن کے ، عورتوں می کے تخریے دائھا کے ، تریا جرائر کے زور ہر می عبار جادو کروں اور جاناو کرنیوں کو زیر کرتے ہیں۔ وہ سنز جو داستان امیر حمزه میں عمرو حیارک زنبیل تھی ، طلسم هوش رہا میں تربا چرتر هـ - اس سين هزار ناز و انداز " هزار الهانين " هزار جوين " دس هزار عندو ہے' افر ہے' فاز " مکاریاں میں۔ بجار ہے لسکر دفار " لشکر جادو گراں کی سب سے بڑی "لمزوری عورت ہے ۔ عبار انک لاکھ مرتبہ عورت کا بھیس بدل کے جادو گروں انو جکمہ دیتے میں ، عطر بے ہوشی سنکھاتے ہیں ، اور جادو آر ان کی یہ جالاکی سمجھ نمیں باتے۔ س عیار عور نول کا بھیس بھر بدای تو سی جادو گر پھر ایک لا لھ مربيه حكمه "ديات دو تبار هين ـ

الشكر تفاقر كي تمام حديث المؤاون موراتي المكر العام كي هروراول المكر العام كي هروراول من هذات بسراء حوق بعن يا ملاء همين العلماء ملك الهرائرة ووجا ووجائزة المؤاون المؤاون المؤاون المؤاون على المرحوان على المرحوان

آخر المبر معرف کی جائے فراز مورون کے واقیات گئے تو مد موضور کے آخر میں موضور کے اللہ میں موضور کے اللہ میں موضور کے اللہ میں موضور کی اللہ میں موضور کیا ہے اس میں موضور کی اللہ اللہ میں موضور کیا گئے اللہ میں موضور کیا گئے اللہ میں موضور کیا ہے اللہ میں موضور کیا ہے اللہ میں موضور کیا ہے اللہ موضور رہائے دیکھی میشور کیا ہے اللہ موضور رہائے دیکھی میشور کہا ہے گئے میں میشور کہا ہے گئے میں میشور کہا ہے گئے میں میشور کہا ہے گئے کہا ہے گئے کہا ہے گئے کہا ہے گئے کہا ہے کہا ہے گئے ک

مرا خرفست اندر دل ۱ نو دویم زبان سوزد و از دم در نسم نوسم نه مغز اسخوان سوزد

میر خیر مد دو جداه معفرمه سها - کمپان اشکر افراسیاب اور قصور مشمر اور خیاسی موش روا در خلصه برش روا در خلصه برش روا در خلصه برش کل میسید به سی می در خان که این کر بروا در حدث کی میسید اور دیگری میسید اور در خان کی اور در خان کی میسید اور در انتهای کا اور در خان کی میسید می در خان این میسید می در خان کی در در این کی خان کی مورس کی حکومت در حال می مورت می باش کی مورس کی حکومت در در حیال کی مورس کی حکومت در حیال کی در دادو از کیرا خیار می میکرد.

یہ اور بات ہے کہ 'نہیں 'نہیں سے سے کے زمان و ،کان دخل درمغلولات کرمی جانے ہی ، عورنوں می کا بھس سال کے ۔ ۱۰ بھی کمانے سال دیکھا ستا بارہ دوی تک پہنچا '' بہاں ٹانگٹوں کا پہرہ کھاڑا تھا ، ایک بلنکن نکاری ، ہو'کس وائر ، ۴۰۰

علامی زمانے کے مرور خالص کے مدموں میں بھی بیڑ ماں ڈال ھی دنتی ہے -

ماضی کو سامھ لئے بغیر حال اور مستبل سمجھ میں نہیں آسکتا۔ زبان ماضی کا سب بڑا تحقہ ہے ۔ یہ سب سے بڑی اجتماعی روایت شہو مردکا رستہ قرد سے اور زمانہ کا وشتہ زمانہ سے باندھی جاتی ہے۔ ابرنسان کی طرح به موی برساتی ہے۔ لیکن ہر موتی کو در کا ہے ۔ اگر ایک موتی گم غواکا نو پھر کوئی ٹیمیائی اسحم اسے ، نہیں سکتا ۔

ایسے ہزاروں ہوئی طلعہ ہوئی رہا ،یں کاہرے اپرے ہے۔ بفتہی سے جبانہ السامہ اور بعضہ بعدادی عربکریں نے ہزاری زائاک دولت ہے سے میں لی ہے۔ جہ ان الفائل مشہوم ادا کار نے تج انے انگریازی الفاظ کا درجمہ درنا جاہتے ہیں جو جاری زبان جن بطے می سے دوجود ہیں۔ اور اس دوسسی میں منہ کی کہائے ہیں۔

طلسم ہوس و یا آکھیؤ کی لی بنائی کھری ہوئی زبان کہ خوالہ ہے ۔ اس کی مظلم السان و بحث بور سیکلڑوں اثاثا اور عاور ہے اسے ہیں چنیں ہم بھونے جارہے ہیں ۔ نائلا ''اوٹی ایا کہ صفحہ لیجنے اور انسلوں اور عاوروں کی بھوئی موئی دوات کئے ۔

المرو - آسنی - ایربلانا - انهار - ایژهنت - مسر حدانا - جانر بنانا - کاحزانان - نون انانا - منسن وغیره -

ہر طرح کی زبان محفوظ کی گئی ہے ، اصلی ہو تا روا تی ۔ سلا کشنبوں کے بولی:—

 قودی ادا فارنے بائیں ہاتھ کا درتب ہے۔ عرش اعظم ہلنے لکے اس طرح دل ستانی ۔ ا

با دوانی حام الزائے والوں اور سافتوں کی جھیڑ حھاڑ ۔۔

سب سے بڑہ کر بہ 'دہ ادب میں زبان کے سوا زندگی کی تسخیر اور اس کے تسلا در اول آئد بڑی۔ اکی بھی کی تصویر ملاحظہ ذیجے جو اس زبان این اکمیں گئی تھی جے جم بھولید جارئے ہیں۔ منظر آج کہ نہیں املاً ۔ ہم میں سے جنوں کے دیکھا ہوڈا آئک این منظر 'کو آج کی کے السانوں کی زبان میں لکھتے کی 'فرنسن' پہنچے۔

''سہاں نوج عالی بین فراقوں کو مائد نے برکرآرات ابوریہ میں معددان ابنا ابنا فراق کے السائل کو سابق اللے بیدو اسپان اس بھی ہے۔ بچرے ''سی طواف بناؤ کئے السائل کو سابق اللے بھی ہے۔ بھی کے خاب میں ہے میں کمین ایک درائی و در مائن میں بھی اس برامعہ فوا ہے ''کیسی اور اللہ ہے بہ خابور اللہ علیہ میں میں اس بھی ہے۔ اس برامعہ فوا ہے ''کہ بات رحم میں میں اس کا تعالمہ اور ہے ہیں۔ اسٹان آج رس میں جورے طرح میں میں اس کا تعالمہ اور ہے ہیں۔ کے نے فراف بھی میں ''سراف کو ایل چھی میں اس کا تعالمہ اور ہے۔ مراس المحلق الإسلام على مو آدر واحد فال ما يح سائم بنا من جموع آدراً كه "حجو الموري فالا كمي هذه يك حول آكار برات با كي الشوع أن اور التي يجار الكي فالم حراب المن كما تكي التي جائح كي الشوع أن المحلق ا

جہاں کمیں یہ ممدن کتابوں میں معموظ ہے ' باوجود اننی

الباتر، انشالت اور جدود کے اینی فیرینی، دلکش، دللفات، و وکتری کے امت بولار رہے گا۔ تم ہے کم جی طلم موش رہا کا چہ اوا استری نشان ہے۔ اس بر خدا جی رہالے لاکھوٹی کو وفیکل اور اس کا زبان امیران ہے درمی ہے۔ اس انتخاب جی عمد حسن مسکری کا سموری مے کہ افوائی خیرانشان واقع کی کاجابی کے مشکری میں بعد کیا ہے۔ جانائے چھائے کے عمل جے کیا ہے اور میں و خانائے کے جیکائے کے امار جس کیا ہے اور

شایہ یہ اردو زبان میں سکتل ترین نوعیت کا انتخاب تھا۔ ایکن اس انتخاب کی کامیابی بر کوئی ٹنگ نہیں کر سکے گا۔ اس میں ہر کام کی جید ما گئی ہے۔ ایک طرح سے یہ بھی عمرو عبار ک زئیل ہے۔

عريز احمد

ہتر یہ ہوگا کہ میں اس دیباہے کے شروع ہی میں ایک لازمی حنيت كا اعتراف كرلون تاكه آپ كو " طلسم هوش ربا " كے اس انتخاب کے بارے میں کوئی غلظ فہمی یا ایسی توقعات پہدا نہ ہونے پائیں جنہیں ہورا کرنے کی میں نے کوشش ھی نہیں کی۔ یہ انتخاب له تو کوئی تعقیقی کار لامه ہے ، نه میرا منشا په نها که تاریخ اور معاشری علوم کے طالب علموں کو سہولت بہم پہنچاؤں ۔ جہاں تک ميرا تعلق ہے ، يه انتخاب ايک بہت پرائي اور شايد طفلانه خواهش کی تکمیل ہے۔ کبھی بجین میں " طلسم موش رہا " پڑھتے موتے ایک مرتبه محل سرا کا نقشه نظریے گزرا تو یه رنگ عهے جادوگروں کی داستانوں سے بھی زیادہ دلجسپ معلوم ہؤا اور جی چاھا کہ اسی قسم کے سو دو سو صفحے مسلسل اڑھنے کو ملیں ۔ اس خواعش نے بھر میرا بنجها نہیں چھوڑا ۔ اور آخر میں غود هی ساری الطلسم هوش رہا " پڑھنے اور اپنی پسند کے حصے انتخاب کرنے پر مجبور هوگیا - کلیم الدین آحمد صاحب کی کتاب '' فن داستان گوئی '' نے سری اس خواہش کو تقویت پہنچائی اور میرے ناشرین نے اس التخاب کی اشاعت سے دلوسیی ہے کر میری همت بندهائی۔ آخر په انتخاب آپ کے سامنے پیش ہے ۔ اے پڑھتے ہوئے مقدرجہ ڈیل بائیں ضرور ذھن میں رکھئے :

(۱) ان انتخابات میں میں نے جادو کے قصوں سے کوؤ, واسطہ نہیں
 رکھا کہ ہی لحاظ نہیں وکھا کہ ہر انتخاب
 اپنی جگہ ایک مربوط قصہ ہو ؛ کیونکہ اس صورت میں جادوگروں

کی داستانوںکو داخل کرنا پؤتا جن سے میں نی الحال بچنا چاہتا تھا ۔ میں نے اپنے التخاب کو صرف ایسے ٹکٹروں تک محدود رکھا ہے جن کا تعلق عام معاشرتی زندگی ہے ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر حصے ایسے میں جن کی نـ اُس میدھی سادی اور رواں ہے۔ لیکن میں نے مقفی اور سنج نشر کے کمونے بھی شامل کئے ہیں۔ اس سیں ایک تو ميراً مقصد يه تها كه '' طلسم هوش ريا '' مين جو مختلف اساليب همیں ملتے هیں ان کی مثالیں پیش کردوں ۔ دوسرے معرے خیال میں یہ ضروری نہیں کہ پر تکف نثر ہر جگہ جھوٹی ہی ہو یا اپنے مصنف اور اپنی تہذیب کے مثبت ذہنی رجعانات یا تصورات کی آئینہ داری نه کرسکے ۔ دَالباً یوں کہنا صحیح ہو اہ کہ پر تکاف ائٹر کسی جذبے یا چیز کو جذبے یا چیز کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک تصور کی حبثیت سے بیش کرتی ہے۔ اور یہ بالکل نامکن ہے کہ یہ مفصوص تصور یا بعض جذبات اور چیزوں کو بعض وقت محض تصور کی حیثیت سے دیکھنے کی عادت اس تہذیب کے مثبت عناصر میں سے هو - مجھے احساس ہے کہ آج کل بہت سے بڑھنے والے پر تصنع اور گنجلک تثر سے گھبرائبر کے آ لیکن ایسے ٹہذیبی تصورات بیش کرنے کے خیال سے میں نے ایسی نثر کے انتباسات بھی شامل کئے میں۔ البتہ انہیں کائٹ جہانٹ کے مختصر کو دیا ہے۔

() بون تو به انتخاب تاریخ اور معاشرت کرمانائے کے النے بھی منبغہ مرتبات کے لائے بھی اسلم میں میں اسلم حقوق کی اسلم حقوق بن ان کہ ان اس اما میں کہ خیاب سے اس کی حیایت ہے ، بلکہ ایک مام الدب النجام کے اس کی حیایت ہے جس کے ایک میایت بیٹ میں کہ حیایت ہے جس کے ایک انتخاب النام کی حیایت ہے جس کے ایک واضح میں اساسے کا حیایت کی حیایت ہے جس کے ایک واضح میں اس کے ایک واضح کی تھی ۔ جیایت میں کہ دیا کہ میں خرورتوں کو حیایت اور انتخاب النام کی امام اسکانیت کیا یہ مصبح نے ان اور انتخاب کے اس اور انتخاب کیا یہ اس کامیات کے اس کی اس اور طرح بھی پڑوہ کے جانے کہ ان اس کامیات کے اس کی اس کامی تو ان انتخاب کیا ہے۔

شوق ہے بڑھیں ۔ مگر کم سے کم میری خواہش ہیں ہے کہ اس انتخاب کو چہل مرتبہ ادبی لتلیف کی خاطر ہی بڑھا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اگر اس کتاب کو اس انداز سے بڑھا گیا تو عام بڑھتے والے اودو اچپ کے متعلق اور افسانہ فورس اور اش لگار حضرات اپنے فن کے بارے میں اس سے چت کچھ سیکھ سکیں گے۔

(m) ممكن عرك بعض حضرات كو يه ديكة كر تهوؤى سي مابوسي ہو کہ نہ تو سیں نے ''الحلسم ہوش رہا'' کے دونوں مصنفوں کے حالات رندگی لکھر ہیں اور نہ یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب کٹیاں ، کب ، اور کن حالات میں شائع هوئی - اس کی سب سے بڑی وجه تو جی ہے که میں اس کتاب میں عجائب خانے کی فضأ نہیں پیدا کرنا چاھتا ۔ میں یہ انتخاب اس يقين كے ساتھ پيش كر رها هوں كه يه زنده اور جاندار ادب مے - اور ان صفحوں میں اردو نثر نگاری اور افسانه نویسی کے بعض بہترین کمونے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ہلد لیملامی تهذیب اور مزاج کے چند خصوصی مظاهر بھی نظر آتے ہیں ۔ یہ صرف ماضی کا ادب نہیں ہے بلکہ جب تک عند پاک ہر صغیر میں بسنے والی مسلمان توم تخلیقی طور پر زندہ ہے اور اپنی تخلیقی روح سے آگاھی حاصل کرنا چاہتی ہے ، اس کتاب کا تعلق ہمارے حال سے نائم رمے گا۔ چنانچہ تصنیف اور اشاعت کی تاریخیں اس کتاب کے معاسلے میں کوئی بنیادی اممیت نہیں رکھتیں ۔ یه کتاب ہاری قوم کی وہ تصویر د کھاتی ہے جو قوم نے ایک زمانے میں اپنے ذعن میں قائم کر رکھی تھی ۔ بھر به کتاب همیں یه بھی یاد دلا تی ہے که اس زمانے میں هم دنیا اور زندگی کے متعلق کیا سوچتے اور محسوس کرتے تھے۔ ممکن ہے اب هم اس طرح نه سوچتے هوں' اور عم نے اپنے د عن میں اپنی جو تصویر بنائی ہے وہ بھی کسی اور طرح کی ہو لیکن ان بنیادی ذہنی تصویروں کی المیه اور طربیه حقیقت یہی ہےکہ پرانی تصویریں کبھی بهوری طرح شتی نہیں بلکہ بعض دفعہ تو اس بری طرح آبھرتی چُلی آتی ھیں کہ

نئی تصویر بن ان کے سامنے ماند پڑنے لگتی ہیں ۔ ''طلسم ہوش رہا'' اسى قسم كا ايك نكار خانه ہے ۔ اور اس لئے آمارے حال كا لازمى جز ہے ۔ اسی وجه سے میں چاھتا ھوں که آپ تھوڑی دير كے الر بھول جائیں کہ یہ کتاب کب لکھی گئی تھی۔ دوسری وجہ میں پہلے هي بتا چکا هوں که ميں اس انتخاب کو خالص ادب کي حيثيت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی یہ نثر کے لکڑے مصنفوں سے زیادہ اهم هیں۔ یوں تو یه جمله هر تاثر یا هر شعر کے بارے میں کہا جاسكتا ہے مكر " طلسم هوش رہا " كے ضمن ميں يه يات خاص معنے رکھتی ہے ۔ ویسے تو یہ داستانیں انیسویں صدی کے آخری حصے میں مجد حسین جاء اور احمد حسین قمر کے ذریعے ضبط تحریرمیں آئیں ۔ جاہ نے پہلی چار جلدیں لکھیں اور قدر نے باقی نین ۔ پھر اُو پر سے چند داستانوں کا اضافه دو جلدوں میں منیسلسم هوش وہا " کے نام سے کیا ۔ مگر ان داستانوں کی اختراع اور اس محصوس طرز بیان کی ایجاد کا سہرا ان دو آدمیوں کے سر نہیں ۔ یہ دونوں تو داستان گوئی کی طویل اور عظیم روایت کا صرف ایک حصه هیں ۔ مشہور مے که امیر حمزہ کی داستان پہلی بار اکبر کے زمانے میں فیضی نے فارسی زبان میں لکھی نھی ۔ اولیت کا فخر جس کسی کو بھی حاصل ہو وہ الگ بات ہے ۔ اصل چیز یہ ہے کہ مختلف داستان گوؤں کے ساتھ ساته یه داستان پهیاتی اور بژهتی رهی ، یهاں تک که ایک مستقل روایت ، بلکه ایک تهذیبی اداره بن گئی - قمر کا تو خیر با قاعد، دعوی ہےکہ میں نے اثبر حمزہ کے قصے میں بالکل نئی داستانوں کا اضافه کیا ہے ، ممکن ہے کہ جاہ نے بھی بعض داستانیں خود تصنیف کی هوں ، لیکن اس قصے کی اصل روایت ان دونوں سے پہلے اور الگ قائم تھی ۔ لوگوں نے جاہ اور قمر کو آزاد داستان نویسوں کی حیثیت سے میں بڑھا بلکہ ایک روایت کے نمائندوں کی حیایت سے - جنانجہ حال یه ہے که "طلسم هوش رہا " کو جو زبردست متبولیت حاصل رهی مے اس کی مناسبت سے کتاب کے مصنفوں کے نام تک سے واقفیت رکھتے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے ۔ اسی طرح یہ خاص اسلوب بیان بھی جاء اور قمر کی ایجاد نہیں تھا۔ اس معاملے میں بھی وہ صرف ایک روایت کی بیروی کر رہے تھے۔ یہ بالکل ممکن ہے که شاید یه دونوں نثر گوئی کی اس روایت کے بہترین نمائندے له هوں ، بلکه انہیں تول کشور پریس کی بدولت ان داستانوں کو کتابی شکل میں چھپوانے کا موقع مل گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ جاہ اور قسر کی تحریروں میں امتیاز کیا جاسکتا ہے اور ان میں انفرادی خصوصیات موجود هیں ۔ قسر کہانی کہنے کے فن میں ایسے ماہر نہیں هیں جیسے جاہ ، انہیں دلچسپ واقعات کا سہارا لیٹا پڑتا ہے۔ آپ کو سعر کے جیسر کرشمر آخری تین جلدوں میں ملیں کے ویسر بہل جار جلدوں میں نہیں ملیں گے ۔ اس باب میں قمر کی قوت ایجاد (جس پر انہیں فخر بھی ہے) شاید اسی لئے زیادہ تیز ہے که سادہ واقعات کو فنی احساس کے ذریعے دلچسپ بنا دینا انہیں نہیں آتا --- یعنی جاہ کے مقابلے میں نثر نگاری اور انشا کے معاملے میں تو وہ جاء سے کافی بیجھے میں ان کے فغروں میں وہ اطیف ربط، وہ روائی اور سبک پن ، وہ ستھرا پن اور نکھار موجود نہیں جو جاء کی نثر میں ہے ۔ قمر کو شاید اس خامی کا احساس بھی ہے اور ان میں خود اعتمادی کی ایسی کمی ہے که وہ بار بار جاء پر اپنی فوقیت کا دعوی کرتے دیں ۔ یوں تو جاہ نے بھی بعض اوقات اپنے انداز بیان اور ''بوستان خیال'' کے اسلوب کا مقابلہ کیا ہے ، مگر وه دراسل اپنی تعریف نیین کرتے، بلکه یه بناتے میں کہ فن داستان گوئی کی ضروریات کیا ہیں اور داستان کے لئر کولسا انداز آیان موزوں ہے۔ اس کے برخلاف قدر کو اپنی برتری منوانے کی فکر پڑی رہتی ہے ۔ اور بعض وقت جاہ کے متعلق ان کا لب و المجه تعتبر آميز هو جاتا ہے۔ ليكن ان سب انفرادى خصوصیات اور اختلافات کے باوجود یه حقیقت اپنی جگه قائم رهتی ہے که یه دونوں ایک متررہ اور رواہتی اسلوب اور ، انداز بیان کی

وروری کرتے ہیں - جانبہ آن دولوں منظوں پر دانی خور ہے وروری کے ڈویس آئے کہ کے خاتم کو رحم ہے - ویسے آن دولوں کو دولوں کے ڈویس آئے کہ کے خاتم کو رحم ہے - ویسے آن دولوں دخانان لویسری نے احلاق ملاق دولین پر بھی اعتمال میں پاہٹے ۔ کر یہ کامین کرم ویس کے مقابل کے مقابل میں ہے واقعاد اس کے مان عزید ، جمید میں تعقیل کی سلامیت آئی کرمی گا ہے ہیں ہے کا جذبہ تک چرے ہے ۔ برائ کسی کتاب سے صرف اندی اقول کے دفیسی ہے کہ کم موں اور انجی مقابل سے میں تقل میں خے الے آپ کو میں تک عدود ۔ اور انجی مقروبات کے پیش تقل میں خے الے آپ کو میں تک عدود ۔ اور کہا ہے۔

(س) میں نے اس انتخاب میں عبارت کی تدوین موجودہ زمانے کی ضرور توں کے مطابق کی ہے۔ جاں عبارت کی صحت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ پرانے زمانے میں طباعت میں جو غامیاں رہ جاتی تھیں ان کے علاوہ "طلبیم هوش رہا" میں ایک مشکل یه ف که اس میں بیسیوں الفاظ اور محاورے ایسے میں جو صرف لکھنؤ کے اطراف و جوانب میں بوے جاتے میں اور دهلی کے قرب وجوار کے لوگوں کے لئے بالکل غیر مانوس ہیں۔ پھر ایسے الفاظ اور محاورے ھیں جو کہیں بھی نہیں بوے جاتے ھیں ' ان کے علاوہ سینکڑوں ایسی چیزوں کا ذکر ہے جو اس طرح استعمال سے خارج ہوئی ہیں کہ انہیں دیکھنا تو الک رہا ' عام طور سے لوگوں نے ان کا نام تک نہیں سنا ۔ ایسے الفاظ کے بڑ ھنے اور یقل کرنے میں ھمیشد غلطی کا احتال رهنا ہے۔ جہاں تک مجھ سے هو سکا مے میں نے استیاط برتی مے اور ایسے لفظوں کی صحیح شکل معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ چا متا تو میں یه تھا کہ مسودہ مکمل کرنے کے بعد نظر تانی کے لئے حضرت اثر لکهنوی اور حضرت نیاز فتحبوری کی خدست میں پیش کروں ' لیکن موجودہ حالات میں یه ممکن له هؤا۔ البته دو حضرات نے سیری درخواست پر مسودہ پڑھنے کی تکایف گوارا فرمائی اور بہت سی غلطیوں کی اصلاح کی ۔ میں ان کا شکر گذار هوں۔ لیکن چونکه موجودہ عبارت کی صحت یا عدم صحت کی ذمدداری میں میں ائییں شریک نہیں کرنا چاھتا ، اس ائے نام لئے بغیر ان کا شکریه ادا کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔ اس احتیاط کے باوجود یه بالکل ممکن ہے که بعض الفاظ ایسے نکل آئیں جن کی صحت مشکوک ہو ، تو میں نے اپنی مشکلات آپ کے سامنے پیش کر هی دی هیں ' خواه یه عذر آپ قبول کریں یا ته کرین جر صورت میرا مقصد تو ادب کی ایک کتاب بیش کرنا تها ' لفت نہیں۔ مگر اس النخاب سے قطع نظر یہ ایک بڑا ضروری نعتیتی کام ہے که کوئی صاحب "طلسم هوش رہا" کی لغت تیار کریں جس میں زیور کے نام کے سامنے "ایک زیور" اور برتن کے نام کے سامنے "ایک برتن" نه لکها هو بلکه هر چیز کی صحیح نوعیت بیان کی جائے۔ "موش رہا" میں الفاظ اور معاورات کا ایک سبت اڑا ذخیرہ ہے جو بونہی بے کار بڑا ہے ۔ اردو زبان اور ادب ترقی دینے کے لئے حسین ان تمام الفاظ اور عاوروں سے دوبارہ وانقیت پیدا کرنی پڑے گی جنہیں ہم نے اپنی بے اعتنائی اور بے نیازی میں بھلا دیا ہے۔ اس لئے "طلسم عوش رہا" محلت ہوگی ' اس کی حبثیت صرف تاریخی اور علمی تحقیق کی نہیں ھوگی ' بلکہ اس کا اثر ہارے ادب پر بھی بڑے گا۔

اس انتخاب کے بارے جب تو چر کچھ مجھے کتابا تھا ان عرض کر خجا انس ایک ان اللہ مونی روانا ہے اور چید بدلاطشہ فرائے ۔ اردو السالہ فرامیں ہر جو مشابح یا گئوں تھا کہی گئی جی ان یہ بادہ دوالی کی ہے کہ بلے تو خارے بالا مرض جادو اور طلعم کے تصدیح کیے جاتے ہے تو خارے بالا مرض جادو اور طلعم کے تصدیح کیے جاتے ہے تعدید والوں کو این واقعکے کوئی تشابی دادیسی جب سے تعری تھی ا سانحه پیش آیا تو لوگوں کی آنکھیں کھلیں ۔ دوسری طرف انگریزی تاولوں کا اثر پڑنا شروع هؤا۔ اور ان دو عرکات کے زیر اثر ہارے لکھنے والوں نے اپنے زمانے کی معاشرتی زندگی کو افسانوں کا موضوع بنایا ۔ یہ مفروضات ہاری تنقید میں اس طرح قئم ہو چکے میں کہ لہ تو کسی کو ثبوت کی ضرورت محسوس هوتی مے نه دلیل کی - بس انہیں دو اور دو چار کی طرح درست سجها جانا ہے۔ ''طلسم ہوش رہا'' کے اس انتخاب پر ایک نظر ڈالنے یا محض ورق الٹنے ھی سے آپ پر یہ بات واضح ھو جائے گ که اردو افسانے کی نشو و نما کا مذکورہ بالا تصور حقیات سے کتنی دور ہے ۔ غدر کے سانعے نے اور انگریزی ناولوں کے مطالعے نے ھارے شعور کو وسعت دی ھوگی ' ھیں اپنی زندگی کو نئر طریتے سے یا ناقدانہ نظر سے دیکھٹا سکھایا ہوگا۔ ہم نے ان دونوں تجربات سے زائے اسالیب بیان یا ہیئت کا لیا تصور حاصل کیا ہوگا۔ یه سب ٹیک ہے لیکن یه کہنا سراسر غفلت شعاری ہے که ان دونوں تجربات نے میں اپنی زندگی سے تخلیقی دلچسپی لینے پر مجبور کیا بلکه ''طلسم عوش رہا'' پڑھنے کے بعد تو ھم یہ سوچنے بد مبور موتے میں که مارے لکھنے والے اس کے بعد زندگی سے اتنی وسیع دلجسی سے بھی سکے یا نہیں۔ اگر زندگی کے بعض مظاهر کے اچھا کہنے اور بعض مظاہر کو برا کہنے یا ان میں سے چند مظاهر کو بدلنے کی خواهش کا نام زندگی سے دلچہیی ہے تب تو یات دوسری ہے ۔ لیکن اچھے' برہے۔ خوشگوار' ٹاخوشگوار ۔ ضروری' غیر ضروری - مفید ' غیر مفید - صالح ' غیر صالح ایسے تمام اعتبارات سے الگ ھٹ کر زندگی کے ہر مظہر کو بذات خرد قابل اعتتا سمجھنا ' توجه اور داچسیں سے دیکینا ' اس سے لطف لینا ' یہ کوئی معمولی صفات نہیں هیں اور يه صفات كسى اور اودو كتاب ميں ـ اتنى فر آ وائی سے نظر نہیں آئیں جتنی ''طلسم ہوش وہا''سیں ۔ زندگی سے اس دلچسپی کی مخصوص نوعیت اور کیفیت کی بحث تو چهوژایے -

من میں تو اس میر میں داخل ہو بیائے کی خال اعداد دیگر و میلور میں اس میں تو میلو میں اس میں ا

دوسری دلچسبی میر اس والی ہے - چیزوں سے ان کا رشته مفاهمت ' امن اور سکون کا ہے ۔ یه سکون کسی بڑے عرفان کا '' للسم هرض روا '' کی آثر جوزوں کو تصورات میں نہیں بدلنا جامی ۔ جباں غیش بعرق کے لئے کوئی این اکیا کیا کیا ہے وہاں کی بات اور ہے اس نئر کو تعالم جوزوں کی روحے وہ ہم آمدی خصاف نہیں۔ '' اس کے ادیکائی و در جو بیز ہے الک ایک اور زیادہ ہے زیادہ دفیسی نئی ہے وہ کسی جرا کے چور می کشور نہیں ہونے انہاں میں کوئی میں جو ۔ مگر بنالمری خوت ہے لئا اللاظ وطا نے خوب آئا ہے۔ جبر کا اس کر چور جور میں نہیں ایک راچھے معنوں میں ان تاتا کا ہے۔ به نظر ہم جور میں جوران جو اس نہیں ایک ہم جور میلیست میاسد قابل توجہ ہے۔ اور ہم جوران جو اس کی برائی جو کہا ہے۔ اس کا برائی باسی کے۔ جوران جوروں کا اس کر اس کے میں کہا ہے۔ یہ ان جوروں کی باسی ہے۔

خبراس ٹنر کی کیلیت کچھ بھی ہو' انٹی بات بیشنی ہےکہ انکریزی ناولوں کے آنے سے پہلے اردو نئر صرف خیال باتوں کے لئے نہیں پاکہ اپنے زمانے کی زندگی کے اظہار اور عکلس کی صلاحیت رکھتی تھی۔ سی طرح طرفی سالگ بین دامنایی نشود آنها اگر معاشران این فرنسیانی الدول می الدول معاشران به افزار کنور انتخاب بین فرن کنور این الارک بیدا هر بین الارک بیدا هر بین الارک می بیدا کنی بیدا کنی بیدا کنی می الدول می بیدا کنی می الدول می الدول

آخر میں میں اپنے دوست ایرار حسن صدیتی صاحب کا شکریہ ادا گروں گا جو اس اتصاب کے کام میں میرے شریک رہے اور کسی لگڑے کو شامل کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں جن کے حسن ذوق نے بچھے میشتہ مدد دی ، اور لکھنوی زبان کے سلسلے میں من سے بچھے جت سے منید شورے ماہے۔

محمد حسن عسكرى يكم اكست .١٩۵٠

گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے بڑے

(1)

بافشاء بقد دراو رخوات کیا ۔ صواراً اپنے اپنے خبوں بی بیرائنٹس و آرام آلے۔ اور العدم بھی آکر این باؤکہ کے جمران کشیدہ پر گوئے میں المین در دیکا جا دیا بیانی کے مثانی میران کشیدہ رکور ملک محمور دیکاچا دی امیانیا کرتا لیس آئی ، کاروران سے کہا : اسم درکور میں جائز کیا میرور میں آن موں کہ اور تقابل میں کہا : اسم کر کور اس اور این مالین میڈکا مین و اللہ اپنے طاق کو ابھر کر فریب بازار کا مجارات المین افراز اور سائح آگر کارور کر فریب بازار کا مجارات المین میران کار سائح آگر کارور کر فریب بازار کا مجارات المین میں کے کہ مم آوارہ دشت

در الدوون من غسته دل ندائم كيست كه من غموشم و او در نقان و در غوغاست مرا بكار جبال هركز. التقات ابود وغ تو در نظر من چين خوشش آزاست ،، یه صدا سن كر شهرادے نے ذكہ آلها كر ديكها ، ایک اغتر

امان دارائی کرهر دویاخ آنشانی ، کی گزار افزا کی بلیل عاصدار دائری ، بودند چان زادگیا میشال ، مانی جوره برگزار کی بردید اطهانی کرچ ، دیگران کی دحج ، شعب کا رنگ، ، برداند کا امتک، دائری کی آزشن ، بهتر کی زبانش ، نهند کی کتوبی داران ، این کر سرخ دائل کر داخشه کیا - که سرگرم کنیل به ایسی حسیت دائر حضر داخش کو دیگیا کد به صدر اور بیاب موکی ، دوش دحواس ، میش در داخش درات سیم بیدار داری بیاب موکی ، دوش دحواس ، میش در داخش درات سیم بیدار داشته ،

ہوٹا سا قد تہاست عالم زلف چھرے پر آفت عالم راستی قد کی آک قیامت تھی کم سنی اس پر اور آفت تھی حسن لانانی ایک عالم میں پھول سا تن عرق کے شہیم میں مائے رہے وہ ایا کیچوا مکھڑا کہ تعالیٰ وہ چالد ما مکھڑا معلق آرائش اور نالز بناؤ گیسر غیر میں کم محل الوالوں اللہ دید اس بری کا حال کرکے مدر میں کہا کہ اللہ کہ کرکے محلوق جسے میں وصال کرکے کسر میں میں کہ اللہ الذہ اللہ اللہ کہ تعالیٰ اس بھر دل سے مدر جائے اللہ اس بھر کا نے تیل کا بھر تعالیٰ رہو

شاہزادہ والا منزلت دلدادہ اور شیفتہ ہوکر قریب اس کل فام کے آیا ۔ ساتھ نے سسکرا کر سنہ بھیرکر کہا : ''چلو اب ملہ دیکھی محبت نہ جنائی ۔ میں ایسے بے مروت سے بات نہیںکرٹی'' یہ فرماکر اور بھر کر روالہ ہوئی ۔ بھر کر روالہ ہوئی۔

یه کشتهٔ خنجر ناز و مجروح شمشیر انداز بیتاب و بے قرار ہوکر پکاراکه اے مسکن گزین خاطر عاشٹی حزیں :

تڑیتا ہے مریض مجر کیونکر دیکھتے جاؤ اجی دم توڑ نے کی سیر دم بھر دیکھتے جاؤ دم رخمت ذرا حسرت کے تیور دیکھتے جاؤ

دم رخصت درا حسرت کے تیور دیکھتے جاؤ آگائی کس طرح ہے جان مضطر دیکھتے جاؤ ہارے پاس سے جاؤ تو مؤ کر دیکھتر جاؤ

اے دادار و اے مایڈ ناز ، یہ کیا بجھ ناشاد پر عتاب ہے کہ آپ ھی تو پری کی طرح سایہ ڈال کر دیوانہ بنایا اور پھر نظر چھیر لی''۔

شاہزادہ یہ کہتا ہؤا اور شعر عاشقانہ پڑھتا اس کے پیچھے جاتا تھا ، لیکن وہ بت ُبرٹن کچھ جواب نہ دبئی تھی ، بیاں ٹک کہ انتکر سے نکل کر ایک دوۃ کوہ میں جہ پینچی وہاں گئی۔ شاہزادہ قریب بینجا۔

نحدور نے تیوڑی چڑھا کر کہا: "کہو صاحب ، کیا ہے ؟

کیوں بجھ کم بخت کا پیچھا پکڑا ہے ؟ لو اچھا ، میں ٹھمہری ہوں۔ کیا کہتے ہو ؟ ''

شاہزادے نے کہا۔ '' واقہ اے جان زار کی تسکین ، سیرا تو یہ حال ہے کہ

گر نام عاشقی ترہے نزدیک ننگ <u>ہے</u> کرے نه قتل مجھ کو عبث پھر درنگ ہے

اس خاممان خراب کو بے جاؤن میں کدھر دل ہر تو یہ فضا ہے بیاباں بھی تنگ ہے

تیری درشتیوں کو سمجھتا هوں آشتی

تبه کو تو میرے ساتھ عبث عزم جنگ ہے کرتا ہے اس قدر تو خفا درد کو عبث

کرتا ہے اس قدر تو خفا درد کو عبث ظالم وہ اپنی جان سے آپ کھی بتنگ ہے

یہ کمیہ کر اشک ہے رخسار کو تر کیا ۔ غمور شاہرادے کے رفتے ہے چین ہوئی، اور ہس کر این دست ناؤک ہے آنسو بوٹھیلے کی ادر کہا : '' چین عامان آوارہ ہے عیت کرتا ، دل نکال اچھا چین کہ شہنشاہ طلمہ افرانیاب کے پہلانے ہے دیرا انتخا عال کے - اس وقت ہدراء سامرون کے حیلہ کرتے کہارے ذیکھے کو چال آئی تھرا

> شاھزائے نے کہا : '' کیا تم بھی ساحرہ ہو ؟ '' اس نے کہا : '' ہاں '',

اس کے لیمہ: '' ہاں ''۔ یہ سنا تھا کہ نورالدھر سُن ہوگئے ۔ ان کے چپ ہونے سے محمور سجھ کئی کہ تجمعے ساحرہ جو انہوں نے سنا ہے تو تیرے حسن

محمور سعجھ نئی کہ تجمعے ساحرہ جو انہوں نے سنا ہے تو تیرے حسن و جال کو عارضی ہزور سحر بنا ہوا جان کر یہ خاموش ہوئے یہ _ہ تصور کرکے ہنسی اور لب لعلین ہے گہر اقشاں ہوئی کہ '' اے دلبر دغاباز و اے عاشق جاں نواز ! میں مثل ان ساحرنیوں کے نہیں ھوں کہ جن کا سن و سال دو دو سو برس کا ھوتا ہے اور وہ سحر سے صورت اپنی جوانوں کی بناتی ہیں ، سیرا سن چودہ سال کا ہے ۔''

شهزاده اس تقریر کو سن کر دل میں شاد هؤا ـ لیکن ساتھ هی خیال آیا که امیر کسی ساحرہ کے ساتھ اپنے بیٹوں اور پوتوں کے عقد کرنے پر راضی نہیں ہوتے ہیں ، پس اس سے وصال ہونا غیر ممکن ہے ، اور تبری طبیعت اس پر آئی ہے ، دیکھٹر مقدر میں کیا لکھی رسوائی ہے۔یہ سوج کر با تو چہرے ہر سرخی آئی تھی یا پھر وہ

غنجه دهن مرجها كر زود هوكيا .. معمور سوچی که شہزادے کو تیرے کم سن ہونے کا حال سن کر فرحت حاصل ہوئی تھی مگر اب پھر کچھ فکر لاحق ہوئی ہے۔ از بسکه به عاشق ہے ، شاھزادے کے خفا رھنے سے دل اس کا خفا هؤا اور هاته گردن میں ڈال کر اپنا دوشاله سر سے اتار کر فرش کیا اور شہزادے کو بٹھلایا ۔ لگل منت اور خوشامد کرنے کہ

" كبون صاحب هم سے كيوں خفا هوئے ؟ كيا باعث هے ؟ میت اس وقت ضط کرتے میں مہ لو همی پیٹو اب نه شرماؤ سبب رنجش حضور ہے کیا ؟ یا خطا اور کچھ هماري ہے بے تکاف کہو ، حیا نہ کرو مثل كيسو ألجه پثرو هم عيم عدر کرتے میں لو قصور ہؤا ناحق اس درجه آپ میں ہ مہ سب اثهاتے میں عاشق جانباز اس سے کیا جی عدا تو شاھد ہے

ہم سے کرنا تمدیں فریب نہ تھا

دل بهرا آتا ہے خدا کی قسم كچه خفا هو تو هم سے فرماؤ میں سنوں تو میرا قصور ہے کیا؟ رنج تکایف هم کناری هے کون کہتا ہے تم گلہ نہ کرو هم کو قائل کرو ، لڑو هم ہے خوش هو رایج فراق دور هؤا خود مقر هوتے میں خطا پر میر ناز بردار می په کرتے میں ناز رنج فرقت کا ذکر زائد ہے هم هين معشوق ع كوزيب نه نها



روالھنے کا سبب بھی ہم سنجھے ۔ یہ رکھائی ، یہ ضد ، یہ دمسنجھے آپ ہم کو آگر سٹائیں گے ۔ دیکھو بھر ہم بھی روانھ جائیں گے

عنور نے هنس کر کیا ! " چه خوش ! آپ تکاح کی فکر ابھی سے گرے لکر ! اے صاحب منہ بنواؤ ، مورش ہیں آؤ ، عثل کے ناخن او ۔ کیا میں اور کجا کم ! کیا ۔ تکاح اور کہاں کا بیاہ ۔ ہی اک للئرے خوش گزرے ہم نے نہیں دیکھا ، تم نے همیں دیکھ لیا اور آگے سب چیکڑا ہے ۔ مجیے اور بات سے نفرت ہے ۔"

رر کے سب جہارا کے عملے اور پاک سے طری کے ۔ شہزادے نے کہا : " دیکھتے اس کی سند نہیں ، یہ اثار

اچها نهيں ۔"

غمور نے کہا : '' اور تو میں کچھ جائتی نہیں ، لیکن دل سے راغب بلؤں میں اسلام ہوں ۔ الشاء اللہ بعد فنج طلسم سعر ساحری سے توبہ کروں کی - آج کل طلسم میں مجھے مدد عمرو کی کرنا ہے اور پنجۂ افراسیاب بے لگانا ہے ، نہیں تو ابھی مسلمان ہو جاتی ''

شہزادے کو اطبیان ہوا کہ جب یہ مدد خواجہ کی کررگی اور بھل سلمان ہوگی تو امیر جائد و نے حسن خدت اور زانات سلمانان کی وجہ سے خوشود ہو کر میرے ساتھ نکاج کرنے میں اسلمان کہ کروں گے ، یہ مسجد کر آغوش عیت کیول کر اس برورت مید ناؤ وکج ادال کو سنے سے لیٹا لیا ، دل کھول کر بیار کیا ۔

مخمور نے کہا : ''چلئے ، چلئے ، آپ وہی ہیں جو ابھی طوطے

ک ایسی نگاہ بھیرتے تھے ۔ منہ سے ته بولتے تھے ۔ ہمیں آنھ آئی آنسو رلایا ، اور آپ کے تبور ہر سیل نہ آیا ۔ اب لگے جھوٹ سوٹ کا عشق حانے ۔ ''

شہزادہ منتبیں کرنے لکا ، ہنگامۂ راز و نیاز گرم ہڑا ۔

(+)

سلکھ نے تاہرادے نے ٹینلی سائن بھر کر 'نہا نے 'الیجنے خدا مانداز و ناسر ۔ اس درصہ بیت ہوا ہے ، بہری راہ تناہ طاحم دیکھنا ہو کا ۔ بہ اور سامر بھیسی کے اور میں انہ مورک کو نیا خرابی ہوگی ۔'' یہ 'نہیہ کر آنھی ۔ تاہرادہ اس کے جائے ہے آبدیدہ ہوا ۔ بھر کو مصور بھی روئے لگی ، اور اس وقت عاشق اورمشوق کا مجب سائن تھا کہ

قبضه لب به بن كيا نالا خون با آنكيون بے تو دهو ڈالا دل كو سو بچ و تاب هو خ لكے شدتون بے عقاب هو خ لكر دل كو اسلام اسكر رخے خاموش نهم كئے اشك آتے ہر سر چوش قصه كا نام دولوں و شروع اللہ و مدولات كا با في دولاد

قصه کو تاہ دونوں رونے ، یہ ادھر ، وہ طلسم کی طرف روانہ ہوئی ۔ مخمور چاتر وقت کنہتی گئی کہ

> "ا کرم مجھ په رائهنا ذرا ميری چان مين دل چيوڙے جاتي هون اينا يهان "

> > (+)

مخدور . . . اندر باغ سیب کے کئی ۔ اور شاہ طلسم کو جیرا کرکے دکتل پر بیٹنی ۔ خمار نے اس کی بلائیں این ، اورائلے سے لکایا ، چیرا آنوا بانا - کتبا : ''کنوں ، چن ، تمہارا جی کیسا ہے ؟ ''

مخدور نے تنیا : '' اپنےی ہوں۔ نیم جانو راہ کی تنیکل ساندی آئی ہوں ، اور میں سچ نہوں ، مجھے راہ جانے کی عادت بھی نہیں ۔

تغیر حواس اور سزاج کی یہی وجہ ہے۔ ''

مخمور یہ کہہ ہمی رہمی تھی کہ نظار نے آکر افراسیاب کو تسلیم کی اور کل سرگزشت عمرو کے رہا ہوجا نے اور حضار کے مارے جانے اور لٹنا کے پیام دینے کی بیان کی ۔

افراسیاب نے جواب دیا ؛ ''بجھے سب خبر ہے ''۔ یہ کہہ کر یہ غضب تمام پکارا : '' اے مخمور ، ادھر آ ''۔

محدور کیمرا کرتر تبرالی هوئی ساختیر آئی ۔ شد سے عندالات کیا کہ ''کیوں او سے جما ! کو جب عدست معاوند میں کئی تھی تو چاہ هر سعت اپنے بیا رکو ڈھولٹنی پیوری ۔ آخر جب سسانانوں سے لؤائی شروع ہوئی اور علیہ بیاکر تماوی ہوئی ، اور سعر کرتی نھی تاکہ سسانانوں ، حبر تاثیر کہ تمار کے اور ایمام کرتے ہے کہ چاہے جانے وقت دوئے کرو میں ایما بیار کر لؤ کا کر لائی اور عوب رنگ واپان سائین ۔ جب کہ یہ کیا سامرات ایما ''

خلاصہ کالام ، جب محمور ہر اس نے زیر و توایخ کی تو وہ رونے لگل اور ہائی ہائیہ کر عرض کرنے لگی کہ ا^{رک}نیز نہ تو سعر مسئلانوں کے بجنے کے لئے کرتی تھی اور نہ انسی کی جویا نھی ۔ ماں ، النی خطا مج سے بے شک ہوئی کہ جب میں وہاں سے بھری ہوں تو ابک جگه لشکر حمزه میں بہت سے آدسی کھڑے تھے ۔ ان کو دیکھنے گئی۔ ان میں کے ایک جوان حسین مجھے خوبصورت عورت دیکھ کر دوڑا ۔ میں بھاگی اور درۃ کوہ میں جاکر جھیں ۔ وہ بھی بیجھے بيجهے و هاں آيا ، اور ميرے حال كا مستفسر هؤا - ميں به عممه اپني کیفیت بیان کرکے آمادہ ہوئی کہ سحر سے اسے گرفتار کروں ، وہ بهاک کر نشکر میں چلا گیا۔ میں طلسم میں چلی آئی۔ اب عنایت بے غایت خسروانۂ حضور سے امید وارہوں کہ اتنی خطا میری معاف فرمائے ۔"

افراسیاب گویا ہؤا کہ '' دیکھ تیرا جھوٹ سے ابھی ظاہر ہؤا جاتا ہے'' ۔ یہ کہہ کر اس کے بازو کی طرف بہ نکاہ قہر دیکھا ۔ غمور کے بازوؤں ہر اکے زمرد کے بندیے تھے اور ان پر تصویریں تھیں ، ایسی کہ جیسے نگینے پر نقش وغیرہ کندہ ہوتے ہیں۔ بس شاہ کے گھورنے سے دونوں بازوؤں کے اکے کیل کر گر اڑے اور افراسیاب پکارا که " اے پتلیو ، تم بناؤ که یه کس سے باتیں

کرتی نهی اور کس کا دم محبت بهرتی تهی ۔'' دو پتلیاں گویا اس کے حق میں کراماً کاتبین تھیں کہ جو کجھ نحمور نے و ہاں کیا تھا وہ سب بیان کرنے لگیں : اور کہنے لگیں "ا بے شہنشاہ ! یہ اس مردو نے کے سامنے اپنا عشق جتانے کو روئی

تهيں - "

افراسیاب ہنسا اور پکارا کہ "اے قحبہ ، سٹا تو نے کہ پتلیوں نے کیا کہا ؟ "

منعور نے عرض کیا که المین لاکھوں ساحر جو جلگ میں مارے گئے، ان کے لئے روتی تھی ۔" یہ کہہ کر قدم شاہ پر گر پڑی که خطا میری معاف فرمائیے ۔

افراسیاب نے کہا : "سو کوڑے ماروں کا جب معاف کرونکا ۔"

یه کمه کر دستک دی که زمین سے دو ساحر بدهیئت ، کربه منظر ،

نازیانے لئر تکلے ، اور طرۂ زلف محبوب پر مار پڑنے لگی ، جسم انازنین سے فوارے خون کے چھوٹنے لگے ، پیرہن سب تار تار ہؤا ، جینا دشوار هؤا ۔ آخر غش کھا کر کر پڑی ، دانت بیٹھ گئے۔

اس وقت خار بڑی بھن اس کی سامنر شھنشاہ کے آئی ، اور کویا ہوئی کہ ''اے شہنشاہ آپ کے جو مزاج میں آتا ہے وہ کرتے ہیں ، هاری کسی کی آبرو اور عزت کچھ نہیں سعجھتے " .

افرا سہاب نے کہا : ''پہتلیاں سارا ماجرا بیان کرتی ہیں ، اور

نو مجھی کو الزام دیتی ہے '' ۔ خار نے کہا : "غدا جانے پتلیاں مال زادیاں کیا بکتی میں ،

آپ میری بحی کی جان لیجئے کا " اور مفدور کے اوپر روتی هوئی گری۔ شاہ طلسم نے تازیانے والوں کو ملم کیا کہ اب زد و کوب نہ کرو ۔ وہ حکم پاتے ہی زمین میں ۔) گئے ۔ افراسیاب نے کہا، '' اے خار میں نے اس لئے اس کو سزا دی که اوروں کو عبرت هو ۔ ورله مجھے کیا ؟ چاہے کوئی کسی پر عاشق ہویا اس کا دشمن بنے ، مکر میرے دشمنوں سے لطف و مدار نہ کرے۔''

خار نے کہا : ''ہم کنیزوں کی مجال ہے جو خلاف مکم شهلشاه کوئی امر کریں ؟" یه کنه کر مخدور کو گود میں اٹھا کر باهر باغ کے آئی، اور بزور سحر تخت تیار کرکے سوار ہو کر جل ۔ بعد اسعے کے اسی شہر اور عارت اور باغ میں جبیاں عمرو کئیز بنا هؤا موجود ہے ، بہنجی ۔

اس ولت مخبور کو بھی ہوش آیا ۔ خار نے پوچھا کہ ''جن ، تمهيں سج بناؤ کيا کيا ؟''

مخمور نے جواب دیا کہ ''افراسیاب بھڑوے کی شامت آئی ہے۔ جو ہارا جی چاہا وہ ہم نے کیا ! کیا میں کسی کی لونڈی باندی هوں ؟ وہ اپنا دُبا ہؤا ملک و مال دھر چھوڑے ۔ میں اب شریک

جان و دل _{چے} عمرو کی هوں ۔''

خمار نے ایسے کلیات من کر بہت سمجھایا کہ ''بہن ، شہنشاہ سے پگاڑ کر ہم کمپان رہیں گے ؟ مثل چلی آتی ہے کہ دریا میں رہنا اوز مگرمجھ سے بیر ۔''

خصور کی گیا : "یہ اپنی کام ہے گار یہ سمجھانا تدکر رکھو۔ وہ مسٹرا بیما کیا کر ہے گا آ ہے تک پیار کا اس نے کاب بنا لیا آ گڑے ہے سب دنتے ہیں۔ یہی نیبراتی میں دن کرتی اپنی نیبرہ جو آرگا ہے کہ کو چھوٹ کو رحموں اپنی اپنی ادان کی اشراف اور اپنے لیا کی کھروکائی کا سال میں کے اٹنے میں بیان موں اس وقت تک چیور اور اپنے کا س بہی طور کیا ہے اور در کو چھوٹ کی مجبور

خار نے کہا ; ''تم جااو تمہارا کام جانے۔ تمہیں نحصہ بے ڈھب سوار ہے'' ۔ یہ کمیہ کر خار وخصت ہو کر روانہ ہوئی ۔

[افرا۔یاب آکر غمور کے ایک دفعہ بھر کوڑے لگواتا ہے]

تخیزان اور مع وارزن ، المبدر و داید مضور کے ایما ایک اور اس امر کا میں کی کا میں امر کا میں کا میں کو کا میں مور کا امر کی کا میں مور کا امر کی کا میں مور کا امر کی کا میں مور کے افراد امریکا کی امر کا دیا کہ کا کہ کہ کو کر کا کہ کی امر میں کا امر کی کا میں مورخ امر کا امر میں میں کا امر کی میں میں کا امر کی کا میں مورخ افراد امریکا کی امر کا میں مورخ امریکا کی امر کی کا میں مورخ امریکا کی امر کی کا میں مورخ امریکا کی امریکا کی امریکا کی امریکا کو امریکا کی امریکا کی امریکا کو امریکا کی امریکا کو امریکا کی امریکا کو امری

کھٹیا ہے لگایا۔ افسوس تصبیب نے تبھے کس قصائی کے پانے ڈالا !''

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بالیک ضور نے دو ایک ہوکیاں ایں اور ہاتھ باؤں بکتے لگی ہیں۔ کون کہ بڑوائے نے یہ کرنٹ شاری ہوئی - اس وات سارا علی لئے اوبر ہوگی ، اور ایک کیمبارام جع کیا۔ سب چھوٹے لڑنے چھاڑی کھانے لکے ، اور کرد ملکہ کے بھرتے تھے اور کمنے تینے تھاڑی کھانے لکے ،

ئے ٹانکے دیئے ، کیوڑا اور فواکھات کا عرق حلق میں ٹیکایا کہکجھ اس رنجور کو افاقہ ہؤا ۔

(جلد اول)

می ضعور پر ایک تو دار پر ایک مدار در درسرے باد این کی مدار کی م دار می دارد کی مدار کی در این این کوری آن اور جوثر به بلوزی پر وی باد کی ایک بیما نیا ، و جات اگر بیان کی که خطاب می این این و جات اگر بیان کی که خطاب میداد کی در این مدار کی باد کی جات کی این کی در این مدار کی باد کی جیا نیا که باد میران سرحین این این مدار کی باد کی جیا داد اسال میدار کی ایک باد میران سرحین این مدار کی باد کی در این مدار کی در کی در این مدار کی در کی در

اسرمر مادات اس بالا من آنا جاتی علی سات استان کی حوا جاتی ہے استان کے میں جو بولوری میں استان کے میں جو بولوری میں استان کی بالار میں استان کی بالار میں استان کو استان کی بالار میں استان کی بالار میں استان کی بالار میں میں استان بیان بیان بیان بیان بیان بیان استان کے اسم میں اسال کی استان کے اس میں میں اسال کی استان کی اس میں میں اسال کی استان کی بالاران میں معین اسال کی استان کی استان کے استان کی بیان بیان استان کی معین استان کی خاتم کو خطفت کو خطفت کی خطفت

اے عشور یہ کی ختاات نہیں میں ترقیم ختاان ارغوان خون غلقائی ہے - دور مروز ہرامائی ہے ، در تاخ ختیر دریاں ہے ، درج چر ششیر براک ہے : بیانہ کا کم دن بہر تریتر ہے ، فلل عیدیہ نے جمہ بدائرے کا میں ایک میں ایک موسول ہے : ششاہ او بدری رفیر ہے : یا فائر اور ، تعدور ہے ، دوسی ماہ یوشن ہے ، درگی عمور والا اس سے خوان ہے ، درگی عمور والا میں سے خوان ہے ، درگی عمور والا میں اس کے خوان رائی تک کر درگی میں در الا میان کی ساتھ ہے ، در اس کی مار عمار وی دینہ کا باتر بیان کی ساتھ ہے ، در اس کی مار عمار در ایک تاریخ اور الاس کی ساتھ ہے ، در اس کی در اس کے در اس کی در اس کے در اس کی در اس کی در اس کے در اس کی د

و طوحه محاور بدا عبوب من العام دین الدی طرح کے قوار بھی الحر دل کے واشد ہے بے توقع ہو ہر شجر کے تلے بہت یا رو دیکھ گلشن کو نا امیدانہ رخ کیا اس نے جالب غانہ

یعنی و هاں ہے آٹھ کر بارہ دری میں آکر بلنگ پر گری ، حرارت عشق کی آپ چڑھی ، دین و دلیا کی خبر نہ رھی ، سارا دن مثل مردے کے بڑی رھی آئیں چیائی ، اور شب هجر کالی بلا سی چشم عاشان میں نظر آئی۔کہ چیائی ، اور شب هجر کالی بلا سی چشم عاشان میں نظر آئی۔کہ

چند کشوند نے سارے کان میں روشنی کی اور رفتوں کی بلوایا ٹاک مدکد کا دل سلیے، دو و تم بورے۔ اور چند پرستاری آگر باؤہ داتھ دیائے لکو، اور پست ملکہ کو چکے لکوں کا ''دارای آج کا صفحہ و دبائل ہے۔ دنسٹون کا آپ بال ہے ? می خصوری کار کے کر میں باشاد اور ادرائے دائی گرو بیائی کچھ میں نے اور کیاد فربائے ، دل پر دو گرزی دو بیائی کہ اس کی تغییر تری ، اگرکسی در ٹیا مو تو اور کسیورٹری دو بیائی کہ اس

ان باتوں کی صدا جب کان میں اس جو ہر کان خوبی کے پہنجی ،

چشم حیران واکی - خواب وصل بار دیکھ رہی تھی ۔ آاکھ کھلتےھی نه وه يار تها ، نه وه بوس وكنار تها ، بلكه زمانه شب تار تها ـ گهبرا کر بکاری:-

> ااسب عمر جاگ کر تیری حسرت میں کھوئی ہے او موت کیا تو مر گئی ، کس نیند سوئی ہے مجه سخت جال کو موت نه آئیگی حشر تک

آب حیات سے مری سی بھکوئی ہے رو رو کے بھی کئی نه شب تار ھجر يار بھاری ہوئی ہے جوں جوں لگی یہ بھکوئی ہے"۔

مفارقت مطلوب سے سختگہبرائی ، جان لب پر آئی ۔ ہزار طرح کا دل میں خیال آیا کہ شاہ طلسم جب عمرو کو چکی دینے کا حال سنے گا تو کیا کچھ ستم برپا ہوگا، تو گرفتار ہوگی ، سارے طلسم میں رسوائی بڑھے کی ، آنت میں جان پڑے کی ۔ خیر، اے غمور عشق کے کارن جو نه هو وہ تھوڑا ہے ، پاؤں بھی خانہ زنجیر میں جانے کے مشتاق ہیں ،کان بیڑیوں کا غل سٹا چاہتے ہیں ؛ ہاتھوں کو شغل کریباں دری ہے ، رسوائی تو اس کام میں دھری ہے ، جتنی بے عزتی هو عین عزت مے ، دیوانگی اور برهنه پائی عاشق کے لئے ، تام فخر اور سعادت ہے کہ ۔

> غیر بدنامی همیں کیا جاہئے الفت میں نام ا نشان هو جائیے بس یه نشان درکار مے زیست بدتر مرگ سے <u>ہ</u> گرند هووے وصل بار ورنه جی تن کو مرے نے تن کو جاں درکار ہے هووے شادابی گلشن کب بغیر از آب جو سينة ير داغ كو اشك روال دركار هـ

سب طرح سے بہتر اپنے حق میں ہے دلبستگی جوں دھان غم یہاں کس کو زباں درکار ہے

اسی سوج میں کبھی بازہ دری میں پنگڑی ہر مردے کی طرح ہڑی رہتی ، اور کامے کشن میں بے تابانہ جاتی ، تؤیتی اور بلبلاتی ، غم کو زبان پر لاتی ، رو کر یه ستاتی ـــــ

"گر دل له يه مبتلا كسى پر هوما نیں کاہے کو اس طرح سے مضطر ہوتا کم بخت یه دل. تو میری جهانی کا ہے جم کاش اس کے عوض بفل میں پتھر ہونا

(جلد اول)

÷ 샾 \$

ہو بیٹیاں یہ کیا جانعی

بیسران (ایک جادوگر جسے عمرو عیار کی گرفتاری کے لئے بهیجا گیا ہے) تلاش عمرو سیں پیک نگاء کو ہر طرف دوڑانے لگا۔ الفاق روزگار سے کنیز ملکه بہار جادو پر که نام اس کا عبوب بری جہرہ جادو ہے ، یہ عاشق ہے اور جب بھار طلسم باطن میں ر هتی تهی ، شاہ کی مطبع تهی ، اسی زمانے سے یه عشق رکھتا ہے اور کنیز بھی اس پر فریفتہ ہے ، مگر بوجہ خوف ملکہ بہار کے اس سے سل نہیں سکتی ہے ، اور بیسران بھی بسبب اس شرم کے که کثیر کو ملکه بهار سے مانگنا باعث نلک و عار ہے ، کچھ کہہ نه سکتا تھا۔ اس وقت اس نے دیکھا که محبوب بری چہرہ جادو ستون بارگاء کی آؤ میں کھڑی ہے ، مگر مجھے دیکھ کر ہنستی ہے ، بناؤ سنکار کئے ہے ، سبی لکانے ، لکیوٹا جائے ہے ، ھاتھوں میں ہور ہور چیلے ہیں ، منہ ہر زلفون کے باتھ بئے چھوٹے ہیں ، کنکھی جوئی ہے درست ، ہندی ماتھے ہر دینے ، چھاتیاں ابھارے دکھار می ہے ، یہ عالم معلوم مونا ہے کہ

> رنگ بھیھوکا ، پیٹ ملائم اور کُجوں میں معنی ہے سینے سے ہے ناف تلک آک صندل کی سی تننی ہے

ادو اس وقت اپنے متابق کو دیکم کر اس نے الیکہ تا دروج کہا ۔ گیمی جہ چال ہے اورکیمی سائنے آک و ، تیوری جڑھا کر ، بند یہا کر سر ہلائی ہے۔ کمیں ملک کر بیٹھ چائی ہے اور کیں ، چھلاک ساز کر ادو ہے ادھر بیری ہے ۔ کیمیرکریاں کوول دیتی اس کر سر بر نے دو بدید سائنے کے ، جیانان دولیاں اور کانے ایک الش کر سر بر فائی ہے ، ادو رہم ملتی ہے جہانی ہے۔ ان اداؤں الش کر سر بر فائی ہے ، ادو رہم ملتی ہے جہانی ہے۔

> رفتار میں یه کسی کے انداز کیاں ہاتوں میں کسی کے ایسی آواز کیاں خوبی ہے تمیں په ختم عبوبی ک به عشوہ کیاں کسی میں ، یه ناز کیاں

ادهم تو به عبر جال کنیز آنها ، اور کنیز این مسجوی که سنت کے بعد تیرا بھی والا آنا ہے کہ بل کر ہر گراہ کا جل کر جل کر در دو بازین کرے ، چایاں ملک ہوار کے وور وو طالہ کا تھی کی ۔ چنو کر ، کا لایا تا ، ادهر جا ادهر آ ، شد شد، دربارگا، بر چنو کر اس طرف الے درکر پنجھے بیری که درکھور مطلوب بھی آنا ہے انہیں۔ جب کسی کو آئے ته درکھا کے کہناری اس کے اس کا کے جو ادار اس کے اسرائی خو ادار اس کے جو ادار اس کے بیران کے جو ادار اس کے بیران کے جو ادار اس کے بیران کے جو ادار اس کی سرک میں دربہ بلائی ہے۔ بیران کے جو ادار اس کی سرک میں میں کہنا ہے کہ بھی کو ان بیران کی بیران کے جو ادار اس کی سرک اس کے دو ادار اس کی سرک اس کی جو ادار اس کی سرک میں کہنا ہے جو ادار اس کی سرک میں میں کہنا ہے جو ادار اس کی سرک میں میں کی ان کے دو ادار اس کی سرک میں کی دو ادار اس کی سرک میں کی دو ادار اس کی سرک میں میں کی جو ادار اس کی سرک میں کی سرک میں میں کی دو ادار اس کی سرک میں میں کی دو ادار اس کی سرک میں میں میں کی دو ادار اس کی دیا ہے دو اس کی دو ادار اس کی در ادار اس کی دو ادار اس کی در ادار اس کی اور پاس کنیز کے پہنچ کر گویا ہؤا که "کیوں صاحب! مزاج

اس نے جواب دیا کہ ''دعا کرتی ہوں۔ ٹم اچھے رہے۔ کیوں کر آئے ؟''

اس نے کہا '' آیا تو میں عمرو کے گرفتار کرنے کو ہوں ، مگر تمچارے فراق میں بھی لیے چین تھا ، اور خواہش دیدار رکھنا تھا کہ

وانتہ ہم آے صنع له پھولیں گے کمپری چپ ٹک یہ ہے دم میں دم نه بھولیں گے کمپری یاد آپ کی ایک دم فراموش نہیں ثم بھولو تو بھولو ہم نه بھولیں گے کمپری

اے بحبوب عاشق نواز ، جب بھار شہنشاہ سے منحرف ہوئی تھی، اس وقت تم میرے پاس چلی آئی ہوتیں ، اور کمہاری پہیں کو کیا ضرور تھا کہ عمرو کی شریک ہوئیں ؟''

محبوب نے کہا ۔ ''بیرے سامنے کچھ ان کو کہنا نہیں کہ
وہ میری دالکہ ہیں۔ اور میں کا سٹانی تھی جو ممہاری ہو رہتی ہ اپنی پیک کو چھوڑ دیتی ؟ مردوں کی بات کا اعتبار کیا ؟ تجمیے میری جیت نواز بھی ہوئی اور آج تک میرے پاس نہ آتا ! اب لگا ہائیں بنانے ''۔

بیسران بولا که ''جان من ! جیسے تم پرائی تابعدار تھیں ویسے ہی میں بھی تھا - نمبر لشکو میں کیوں کر آتا ؟ مگر فرقت میں میرا یہ مال تھا کہ

> بے چین جو درد دل سے ہم ہوتے ہیں سر اپنا پٹک بٹک کے جی کھوتے ہیں

ے شام تا سحر ترے بن گھر میں سب حوتے ہیں اور ہم بڑے روئے ہیں اے بار بے وفاء اب شکوہ و شکارت موقوف کر کے ذرا سامنے دوء کوہ میں چل کر صحبت آزا ہوکیہ دل مضطر میرا

بحبوب نے تبوری چڑھا کر کہا کہ ''بچھ کو اکلیے میں جانے سے کیا مطاب ہے 3 تو مسئٹلا ، مستی میں بھرا ہوا ہے ، میری عزت میں خلل آ جائے گا۔ بس میں نے تمہے کو دیکھا ، تو نے بجھے ، زیادہ ہوس نہ کر''۔

یسران بولاکہ ''اے نم گسار سیم اندام ! میرا آنا یہاں بھرکامے کو موگا ؟ آج کا سانا نمیست جان کر میری سراد بولا۔ کوڈی بھر شراب و کیاب کا تنہائی میں نمثل ہو ، بوس و کنار کی لذت ملے بیاری ، آج تو اپنا یہ جی چاہدا ہے کہ

> ہوسے سے جو منه موڑو تو موڑو اپنا کک پاؤں تو دائنے مدین دو اپنا کرنام سے عاشق کے ننگ آنا مے نوکر جاکر غلام سمجھو اپنا "

محبوب بولی : ''چل باتین له بنا - مجھے مردوئے، دم دھا<u>گے</u> ، جھانسے نه بنا - میں کم بخت سرکار کے کام کو باہر آئی تھی ، بیال جان نخضب میں بار گئی۔''

یه کمیه کر آتے بڑھی، بیسران ساتھ ہؤا، بیجھے بھر کر سکراکر اس سے کہا: '' اوے میں بدنام ہو جاؤں گی ۔ تو میرے ساتھ نہ آ۔''

غرضکه اسی طرح باتیں بنانی ہوئی دوۂ پہاؤ میں آئی۔ عاشق اس کے ساتھ آیا۔ یاھم اختلاط کرنے لگے۔ محبوب نے فویله الیا بجهایا ، اور اس حیلے ہے گنینا باتا اترانے کی واد ہے سب دکھایا کہ بچیے لوائش اید باتا ، س کیا ہے نیچ خورہ ، اس کبھی المبلائی کے کبھن ٹیمنکٹی ہے ، کبھی سر اس کے زانو پر رکھ کر لیٹ باتی ہے ، اور دل کے کمٹیہے : ''آج جو دیرے ہے سو وابا کے فیریہ ہے ''۔

(جلد اول)

(+)

(ابرق عیار عورت بن کے نافوس جادو کو مارنے آیا ہے)

رق غربس، اوگاہ بین قائم کو اگر پلے بیل فور بیت کچھ فائز والفاؤگرکا ''اساسہ نم جو آخر میں جہائو کے کر بطبع حوات آخر کمیارے دل میں کیا ہے 5 سامری کی قسم ، بسب جاتی چو بڑا آزاد ہے ۔ چو بڑا آزاد ہے ۔ مو ساسہ ، بیا ایس دار ایس کا علی مردور غے پر پلے ایس کے ساسہ سے میں ایس دل ایس کی ایس میں کیا ہے۔ پلیا تھا ۔ لیکن میں شائل کے دل کو روکا کا کہ او رہے میں ایسے پلیا تھا ۔ لیکن میں شاہلے دل کان دور کا کا کہ او رہے میں ایسے

النوس نے ان باتوں کے جواب میں بمنت کہا کہ ''اے جان من ا تیرے سوا میں کیوں کسی پر له مرون گا، دم الفت کا نه بھروں گا۔'' .

اس ماہ بیکر نے ہلس کرکہا کہ ''ٹیری جروا تو بانچ ہانہ کی موجود ہے! ارے' یہ سب ٹیری ملہ دیکھر کی عبت ہے ۔ میں خوب سجھتی ہوں کہ تو بے مروت ہے ''۔

سمجھی ہوں کہ تو بے مروت ہے''۔ نافوس نے کہا : ''جانی ا جب میں تیرا بمل کروں کا ٹو ابنی بی بے تعلق بالکل نہ رکھیں گا ۔''

یه من کر اس سهرجیین نے ماتھا کوٹ ایا اور کہا ! ''اوئی ؛ سامری ، ڈریئے تیرے دیدے ہے! اوے ، جو دس پنچوں کی کی هوئی ، سامری کا سنجوگ اثارا هؤا دس بیس برادری والے باہر کامی سے اسے بیاہ کے لائے ، تو میرے کلان اس کو چھوڑ دےگا ا نا صاحب میں تیر استانے ہرگز انہ کووں گی ۔ ارسے ، ایسا نے وفا مردوا تو زمانے میں ہرگز نہ ہوکا):

یہ باتیں اس طرح سلہ بنا کر کیں کہ نافوس بے قرار ہو کر لنگ گیا ۔

اس نے کہا : ''ماں ماں ـ دیکھو تو میرے جھوٹے کپڑے کھالے جاتے میں ـ مردوئے حواس میں آ''۔

اس نے رکھائی دیکھ کر قدم پر سر رکھ دیا اور منت کرنے لگا۔ اس زهرہ جال نے کہا : "اچھا پہلے ایک سحر میں تیار کرلوں، پھر تیری مراد بھی پوری کروں گی ۔"

(عُرض معر تيار كرنے كے بهائے برق اسے سيسه كرم كر كے يلا ديتا ہے)

(جلد دوم)

(+)

(شاہ افرا سیاب ملکہ بھار سے وصل کا طالب ہے ۔ تلک کر رہا ہے ۔ برق عیار عورت کی شکل میں مدد کو پہنچنا ہے)

بدق آنک منافی رکت کر ایک ایسی الزاید مورث کی مکل یا که بهار برخ مزاد روح حد، بدی بخر نیا ۱ رخ و روتن اس کا روح آناب معتر نیا - جدرے بحد یک حد سن و ادا میرا آئی بدی و ایک میرا نیا کرنے و دولا آن اور ان کان در حکن کے شنے انتہاے انجرے بین کا کرنا کی بوری کرنے کے بحد ملتی کو موان بیا کر ایا بوری کرے در کار کے بینان افزو : امر تین موران بیا کر ایا بوری کرے در کے اور کے مسرح میں بینان افزو : امر تین موران بیا کر ایا بوری کے اور کے مسرح کے موران عادم لیسرے معرب غود بینون بے بیری ، ستوان ناک سابین و نسار یا دیوار چین مندر نگری نیکی ، داد براداری کو مستر زنگری نیکی ، داد براداری کو رزیب فراید کردی ، دیگر براداری میاد میکند برای کردی برای برای میلان میگر ، در خالق میاد میکند برای میکند برای

انی مورت ہے درت هرکز کا کہ اور کنٹر بلکہ ہے تمت ہم کر ایک کے اور کنٹر بلکہ ہے تمت ہم کر ایک اور اخترا بدائے کے تمت ہم کر اندا کہ مالیا کہ اور احداث کی اس بر گئے۔ بلکہ سمچی کہ یہ کوئی موردوں طلبہ کی ہم ، باشدہ کو بیان آیا والم براً کی موردوں طلبہ کی ہم ہم باشدہ کو بیان آیا والم براً ہم والم برائدت کو آئی ہے ۔ یہا سمچہ کر بنائج کم مورد انفی ہے۔ بدن ہے کے بیان کے مورد انفی ہم برائے کے بدن ہے کے بیان کے بی

''بہن مدت سے تم کہاں گئی تھیں ! انتہ ، یہ بے سروقی کہ اُمدتوں صورت بھی نہیں دکھاتیں '' بہاریم کا انت سن کر حیران تھی کہ دیں اس کو پہچاتی نہیں ، اور یہ ایسی ناتیں کرتی ہے جیسے بڑی اس سے دوستی ہے ، لیکن اور یہ ایسی ناتیں کرتی ہے جیسے بڑی اس سے دوستی ہے ، لیکن

اور یہ ایس بازی کرتی ہے جیسے فرق میں ہے دوستی ہے ، امکاری روستی میں جانی ہے ہیں جوں میں کہ شکل میں جواب میں کی کہ بین مجرب دائیں بھی جوں میں کی شکایت کے جواب میں مرکبہ کر فریقت ہوتا ہے جب اور انتہا یہ شہر اماری کا اس کا میں دیکھ کر فریقت ہوتا ہے جب بھی جانے کہ بیاز حسن جان میں اور شرعی کامال کی ہے جو یہ جواب کے بیاز جاتے ہیں ، شاتے بھی ہا تھے ہیں ، شاتے بھی ، بیتاب ہوکر مستفسر حال ہوا کہ ''اے ملکۂ حسینان جہاں کمہارا نام کیا ہے ہ''

اس کافرادا ست نے اس طرح سکوا کر آکھوں کے لال لال فروے دکیا کر نافر کو بھوا کر یہ تیرین زباں چواب دیا کہ ''بچہ کو اردان جادو کہتے ہیں۔ فریس ان کے مکان کر دوغی صور ان کے مخی بیال ہے عیت ہو گئی ہے۔ کبھی کبھی دیکھنے آئی ہوں۔'' آئی ہوں۔''

شاہ نے فرمایا کہ ''بھر آؤ ہارے پاس بیٹھو ۔''

اس نے کہا ، ''چہ خوشی! مجھے آپ کے پاس بیٹھنے سے واحشہ ' مرے کنواز چھل میں چو بٹا لک گیا تو کہا ہوگا ؟ آپ فرارون علی کرنے میں۔ ایک رات کا اغلاص ، نمام عمر کا جلایا بندی کو نہیں گواوا۔''

شاہ نے یہ کیمہ من کر ہاتھ پکڑ کر اپنی جالب کھینجا ۔ اس مہ بارہ نے ''عال ہاں'' کرکے تربب کیسک کر کہا ، ''دیکھو ، سامری نسب ، میری جوڑیاں بھی ٹوٹ گئیں اور کلائی میں بھی مُرج آگئی !''

یہ کہہ کر ایسا منہ بنایا کہ بادشاہ نے قرار ہو کیا۔ چاہٹا کہ ہو۔ نے لوں لیکن اس نے ہاتھ ہے منہ بھا دیا کہ ''او حاصب یہ نے عرق دیکھو اے جسٹر جائے' بھیے یہ دل لگ اجمی نیین لگتی بھری محال میں میری آلبرو اثار لی ا^{یان}

بادشاء نے کلے سے لگا لیا ۔ اس نے ڈھیلے ہاتی ہے ایک طبابھہ: ہلس کر مارا کہ انتخوب تم تو مؤے میں آئے! کسی کی آبرو پر بانی بھر بائے تمہاری بلا ہے! اے صاحب، ڈوا تجلے بیٹھوں'' مادادار نے اس کے اس

بادشاہ نے بموجب ہے گلے مل کر کنیا اس سے کہ انجانی ہمیں بھی ہے امید میربانی ا اس نے بھی گردن شاہ میں ہاتھ ڈال دیئے ، اور چھجک کر الک ہوگئی۔ ''کہا۔ اوئی ، اس زور سے بجھے کھینجا کہ شاتوں پر ہامیے نہ ٹیکتی تو منہ کے بل گر پڑتی۔''

بادشاہ ساحراں نے ہو جند وہ نہیں نہیں کیا کی ، مگر کھیتج کر گود میں بٹھا لیا ۔ پھر نو یہ حال ہؤا کہ

 $A_{ij}^{(i)}(t) = A_{ij}^{(i)}(t) = A_{ij}^{(i)}(t)$ $A_{ij}^{(i)}(t) = A_{ij}^{(i)}(t)$

بادشاہ ان باتوں سے سمجھا کہ یہ بالکل رانی ہے ۔ بہ سمجھ کر ملکہ بھار سے کہا کہ ''بتان تخلیہ کر دو ۔''

ملکہ نے ہر ایک کو اشارہ کیا ، اور آپ بھی اٹھی ۔ اس حوروش نے گود سے بادشاہ کے اٹھاکر آنجل سلکہ کا پکڑ لیا کہ 'ابین 'نہاں جاتی ہو ؟ بیں بھی رخصت عوتی ہوں ۔''

دلیان جاتی ہو ؟ بین نهی رخصت عوتی ہوں _... ملکہ نے ہر چند حیله کرکے پیچھا جوڑایا ، مگر اس نے آتجل له چووڑا ... باشناہ .. نھیں اختیارات کرنے لگا۔ اس مہ بازہ نے متعددکا ہا، دکا کے گر داد کہ رخصت کرے ا

وتیون تا هار یکز کر کردن شاه سے کیپنجا که یه تو میں لونگی۔ بادشاہ ب هار آثار ، اس کو جنالیا ، اور ها نه پستان اور لایا ، اس نے هاته چنگ کرکم کیا ''له صاحب ، میں تو ایسے هار سے در گزری جس میں مه لوجا کیونجی هوتی ہے ۔''

... بادشاہ ... اختلاط کرنے کرنے گود میں اس مہ جدین کو بے در اسادہ ہؤا - برق بھی ... سمجھا کہ اب تحقیے نہ چانب تحقیم ے چلا۔ یہ سمجھ کر گود میں بادشاہ کی ٹؤیا ، کیا ''دیکھو میرے کان میں عطر کی روٹی رکھی تھی۔ کمیوں کر تہ جائے۔'' جنائجہ اس حالے سے کان میں سے روٹی عظر بے ہوئی کی تھال کر بادشاہ کی تاک میں لگا دی۔ شاہ کو چھینک آئی اور چکر کھا تر زمین ہر کرا ۔

(جلد دوم)

دیا شه نے ٹرتیب آک خانه باغ (۱) ملکہ حیرت ، . . . بھی اسی وقت حوار ہو کر معہ تمام

 ہوگئیں ۔ باغ کی نمارت کے اندر شیشہ آلات روشن ہوئے۔ روشنی ہو رہی تھی کہ سواری افراسیاب کی آکر پہنچی ۔ حیرت نے تعظیم کے مراسم ادا کئے - لیکن شہنشاہ باغ کے باعر اترا ، اور ایک ناریل سعر كاست بأغ بهينكا كه در باغ يا تو ظاهر نه تها ، مكر اب د کهائی دیا - اور پرده ژنبوری لککتا نظر آبا - چار بتلیان مثل پریون کے زمین سے نکاب اور پرڈہ در کو اٹھا کر کھاڑی ہوئیں۔ شاہ جادواں نے کچھ پڑ ما کہ ہزار بھول سناروں کی طرح فلک کی طرف ے کرنے لگے ، اور آپ داخل باغ ہؤا۔ حبرت کا ہانیہ پکڑ لیا ، اور سیر کرتا ہؤا چلا۔ جس قادر ساحر که همراء آئے نھے ان میں سے معززین تو ساتھ رہے ، اور باق باغ کے باهر ٹھیرے - به گلش طلسمی کہ جس کا مذکور پہلے بنی ہو چکا ہے گئی کوس کے گرد بنا ہے ، آج آوجہ جشن ؓ ہونے کے کہال سزبن و آراستہ کیا گیا ہے ، عر روش پر جواهر چھٹکا ہؤا ہے اور زمانے کے بھول جواهر کے لگے ہیں ، کا سہ ہائے جینی و بلوریں دھرے ہیں ، بعض ان میں نركس دان ، الاس تراش هے ، تاك انكور بر ايسا جوس ہے كه مر کشوں کو اس کی تلاش ہے ۔ خوشوں پر تمامی کی تھیلیاں چڑھی ھیں - کلاتبوؤں کی ڈورباں کسی ھیں ، درخنان اصلی کے مقابل نسجر جواہر کے لگرے ہیں ، پالو ہرن چینستان میں کودنے ہیں ، سینگ ان کے چاندی سونے سے منڈھے ہیں۔ جھولیں زردوڑی کی اور تماسی کی پڑی میں اور درخت تمام بادے سے منڈھے میں اور درخت کے نیچے جبوترے بلور کے بنے ہیں اور نہریں اور حوض آب صاف و شفاف سے لبریز میں ۔ ان میں عملیاں رنگ برنگ کی تبرق میں ۔ تماشه خبز ہیں۔ سہندی کی ٹٹیوں پر عشق بیجا لپٹا ہے ، مقیس کٹرا ہؤا روسوں پر پڑا ہے ، گیند مفیشی اور سلمے درخبوں میں لٹکے ہیں۔ سرو کے درخت قامت رعنائے معشوق کو نسرمانے ہیں ، ہر سروکی چوٹی ير طاؤس ناچتے هيں - اڻهاره سو پاغبانيان كم سن ، جواهر سبى غرق ، ور بنت کے لینکے بہتے، گاتیاں باندھ ، بیلجے سیرے بدیلے لئے روش پٹری بنا رهی هیں ، گہنا گولدهی هیں ، ڈالیاں لکاتی هیں ـ جا بجا رقاصان زهره جبین ناجتی هیں اور بنگلے جار طرف کو تعمیر هیں۔ صدهاگل رخ ، یاسمبن بیکر کنیزس حاضر هیں ـ مردنگ ، جهاڑ فرنسی و کنول رکھے میں ، دیواروں میں دیوارگیریاں اور آئینے نصب میں ، پردے مخملی اور باناتی کار چوبی کام کے بندے ھیں۔ جلمتیں عمدہ چاندی اور سونےکی ٹھلیوں پر بڑی ہیں ، تخت جواہر نکار بجھر هیں ، محمودی کی جاندنیاں کھاجی هیں ، هزارها سمنیان جوان کلاب ، كيوڙه ، بيد مشك ، مشكول مين بهرے چهڙ كؤكرتي هيں - بيج با ، سين چبوترہ جواہر کا بنا ہے ، نمگیرہ رو پہلی تمامی کی جھالرکا استادہ ہے ، أله سو اسادے الماس نکار پر ٹھیرا ہوا ہے ہر ایک استادے پر طاؤس جواہر کا ناچنا ہے ، ۔ونے جاندی کی میخیں ، طنابیں ، ریسان وغيره كلاتبوؤن كي هين ، مثل كرن أفتاب كي جهالر شعاع بيز هـ -ليجے اس كے تخت شاهى لكا ہے ، مگر جواہر آسيز ہے۔ نو سو كرسى الاِس کی گرد تخت کے گستردہ ہیں۔ مستدین وو پہلی ہر نکاف لگی هين جن ير خويان طلسم بافشرده هين ـ سفيد سفيد گلابيان الياس تراشي شراب انگوری سے مملو ، سرخ و سبز کشنیوں میں جنی ہیں ۔ منقلوں سین عود و عابر کا بخور هو رهاهے ، شمع هائے موسی کافوری جلتی هیں۔ شماشاه طاسم ملکه کا هانه بکڑے تخت بر آکر بیٹها ، اور

 اوغتون هر سبت بهبلی ـ شراب کا دور شروع هؤا ـ عبیر گلال اؤنے لگا ۔ سرو جراغاں کی بہار اور جاندنی دیکھنے کی کیفیت نہایت لطُّف ہےآغاز ہوئی۔ ہاہر باخ کے منزاوں تک ساحر عبش میں مصروف ہوگئے اور داد عیش و اساط دینے لگے ، اور حکم ہؤا آئش بازی چھوٹے، بمجرد ارتباد جرخیوں میں آگ لکٹی ، عقل بیر جرخ ک جرخ میں آئی ، اناروں کے بھول گلنار و سنہری گلزار طلائی کا رتک د كهلانے لكے . سبحان اللہ كيا جلسة انبساط نها

جلسے اور جم گلھے جم گئے ، بادہ خوار ڈٹ گئے ، خنیاگر ان ناهید سرائے تائیں مارنا سروع کیں ، اور مبارک باد گانے لگیں ..

شمتشاه ساحران . . حيرت سے يشها اختلاط كرر هانها ، چهيڙ رها تها اور بوسے لینا بھا ۔ حیرت اکثر رہی تھی کہ ''شہلشاہ' آپ سب کے ساملے نہ ستایا کیجئے ، صاحب ، میرے کیڑے سب کے رو برو کھلے جاتے ہیں ، نگوڑی میں بسینے پسینے ہوئی جانی ہوں ، اور

ممہیں اپنے کام ہے کام - آنی بانی سے نہیں جو کئے ۔''

(جلد اول)

سب درستی بطد جند عونے لکل۔ آئینے عدآدم نصب ہوئے، جهتیں مکاف لکائی گئیں دیوار گیریاں جاف وسفاف درست ہوئیں ۔ شیشے ، آلات ، هاندیاں ، جهاہے ،کنول وعیرہ مزین ومزیب طور سے ترتیب کئے۔ مردنکیوں کی دو ہری باڑھ سامنے مسئلہ کے لکائی ، چنکیر ، چوگھڑے ، گلدنے چنے گئے ۔ ،کان کے دونوں پر گھڑیاں برُدين ، تصاوير آيتنے کے اندر ساھان دھری درست کیں ، باغ کے درخت شبنم وبادے اور زریست مندھوائے نہروں میں گلاپ و کیوڑہ اور بيدسشک بهروايا ، هزارےكا فواره هر جكه چژهوايا ـ اوث يهواوں کے مناسب جگہ پر کھڑے کئے ۔ آازنیٹان سہروجمال و ماہ تمبال بہر حدیث گذاری مقرر آئیں کہ وہ باغ میں ہر طرف کو کارو بار کرتی جبرتی تھیں کوئی سامان اور کوئی جیز انسی ته تھی چو اس جگہ رجوعہ ندھو ۔

(+)

به صحرا نزهت آگین ، نمونه بهشت برین ہے . .. آدنویں جابجا یسه بلے جن کی چاہ سیں یه باؤلی و دانی هوشیار ڈانواں ڈول ،پھرے ، یئر باں جگت کی ایسی تحلہ کہ انگور کی تاک جو انہیں جہانگ بے و شرمائے ، هر طرف نهرين اور چشم جاري ، لب گردانوں دران کے کل کاری - درختگاردار . بیلا ، موسا ، نسترن ، جو عی ، شبو ، جنبیلی ، ار کس ، بالمهن ۔ اسی جگہ لانے کے بیانے یا قوت رنگ ، کسی طرف کافرنک ، کمپر نیبو نارنگی ، ترسادے کی میٹھی میٹھی اور بھشی اله بنى حوسبو - كمهير سنبل بازلف يربنتان ، كمهين سوسن سوزبان بيس باعبان مدرت کا مدح خوال، هر مختر میں بادبہاری مستانه وار از دیا اتی پھولوں کے بھولنے سے اترائی .. جھیلیں اسرائیں ، وفتار معشوق ک ادا د ایاتیں ۔ گیاس کوسوں تک هری هری اگی عونی ، ناز کی اور سرسبزی بهری هوئی - هرن ، پازهے ، چیتل بهرتے، دریائی جانور كمدين كريخ ومادال كوكلا ، هريل ، با كوئل وهير شاما درختون ير جهولا جهواتے ، نيال نهال هو در جهوسے - نهروں کے کناوے قاز ، بط ، مرغابی ، فرفوے بانی سیں منقاریں ڈال کر بیروں کو بھگونے اور صاف کرتے ، بھر بریال لیے ، بروں کو اسے جهرجهرائے

(جلد اول)

ظلمات (الاحداد قرآ) نے تحد دیا کہ عادہ ماضر کرو تاکہ اکل وشریب ہے قانوع ہو کر حضوفان پیدون ہوں۔ پخواوں نے خام الفیاد انواج و تمام کا دوبود کیا ہو دستری اور انظر روس کا چیایا ۔ اس از کردھا کان کہ مثل فرس تھر کے انقی متورشور سے طالع ہوئی نہور کتھی، اور فلطیاتی شہر بریج کی چو ماحاب کی قبلی کو اپنے روادو سرد باتی نہیں چوری ، فان آتایی کی طارح بچہ قابانے کے گرق نہیں اور ان ہوئی غاطر کردیاتی ہواؤ ہوس فرمین ہیں ۔

بعد ترتیب سفرہ گستری ظلمات سع وقفا کے کھانا کھانے لگا ۔ اس وقت عمرون خوان کھانے کے اندر قصر کے جاتے دیکھ کر تجویز کیا که اس وقت ظلمات کهانا کهانیگا ـ یه معلوم کر کے اپنی صورت مثل ایک رکابدار کے گوشے میں ٹوپرکر بنائی ، ہمنی سر اپنا مونڈ کر ٹوپی چوگوشیه پین ، اور لنگی زانو تککی باندهی ـ باؤں سیں بڑی لوک کا جوتا بهن کر دو هر کمرسے لیشی ، اور تھال ہاتھ پر ر کھا، مرزائی کمو نگ کی زیب قاست فرمائی ۔ تھال میں سموسے اور مٹھائی کے جانور بنے ہوئے لگائے۔ ایک ایک سموسے کی سوسو پر تیں اسطرح بنائیں کہ ایک يرت اثهاؤ سويرت الگ الگ هوجائين اور بهر ملي رهين - تكاف به كه ایک پرت سلونی دوسری جاشنی دار ' تیسری سیلهی چو تهی بالکل ترش ' اسی طرح سویرت کا الک الگ ، زا اور ذائنه و لذت ہے۔ اور کھجلر اس ترکیب سے ایک سو پرت کے بنائے که عر برت میں شیرہ انگورکا بهرا تها نهایت عمد، که ذائقه ان سے ٹیکتا تها ، لوزات اور شاخی پنجه نگارین لعبتان چین و چگل کو شرماتی تهیں ، اچار و مربه و. لذیذ که بهانکیں اس کی چشم عشوء گران نمکین کو اپنے اوپر لبھاتی تھیں۔ دربیشت آب و تاب سی حقیقتاً دریائے بیشت کے جواہرات الهبرکا

کهجلے اور سموسوں وغیرہ پر نقش تھا کہ

رم اس کی اگر کروں میں مقات نیز هم ایک منظر تناع اپنے
رم اس کی اگر کروں میں مقات نیز هم ایک منظر تناطق
دونوں مرد کی جمیری کا امام میں اس کے خرارے نہ بھی آلے کھی
دونوں مرد کی جمعہ نعی آگئے والی توی میں یہ میروروں کی
اسا دوا آگئے اور کے خراوش نے دائنے میں میں فراد اور مینیا کے
در کا ویک اور کے در در و سنتری کار بارے
در میرور کی میروران کی میاری اور مینان آرائیات کی میرانے
درخد اس طرح کے کوان اور مینان آرائیات کی میسائری کے کوان اور مینان آرائیات کی میسائری

الود كيا... به منفرس كر عالما هانه بو ركيم أنفو بسر كل آنا . المناح كو سام كل كل المال المناح (كه داء لين ونكها كهدالور سرو سرخ تمانا مبور كرنج بين ، اور خونج الكور كل إسرى المناح وفق يمن المراكب الكور كل برائع المناح كان فري المناسك كان المناح دون يمن المراكبونات وكل عرب . ويمكوك رساح المراكبون كان المناح دون كل مناح المورك للمناح دون كل المناح المورك للمناح المناح الم

رکاب دار نے عرض کیا کہ '' میں دھین دھوکڑ اقد میاں کا نوکر ھوں اورگسی کا نوکر چاکر نہیں۔ اور مجھے لوکر کون رکنی سکتا ہے؟ میرا سوطا خواب کھائے میں ، اور غربیوں ھی سے ایک دو روائے مجھ کو سل جاتے میں - امیر کا تو نام ھی الم سن الو۔ چجوب شل اولی دکان ، بھکا یکوان ، اور پھشنا کے

> نافهم "امیرون سے بڑا ہے بالا هر دم کی خوشامد نے عضب میں ڈالا وہ آپ تو کھالیں کمیں کیا دیں عجسم رزآف کوئی اور ہے دینے والا

آج آپ ایسے قدر دان کی بخنش کا شہرہ سن کر ابنی حوروکا کہنا

گروی گانٹھ کر کے مٹھائی وغیرہ بنالایا ۔ اب قدر شناسی حضور کے اختیار میںہے ۔''

ظلمات اس نفربر کو سن کر هنما ، اور کنها " دو برا صافی کو هم ، گرون له هو ، اپنے تن میں تو کامل ہے ، اور کنایان بازک سراج ، عالی دماخ ہوا کرنے ہیں، یہ کمیه کر کئی اندرتیاں العام دیں .
اس نے بال شہرینی دسرخوان بر جو لوگ بیتھر تھر ان کو

بھی دی ، اور آپ بھی کھائی ہر طرف ہے شور تحسین و آفریں ، آسیت زکادار کے بلند ہوا ، اور زکادارجیکہ جیکٹکو ساوہ کرے نکا میں انک حقص با لکے انسان کے کا اسان کی کا دار کھاوا تا ہم کیا ہے ؟ '' وادیدار نے بتایا کہ ''فدوی کو استاد مرب مسٹکٹیے ہیں ، اور

کارنے کا نام خورد درد ہے ۔'' کارنے کا نام خورد درد ہے ۔''

لوگوں نے کہا ''دونوں نام اسم باسمہ دیں۔ کیا کہنا !'' ایک نے کہا ''دیکھٹر، یہ شہائی کے طائر کیا عمدہ بنانے ہیں۔''

ابعالے سیا ''دیکھیے یہ متھاں کے خاار نیا عدد بنانے ہیں۔'' دوسرا بولا کہ '' کیوں میاں چرب دست''، ایسا جانور بھی بنا سکتے ہو جو اڑ سکے ۔''

کتے ہو جو اڑ کئے ۔'' رکابدار نے کہا ، '' جناب آپکو وہ مرغا بنا کر دکھلاؤں جو

گھر نک اؤتا جاتھ جائے۔'' اس کلام پر سب نے قبقیہ لگایا کہ میاں چرب دست بڑے

ظريف معلوم هوتے هيں۔

ظلمات نے کہا ، '' جواہر میں تولنے کا آدمی ہے ، لیکن ایسا شخص اور مقلوک رہے ۔ انسوس ا سج ہے ۔

اگریه هر سرسویت هنر دوصد باشد هنریکار تباید جوعنت بد باشد'' غرضکه ایسی هی باتیں بنابنا کر وہ سب بکوان اور مٹھائی کھا گئر ۔ بعد فراغ دسٹرخوان اٹھا ، ھاتھ منہ دھو کر سب نے گلوریاں کھائیں ۔ بیجوان بینے لگے ۔

(جاد اول)

1/2 بندی ایسی ہوئی ہے اُدمائی

شہزادے (فاسم)نے دنیا کو فانی سمجھکر تهیہ کبا کہ آج سامان عشرت ہر طرح کا سمیا کر کےخوب عیش و نساط میں بسر کیجلے کہ

یولب جولے تشین وگزرعمر بدیں۔ ایں انبارت زجہاں گزراں مارایس اس کیفیت کو دل سے تجویز فرماکر سیارہین عمرو اپنے عیار کو بلا کر ارشاد کیا که " لشکر اسلام جمال نک اترا هوا ہے اس كى حد سے پانج كوس بڑھ كر لبدريا خيمه زريفي عمارے الے نصب کیاجائے ، اور صحراکے درختوں کو بادے سے منڈھوادو اکوسوں تک

روشنی کرادو ، ارباب نشاط حاضر هو کر مجرا کریں ۔ آج جنگل سیں هم سیر شب ساہ دیکھیں کے۔ خاطر حزیں کو شاد و ترم کو ہی گے ۔'' اس حکم کو سنتے ہی سیارہ نے انتظام کیا ، عزار یا آدسی دوڑ

پڑا - لشکری حدسے دور هے کر دامن کوه میں جنگل کو خارو خاشاک سے صاف کر دیا ، اور ایک کوہ پر شکوء کا داءن جو نہایت وسیع اور فرح افزاً تها تجویز کر کےخممہ استادہ کیاایسے مقام دلکش میں آرام گاہ شہزادۂ عشرت بناہ آراستہ کی ، اسباب شاہانہ سیارہ نے سہیا کیانہروں سی کنول بلور کے روشن کر کے چھوڑ دیئے ، اور درختوں کو بادے سے منذھا ' جھاڑ فرشی قدادم استادہ کئے ، قرش شاهانه لب نهر جهایا - كنارے هر جوئبار كے سروجراعال كيا ـ ے خالہ ایک جانب سجایا ، اور ایک سعت پلنگ جواهر کار شہزادے ہ لگایا ۔ مہونیان کا اادام آکر جمع ہوئے، اور دشت میں گانیاں

دولیکی کا اللہ م کر میلی جانبا کانیانے نہیں۔ دور انگلیاں اور جربے میں خوصوب کے اور الحجود نے کہ دور الحجود نے کہ انہیں کے دارر الحجود نے کہ انہیں کے انہیں کہ انہیں کے داری الحجود نے کہ انہیں کہ انہ کہ انہ کہ انہیں کہ انہ کہ انہیں کہ انہیں کہ انہ کہ انہ کہ انہ کہ

دی - قدم ایمان رکزی بین کر اور آنشن این از و گرد می در اخترا در است این مواد بیشتر این این است در افزان بر است از برنیا با سازه دامان زمر صف انتین کر این این است کر کا مالم اور محرای لما در است درای برنی این برنی از می در این کا در است کرد دران درخردی سرفر از دادید مجید لملف دیگان انتیا در برن در ها مدا ی اور عکس سازگری سے ملک المامی انتی تھی ۔ بودوری می دونور سے است کا دیا بیت کا در است کا دیا میں مدروں نے اوالے سروان میں لیک کر چو یماک کایا تو المامی دی کو دوالہ بیان کو

ساقی ونگین لباس نے بینانۂ شراب ہوش روا ، بریاد کن اساس نوبہ دینا شرع کیا ۔ دماغ ہادۂ تاب سے شہزادہے کا گرم ہوا۔ غیال آیا کہ اس وقت کوئی معشوقی صہردنداو اگر پہلو میں ہوتا نو پیٹر تھا کہ

چین ہے ، ابر ہے ، ٹھنڈی ہوا چاتی ہے ، دریا ہے فقط آک تبری جا اے ساقی کلفام باق ہے

اس تصور کے آئے ہی عجب اتفاق ہوا۔ یعنی بیاں ہے کپھ دور پر فرابس برحد طلسم ہوں رہا ایک بھاڑ ہے کہ نام اس کا از کی کوہ ہے۔ اور حوال کوہ بین ایک شہر آباد ہے ، اور نفسہ سنکم بنا ہے، حاکم شہر کا زناز ہلا افکن جادونام مصاحب غاس افراسیاب شاء جادوال مے اور صبته دوبار الرامیاب میں النبر فلسم هوئی ویا کے وہا ہے ... اس این زوجه اس مانک ملک مطابق جادف اور در جبان ان اور بیانی ہے ، اور انسان ملک کرتی ہے اور ایک درتا ہی ای کہ حسان میں باتا ہے ، یا در سام اسکا کین کے والے اور ایک درتا ہی ای کو عاجر باتا ہے ، یا در میں اس کی ایمیان روزی کر ایجا کورار اور ادم حصا اسحرا بیرت میں باتی اس کی ایمیان روزی کی ایجا کورار اور ادم حصا اسحرا بیرت میں باتی ہی اس کی اس کی اس کی اس کی ادم حصا نہ بیری کے مرح اس روزی کے بینی اس کی ہر کی جر کرنے کے کی مرح اس روزی کے بینی کور دنس و جر کی جر کرنے کے کی تعدم کرتا ہی اس کی اس کی اس کی میں کا میں اس مان کی اس کی اس کی اس کی اس کی میں اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی بینی کی جدا سان مینی کی کا کہ اور میں بنان کی ان کی سر کرنے کے کی دیا کہ کی کی جائے کہ کہ اس کی سام کی بری ان کی سر کرنے کیا کی کا کہ کا کہ کہ اس کے سام کی کی اس کی بری جاتا اس کی بری جاتا ا

اچھا نہیں لازم ہے کہ مائنے اُس جنن کے آپ بھی آئر کسیدینے اور میں بر اورو سعر فرنی شافانہ اور لسیاب مولان منائز کروں ۔ ناچ دیمئے ، امائز آئے الساط میں جو حوکم اُل کا منائز کا شد سنائی کا بانی ہوت وہ بنین ہے کہ آپ کا حال دریافت کرے ، اور حضور کے بلنے کی طرف آئے ، پھر اس وقت بیام و ساتج سوکر مواکز سازا عالیٰ منتشنہ حجرات کی ادو جراف ایج بانی جو نے موقع آئے کا اور جائز کا بانی جو بان ہوا تھا ہو۔

سلکه نے به کلام سن کر وزیرزادی کی رائے کو پسند کیا ، اور سوکند نے تف زیر رائٹ کر کر ایک بنایا پائٹرزہ و مبطا پسند کرکے ایسا حجر بڑھا کہ وہ مثام ہر خار رائٹ کا اور از با یا اور فیشنان عشرت بریا تاز ہوا ، . . . جب اس سامان عشرت اتنا اور جائے فرصت افزا کی درشی اور انتظام ہوچکا ، اب نیر و صور عراسان بسند بر زر بر جیلود کتان ہوئی ، اور کٹیززی ساز ہے کر جیائے کلیکر

فزامائے عاشة له كلنے لكيں كه

 v_{μ} was v_{ν} by v_{μ} as v_{ν} by v_{ν} b

اللہ کے مع مداول دیں گئے کی مدا آئی۔ سند سے اللہ کر مداول میں آئے۔ (اوسکہ جالدانی ایمیل مون تھی ، دور ایک جلسہ مہ جینوں کا نظر آبا۔ علی حیران حولی کہ اللہی میں ہوران میں یا جوران جان میں ، یہ کہا حاسرت کیا حاسان ہے۔ آخر دل کہا اس جلسے کو درایت ہے، دکھنے نہ حوج کر اسی مست کا والے لیا۔ جب تردیک اس الجمین وکٹ دہ ایم کے پہلوا یہ عالم ایکل آیا کہ

سامنے اک نگر کو پایا بوستال میں بہار کو بایا آک حوض بھی اسکے آگے محبوب بدور کا آب جبوترہ خوب یعنی اک نازاین مفرور اس په تخب اور تخت به حور كرد حقه كثے چاند کے گرد جس طرح کو کب کنیزیں سب نا نا کی سیر کوئی کرنی ہے کوئی انکیا میں بھول دھرتی ہے کوئی دکھلا رہی ہے طنازی کون کل رو ہے مو گل بازی ہے لب نہر اک بری یک کل ادر ا ک دھڑی سے زیر سجر دونی جهوے به بینھی کاں ہے کونی طفاز سر لگاتی ہے خوش کاو کوئی گار ہی ہے ملار کمیں کوئی حارجی ہے ستار

جھانکتے تاکنے کے ان کے دن اپنی چالاکیوں به مرتی تھیں سج تو يوں هے جوانی ديوانی حور بريان هون جس به دل سےفدا مار رکھنے کے عاشقوں کے دن

ذاله دل میں سب کی سب هم سن ہے جُگت بات وہ نہ کرتی تھیں ان کا مارا نه مانگتا پانی أبيج ميں ان کے ہے وہ ماہ لقا نازلین' توجوان ، حسین ،کم سن چال دم بھر سی حشر کردہے بھا قامت رعنا

الالحق اس صنم زیبا صورت کی شکل کو دیکھ کر کیوں کر کسی دل کو قرار رہے کہ جس کے عکس رخسار نے روشنی طلیعہ سعر کردی ہو ، اور جس کے رنگ زلف تاب دار نے غالبہ فروش شام کی ظلام سے مدد کی ہو۔ سہر مینائی نے نظیر اس کا سوائے آئیند سہر کے اور کسیں نہ دیکھا تھا اور لفش بند خیال نے تمثال بینظیر

کو اس کے سوائے عالم خواب کے اور کمیں ته بایا تھا ...

قاسم بیک نگاه اس رشک ماه بر نبیفته هوا ، اور باواز بلند پکار کو اس ریاعی کو بڑھا کہ

هم کیونکر نه آه و نالے کرتے هی رهیں دکھ پر دکھ کس طرح ته بھرنے می رهيں

اتنے هى لئے جہاں ميں جرأت هم تو جبتے میں که تاکسی په مرتے هی رهیں

اس صدا کو چند کنیزان ملکدنے سفا ' اور آئینه رخسار شمهزاده عالی تبار کو دیکھ کو اپنے تئیں حیران کار بنایا ، لیکن براہ ناز و انداز ان شوخ چشموں نے دویئے سے منہ حمیایا اور " اوئی اوئی " کرکے سامنے سے بھاگیں ، اور اپنی ہمجولیوں سے اٹھلا اٹھلا کر هاته ماتهے ہر رکھ کر ' انگلی دانتوں میں داب کر گویا ہوئیں که

ملک فاسم کی اس جا یا کے آھے اكبر دكهلا سب وان جلبلاهك

خجالت کے پسینے میں کوئی غرق جھجک اور بن گئی آنکھوں سے جوں برق کوئی بولی ، "بھلا لازم یہ کب ہے ؟ یه کیسا دن دہاڑے او غضب ہے ا نه جس سے واسطه نه جان پهچان وہ آیا بن بلائے گھر میں سہمان ڈھٹائی دیکھ کر اس نوجواں کی میں اپنے دل میں یہ حیران عوں باجی یه ہے کون ، اپنے دل میں کیا ہے سجها؟ جو اس جنگل میں تنہا اس طرف آ كهرًا ه گهورتا ايسا تدر مو ذرا اس کے کابیجے کو تو دیکھو! '' کوئی بولی ، '' هوئی ہے عقل کچھ گم زنانے میں نه گھی آنا كميں تم ! اجی نخرے کی خوبی ، واہ جی واہ ! قيامت كرم هو ، الله الله ؟

اسگفتگو کو سوگند وزیرزادی نے سن کر کلیزوں کو گیرکا کند '' اے سنانیو یه کس ہے ایسی' باتیں کرتی ہو ؟'' * لونڈیوں نے عرض کیا ۔ ''دیکھتے یہ ساملے کون کھڑا ہے ۔

لوتدبوں نے عرض کیا ۔ ''دیکھنے یہ سامنے کون کہڑا ہے اونی مردوا کیسا ڈھیٹ ہے کہ کہے سے بھی نہیں ہٹنا ۔'' قاسم یہ باتیں سن کر ہنس کر گویا ہؤا کہ

''هم جاهیں تو در توڑکے درانه در آئیں برسہ لئے بیٹھی رہے دروار تمہارا ''

سوگا شدخ کہا ''کیا کہنا ، آپ ایسے ھی ھیں۔ مگر یہاں کوئی ادمائی نہیں ہے ۔ یہ ہاتیں کسی اور جگہ جا کر کہنے ۔ ھم پر مہربانی رکھنے''۔ خلاصہ کلام اس ٹکرار کے ہونے سے ملکہ نے بھی آواز سنی ، اور بولی که ''ارے یہ کیا ہے جو سب ایک جگہ غول نماندھے کہڑی ہو ، اور چینٹی ہو ۔''

ایک کنیز نے جواب دیاکہ ''حضور یہاں مردوا گھس آیا ہے۔''

سلکہ نیورا کو گری ، غش کو گئی اور شیوزادے کا بھی بیں
تندہ خوا ۔ سوکلہ در دونوںکو آلاب و کیوار بیٹواک کر ہونیاز کیا ۔ جب اللہ خیزادے کی الکیل ملکہ بھی میران ہو کرکے اور بیٹواک کے
کیا ۔ جب مائیہ بین ہائے ڈال دیا ۔ ساتکہ نے شرما کر سر جیکا اپا
آخر دونوں خرامان خرامان آکر سنج پر بیٹیے ۔
آخر دونوں خرامان خرامان آکر سنج پر بیٹیے ۔
لیکل دھانہ جب سیارہ نے دیکھا کہ سارا جیسہ سے م ایکن

انہیں وہاں جب سیارہ کے دیاتھا کہ سارا جلسہ جمع ہے ، لیکن شہزادہ ایرں ہے ہر سمت نگراں ہؤا' کچھ دور پر چند پریوں کو صحبت آوا دیکھکر یہ بھی اسی سعت چلا - قریب پہنچ کر شہزادے

کو پاس ایک مه جبین کے بیاھے پایا ، اور وزیر زادی کو اس پری کی مصروف انتظام دیکھا ـ سیار، اس پر عاشق هوا ـ اور پاس اپنے نسہزادے کے آکر بہنجا۔

سوگندنے جو اسکی صورت کو دیکھا ازبسکہ یہ بیٹا عمروکا ہے

اور خواجه کا حلیه اکثر بیان کیا گیا ہے ، اس وجه سے اس کی بھی صورت ویسی هی دبلی اور لاغر مثل میکش و صحرائی کے ہے ، سوگند نے قبائمہ مارا اور خوب ہنسی ۔ ملکہ سے کہا ''حضور ذرا بیٹے آپ ع سر بر بن مانس آکر کھڑا ھؤا ھے"

سیارہ نے کہا ۔ ''مجھے تو سب بیبل اور جنگل کے درختوں پر سے بھتنیاں اتر کر بیٹھی نظر آتی میں ۔"

اس کامے پر سب نے قبقیه لگایا ، اور شہزادے نے سیارہ کو

بٹھلایا۔ شریک برم کیا۔ الحاصل ملکه نے سوگند کے اشاوے سے شہزادے کو جام مثر

اوغوانی بھر کو دیا - شہزادے نے ارشاد فرمایا که ''گل بوستان خوبی و اختر سپهر محبوبی تم شمع کس انجمن دل افروزکی هو ؟ اپتا نام ناسی ظاهر کرو ـ اور اپنے دین و آئین کا پته بٹاؤ ـ اگر مذهب اسلام رکھتی ہوگی تو ہم یہ شراب پئیں گے ۔ اور نہیں تو ہم کہاں اور تم كسال !"

ملکه نے یه کلام شہزادہ عالی مقام سن کر کہا۔ "آپ اپنا نام بتائي مجور تو تمام عالم جانتا ہے که ملکه نرگسی چشم هوں -" اور عام کیفیت اپنی بیان کی ـ

شہزادے نے جب سارا حال سنا قرمایا که "امجھے قاسم بن علم شاه بن حمزه صاحب قران کہتے ہیں ، اور ہم لوگ غیر ملت و مذهب والے انسان سے عبت نہیں کرتے۔ اگر هاری دوستی درکار ہے نو سعرسے نوبه کرو اور لناو دیگر خداوندان باطل پر لعنت بهیجو ،

کیونکه یه سب غلوق هیں اور غالق وهی ایک وجد، لاشریک هے......

حدہ اللی کو شہزائے نے اس طرح یہ شہاری عاصہ زبان اوج
سید متحہ پر ترفیہ فردایا کہ سیامی باشل پرشے کی ورق ناظر سے
دھو گئی ۔ انام معبودہ طبق سر کر سیرور ہوگی، شہزائے کہ
گردن میں مائی قال کر ہول ککہ ''ماحب کم خفا نہ ھو ۔ میں سحر
تو بالگل نین جائی ہوں۔ لیکن تقا اور جیشید وغیرہ کو مائٹی ہوں
آج سے ان مولک کالوں پر بھی لفت کوری کی ساتی ہوں
آج سے ان مولک کالوں پر بھی لفت کوری کی ساتی ہوں

شہزائے نےجب اس کو وائی پایا ، کامہ طبہ بنایا۔ سلکہ کامہ پڑھ کر مع کنیووں اور سوگند کے مسلمان ہوئی۔ بھر تو شہزائے نےجام یادہ احمرساکہ کے ہاتھ سے نے کر بیا

دور جام و مادم ، پے در بے چانے لگا ، اور سوگند کو سیارہ نے چیئرنا شروع کیا ، اور کہنے لگا کہ ''الے ملکہ ، آپ کی وزیر زادی مجھکو انسارے بے بلائی ہے کہ پہاؤ کے درے میں چل کر ہم تم ہم آخوش ہوں ۔''

۔ وگف نے جو یہ کلام سے سیارہ پر ایک دوھٹر سازا کہ ''سوف مرجا، برن ، خطا تھے فارت کریں' چورٹے 1 او ماسیا، بھلا ایسی میری کے 'کافیات گئی تھی جو اس سے اشارے کرتی ۔ بین تو اس سے لوٹا بھی تہ الووائی ۔ سو الینے موصلے لاٹال ہے ۔ اوبائ تو کروں کی بھی ہو۔ جو انا مرک تو اسی ہوس جی رہے گا ، میں کبھی تھو کروں کی بھی ہیں۔''

سیارہ نے کہا ۔ ''منہ سے یہ باتیں سب کے سنانے کو ''مریں ہو اور اپنے ہاتھ سیلے سے لیٹا کر اشارہ ''مرتی ہو کہ یوں گلے سے لکاؤں گی ۔''

انقاق سے اس وقت سوگند کے ہاتھ سیلے سے لیٹے تھے اس کے کسنے سے اس نے ہاتھ ہٹائے۔ ساری محفل اس حرکت پر مارے ہسی کے لوٹ گئی ، اور سیارہ نے سب کی آنکھ مجا کر چٹکی ہے لی ۔ سوگند 44رکوسٹے لگی ۔

سیارہ نے کہا ۔ ''دیکھنے ءیں بولتا چالتا نہیں ہوں ۔ یہ رنڈی بڑی مستانی ہے میں جو اس کے اشاروں کو نہیں مانتا ہوں ، اور اس کو پسند نہیں کرتا تو یہ مجھے کو ستی ہے ۔''

خلامہ کلام ایسا اس کو سٹایا کہ رودی اور کھییاں ہو کر ماٹیا کوٹ لیاکہ ''اہدا نے اللہ ، میں کیا کروں ''' اور ملک سے کہا ۔ ''مخبور اللہ کی قسم منع کیجئے ، نہیں ہزاروں بھو کہ سٹا کر ایسے نیسے کو رکم دوں کی ۔ یہ دل لگی ایٹی مان بین سے کرے۔ اپنے دل میں سجھا کیا ہے ہیں''

شہزادے نے سیارہ کو سنم کیا ، جب وہ جب ہو رہا ، سوگند اس کی طرف دیکھ کر ہنسی ، اور سنہ جڑا کر دوپئے کی آڑ کر لی ۔

سیارہ نے ملکہ سے کہا ۔ ''حضور آپ نے دیکھا ؟''

ملکہ نے کہا ۔ ''سج نو ہے رنڈی ، تو آپ اندارے کرتی ہے ، اور کھلی جاتی ہے ۔ اس مجارے کا نام بدنام کرتی ہے''

غرضکه اس مذاق میں رات تھوڑی رغی ، اور ہر ایک مست و مخدور ہوگیا ۔ شہزادے نے سیارہ سے کبا ۔ ''آج تم کجھ گاؤ ، دل

مخدور ہمو گیا - شہیزادے نے سیارہ سے کہا ۔ ''آج تم کمچیو گاؤ ، دل بہلاتو '' سیارہ نے ساز نے کر ایسا بجایا اور ایسا کایا کہ اہل انجان کو دیوانہ بٹایا ۔ وہ پچھلی رات کا سال ، چالفٹی شنبہ کے کرنے سے نموب

دراله بنایا ، در چهلی رات کا برآن ، دانش نیسه کے کرنے کے خوب مال ہو گل بھی و دوئی چیدا کر کی تھی ۔ کہیں کہیں جو جراغ جنا تھا دہ بھی یا رخ اور درار اور انداز ہے جو جراغ جنا تھا دہ بھی یا رخ ان بھی تعرب کہاری کے تمہیر بھائش تھی ، الزینوں کے جسے بین پولوں میں میک تھی ہے تمہیر بھائش تھے ، الزینوں کے جسے بین پولوں میں کہا تھی تے والیے تھی ایشہ کا خار تھا ، جاکھوں تین سرخ فورے لئے کے والیے تھی ایشہ کا خار تھا ، جاکھوں کے بوری کے دوئی کے والیے ۔ متعددانوںکے ڈھیر تھے - فرش میں جھول بڑ گیا تھا ۔اس وقت سلگہ اور شہزادے میں باہم بوس وکنار شروع ہؤا ، اور سوگند سے سیارہ عظام نیا ، کمیزیں رو برو سے مٹ کئی تھی ۔ شیدائے یک دگر باہم اپٹر شی ۔۔۔۔۔ اپٹر شی ۔۔۔۔۔۔

سائتی کا اندان اور الودی کی سی چیون گئی ، بریال بینک کتی ، باللیم بی بریم بری برای مولد کرد بی کرئی فردند کرد با در دوا در اینک کو دوئی آبا ، ساور کو سائم طلب فردایا، دو دا در اینک کو دوئی آبا ، ساور کو سائم طلب میں در دام اور بنائل وسرو کے میں کرئی آبار براد کی دیا باتیں میں در دام دوئی بحق بین بریم استخداج کے آبار میں کرئی اور براد کی دیا باتیں بعد میں داخر میں بین بریم کرئی آبار براد کی دائیں۔ بعد میں داخر میں میں مرتب به دولوں روز آلے شہوادے نے

اس نے پھر گانا شروع کیا . . . آخر اس ہنگامہ عشرت میں اور جلسہ مسرت میں وہ رات کمام ہوئی . . . عاشق و معشوق کی جدائی کا زمانہ آیا

ہم کو نہ کوئی سنائے اس کا جانا ہے اپنی تو موت ہائے اس کا جانا آمدھی یہ جس کے جی جلا جاتا تھا اس دیکھئے کیا دکھائے اسکا جانا

ملکه اور شہزاء دونوں مل کر رونے لگے۔ فاسم نے کہا۔

''اے ملکہ کبھی کبھی مزار پر ہم نحریبوں کے بھی آنا ، اور دو پھول چڑھا کر غنجہ دل کھلا جانا ۔''

سلکہ نے کہا۔ ''اے مونس جان نواز ، میں آج وات کو پھر اسی مقام پر آؤںگی ۔ بھر سنگ مفارقت سنے ہر رکھ کر ھم دولوں بسر کریں ، شام مواصلت کی راہ دیکھیں ۔۔۔

عربی ہے ہو موسست کی وہ دیہھیں ملکہ روٹی ہوئی تخت پر بیٹھ کر مع کنیزوں کے روانہ ہوئی ۔ لیکن جانے وقت بجشم اشکبار وہ بے قرار پہ کہتی تھی کہ

التش سے جوغم کدل جلاخاك هؤا اور جل كے جگر بھى اب مراخاك هؤا اور جل كے جگر بھى اب مراخاك هؤا

جوں شعبر ملا له کجھ بجزسوز فراق حاصل هميں عاشقي ميں کيا خاك هؤا ' قاسم نے بحث کہا ''اے شعبے محفل خوبی و اے رونق بزم عمبوبی'

اج کی شب خور النے جال نورانی سے چشم تیرہ عاشق زار کو منور آج کی شب ضرور النے جال نورانی سے چشم تیرہ عاشق زار کو منور کرنا ، اور اگر آنے میں ذرا بھی تفاقل ہوگا تو بمنتضائے

کرشکل نه اپنی تو دکھا جاوےگا تو بمهکو غم فراق کھا جاوے کا ایسا عی معجوم نم ہے تو تن سے مہے کھیر اکھیراکے بھی چلا جاوےگا''

(1)

[الفا کو شکست دیئے کے بعد فاسم شام کو بھر محفل جاتا ہے ، اور ملکہ کے انتظار میں نے چین ادھر سے ادھر شمانا ہے]

اور سعه کے انستان میں نے چین ادھر ہے ادھر میٹنا کے وہ جو باد عنجر اورو نے دلدار دل میں نے کر روانہ ہوئی کچھ عرصے میں اپنے باغ میں کہ جو ایرون قامہ لڑک کری کری ہے چینٹی ، لیکن کئی روز نے اپنی مال کے باس بلہ کئی تھی۔ اس پاعت چینٹنل حادہ اس 20کار کا 20کار کا دائے

چنین، الیکن کئی روز ہے اپنی مال کے پاس له کئی انہی ۔ اس باعث کینشلل جادو اس کے دکھانے کو اور جار روانے کی لاہوں اس وقت ملکہ کو جو اس نے آئے دیکھا ، ملکہ نے چہ ادب کا سرم ملام کیا ۔ مال نے اس کی یہ تحقیب عناب و عظامیکیا کہ «اللوء ا چھو کری تحقیم اب ان و ہوائی دیدہ موڑے نے ، وات وات پھر غائب باغ میں اکیلے رہنا ، اور ہر حکمہ مارے مارے بورنا ۔ سچ بنا تو کمیاںگئی تھی ۔''

ملکہ نے یہ کیات نصبحت آگیں سن کر جواب دیا کہ ''اس جان کے سر کی قسم ، میں کوئی کوس بھر پر ایک صحرا میں جاندی کی بیار دیکھنے دیکھنے سو گئی ، آنکھ صبح کو کھلی ،'نہیں تو رات می کو جلی آئی ۔ می کو جلی آئی ۔

منظل می مفر کو من کر مادون کو دو رہی ۔ لیکل طور لؤل کے فیم دیکھ کر کے جب کا گل کیں ہے ۔ رات میں کیمی مسلم اسلام موتوں نے ، یہ کیمی قائل سے ڈراک کیں ہے ۔ رات میں بھر بین موتوں نے ، اٹکھ کا ایکل میں کہ راح کا مادی ہے ، دید طور کے دید میں موتوں میں ۔ اٹلم موتا کے کہ کمنی کو گورشوشہ میں کہ کینی میں میں میں میں میں میں کہا تھا ہے۔ موجہ کا کمنی موتا ہے کہ کہ کیسی کو گورشوشہ میں کہ کیان میں میں موتوں کے میں موتوں کے دید میں کہا تھا کہ کر اور دید کا کر ڈراک کی موتوں کے دید کیا کہ کر دوجا کر کر دید کا کر ڈراک کر دوجا کر کر دوجا کر دوجا

کنیزیں سب رایتی ملکہ کی تھیں۔ وہ لگیں تسمیر کھانے نہ ''ہمیں اپنےدیدوں کی قسم ، شہزادی سوائے جنگل کی میں دیکھنے کے اور کمیں نہیں گئیں۔''

خلال حجوں کہ یہ سب ہوبالک ہو، ایس بازیر کہ بتائیں کی ادائی کو جو دال میں کا دے آج ہے انہو کو کو کو کہ بارند دویا جائے۔ اس اکھوسری کر ونی کو اس کے ہے اتجا بارند کہ دویا جائے اس کے میں کو حقی کی مورد سنگی جائیاری ہو کی ہے ۔ اس نم براے کورک میں جو حقیق کی اس کے مورد کی ہے ۔ اس نم براے کورک ہی جو دویا ہے کہ کا میں ہے کہ بار کر میں سیاسری کی جائیات ہے مورد مورد کے دیکا ہے ۔ جو اس کی جو برس جی کا باری کی جائے کہ دویا ہے دویا ہے بیا ہی نے دیکا ہے۔ اس کی جو برای کی جائیات کے دویا ہے کہ دیکا ہے۔ اس کی باری کی جائے کہ ۲

شہبندہ سامران کا روشن کیا ہے! اسد پر مائفی ہو کر آبنے تین سیانانس کا سائفت بھورای بیون میٹی تجا، دن و ایان پر براد کیا مجھے دفوا کے کہ لنگرولے خوبصورت بہت میں ، بھر تج باتو جوانی تر ادر وہ لوگ تکورلے خوبصورت بہت میں ، بھر تج باتو جوانی تر دخوان ، ایسا نه ہو باؤی کمیں اواج نیج بڑے تو بری رسوال کمیں حود اس بہتر یہ ہے کہ جب تک یہ بدر سے سائل کا بدر سے دفائل نہ موریل تم کمیں بیان نہ کرو ہے بیا مح کم کر ترائی کا تا بخط تج خود سجہ دار یہ دو ان الزان کو کر میں ناتھ کا

غرض جب ملکہ نے دویٹہ اٹھا کر ،گود پھیلاکرکوسنا شروع کیا ۔ حنظل نے اس کو گھرکا کہ ''بھل جب ، ٹرٹر چل جاتی ہے۔ خبردار ، اب کمپین قدم نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ۔'ب

ملکہ اس کے غصے کی آلکھ دیکھ کر چپ ہوگئی، اور دیدار معشوق کے دیکھنے سے تا امید ہوئی۔ دریا آلکھ سے اشکوں کا امڈا،

سرشک نمم نے طوفان برپا کیا ۔ وہ رات کا مزا جو دل میں سمایا تھا

اور پہلے پیل دل لگایا تھا ، عنان توسن صبرو قرار ہاتھ سے چھوٹ گئی کہ

میں کہ حد کا الکھورتیں چھایا ہوا ۔ را دل میں بارا ۔ جایا ۔ ہوا ۔ میان کی الکھورتیں چھایا ہوا ۔ را دل میں بارا ۔ جایا ۔ را نے ہوئی کی کو مواملران اس کے بار کا لقط باتا ہوئی ہوئی کی دو استخبار کی بارا کے اس کے بارا کے میں کی تو بدر آخو کی ایوبوں گی ۔ جبر آخو کی کا لکھ ۔ آگر میں آخو جبر آخو کی ہوئیوں گی ۔ جبر آخو کی ہوئیوں گی ۔ جبر آخو کی ہوئیوں کی ۔ اور میں لوگوں کی کہ کو میں لوگوں کی کہ کو میں لوگوں کی کہ کو میں لوگوں کے آخو میں لوگوں کی ۔ اور میں لوگوں کے ۔ اور میں کو کوئی کی ۔ اور میں کو کوئی کی کہ کی جبر کی کہ کی بار کی کہ کی بارک کی کہ کی کہ

بہ کہہ کر روحے اگل ، انگری ہے داد ہونے آئل ، مان کی میدن کمبر رحم آگل ، اور ایک آدہ بڑی بروٹی الیں بول آئی کا ''مان ہے جو کر ہے ۔ اب لوگی کا لیو یالی ایک کرنا ہے کرکے ہے بلے نو اس کا وجکا کالیل دکلیے دیکھ کی عمر کمبری بھر کے کا الل دیا ۔ آج روکے کے کا مرکزی مرکزی آئھ کیوا مو کا ۔ مثل مشہور ہے ، کل جائے گا ، اور کوئی مرکزی آئھ کیوا مو کا ۔ مثل مشہور ہے ، گریہ کشتر روز اول ''

یہ تدرمر سن کر حفال ہوئی کہ ''ایتھا یہ میر کو جب جایا کرے آو ملکہ حسامہ جادو اپنی دایہ کو ساتھ نے لیا کرے ، اور حسامہ کو بلا کر حکم دیا کہ ''آج ہے لڑی کہارے میرد ہے جہال کیری جائے سائے کی طرح اس کے ساتھ رہنا ۔ عبردار آکیلا تہ جهوڑنا 'نہیں میں بری طرح بیش آؤوں کی ۔'' ال کے جو بائیں سین تو کہا۔ ''ا گر تو اکیل جائے گی تو مار مار کے تیرا کوومر نکالوں گی۔ اور ، مولی بجہ سے بھی تفرے بکھارت لکل۔ ایسی خود مختار لمیری کہ کرتی افرا بوڈما والف کار اس کے ساتھ تد ہے۔ خواہ تیرے لئے کچھ جمی کیوں نہ جو ، تو جئے یا مرے ، میکر دایہ ضرور ساتھ رہے گی۔''

قسہ کو تاہ ، سلکہ نے لاکھ لاکھ زور بارا کہ اکیلے بانا سے ، مگر تمکن نہ ہوا۔ اور دایہ کے لئے ایک صحنجی میں اس کی ماں کے بلکٹ چھوا دیا۔ و مطالف کے لئے وہاں فروکش ہوئی ، اور خنلل وہاں سے قلعے میں چلے گئے۔

ر حاصر برین می سیخ بری سی کا در اس موکنی، اور و د یا خاس کو زندان شد کے سیخ در اس کو کئی، اور و د یا خاس کو زندان شداخ سیخ در شد نو کی کا در موکز میں میں سیاسے الگ میا اگر شیخ کی در اس کے اس کی در اس کو کی در اس کو کی در اس کو کی کا در اس کو کی کی در اس کو کی در اس کو کی در اس کو کی در اس کو در در اس کو در اس

اپنی آرائش و زیبائش میں مصروف ہوجئے ۔'' ملکہ نے آہ سرد بھر کر فرمایا کہ الصورت المنكر همين جز سوغتن كيا چاهنے تن يه غير از خاک اينے بيرهن كيا جاهنے رمج هے راحت بي بيتر درد هے درمان بيد خوب معر عائد هر كن درد هے درمان بيد خوب

ہم میں عاشق ہم کو جز رخ و من کیا جائے'' سوگھ نے کہا ''امعقور ، آپ چلنے کی تجاری تو فرمائے ۔ غدا وند کرم کوئی صورت معقوق سے ملے کی بھی پیدا کردے گا۔ میں آپ کو جس طرح انم کا کے جاون کی ۔''

ملکہ اس کلام سے مثل کل کے شکانتہ غاطر ہوئی ، جان تازہ تالب میں آئی اور گو یا ہوئی که

ب میں ای اور دویا هوی که "خوم آل روز گزین منزل ویرال بردم

عوم ان وور عربین سون ویوان بوده. واحت جان طلبم و زیتے جانان بودم'' سوگند نے کہا ۔ '' اے سلکہ ، اس دائی کو قریب شام شراپ

میں نے ہوئی پلادیمنے اور غافل کرکے چلئے۔ سبح نه هونے پائے که پور آلیے ، کوئی کانوں کان واقف نه موگا۔ هارا آپ کا متصد برآئے گا۔''

سکتہ یہ تدیر معلوم کرتے بھڑک گئی ، اور کہا ۔ ''واہ وا، ، صد آفرین ! 'کہا خوب تدیر سوجی ۔'' پس اسی وقت عام کرم کراکے نیا دھوکر باہم آئی جب خوب آواستہ موجک ، کنیزوں سے نرمایا ''آج ہم کمپین

نہ جائیں گے - بیہی جلسہ جائیں گے۔ شراب و کباب لاؤ ، ارباب نشاط کو بلاؤ ، اور دایہ امان سے کمبو بہاں آکر بشھیر میرا پہرا دیں ، ایسا نہ ہو میں کسی یار کو بلالوں ۔''

حسب ارشاد جمله سامان سپیا ہوگیا ۔ اور دایہ بھی پاس آکر بیٹھی ۔ سوگند نے شراب میں خوب بے ہوشی ملا دی اور جام بھر کر ساکھ کو دیا ۔ سلکھ نے کہا ''دایہ امان ، پہلے تم پیو ۔ دائی نے اس کے اصرار کرنے سے شراب ہی - ملکہ نے متواتر کئی ساغر پلادئیے کہ ٹانگوں میں سر ڈال کر اسی جگہ پڑ رہی ، نے هوش هو گئی...

تخت سحر سوگند نے تیار کیا ، مع جند کنیزوں کے سوار ہوکر راء خانا محبوب کی لی . . . بعدکوہ عرصے کے اپنے مشتاق کے پاس چنت رسانے پہنچایا - وہی صحرا نظر آیا جہاں عزال بادیة محبت مسکن گزیں تھا - تفت ہے اثر کر الھلائی ، پاؤں کی جھاگل ہے مزدۂ مسلک آئے بڑھی ۔

شہزادہ قاسم تو دیر سے اس کا منتظر ہر سمت ٹہلتا پھرتا تھا ۔ اس سرایا نازکو آئے دیکھ کر مضطربانہ دوڑا ، اور یہ زبان پرلایا ۔

- کسے ایسے قیامت زا جلن بھائے ہیں صاحب کے نوالی آفتیں ناز و ادا ڈماتے ہیں صاحب کے
- اراف الذین دار و ادا دمانے هیں صاحب کے خلاف وضم هے، پادال جلائے هیں صاحب کے
- خلاف وضع ہے، پاہال جلاتے میں صاحب کے قدم انداز سے باعر موثے جانے میں صاحب کے
- سَمَ وَقَالُ مِينَ كُونِي لِي أَمِوكُو ۖ دِيكَهِنَے جَاؤً''

فرنکہ جب فرب اس سرو وواں کے بیٹھا گود میں اٹھایا۔ ملکہ نے بھی وخدار پر فرب نیر پتھانا ۔ اہر ساور نے اس سالوں کا کر کے سے کاب اور شکرالہ ، اور شکرالہ یا اور شکرالہ معمود طبقی کا ادا ڈا یہ ملکہ نے سہ طال وو و کر ایا پایاں کیا کہ ''آخ تج سے ملے کی کس طرح ابدہ ان می ملم سے کام کا وار اند نے محمد کہاری صورت کیائی نے عموش کرنے کی تدیر اتحال ، اور اند نے

فاسم نے کہا ۔ ''اے جان جاں ، اب تم یہاں سے نہ جانا ۔ میں ممہارے والدین سے سمجھ لوں کا ۔''

سہارے والدین سے سمجھ لوں کا ۔'' سوگلد نے کہا ۔ '' جیسا موقع ہوگا دیکھ لیا جائے گا ۔ اب داد عیش و خرسی دو ۔ رات تھوڑی ہے ، دو پائیں ہنسی خوشی

کی کر لو۔'

قاسم نے اوباس نشاط کو حکم دیا ، کانا ہونے لگا ، بیام شراب کردش میں آیا ۔ ٹالکوں کی فیزچیاں بندہ گئیں ، بیوس و کٹار ، غروج مؤا ۔ دونوں مست والا بطاق ہوکر جام بجت بے سوشار اور کھڑا نے پلنگ پر آ کر گرے ، اور میارہ اینی معشوقہ کو جاپیدد ہے گیا ۔ بلنگ دیا کہ دیگر باہم عشرت بذیر ہوئے۔ مرادی بر آئیں ، آؤروئیں بوری جان ہو

قران مه و سیر هر اک مکه

بسينه بسينه هوا سب بدن که چون شينم آلوده هو باسن لبون عدل اس د دون داون مي مايد دل بدن بے بدن اگل آلکن بے آلکم خوش مال هو گئين حسرتين دل کي يا مال هو لکي جاکے جهان جوجهان کے ساتھ چلے نااز و غمز سرکے آبسين هائ آخر بعد ندت بوس و کار کي مين باهين قال کر وه سرشار آخر بعد ندت بوس و کار کي مين باهين قال کر وه سرشار

بهم ملکم بیثهر هیں وہ رشک مه

هو گئے۔ لیکن بمصدانی

ہزار انسوس پھر یہ چرخ پر زور کرمے کا مشتری کو ماہ سے دور حنظل ، سلکہ کی ماں ، بدگان ہو کر تو گئی تھی ، دایہ کے

حيورة مستخدي ما من الهيئي هو قر نو لدى نهي ، ودايه لخ چهوژ جالخ بر آكنا پذير له هوئى - و، چر رات گئز تاکش ترکن بحد عوق كالے خاص آل ، كچھ تركنين ، فاإقبان ، اورہ بيگليال چدے كے لوگون سے استخدار كيا كام «اليگا كيان ہے " وہ" چدے كے لوگون سے استخدار كيا كہ «اليگا كيان ہے وہ"

انہوں نے عرض کیا کہ ''وہ شام سے کہیں تشریف لیگئی ہیں۔'' اس نے کہا ''دائی ساتھ مے یا نہیں ۔''

انہوں نے جواب دیا کہ ''وہ بازیدری میں سوئی ہیں _''

حلظل نے بارہ دری میں آکر ہر چند داید کو جمنجوڑا کہ مہ بیدار ہو ، سکر و، لہ اٹھی ؛ اس وقت تو اس نے ملازموں سے کہا۔ '' ارہے روشنی تو لاؤ ، کہیں دائی کو زھر دے کر تو نہیں سلا دیا ہے ۔''

لوگ شع جلاکر لائے۔ حنفل نے دیکھا کہ بالس تو دایہ لیتی ہے۔ لیکن ہے ہوش ہے -کیڑا پانی سے قرکزکے اس کے دماغ پر رکھا کہ جہینک آنی ، اور موشیار ہوئی۔

حنفلل نے نمصے سے کنیا ۔ ''خوب تو حفاظت جھوکری کی کرتی ہے ج^{وں}

دائی نے کہا ۔ '' ہی بیٹھو ، حواس ءیں آؤ ۔ کمپاری چھو کری ہی ایسی ہو '' تو کو آن کہا گرے۔ دل کی لگی بری ہوتی ہے۔ وہ مجھے شکھیا ہے کر جاتی تو عجب نہ توا ۔ میں ایسی نکمپائی ہے باز آئی ۔ تم ایٹی لڑک کی غیر لو ۔''

دیکھاانووہ دونوںکرتے تھےخواب کل ٹکٹے تھے آفناب و سپتاب بند اس کی وہ جشہ نرگسی تھی جھائی کیجھ کچھ کھلی ہوئی نھی س مستقل ہے۔ حنظل ... کمر میں ملکہ کے پتجہ دے کر اڑی ... سوگند پہلوئے سارہ ہے اللہ کر دوڑی ۔ حنظل نے جو اس کو آئے

درخاہ 'کبرہ بال این سر کے لانح کر اس کی جانب بیشکر 'کہ رو نوجی آئین ترکم اس امر افران کے حدید اور فورید بین بلار مثال اس کو بعد کہنے کر الآل حول جل ، اور سوگند لکتی جل ان میں مگر سول سے کہنی تاران کی کہ ''دیدار یا و شنا بہارت اداد'' ادھر میڈیکہ اندہ کو کیار کر سائل تھی کہ ''انہا جس براہ خدا مطافق فیسر ا این کی لؤت کی ہر میرے کی خبر سن کر کو حدید میں اندیان می افران اور میرے کی خبر سن کر کو حدید میں اندیان می افران اور میں سرخے کی ان حدود کران کہ دیا تکہیاں می افران اور میں سرخے جاتے ہی

دکها دو ذرا بهر رخ اینا همیں مری جان اند کو سونیا تمہیں چلے هم تو دنیا سے ناشادهائے ته کچه رنج اس کا ترے دل په آئے

سلکۂ دل گیر کو جب حنظل کرفتار کر کے لائی ، فلنے میں اس لئے له گی که اس آوارئی سے خورد و بزرگ آگا، ہوگا ۔ سنگنی ہوئی ہے ، لڑکی بدنتام ہو جائے تی ۔ غرض باغ میں لا کر پہنچایا اور سلکہ کو کئی مائیے زور زور اگائے۔ بفصہ پکاری

ایٹی کی طرف کیا نظارہ جھلاکے کہا کہ اے "خام یارہ!

هرمت میں لکایا داغ تو نے لٹوائی بہار یاغ تو نے نهجا نہیں غصہ تھاسنے سے چل دور ہو میرے سامنے ہے'' سوگند کو بھی مآرا، اور کہا ، ''سازادی ، تو نے میری

سوگند کو بھی مارا ، اور کہا ، ''سازادی ، تو نے میری لڑکی کو خراب کیا !''

سوگند آور ملکه اس ولت تو خاموش ہو وہیں۔ لیکن کچھ دیر کے بعد عظال نے ملکہ کو حجھانا شروع کیا کہ ''مجمر آج تو میں طرح دیتے ہوں ، در گزر کرتی ہوں۔ آب آگر تجھے کمیں جلے حتوں کی حالال ہی کر ڈالوں کی ، غیردار کبھی بھونے سے بھی ایسی حرکت نہ کرتا۔''

یه کلام ٹرحم کے سن کر سوگند کو چواب دینے کی جسازت ہوئی - اور روکر حنظل کے باؤل پر کری ، ہرش کیا کہ '' پہلے حضور دو بائیں میری سن این - بھر جو جاہیں وہ کریں ۔ ہم آپ کے ہیں میں میں ''

حنظل بولی که ۱۰ کیه ، کیا کہتی ہے ؟''

اس تے کہا ، '' ہونے وطی بات یا بینائی تفصر ہیں تکبی ہو
تو کوئی کہا '' ہونے والی بات یا بینائی تفصر ہیں تکبی کا
عمور انہ ہائیے میں آ کہا تما بانا یا اپنی اللہ یہ ہے کہ
عمور انہ ہائی میں آ کہا تما بانا یا اپنی ایس میں کو ان عام ہونا
عمر کو بعد معرا بین معیدی آ اپنیا ، اس نے مناب کو ایسا اور الکیا اس میں میں کچھ
عمر کو بعد منت شریک برا کہا ، اور کہا اس میں میں کچھ
تو کہ بات عمر تی کہ تک بان و کہ ہوا ہو ایک کہ
اور ہاکہ حکم ملل کو بیانیوں ۔ یہ کارم اس کا ایک کہ نے شہد قربانا ،
اور ہاکہ حکم ملل کو بیانیوں ۔ یہ کارم اس کا ایک کے شہد قربانا ،
اور ہاکہ حکم ملل کو بیانیوں ۔ یہ کارم اس کا ایک کے شہد قربانا ،
تر برای ، ظام حکم کے حرب میں دور
تر پلائی ، ظام حکم کے حرب اس دوا صحفہ کے سر میں دور
تر پلائی ، ظام حکم کے میں اس جائز کرام اور اس حکمہ کے سر میں دور
عمر کہا کہ بین اس جائز کرام آئی از ان کے ایک کے شہد بین دور
عمر کہا کہ بین اس جائز کرام آئی از ان کے انگر کر بین دور
عمر کہا کہ بین اس جائز کرام آئی کا درائے انے ان کو کھی دور میں

 منہ کو آتا تھا۔ ماللہ ماہئی ہے آپ کے وہ گوہر غلطاں قلزم محبت میں تؤتنی ، آمسرد بھر کر یہ پڑھتی تھی کہ

دم تری اللت پوشید کے بورے والے دل جو ، بیٹ کرنے والے الکری والے الکی وسٹ وسل آخری والے الکی وسٹ وسٹ وسٹ کے در کرنے مرکز میں کا اس کا میں کا ایک کی در کے در کے در کی در کے د

(۳) ادی نبعی دیکھی خاتی اور وہ کس

(سیارہ سے قاسم کی ہے فراری نہیں دیکھی بناتی ، اور وء کسی نه کسی ڈھب سے فرگسی چشم کو چرا لانے کے ارادے سے روانہ ھوتا ہے ۔ راستے میں ایک ساحر ملتا ہے)

سیارہ آپ بھی صورت ساحرکی بنا تھا ۔ اس سے بڑھ کر صاحب سلامت کی اور پوچھا کہ '' بھائی کہاں چلے '' '' اس خ کیا ۔ '' ملکہ حلفل کے پاس جاتا ہوں ، اس اثر کدنہ

اس نے کہا ۔ '' ماکہ مثلال کے پاس جانا ہوں ، اس الکے کمانہ وہ اپنی لڑی کی شادی کر تی ہے نہ چواب دبتی ہے۔ اور لڑکی کو بنا ہے کہ وہ سیرین کرتی ہورتی ہے ۔ میں نے اپنے لڑکے کو بھی منگنی کر کے پھیسایا ہے ۔ آج فیصلہ کر اوں کا ''

(ساحر الرتاعة ا قلمے كى طرف جاتا ہے اور سيارہ زمين إرجلتا هوا)

وہ ساحر کہ نام اس کا ظالم جادو ہے... جب نزدیک باغ پستجا بزور حر ایک طائر حر تو حنائل پاس بھیجا کہ میرے آئے ے اس کو مطلع کررے ۔ طائر کے بہاکر خبر دی ۔ متغلل سیدھی کی اندس کر گیروں کی لیے کہ اگر کے ان ایک انداز میں کی جہالی الکیا دہ متنبری اللی چکہ ہے ، میں مناز کا و اللہ نے ، اب ابات یہ ہو کہ کچھ جالی اس کی باخل آلی اور بر سم تنظیم برودن کا باخل آلی اور استان کے اس بات ہے میں باتی کرتی میں اس کو الدو ظفے کے کئی متاز میں جبر نہ بابا یا ، دراب رکاب کی صلح کی ، باخ میں معرفی کا عکرہ بات ہے ، جبہہ جہال ہداروات کے سب الے کا بارویا۔

اس نے کہا ۔ '' بیٹی تمہاری نوجوان کلی کلی ماری ،اوی بھرتی عے ، اور تم شادی نہیں کرتیں ۔ آج ہاں نہیں کا مجھے جواب دو ۔ '' حنفل یہ تفریر سنکر سمجھی کہ اس کو شاید سلکہ کی آوارگ

کی خبر حق کی ۔ بین ترق کو بیون کمه آچو کوئی اس خواب میں کو بالا کیائے وہ گوگی کی در حق کی ۔ بین ترق کو بیون کمه آچو کوئی اجائے بری وہگوگی کی دوخواب جائے ہو میکان کیا جائے اور سو سامیا میں جو کیستان کی خارج اور جائے دائے دوخواب کی خراب ہے ۔ کوئی دوخواب کی درائے ہے ۔ کوئی دوخواب کی درائے کی خراب کے ۔ کوئی دوخواب کی درائے کی خراب کی خراب کی درائے کی درائ

غرضکه ایسا کچھ اس کو آؤے ہاتھوں لیا ''له کچھ کستے بن نه پؤا - اتنا تو کہا که '' میں کپ کہنا ہوں که ملکه خراب ہے۔ لیکن شادی کپ کروگی ؟ ''

اس نے کہا '' کروں کی کیوں نہیں ؟ اس کا باپ شاہ افرا سیاب کے باس سے آئے تو تیاری کروں ۔ بیٹی سپری دو عاجو تو ہے نہیں سبھی ارسان نکالنا ہے ۔ کنوارچھل اتارنا ہے ، گھبراؤ نہیں ، سیں خط اس کے باپ کو لکھتی ہوں ، اور جلدی ساسان کرتی ہوں ۔ ''

(واستے میںساخرہ کو سیارہ بے ہوش کر دیتا ہے ،اور اسکسی صورت بنا کے باغ میں جا پہنچتا ہے) ۔

کنیزیں.....سیارہ کو دیکھ کر بولیں کہ '' اے زینت بزم جادو کہاں آئیں ؟ ''

میں للمنک اور سرادہ سی اوری ہمیں ۔ بھن ، نحوب ہوا جو تم آئیں ۔ هم بھیڈر رہے تھےکہ ایسا نہ ہوکمییں جائے تو هم ہر آفت آئے۔ اب تم جانو تمہارا کام جانے ۔ هم و هاں جائیں گئے بھی نہیں ۔''

یه کمهه کر سب کنارے هو ایں ، اور سیارہ اندر بارہ دری کے آیا اور آهسته ، درکی آل میں ٹھیرکر ۔ چاہا که سلوں ملکه کیا کہی ہے ۔ دیکھا کہ سوگند پلٹک کی پٹی کے نیچے لیٹی ہے ، اور سلکہ اس سے چبکے چپکے کہیہ رہمی ہےکہ ''کہوں سوگند ، اس وقت قام کیا کرتے ہوں کے ؟ ''

اس نے جواب دیا کہ '' آپ کی عبت کا دم بھرنے ہوں گئے '' ملکہ نے کہا ۔'' نہیں سلوم میرے پکڑ آنے کے بعد ان کے دل پر کیا گذری مول کہ حائے کوئی انہیں تسکین دینے والایسی لہ غوا کہ کہیں اسا تو نعم اپنی جان دے دیں ۔ انسوس کس کو ان تک بیجوں اور ان کی غیر وعالیت مشکواؤں ۔ '' یہ کہم کر زار اور ور نی ۔۔۔

سیارہ اس حال کو ملکہ کے دیکم کر کڑھا ، اور باؤں کی آھٹ دی۔ملکہ نے نکاہ اٹھاکردیکھا ، اور اس کو آلے جان کر جہنھور ہی ۔ اور سوکٹ نے بھی ادھر نظر کی ۔ اس سے اشارے سے کہا کہ میرے باس اؤ ۔ ۔ وگلند گھیرائی کہ دیکھالے کہ یہ کیا کسے گی ، سکر بناوادی اٹھ آئی۔

سیارہ اس کو بارہ دری کے ایک کونے میں ہانھیکڑ تر لایا ۔ پہلے تو محسخر کرراہ سے اس کو یو کھلایا کہ '' کیوں ری ، تو نے خوب ملکہ کو بدراہ کیا ۔ یاروں کی بغل میں نے جاکر سلایا ۔ ''

حوگلد به بات سزکر ڈرگئی ، اور لگل کانینے اور قسمیر کھائیں که '' میں نہیں جائی ۔ کیسے بار ؟ تم کیا کہتی ہو ؟ '' اند نک از الربی جائے ۔

اس نے کہا ۔ "امیسب جانتی هول - پہلی رات کو تینة سعر دے کر ساحروں کو قتل کرایا ، دوسری رات کو ساتھ سول ۔ "

سوگند یہ باتیں سن کر بہت خاتف ولرزاں ہوئی۔ سیارہ کے کہا ۔ '' اگر تو میرے گئے سے لگ جائے تو میں تجھے فاسہ بس بے چلوں ۔ ''

سوگلد اس کے گلےسے عورت جان کر لیٹی ۔اس نے خوب لیٹایا . بیارکیا ۔ سوگند نے کہا ۔ ''فیاؤ اکبوں کر ہمس نے چلو کی '' اس وقت اس نے کہا ۔ ''سیں سیارہ ہوں ۔ '' سوگند جھجک کرتیوریاں چڑھا کر ، برا بھلا کہتی آغوش سے علمان کے کا میں اس کا کہا کہ ان کا نام

تؤپ کر نکلی ، اور جاکر ملکہ پاس چپکی بیٹھ رہی ۔ شہزادی نے پوچھاکہ'' کیا تھا ؟ کہاں گئی تھی ؟ ''

اس نے کیا ۔ '' میری بلا جانے اسوئے آسیب کی خاصیت رکھتے ہیں ۔ جہاں دیکھو وہاں موجود ۔ ''

سیزادی نے کہا ۔ '' اوی کون ہے ؟ کیا یکی ہے ؟ '' سوکنہ یولی ۔ ''دھی موا تالنیا عبار بےتاسمکا، اور کون ہے ۔'' (سیار، ملکہ کو بے ہوئی کر کے کندمے پر لاد لیتا ہے ، سوکنہ جادو سے کنیزوں کوسلا دیتی ہے ۔ اس طرح یہ تینوں تاسم

سوگند جادو سے گنیزوں کوسلا دائی ہے۔ اس طرح یہ تینوں قاسم سے بھر آسلنے ہیں ، اور وہی رنگ رلیان شروع ہو جاتی ہیں) (دوسری طرف کنیزیں جاکر حلفل کو ملکہ کے تمالب ہونے ک

غير ديني هين -) حنظل سفاه کا جان اس غماک در کا ما هنگار درنگا

حنظل سعدھی کے سامنے اس خبرکو سن کر چپ ہوگئی ، رنگ چہرے کا زرد ہوگیا - کاٹو تو خون نہیں ، ہزاورں گھڑے پانی پڑ گیا ۔ سکر کرتی کیا ، سر جھکا کر رونے لگی ۔

ظالم نے کہا ۔ ''انہیںدنوں کو میں جھپنکتا تھا ،'کیوں ؟ دیکھا! غیراب ممہیں کیا کمہوں ، اس کیسوورید کو سڑا دینے جاتا ھوں ۔ '' (ظالم اؤٹا ھوا جاتا ہے ، اور ناسم کی عفل ہے ترکسی جادو کو

الها لاتا هـ) ظالم نے اس اسیر سلاسل الفت ملکة پر حسرت كو قامر میں

ظالم کے اس امیر سلامیل الفت ملکہ پر حسرت کو قلمے میں پہنچایا ۔ حنظل شرمنہ ، نداست زدہ ، برچقدہ پرکھڑی چشم براہ انتظار تھی ۔ جب ظالم آیا ، اسے اور کچھ بن تہ پڑا ، دوؤ کر سیدھی پاؤں پرکری اور کہا۔ ''بھائیا تم نے میری آبرو رکھ ٹی ۔ اب اپنے داس میں مجھے جھپالو - کہاری امانت ہے ، اسی وات اس نامرا اد کا کارہ گھونے
در - سامری کی قسم ، میں آل انہ گروں کی - مجھے آد نہ آئیں " نہ
کہ 'کر ملکہ کو دو تین تھیؤ طر کر ، ایک آئی جسل طالب کنا کا رہ کہا کر ملکہ کو دو تین تھیؤ طر کر ، ایک آئی آئیں۔ طالب کیا کہ اوال میں بینائی ، اور بھمہ و عالم خطاب کیا کہ " اے مردار ، جو بولیات گون کہ نہ دو اور بیرا کیا گیر آئی ۔ کیا تھی ہر رکھے کر بولیات کائی ، اور بیل کرون کو بائیں ۔ "

ب کید کمید کر حکم کیا کہ ابوان شاھی میں جوپائیں باغ ہے وہاں نے جاکر اس کی قید کرو ۔ ملازم ملکہ کو ے گئے ، اور کئی جادو کر نیان واسلے نکہبائی کے مترز ہوئیں۔ رات کو حظل کے آگر جو بیٹی کا طال دیکھا ، عیت مادری

رات کو حنفل نے آکر جو بیٹی کا حال دیکھا ، محبت بادری سے کلیجہ منہ کو آیا ۔

سمجهانے لگی که "امرتی ہے کیوں ترک خورو خواب کرتی ہے کیوں اس چاند کو کیا گہن لگا ہے ثابت کچھ اثر ستارے کا ہے کل ھو کے تو خار ہوگئی ہے صورت تری زار ہو گئی ہے مله دیکھ تو آئینه منگا کر رحم اپنی جوانی پر ذرا کر ناجلس کو چاہتا ہے کوئی ؟ ہے ہے تری عقل کس نے کھوئی ؟ محبوس کیا ہے تجھ کو ہر چند توبه کا در کیا نہیں بند بھونے سے بھی کر نہ یاد قاسم پهر گهروهي، تو وهي ، وهيعم سمجهانے سے تھا ھس سروکار اب مان نه مان تو هے مختار تو دام بلا سي هے كه هم هي ؟ تو قيد جفا ميں ہے کہ عبم ھيں ؟ غم راه نهیں که ساتھ دیجئے دكه بوجه نهيں كه بانك ليجثر " جهاجهلائی وه خسته دل که'' بس_اس نم ایک کہوگی گر تو سی دس رنجور جو هوں تو میں، تمہیں کیا؟ مجبور جو عول تو میں ، تمہیں کیا؟ بہتر ہے وہی جو کجھ بدی ہے ماثا مری حالت اب ردی ہے بلبل اسی رشک گل کی هوں سیں تم کیا هو،هزار میں کہوں میں " سوچی وه که به نهیں سمجھتی في بلكه برنگ زاف الجهتي

کجھ روگ جو دربے خلش ھو درماں کے لئے دوا دوش ھو بیماری عشق لادوا ہے اس باغ کی اور ھی ھوا ہے

حنظل ناچار برج قلعه پر چلی گئی۔

(ظالم ملکہ کو اٹھا نے گیا تو قاسم بے ہوش ہو کر کر پڑا) سازہ نے گلاب کیوڑہ چھڑک کر ہوشیار کیا۔ جب آلکھ کھلی تو و ہی بلبلانا ، شور کیانا ، اور تعرقوآہ مارنا ، بار بار اضطرابی دل

ہے یہ لب پہ لانا کہ ''غم اب تو سلا بجائے آزام حمیں آک لحظہ نہیںہے حائے آزام حمیں آلے نہیںخواجسیں بھی وہ لوگنظر دیکھے ہےجہوں کے آئے آزام حمیں''

سياس قبوطين بين وه دو تعاشر ديدي جينون تم آن (دومين) سياس نيسيوان که کار کي هم دي مرادي کي دو زير زدى ہے بيدا هم اے در چې طرح مرد اوبر ہے سياس آغاز بي دو اوبر زدى ہے بيدا هم اے در بيني شہوائد ہے کيا بيکه ان کے باب ہے گيا خ ہے ، اس وقت ہے بيني شہوائد ہے کا بيکه ان کے باب ہے گيا خ ہے ، اس وقت ہے بيني محمد کارور موار کے دائر اس کا چرا محمد کي شاہد پر ان کی اس کو شعب آغاز تھے ہي دي ان ان ايس محمد ہے ايس محمد ہے اوبری اپني دو ہے بيني دو اندور کي محمد ہے گيا بيا تھا ہے ہے ہي ہوائی مود ہے ہے جوالی دور ان ان ہے اس ہے بيوائی مود ہے ہے ہے ۔ اپني ان کیا ہے کہ کر ، م دائر چاد و ان ان ہے اس ہے بيوائی مود ہے اس ہے ۔ اپني ان کے اپني در بيا ہے چاد و ان بار چل آن ہے ۔ اس ہے موالی دور سے مود ہے کہ کی د بيا نال

. کچھ عشق بازی دل لگ نہیں ہے کہ

عشق بازی نام سربازی کا ہے ''

ناسم کو اس کی باتوں سے غضب طاری ہوا ، اور نرمایا ۔ '' انشاء انہ ! نرگس کوہ میں گئیسکر ایسی تلواریں ماروں کا کہ یہ ساحران غدار باد ہمی تو کریں گے ۔ دریائے خون بہادوں کا ۔ گھوڑا

میرا جلد حاضر کر "

سیارہ طعنے دینے کو تو آلدھی تھا ، اب بریادی کا جو شہز ادے کی خیال آیا ، عرض رساهوا که " آپ ٹھیریئے ۔ میں جاتا ہوں ۔ " قاسم نے کہا ، " اب ٹھیرنا کجاکہ

> عاشق سے بھی ہوتا ہے کمپیں صبر وتحمل وہ کام تو کہنا ہے جو آنا نہیں محد کہ "

(قاسم حنظل کے قامر پر قوج کشی کرتا ہے۔ ظالم حادو اور ملکه کی دایه حسامه جادو مارے جائے ہیں ۔ حنظل اپنی فوج کو قلعے کے الدر بلا لیتی ہے)

قاسم نے جب میدان صاف دیکھا ، قرمایا ۔ "آج تو دن تمام ھو چکا ہے ، کل قلعر پر حمله کروں گا۔ " به فرما کو اس حگه خيمه استادہ کرا کر ، قلعے کو محمور کر کے اترا۔ مگر دل سے خیال کیا ، سب کشت وخون وغیره هؤا لبکن دلدار کا کمیں پتہ نہ ملا۔ یہ سوچ کر بے قراریاں کرنے لگا......اسی ہے تابی میں سیارہ کو بلا کر ارشاد کیا که " اب کام همارا تمام ہے ۔ "

اس نے عرض کیا ۔ " عشق کا یہی اتجام ہے ۔ مرجایئر کا تونام عشق میں کو جائے گا۔ "

قاسم نے کہا ۔ '' یار بھی هم سے جدا ہے ، اور اجل بھی هم سے خفا ہے ۔ اب شب فراق ڈرانے کو آئی ہے، چشم سیارگاں سے آنکھیں

د کھاتی ہے۔ " سیارہ نے حال ابتر شہزادے کا دیکھ کر رحم کھایا ، اور جتنا دن باق تها بیثها سمجهایا کیا .

(رات کو سیارہ ایک محل دار کو بے ہوش کر کے اور اس کی سی شکل بنا کے تلمے کے الدر جا پہنچتاہے)

راء میں سوچا کہ منظل برج قلمہ پر آج کل رہتی ہے ، وہیں ملکه بھی ہوگی ۔ یہ موج کر اسی جانب چلا ۔ جب قربب برج کے چنجا ، ایک کہاری ادھر ہے آتی تھی ۔ اس نے سلام کر کے کہا ۔ ''بی علم دار ا کہاں تھیں؟ حضور کئی بار باد کر چکیں ۔''

سیارہ نے جواب دیا کہ ''بی ! کیا کہوں ؟ خوب ہوا جو میں بیاں نه تھی ، نہیں کٹنانے میں پکڑی جاتی۔ بھلا سناؤ تو ، کیا تاجرا گذرا ؟ کچھ حال تو کہو ۔''

کہاری نے کیا ۔ ''ہیں زبان نہ کھلواؤ ۔ وہی مثل ہے ، کیا اور کر نہ بٹان ، میں ہوتی توکر ذکھاتی ۔ اند پر اکیا تم نہی ہو ؟ ٹککر لئے بازہ کی کورے بڑا ہے ، اور بھر تم نمی ہے پوچھتی ہو کہ کہا ہوا۔''

سیارہ نے کہا ۔ '' سیرے سرکی قسم ہم کو ہے ہے کرے جو نہ بتائے۔ سپر کمبو کیا معاملہ ہے ۔''

کمباری نے کہا - "بناخا قد ، پی بی ، میں کاتوں پر ماتھ د مرتی ہوں - جبرگا پاپ اس کا پاپ - میں نہیں جائٹی کہ ملک ہے کی ایا - جان مان ، اتا تو سنا کہ کمبین دمکرتے ہائں پکڑی گیں - لو ، پی پی ، یہ شہرادیاں میں جن کو عل کیا ، کوئی کوئا آئٹی فلم سیاح بنا تا یا چیز جیانت میں !!"

محل دار نے کہا ۔ ''بجی ہے نادان ، و، کیا جانے اور و، مردوا بھی ایسا کچھ داریتہ نہ ہوگا ، کسیکا نبھا لاڈلا ہوگا۔ پھر سیدان نہ ہوتا تو کیا ہوتا ؟''

کہاری ٹرق کر بول کہ ''ہی، بیٹھو ا ایسی نفهی ھیں که روق کو لوقی ، ہائی کو سم کہتی ھیں ، سنہ سے دودھ کی بر آئی ہے ! نو جائے ، دس کھلائے۔ شادی ھو جائی تو جار بھوں کی مان ھوتیں ۔ اتنا جاتی نہیں کہ آنسائل بوں کرتے ھیں! یہ بدائی تھیں کہ بچھ بیدان میں جو ھم سے کر بیٹھتر میں ، اس کا الهام کیا هوگا ! آدمی اینا آگم الدیشه تو سوچ لیتا ہے۔ اب ایمها هؤاکه دو بار پکڑ آئیں ؟ اکبلے گھر میں تھکاری پہنے پڑی رہتی ہیں۔''

سیارہ نے کہا ''حنظل نے اپنے پاس قید کیا ہوگا ؟''

کمباری نے جواب دیا۔ '' نہیں ، ابوان شاہی میں جو پائیں باغ بنا ہے ۔ وہاں نید ہیں۔ حنظل آپ ان کا پیرہ دینیں یا لڑائی کا بندو بست کرتیں۔ شابش کمہو عورت ذات کو جو سب طرف کی تاک رکھنی ہے ۔''

سیارہ نے کہا۔ ''خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔ میں حضور پاس تو ہو آؤں ۔''

یہ کمیہ کر آگے چلا ... اندر قصر کے گیا۔ ہر سبت دروازے لگے تھے، بیج ایوان میں تحت شاہی پچھا تھا، کرسیاں دائل ابرنے سے سجے تھے۔ ایک طرف زنانی ڈیوڑھی پر پردہ زنیوری بڑا تھا۔ ہزارہا حاجب کھڑا تھا۔ لیکن یہ پردہ اٹھا کر اندر چلا۔ دربان نے بوچھا۔ ''کہاں جاؤگی ہ''

اس نے بھر کر کہا۔ "مونڈی کائے اپنے بیگانے کو نہیں پیچائے۔ محلدار ا میں مدت کی آئے جانے والی ، آج بجیے بھولگیا!" سیاھی بولا کہ "اعملدار ، آج تو تم هوا کے گھوڑے بر سیاد ہوں!"

ہر سوار ہو ۔'' ایک شخص ہولا ۔ ''آج جوین بھی زیادہ ہے !''

علوار نے کہا ۔ ''لشاحین آئی ہیں ، مونے زبان کا مزا انکانے ہیں ا''به کمه کرالدر بورمے کے جاکر حاتھ انکاکر انگولیا دکتھایاکہ ''التلمذیو تم اومان میں رہو کے اور میں ھنے نہ چڑھوں کی'' غرضکہ آئے بڑھا۔ الدر عمل کے ایک آدھ نے بوجھا کہ

انبي علدار ، كيا هے ؟"

کہا۔ "اموئے سیاھی ایسا ھنسائے میں کہ پیٹ میں بل اڑ جاتے میں ۔ زیرناف درد مونے لگا۔"

اؤ جائے ہیں - زیرناف درد مونے لگا ۔'' خلاصۂ تکلام ، آگے جل کر قاائلیوں ، ترکنوں ، حبشنوں کے عملے کو طے کر کے باورجی خانے سے گذر کر دو دو منہ ہمر ایک

عظے کو طمر کر کے باوروہی شائے سے گذر کر دو دو منہ ہر ایک سے ملسق، باتیں بنائی بالزبراغ میرائل۔ ...سیار، ہر ست دیکھنا، محتوبیوں میں کنیزوں ، الیسوں ، جلیسوں کی باتیں سننا جانا، تھا۔ کوئی کمئی تھی رہ دیکھنے اس عشق کا البام کیا ہوتا ہے ؟''

دوسری جواب دہ تھی کہ ''دو میں ایک کی جان جائے گی ، سر کئے گا ، اور کیا ہوگا !''

کوئی انگشت بدلدان تھی ، ہاہا کرتی تھی۔ کوئی تاک بھول چڑھائے کیتی تھی کہ ''انٹے سے بت پر اس چھوکری نے یہ آئٹ ڈھائی کہ مردوا ساتھ لگا لائی ۔ امان باوا کی ناک کٹوائی۔ یہ معرکہ ڈال دیا ''

اسی طرح کوئی پاندان کوونے پان کھاتی تھی، کوئی مسی لگاتی ٹھی،کوئیکیائی کہتی تھی کہ ''الک تھا بادشاہ ۔ ہارا نمہارا خدا بادشاہ ۔ کمبائی ایسی جھوٹی نہیں ، بات ایسی میٹھی نہیں ۔''

لحمد الدشاء - کمیانی ایسی جمهوئی نهرس ، تات ایسی میشهی نهرس ـ '' یعمی کیفیت سیاره دیکمهنا سنتا باره دری تک پهنجا ، یهاں تشکنوں کا پیره کمٹرا تھا ۔ ایک تشکن پکاری ، ''هوکس ویشر ؟''

سیارہ نے کہا ۔ ''علادار ۔'' سیارہ نے کہا ۔ ''علادار ۔''

سیارہ کے نہا ۔ ''عمل دار ۔'' تلنگن بولی کہ ''اندر نہ جانا ۔''

علدار نے کہا۔ ''انہ جاؤں کی۔ مجھے کیا بڑی ہے ؟ چو چھا کرے گاویسا ایا کے گا۔ چرے والیوں کا تو راج ہے ، انیا اوالیا کو چھاچیاتی نجی۔ جاسب ا سال کی اسانہ اس نے تو شخصولا کو بھیجا، کجھروان بھیجی۔ مہم ہر وقت کے باس وضح والے نے کر کے میں۔ بہ کہتی ہیں۔ الدو لہ جانا ، بین سو کہوں چشید تھے، مجھے آج تک کسی نے روکا نہیں۔ میں جوئی د نوک پر ایسی نوکری مارق هود - کیا چین ناک کالیوں نے کتی منافہ دیر کا بے چو جانے کی مناهی کرتی هیں ؟ اگا اتنے پورے میں جو آگی ہے ، جاتی ہیں اب ماں بیٹی میں ملاپ نه هوک - ومی مثل ہے - ماں بیٹیوں میں لڑائی هوئی ، لوگوں نے نه هر بڑی ہے"

یہ کمیہ کر بھر سیارہ چلا۔ دوسری بیرے والی نے جو پیرے برتھی اس سے کہا - ''اوی ، جانے دیے ، سچ ہے ، یہ لوگ ناک کا بال ہیں ۔ دو دن میں ایک ہو جائیں گئے ، اور اس وائٹ میں معلوم یہ کیا گیا جا کر لگائے گی ۔ ہم تم پیرے کے لئے ہیں ، کبھی اسٹے جانا تصبیب نہیں ہوں ، پھر جاری کون سے کا ؟'ا

یه کلام تلنگنی نے سن کر علدار کو پکڑا که ''بی علدار ، غفانه هو ۔ باؤ ، جاؤ ، هم بھی تو حکم کے تابع دیں ، اگر نه روکتے ، ابھی تم بھی الزام دینیں که تم کیسا پیرے پر کوڈی تھیں که بین چلی گئی اور کسی نے نه روکا۔''

محل دار نے کیا۔ "ابی بی ، سچ کمرٹی دو ، مگر اجنبی کو روکٹے ہیں۔"

یه کمپنا ہؤا سیارہ اندر بارہ دری کے گیا ... ایک طرت پلکٹری بر ملکہ زئیس بینے بڑی کرامتی ہے ، اور چار المد، معزز کمھولی بچھائے پیرہ دینے ملکہ کا بیٹھی ہیں ... سیارہ جب آئے بڑھا جادو کرتیوں نے بوجھا ، "ابی عردار ، کمپان آئیں با"،

 (چادوکرلیوں کو بے ہوش کر کے سیارہ ملکہ کو اٹھا ہے جاتا ہے۔ اٹنے میں حنظل آ کے ایے گرفتار کر لیتی ہے۔ بیرمال وہ پھر میرون کاکا ہے ۔ انسم تلنے پر حملہ کرتا ہے اور ملکہ کے شکرتی طولان کو مار ڈاٹا ہے) شکرتی طولان کو مار ڈاٹا ہے)

حنظل . . . ووتی ہوئی ۔ ''ہائے میرے مرادوں والے دولها ، افسوس ! تو نا شاد دنیا سے گیا'' کہتی ہوئی لائں پر آئی ، خوب روئی اور بیٹی . ۔ جلائی کہ

''ہو گل نہ کھلنے بائے تیے بیول ان کے ہمرکتے سند ہے دولیا انہیے ہی تکتے ہیں سو کئے ہائے آئی اوران، ہمیرت نوانا کابھر کا 2 اے ہیرے میٹ والے الب میری بیٹی کا واج اور سیاک کون کرنے گا! ہائےوہ جس کی زائیا ہموکنی، مائے اس کی مائے اس کی مائے اس کے کسی سیٹی ندر ان بھر کے جاکے باؤں دیہلائے سورے ہر۔

آج عروس مرگ سے ہم کفار ہوئے، آغوش لعد میں جا کر لیئے۔'' (اب آفت جادو قام کے مقابلے پر آئی ہے ، اور اسے پکڑ نے جاتی ہے ۔ سیارہ بھی بیچھے پیچھے باغ میں چنھتا ہے)

فیالفور صورت ابنی ماان کی ایسی بنائی ـ پاؤں میں کڑے ، انوٹ ، چھوے پہنے ، چنری سرخ اوڑھی ، لمبنکے ہر سوائی لکائی ، وَاللّٰهُ عَالَمَهُ بِعَرْمَ اَلِّيْ کَا اِللّٰهِ عَلَيْمُ اِللّٰهِ عَلَيْهِ اِللّٰهِ عَلَيْمُ اَلَّهُ اِللّٰهِ وَاللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْمُ کِلَا اِللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰمِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ

جب آگے بڑھی ، باغیانوں نے پوچھا کہ '' تم کون ھو ؟ '' اس نے کہا کہ ''سرکاری کا بال - جنتے حظل کے ملازم ہیں سب کے باس ہمیشہ سے آئی جائی ہوں - آج بیان،الک آئے ہیں ، میرا بھی جم جاما کہ اس باع کو دیکھ آئے وہ ''

باغبان بوے که " تم اکیلے میں آیا کرو ۔ اس وقت تو جاؤ ،

مگر یاروں کو ته بھولنا ۔ هم تو تمہاری ادا کے دوانے ہیں ۔ '' ایک نے کہا ۔ '' ڈرا منہ پھیر کر ہنس تو دو ۔ ''

دوسرا بولا که ۱۰ هنسی اور پهنسی - ۱۰

عرض بہتو سب اواڑے کسنے لاکے ، مگر بالخبائوں کے وودھری کا لؤکا توبالن کے سروفاست کو دیکھ کر قبری کی طرح شوق عیت درگلو عوا ، اور سیب ڈنن پر بہان میرین کھوٹے لگا۔ اٹھ کر ساتھ چلا ، اور کمینا جاتا تھا کہ '' اے جان جہاں ، مجھے اپنے کل رخسار کا بلیل

دکھا دیں ہم دل پر داخ ، دل اے یار دیکھو گے ؟ عجب می سیر سوجھے گی جو یہ گزار دیکھو گے اگی ہے آک سینے میں جگر جل جائزگ غم ہے چین گے اٹک آلکھوں ہے راخ خوابار دیکھو گے !' یہ کہہ کر نزدیک جاکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ''امیری جان می

جاتی ہے ۔ ذرا میرے ساتھ آؤ ۔ " مالن نے سکرا کر کہا کہ " اپنی بھینا کو بلاؤ ! آگ لگاؤں

مالن نے سکرا کر کہا کہ '' اپنی بھیتا کو بلاؤ ! آک لگاؤں تیری باتوں کو کیا جلد مزے میں آگیا ۔ ''

باغیان ایسا بے تاب تھا کہ اس کی باتوں کو غیزۂ و ناز جان کر آغوض میں اٹھا کر جس کوٹیؤٹی میں کہ آب رہنا تھا لایا۔ یہاں ایک کوٹے میں اسرود رکھے تھے ، ایک میں شریفوںکی بال بڑی تھی ، کمچین بچر کرکتے تھے ، میٹھے کدو ڈھے۔ کمچین بچر کرکتے تھے ، میٹھے کدو ڈھے!۔

(سیارہ اور قلسم ملکر آفت جادوکو مار ڈالٹے ہیں۔ اب ملکہ کا باپ زالر جادو مقابلے پر آنا ہے۔ وہ جادو کے زور سے قاسم اور سیارہ کو پکڑنے جانا ہے ، اور زمین پر جادو کےدو پٹنے اندونوں کے حمیشکا ڈال دبنائے ۔ مسلمانوں کیلوج سمجھٹی ہے کہ یہ دولوں کامآئے) امیر آکر جنازے کے همراه هوئے، اور آندوق سے رونے لگے۔ مگر جو مداد اور قبلے آموں نے شور و اولیا لگ کو پہنچایا ، جس قدر انگر کے دکان دار ، اهل جرفہ تھے وہ سب روئے تھی اور علم شام باپ کو قائم کے شش یہ عش آئے تھے - ابرج نوجوان فرزند قلم لائن باپر نے لیانا تھا، اور کہنا تھا ، "الے والد آ بھے نستہ چکر کے سر پر کون دست شلف رکھے گا ؟"

ایک بولی که ۱۷ هائے اے بیٹا اپنی آواز بھر بنا دے ذرا " آک کیلوی آمسرد بھرتی نھی روتی تھی اور وین کرتی تھی نغل تناداب نوجوانی هائے اختر برج کامرانی هائے کو بڑا غاک پر نلم ہم کر چل بسا راہئی عدم ہم کر

(جلد اول)



بکٹ کہانی

· · · · · · ·

ر بچو

خواجہ (عدرو) سوار ہوئے ۔ طبل و نقارے بھے ۔ صدانے طرفوا پیدا ہوئی ، باط سے سواری آئے باڑھی ۔ جاد جاری جنو سی حلی ۔ لقارھی زری بوش نقاروں کو تبایات، اس کے پیچے شترسوار ساسانیا آئے کہ بید خاص پر دار کوئی بالدھ رہ ، بلٹین اور رسال بائے جنگ بجاہے جدے بعد ان کے طفلان قدر بیکر لوئے لحافوں کے اور سنتسانے



عود و عنبر لئے ، عود برمکی کا پکٹا ڈالتے ، دشت کو رشک دشت تناز بناتے گزرے ۔ پھر تخت عدرو کا برآمد ہوا ۔ چار سو پریزادیں طلمہ ک جنورہال ہماکا لئے ، مگس رائی کرتی ہوئی ، اور کئی ہزار خواص انجل باو کے دویئے اوڑھ حسن میں یکانہ دھر ، جواہر کار زبوریہنے، جنگيردان و عطردان و آگالدان وغيره عهدے هاتهون ين ائے ،كهار قدم با قدم تخت اثهائے اس طوح سے که تکان نه هو وواں هوئے نبيب آگر آگر صداها نے ادب و تفاوت لگاتے تھے۔''بڑھے عمر و دولت سران بادر! " كيه كر للكارخ تهر .

(جلد دوم)

آثهون كالثهر كوست

افراسیاب نے حیرت سے ہو جہا کہ "تممارےملک میں بائیج کثنیاں رهتي تهيي ، انهي طلب كرو."

حبرت نے بعوجب ارشاد چوہدا، روانہ کیا ۔ اس نے کثنیوں کو اطلاع دی - باندوں حسب الطلب لیاس ، کاری زاب بدن ار کے غدمت شمينتاه مين حاضر هو ئين . يه پانجون فريب اور دغا بازى مين شيطان کو درس دیی تهیں * اور ایر نگ ساڑی وعربدہ برداری وناش بازی

میں وہہ و خیال دو سبق ہڑھائی تھیں.....انہوں نے جب شاہ کو سلیم کی ، اس نے روجھا کہ '' تیم کیا کر سکتے عو ؛ '' تسنوں نے جو ۔اہ کو ایئی جائیں مخاطب بایارہ اوپر نہول

جسارت تاکه . نزراً قرب تخت آلبن «اور بلا گردان هولین» که " مدري وارى الور نتا ، هوجا اين ، اوار صدفع جا اين ، همارے كام كو أب نا ما حيے عين الا هم ئے انتيانکاروں کهر عارت کر ديئے تا لا تھوی دو بهلا شر ، پهسلا كر يمج دالا ، هزارون نسبتي اور ياه كرا كايترا

اور صدما طلاوی دلادی _ آپس میں دونیمائے میت کے جان دشتی کرادی ، اور بہت ہو بیتان مین کا سامان کک کسی کے لد میڈیما تھا ان کو نواز بار کر اخر اور افراد کی طرح اس میٹون کے بھر میٹی میٹر کا کر مورون کو کتابا ۔ جہاں ہوا تھ جا سکتی تھی و ہاں کا حال بتایا ، اب دنیا بین توقیق میں اور فیاد میٹون کے بعد اس میٹون کے حال بتایا ، اب دنیا بین توقیق کے بعد ان کے ان اس میٹون کے بعد خوات کا اند ہو میٹر کے دیا ہے کہ میٹون کو بین دو بستوجے میں دوستوجے میں اور دخشن کرے جو بہ حالے کا کمانشر نے میٹون نواز میں امان انواز دخشن کے میٹون کے میٹون کے جو الائوں ، اور اگر فرمائے انواز کی اس کی اس کا میٹون کی دولیا ہے میٹون کو میٹون کی دولیا کی میٹون کی دولیا ہے میٹون کو میٹون کی دولیا کی میٹون کو میٹون کی دولیا کی موان کے اس کے بائین مائو کا کر فرمائے کری آسان بھاڑ کر نوائی لگا تھا میٹون کو اس میٹون کی دولیا کہ کرمائے کے میٹون کو کرمائے میٹر انظام میٹر کی اس کو حل میٹائی نے ان کا کرمائے کے

شہنشاہ نے یہ تقریر سن کر استفسار فرمایا کہ '' تم میں زیادہ استاد کون ہے ؟ ''

انہوں نے اپنے میں ایک عورت کو پتایا کہ وہ سب سے زیادہ ضیف اور نام اس کا عوشار کائی ہے۔ اس کو سب نے کہا کہ بہ هماری بڑی ملکہ : شیفان کی خالہ ہے ، اور آگٹر هم کو قریب اس نے شکھایا ہے

شهنشاه ساحران نے صفت ہوشیار کی سن کر ارشاد فرمایا که " مخدور سرخ چشم یہاں سے بھاگ کر لشکر مدرخ میں گئی ہے۔ پہا چاہتا ہوں که اس کو گرفتار کرادے ، اوروہاں سے نکال لائے....."

هوشیار نے مراعات شہنشاهی اپنی نسبت دیکھ کر درجک مگاری ، دهن سے شبیدہ سطینظام کیا گئا " تریانجاؤی ، یہ کون می بازی بات ہے جس کے اللے سرکا اس تقر باللہ تاکید میں فرمائے هیں۔ ایسے کام تو جبری جھوکریاں کر لیتی میں.....شھور اور عمرو وغیرہ کو باللہ کر اگر مضور میں لہ لاؤں تو نام اپنا معرو وغیرہ کو باللہ کر اگر مضور میں لہ لاؤں تو نام اپنا ()

وہ محالہ فتبرنی بن کر لشکر یہ رخ میں آئی۔ عبر طرف خیسہ و بازگتہ کے در بر مائکٹر لگی۔ ایک دن سرائیج بازگتہ کے اٹھے تھے ، اور مہ رخ سیر دشکتر کر رہم تھی، دربار معمور تیا کہ اس معمورہ نے وورو آگر دعا دی اور سوال کیا۔ معرح نے اس کو بازگھ میں بلایا ، اور پوچھا کہ '' پڑھیا ، تو کون نے ہا''

اس نے کہا '' واری ، میں سب عزیزوں کو کہا گئی۔ اب تتبا عائیت کے بوریہ اٹھانے کو رہ گئی ھوں۔ ایک جگہ ترکزی کئی ، آب جائلر اپنے مزاح میں وہی خو یو ، کسی کی بات سہنے کی عادت نہیں۔ آپوں نے بھی چواز دیا۔ آخر بھیک مائٹر کل پہایہ اب چت آرام سے ہوں۔ دن بھر بھیک مائٹر تا ، اور شام کو پہایہ اب چت آرام سے ہوں۔ دن بھر بھیک مائٹر ، اور شام کو

مه رخ نے ارشاد فرمایا که '' تو میرے یہاں بقیه عمر اپنی بسر کر - سرکار سےکھانا دونوں وقت ملے گا ،کپڑے دیئے جائیں گے..... اور کچھ کام تمھ سے نہ لیا جائیگا ۔ ''

کٹی نے یہ عنابت دیکہ کر زبان کو مفت وٹنا میں کھولا ، اور اواء مئزی ، دوج دمن سے گر ہو۔ حض کو میران بیان میں تولا کمہ'' میں بھی بھی ایسک کر کے آئی ہوں ۔ حث العمر سابۂ عائمت ، بیرا باؤ داف دولت مصفور میں دھون ، اورتان میں میں اس میں میں میں میں اس میں میں میں اس میں میں میں میں میں اس میں میں اس میں میں کے جاتم اس میں میں کے ماتم کے ما

رحورو عبرو عمرو کے ماتھ بے ماری جاتی ہے) (جلد اول)

⇔
⇔
⇔
⇔

جادو برحق کر نے والا کافر

آج کی رات هر سعت اک شور محشر بیا تھا۔ کمیں ڈسرو بیتا تھا ،کسی جا آسٹی بچھی تھی، سنکھ بھنکتا تھا۔ کوئی چپایٹھا دھیان کرتا تھا ، کوئی مصروف اشنان میں۔ کسی نے پکار کر بیر بلائے تھے ۔کوئی مالا جیتا تھا ، اوئی جیکا بیٹھا تھا ۔ کہیں بھیروں اور نارسنکہ کی اگیار تھی ، کنہیں کاواحیدا ایر کی پکار تھی ، کسی نے بوہنیکی بڑھنت آئڑھی ، کسی نے لونا چماری کی بھنیٹ دی ، کسی نے بكرا جلال كيانوكيهي سؤو چؤهايا گيا -كوئى منثر جگاتا تها ، اوركوئى جنتر بناغا نها - كاجر يادر اور بهجنگے برنجے بڑے نہے ، كبيں الذے لے تھے کل هوم كا د عوال سيبر دوار تك پيچيده هو كر كھانا تھا -لونکہ کا بخور عو رہا تھا ، شرابکی ہوتل عر نہیں لندھی تھی ، زمین هر جکه اپی بنی تنهی ۽ لسي جا گوگل سلک رها تھا ۔ جو چوکی سيوا الربية تهي البهول نے لو بان جلايا تھا ، يون تانے وقت سفائے آتے تھے ، رُفلًا بِشْ ہے جاجر کردن ہلائے نہے ، کوئی بیٹھا گردن کا مین اکباری میں دیتا نہا ، کوئی بائیں ہاتھ کی جینگلیا چھیدتا تھا ، کوئی جھومتا تھا، چوبکھ جلا کر ڈنڈوٹ کر کے زمین چوءتا ٹھا

آٹڑھاؤ جڑھ گئے۔ موھن بھوگ کا بھوگ بیروں کو لگایا۔ سننر ، جنتر ، موهنی آور چوهنی اور سوهنی کی جاپ اور پژهنت بْيُرُونَا هُولُيْنِ أَنْوَلِي بِثْرَاهِمَا تَهَا كُهُ "'لَتَهَا ، سَيَاهِي ، بَنْكُهُ بَالْ ، ران ران ، میرے دنیمن کو ران - سہال جوگی نے لکائی باؤی ، ایک نهاول هنديرا دايكما دي دير بسے ، حو حونكے ميرا بهول اينا گلا آپ کولی بہے جہ ہو کو قسم لونا جماری کی ، دھائی سامری کی ، پڑھو بنتر به دوالي بين جديا - اشرباها - جهو ، جهو!"

بیروں کو بھینٹ دے در فاہو میں دیا ، جو کیاں (الالجا البح) ایک دوسرے نے حریفوں کے نام پر منتر کی جاپ کی ، جوت کا شیان اڑایا ، مال کی گیلی بر نار مل ناری کے ساک میں لیہے تر دیا جلایا کالا بھجنکا اور کھیڑی اور نیل کننو کے خون سے جوت اڑایا گیا۔ چراغ کی لوتیزکی۔ مسان کی مٹی ، سپلی کے مردے کی واکھ . مرکھٹ کے ٹھیکرے ، مردوں کی ہڈیاں جہ کو کے نستک بر بنت کی ا الله الله الله الوزيع و ناونع كي الك مقرر كى ـ جير سامري و حمسيد کی بول کر اگیاری بڑ ہائی ۔ وات بھر کی دھونی رما کر سو رہے ۔

(جلد اول)

هوم هو تا تها ، جوت کا دیا جلتا تها ۔کسی کسی طرف شمیال و ؤردشت کی پکار تھی ، کمپیں لوٹا چماری کلیجے کھائے پر نیار تھی ـ مردے کی ہدیوں کے مانے جیتے تھے ، تلسی کی پرستش کرتے تھے ۔ کھویری مردے کی سیندور سے رنگ رکھی تھی ۔ ایک طرف دهتورے ، بھل برگد کے جلتے تھے ، بیر هنس هنس کے بائیں کرنے تھے۔ گند نے خون کے کہنچے تھے ، اگیاری پر ہاتھ سینک کر منہ پر ملتے تھے . خاک اگیاری ما تھے ہر ملتے تھے ، بخت دشمن کو خاک سیاہ بتاتے نہے ۔ ۔ ۔ حرکی لاگیں تھیں ، ڈھوے جھوستے تھے ، یونیں اتراکٹی نہیں ، ڈمرو کی صدا سے ہندوئے چرخ گھیرایا تھا ، سنیجر اپنے اوبر جؤها يايا تها

(جلد دوم)

*

گنگنائیگی ضرور رات کو طنت حاف کرنے کے لئے سہترانی مدیارہ ، ٹو کرا کمر پر

ر کھے ، ہاتھوں میں نو کرھیاں اور پاؤں میں بیلی سونے کی پہنے ، کان میں پتے ، بالیاں اور جھمکے آراستہ کئے ، بصد ناز و انداز، آنکھ ہر ایک سے ملاتی، ابنی آن بان دکھاتی جاتی تھی ۔ برق (ایک عیار ، عمرو کا اُنھی) نے جو اس کو دیکھا ، سوچا 'دہ اندر بارگاہ کے جائے کی ، اس کو لینا چاہئے ۔ یہ سوج کر فریب اس کے گیا اور به شعر بژها<u>ـــ</u>۵

ادل میں نہی زہرہ جبینوں سے صفائی متظور ميرى قست كا ستاره هؤا جهاؤو بيدا"

جیاڑو کا نام سن کر سپترانی نے بھر کر دیکھا اور مسکرائی۔ برق نے کچھ اشرقیاں دکھائیں اور منت سے کہا : " واسطه سامیی کا ، ایک بات میری ستی جاؤ ۔ " مہترانی لالچ میں آخر اس کے باس آن ، اورکہا :''میان تم پہلے وہ جو سامنے درخت لگا ہے ، اور اس جگہ گوشہ نتہائی ہے ، کوئی آنا بنانا نہیں ہے ، وہاں جاکر ٹھیرو، میں آئی ہوں ۔ بیاں بات کرنے میں بدنائی ہے ۔ برادری میں پتجابت ہے اٹھ باؤل گی ۔ حشہ بائی بعد مد مالے گا۔

ہرق نے کہا : ''ہم تیرے عوض روٹی پکائیں گے''

سپترانی بولی که 'کیا ضرورت ہے ؟ جو بات سپل ہو جائے اس کو مشکل کیوں کہلے '' یه سن کر برق اول تنہائی میں گیا ۔ بیچھے سپترانی بھی ٹالا

یالا دے کر و ہیں آئی ۔ اس نے اس کو اشرفیاں دیں، اور رخسار بر عبت سے ہاتھ بھیرا ۔ ہر عبت سے ہاتھ بھیرا ۔

اس صورت زنیا سے تابار ہو کر بارگاہ کی سعت چلا ۔ جس نے لگاہ کی ، فریانہ ہو گیا ۔ سیاھی شعر عشق الکیز بارہنے لگر ۔" دروان آوازے کستے تھے - ایک بولا : ''بی سینرانی ، جو کچھ کرا بڑا و ہ چان سے بھی الھالو''

دوسرے نے کہا : '' کیوں ،تمہاری چوکی کون صاف کر تاہے ؟'' سہترانی نے مسکرا کر کہا : ''کھھ شامت آئی ہے ، مجہکو دل الگ ہاڑ بنایا ہے . دیکھو حضور سے آج کہوں گی ۔ "

یه کسبی هوئی اندر درگاه کے گئی ۔ اور جہاں ملازم اور کنیزان ماہر و کا مجسع دیکھا ، ٹوکرا چوکی تحانے میں رکھ کر آ بیٹھی کہ ''سامری سالانت رکھے ذرا سی مماکو کھلا دھیز ۔''

ایک کنیز نے بان لگا کر دیا، دوبلے سے پکڑ لیا ، جھک کر

سلام کیا۔

ایک خواص بولی که ''میری بهو، کچه گا !'' سهترانی نے ایک غزل گائی۔ اس میں ایک خواص کو احتیاج کی

سہرائی کے ایک عزل دی۔ اس میں ایک عوامی دو احتیاج تی ضرورت ہوئی ۔ اس نے کہا : ''تو بیٹھی مردار اٹھلائی ہے، میرا مارے پیشاب کے برا حال ہے ۔ جلد جاکر 'کمانے، ٹوکرا مٹانے تو میں جاؤں''۔

سپترانی نے کہا : ''بیبی عفا نه هو ـ چلو ، چلتی هوں ـ ''

اسی بازگاہ کے متصل بازگاہ صورت نگار (مصور کی بیوی) کی

برہا ہے ۔ وہ اس وقت شوہر پاس آئی ، اور کنول بردارنیوں اور خواصوں کو دوبارگہ بر چھوڑ کر آئیلی بردہ اٹھا کر مصور پاس گئی ۔ دہ کنیز کے اس وقت بوسے ہے وہا تھا ، اور کنیز بھی کردن میں ہاتھ ڈانے تھی ۔ میں ہاتھ ڈانے تھی ۔

اس کیلیت کو صورت نگار دیکھ کر پیچھے ہٹی ، اور مصور گھجرا کر آئے بیٹھا - کنیز بالوں کو سیٹٹی دویلٹ اوڑھئی ، ہائگ سے اٹھی - کہتی تھی کہ ''سیان تم تو نامق مجھے بدنام کرے ہو جن رائمی نہ ہوں تھی۔ لکوڑ مارا زردستی جو کوئی نوع! اور

کھسوٹی کرے تو کیا گروں !'' لیکن مصور نے زوجہ سے اپنی کہاکہ ''اے ملکہ ، آپ رک کیوں رمیں ؟ آئیر، آئیر!''

صورت تنظر کے کہا : ''کہا کروں آئے ؟ م بڑے اواق معین بلا کر کہا کرو گے ؟ کمیت ہو ہی جائے کہ جان یہ گرضہ ہے رہا ہے تو کا کے کو آن ؟ ورلڈ خرجے میں کیمیات الآل " اور کمیز ہے اورلک " ''اور اور فیر محب کہا بان بنال دھکرانے باس ہے اتھی تھا کہا تو ابنا لابا نہ کہا ۔ لو ، سوت برائی لیٹی تو بڑی تھی ہے۔' کہا تو ابنا لابا نہ کہا ۔ لو ، سوت برائی لیٹی تو بڑی تھیں ، بھی

یہ کہا کہ کر جوتی اتار کر دوڑی۔ لونٹدی بڑبؤائی ہوئی بھاگی کہ '' جیسے ان کے میاں میں لعل لکے تھے جو کسی نے توڑ لیے ا'' اس وقت معبور لے ''کر بی بن کا ہائی پکڑ لیا کہ ''ماسب ۔ سنو فرستو تو آغمہ جائے دو۔ اس کی خطا کیا ہے ؟ میں نے پاؤں دیائے بلایا تھا۔ لو آئی بیٹھو۔''

بدین به - نو او ۱ پیبهو ... به کمیه کر زممنت بههایا - صورت لگار ایشهی تو مگر رامیده ، کجه رک خونی - هر جند مصور نے گذاگذا یا ، مگر بات نه کی - اثمه کر اینی بارگاه کو جلی -

برق سارا ساجرا کنیز بنا ہڑا دیکھ رہا تھا، اس کے ساتھ ہولیا۔

جب یہ اپنی بارگہ میں آئی ، وعان کا سارا غصہ لولڈیوں پر اپنی اتازا کی کو کالیان دیں ، کسی کو جوتیان لگائیں ، کسی پر کوڈا پیچگزار ناجل ناجل خانا ہوئی کسی سے کہا : ''سان آزادی بیورانکہا بھرا ہے کہ ساتھ عی نییں''، کسی سے کہا : ''میں نے تجھے پکاڑا تھا ، حداب تو نے کیون نه دیا ؟ ''

غرض خوب یک جهک کر برق جو کنیز بنا هؤا آیا تها ، اس طرف

متوجه ہوئی : ''بی دل لگن ، تم میاں کو آئیوں چھوڑ آئیں ؟ '' اس نے کہا : ''بی بی ، تم پاس ہی بیٹھے دیکھ آئیں ۔ مجھ سے

اس لونڈی کا حال سنٹے کہ کیا کیا کے ناز میاں اٹھاتے میں ۔ یہ بات مطلب کی جو اس نے سنی ، سبکنیزوں پر خفا تو تھی ،

ان کو هٹا دیا-، اور آکیل برق کو بے کر بیٹھی ہاتیں ہوجھنے لگی۔ اس نے کہا : "بیبی ، و، دن رات ٹالکوں میں ٹالکیں ڈال کر

اؤی رہتی ہے ۔ میان چلہ کھینچنے کے بہانے اسی کو تو لئے ابڑے رہتے ہیں ۔''

(برق صورت ٹگار کو بے ہوش کر کے اس کی سی شکل بناتا ہے اور اس بلنگ پر لیٹ جاتا ہے)

مصور نے بعد جلے آنے اپنی ژوجہ کے پہلے تو کچھ کابنر کی غاطرداری اور دل جوئی گی ۔ پھر وہاں سے اٹری رات گئے یہیں پاس آیا اور ہلنگ ہر بیٹھ کر ، اور شانہ پکٹڑ کر کھینجا کہ ادھر آئی ، ملہ سے بولو ، میرا قصور ممالی کرو ''۔ ملہ سے بولو ، میرا قصور ممالی کرو ''۔

زوجہ نظلی نے کروٹ ہے کر اس کی صورت دیکھ کر سنہ چھپا لیا اور کہا : ''جاؤ'' جاؤ ، تم اپنی لونڈی سے خوش رہو۔ اسی سے قصور معالم کراؤ ۔ بم سے کیا سروکار ہے ؟''

مصور نے ہاتھ بالدھے ، ستیں کیں ، گلے سے لگایا ، قسم کھائی کہ اب میں کنیز کو بجائے اپنی ماں بہن کے تصور کروں گا۔ اس وقت برق نے سیدھے منہ سے بات کی ، اور ہنس کر ہولا۔ یہ بیبی کے پاس لیٹا اور اختلاط کرنے لگا۔

(جلد اول)

کیا بتلائس کیا کیا دیکھا

کوئی مشق متم گری میں تھی کوئی سرگرم دلبری میں تھی چل رھی تھی کسی مےکوئی چال بن چھری ھو رھا تھا کرئی ملائل ملک کل آک لگار خندال کی منکل سنبل کوئی ابریشان تھی۔ کسی عاشق به سرفرازی تھی کسی پدل مے حصل ساڑی تھی۔ کسی عاشق به سرفرازی تھی کسی پدل مے حصل ساڑی تھی۔ جب بیان ہے بھی آئے نڑھا ، کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ساز بھی ستار و بین و جگارا وغیرہ جانے ہیں ، ایالوں سانھ مل رہا ہے، لھیکے میں ادھا بیتا ہے - نئی نئی نایس اور اوچیں لیتے ہیں۔ کیلی کشارا بیانا ہے ، کوئی سلار کانا ہے ، کسی کو بیلو اور چوگیا پسند ہے ۔ کشانہوں کائیٹ لکا ہے ۔ واد واکی صدا بلند ہے . . .

جب اور آگے جلا ، پالیں ساقنوں کی تنی دیکھیں۔ نیجے بال کے چوكا تختون كا بجها تها ـ اس پر چاندني كا فرش و قالين آراسته تها ـ مقایا اور صندوقچه دهرا تھا۔ صندوقچے سے لگا ہؤا آئیلہ جلبی رکھا تھا۔ ساقنیں ہزاروں بناؤ کئے ، دلائی سفید اودی گوٹ کی اوڑے، آگے سے طوق سونے کا دکھانے کو گلا کھوے ، ہائینج باتجامے کے بیجیے تحت پر پڑے ، ماتھے پر افشاں لکائے، پٹے چھوڑے، بال بنائے، لب تخت یا هزاران ناز و انداز بیٹھی تھیں۔ کان کا زبور جھوم کر جھوٹکے لیٹا تھا ، رخ ٹابلدہ بحر حسن تھا ، اس میں اس زیور کا عکس پڑتا ۔ به ظاہر تھا جیسے کلول دریا میں تیرتے ھیں یا مچھلیاں اور جانوران آبی بیرنے ھیں۔ ھاتھوں میں کڑے پڑے ' دست خلال میں پور پور چیلے تنے ۔ ایک سمت لکن اور پتیلوں میں نیچے بھیگتے تھے ۔ سامنے کچھ حلے تیار تازہ کئے رکھے تھے۔ تبائیاں موراخ دار تھیں ۔ جلمیں اس میں گھڑسی تھیں ، خریداروں كا هجوم ، كوئي كناه كناه الزانا تها ، كوئي دوني چلم الزاتا تها ، کوئی جوان اشرفی اور روبیه دبنے والا آکر تخت پر ساتن کے قريب بيلها آلكه الراتا تها ـ سافن بهي مسكراتي تهي ـ يه كيفيت دونا نشه جماتی تھی ۔ ایک طرف سامنے خریدار دعائیں دیتے تھر ، کشمیر اور سال جہاں مالگتے تھے ، یارتند پیسے والی چلم کے بھروے واے اڑائے تھے۔ کوئی کہتا تھا ، اسانن کے دم کی خیر۔ آج بیژو پر کی هم کو بھی پلوائیے'' سافن کمبتی تھی: ''بیٹا ! اب تو الگیا کے اندر کی بیو ، یہ بہت عملہ ہے !'' دم به دم چلم جاکر دیتی تھی۔ خریداروں میں یہ بحث تھی کہ ایک کہنا تھا ، السركورا ودورا کهنا فیا از کما هم کو بیست پینے والا نقرو کمالے کہ اس بلم کو جم سرکورا کی دو آنے کی بدو والان کے دو هم سرکوریکو '' کورکہا با اور اور بیکٹ کر بیدا اگر کویا ۔'' دیکورٹ بنا فیا '' اجماری جاہد پر بخان کا دو دوانا دو پڑنے ہے اور د بیل بیل الی تاوی مورواتا تھا کہ شرفتے تھے ۔ دار کا میں نیل میں الیک توری مورواتا تھا کہ انداز کے بھی کا الیک کیا۔ نیل دھ مشتر بر بیک کر قبائے تھی ۔ لوگ ، تیمبری ، غزل گائے نیل دھ مشتر بر بیک کر قبائے تھی کہ ، تیمبری ، غزل گائے

نچے مٹے عجب ہوار کے تھے صفح دل ان یہ سو موار کے تھے۔ ساتوں کا سعیب للشہ بھا قابل دید لھائے ان کا تھا نام رکھے کوئی چرس کا آگر دین وہ اس کو جواب یہ جا کر ''کٹنے بیلے مو' مع لگاؤ تو اشرق کی چاہم ہے پی دیکھو ا''

ان ہے آگا فرد کر سکتی وارس کی دلان نظر آئی ہے۔ حصر کے وارد کی بھر آئی ہے۔ انہوں کے دلان نظر آئی تھے ہیں۔ انہوں کے دلان انہوں کے دلان انہوائی کی دلان نے انہوائی کی دلان کی دلا

''ھے جی میں فقیروں کی طرح کھینج لنگوٹا ۔۔۔ اور بائدہ کے تہمت چل کنج خرابات میں اور گھوٹ کے سبزہ ۔۔۔ یوں کیجے عبادت''

جاں سے جو آگے بڑھا سے خواروں کا جلسہ نظر پڑا ۔ دکان کلوار کی بسنتی سجی ، اونچے جبوترے پرگلابیاں شراب ارشوانی اور زعفرانی کی چنی تھیں - کچھ لوگ اندر دوکان سیں بیٹھے تھے ، بوتئیں اور کجہان سامنے رکھی نہیں ۔ دور چلتا تھا ۔ جس کسی کو زیادہ دند بھا و دھوارے میں کر چھ ہو گیا تجھا نہ کہ تھا نہ ہی مس رہے تھے 'ایس میں ملاق کرتے تھے ۔ مگر یہ لوک سینب تھے ، انج دودی عبام لہ مورے تھے ۔گول میں روحا تھا ، کورلکوج گا تھا کول کہنا تھا اسان جرگی دیا" کول تھر ہو کا تھا ، کورلکوج گا تھا کول کہنا تھا اسان جرگی دیا" کول تھر ہو کا تاہر رہا تھا ، کول کہنا تھا اسان جرگی دیا ہے۔ دھے تھی ، کسی کو قول میں لمال کر لوگ ہے گئے ۔ کول نئے جہے تھی ، کسی کو قول میں لمال کر لوگ ہے گئے۔ کول نئے جہے ، کام جس کر والی میں لمال کر لوگ ہے گئے۔ اور نئے تھے ، ایشنے جو اپنے مورٹ کے سے دیا تھے ہوں دیا تھے ہوا ہے۔

ادے جام کہ بادہخوار ہیں ہم کب سے امیدوار ھیں ہم"

ے لحاے کی حرر دیکھ کر آگے طے ، دیکھا کچھ پائکر پکڑ گئے ہیں ، ' نفراز باہم کہاہی ہے ، اور کسند ہے ، اوک پائند ہے ، اوک پر گونوال دوئر پھرٹے ہیں کہ کیانکہ دھونو ، دھوتو تر ہی پھیکل اور کونوال دوئر پھر کردواڑ - کچھ بھاک کشوارے ہوئے 'دکچھ کو پکڑا لیا۔ ایک طرف چور گرف کٹ گرفار ہوئے ہیں۔ کوئل کسی کی جب کاٹا تھا ، کوئی کسی کا دومال شائے بر سے کمپنچ بھاکا تھا ،

اس مثالی ہے جب آگر قرعہ مارالیوں اور فائی ایٹروں کی دیگری ہے۔ جب آگر قرعہ مارالیوں اور فائی ایٹروں کی دیگری ہے اس در مدائی ور بول ایٹروں کے دیگری ہو اس در میں ادارہ جن فید آپ کو دیگری گرز شہر دیگری ہی دیگری اس دین بیشمی تھے۔ اسر دوئی تک برائی دیگری ہی گرز ہے کر دیگری کرے دیگری ہے دیگری اس دین بیشمی تھے، میٹوان کی جب میٹوان کی جو میٹوان میٹروں ہی میٹوان کی جو جاندار اور دیر میٹروں ہی دیگری کی دیگری ہے دیگری کر اس دی میٹوان کی جو جاندار اور دیر میٹروں ہی جب جودن ہے جہاں کہ دو دیگری کر دیا ہے۔ میٹوان کی جودن ہے جہاں کہ دو دیگری کر دیا ہے۔ میٹوان کی جودن ہے جہاں کی دو دیگری کر دیا ہے۔ میٹوان کی جودن ہے جہاں کی دو دیگری کر دیا ہے۔ میٹروں کر اس دیگری کر دیا ہے۔ میٹوان کی جودن ہے جین ہے۔ جودن ہے تھے۔ سیار دیگری کی دیگری کر دیا ہے۔ میٹوان کی دیگری کر دیگری

نان بانی بعد خوش ادانی، ظرف سی صاف و شفاف بین طعام دندهٔ چنج حرف تمد باید او دوره، ، درجه کاشورها دیگر بال و کمیاب و فاقر مطال آی، فان ، هوان کمیلی و فقیره هر قسم کاکمیال سهیا رکمیت تمد تانورگرم نماه ، پیداز چیزها تمها ، ایک طرف با می توسیم کمیلی کردا کرم تمین کمیلی کمیلی کورک نین کمهانا کمیلی تمین خریدار دیا سائم کموارث تمین - کمید اوک دکان مین کمهانا کمیلی تمین

كهو رها تها شكيب سيب ذقن دے رہا تھا فریب سیب ڈقن تها انار اک اور سو بیمار نار بستان په شيفته تهے هزار شاخ بینی به ٹاک گھسٹے تھے بست لب به لوگ پستے تھر ڈورے ڈاایں نہ کس طرح بادام نھےان آلکھوں کے عشق میں بدنام دیکھے گر ان کی چھاتبوں کا ابھار شتی ہو غیرت سے مثل غنجه انار تھی غضب کی بندھی ھوئی گاتی چست محرم بهنسی بهنسی کرتی كل لاله كى دے رہے تھے بار لال اطلس کے لمبنکے ہوئے دار با ناز كسين بهي غضب كرجه رف دست رنگیں میں دست بند کڑے رات دن تهی وه ایسی گهاتوں میں رکھتی تھی ہیر پھیر ہاتوں میں کیجئے اس طرح نیا نقرا نول لیتی نھی سب کو انکی ٹگاہ لوثئے باندہ کر دھڑا الثا کنویں جھکوا رھی تھی انکی چاہ بہج سڑک پر خوانجے والے بھرتے ، دال موٹھ اور حلوا سو من

اور کھائو اور دھی وارے اور گول کے معالی دائر بیجے تھے۔
تغیرہ باؤری کی اس کا تھی ہی میکائی کوئیں ، کمر
تغیرہ باؤری ہی کہ اور کی اس کا تھی ہی میکائی کوئی ہی کہ
تیدہی تھی ہے اور اس کی اس کی تھی ہی میٹ مدا کرتے ہیں۔
تیدہی تھی ہے اگر وارک باؤرے براؤر ارائی باؤرا کہ براؤر نیان معد
کیوڈوں کے قدر سرکتے تھی دولال کوئی کرتے ہیں۔
تیرہ کی اس کے اس کے اس کے اس کی اس کی سرکتی ہیں۔
تیرہ کی اس کے بیرہ کے اس کی در کی اس کی سرکتی ہیں۔
تیرہ کی اس کے بیرہ کے اس کی اس کے اس کی بیرہ کے۔
تیرہ کی اس کی اس کے اس کے اس کی بیرہ کے۔
آئی ایک بیرہ میں میں اس کے اس کے بیرہ کے۔
آئی ایک بیرہ میں میں اس کے بیرہ کے اس کی بیرہ کے۔
آئی ایک بیرہ میں میں اس کے اس کی بیرہ کے۔
آئی ایک بیرہ میں میں اس کے اس کی دورہ کے بیرہ کے۔
آئی ایک بیرہ میں میں اس کے اس کی دورہ کے بیرہ کے بیرہ کے بیرہ کے بیرہ کے۔

الأو جن الموس قفق النوي دين بيان بدن من الكان الألف المستوانية المن المن المن الكان الما الله من المن المن الكان المن الكان المن الكان المن المن الكان الكان

کہیں تو شیشوں کے فانوس کی چمن بندی اور ان کے بیچ وہ چھٹنا پٹاخوں کا چٹ یٹ کہیں شہنائی کی آواز اور کہیں کا مود کیس دهنا سری اور بهیروین کمین تها نك کریں بھیاس ، کہیں ہوریی ، کمیں گوری کمیں ترانه ، کمیں دھریت اور کمیں تروف کیوں ملار ، کیوں دیس ، مالکوس کیوں کیں یه بهاگ ،کین کا ٹهرا ،کین تهاکث بنے ھوئے کہیں رادھا جی اور کتھیا جی پتمبر اوڑھے عولے سر په رکھے مور مکٹ وهیں تهیں کنج گلی اور وهیں تها بندراین سیانی دهن وهیں مرلی کی اور بنسی بث نہائے دھوتے وہیں اور وہیں کدم کی چھانھ وه كو كل اور وه متهرا نكر وه جمنا هث كمين جو ديكها تو تها مارواؤ كا عالم وهي کنار ، وهي ليکڙيان ، وهي گهٺ پٺ وہ آدھی رات کے سر ، ان کے دیس کے گانے هارو سانورو ، متوارو لے گوا انوث

قرے لگو کر اصل مطلب لکھا جاتا ہے۔ یعنی عیاد ان کو دیکھ رزے جبر کہ سماجی نیو جانے ہیے اگر اول کو ساتھ اول جیر کراتے ہیں۔ جب عیاد کی اہم ایا بنا وائے کے بعد کی جران ان سے رام جبال میں جن کمیں طوالش باؤ سکو کیل اتفاق کو ساتھ دم جبال میں جب کمیں کے امیاب میں اجم جی جہاں باقل کر جاتے دو جاتی ہیں۔ اس پر تعدم ہوا ہے۔ کمیں اورائلے پر جمگوا ہوا منہ تعلق ہیں۔ اس پر تعدم ہوا ہے۔ کمیں لائلے کی جمیدا اورائلے پر جمگوا ہوا

غرضکه جاؤ میلے کا کہاں تک بیان کیا جائے۔ بجماؤ چند

ہیں۔ درختوں کے نیجے درباں بجھی میں ' شریف لوگ بیٹھے میں ' ایک ست انیونی بیٹھے میں ' انیون گھلتی ہے ' گئے چھلتے میں ' ملے توے کے بھرے و کھے میں - ایک نے امرود چھیلا مے اس کے لكڑے كركے سب كو باهم تنسيم كيا ہے. كوئى كہنا ہے كه ''امیں گنا ایسا چھیلتا ہوں کہ جیسے شمع کسی نے مزعفر کی ہوئی لکالی ہے ' ایک ایک ریشہ باہم دیا ، تعریف ہو رہی ہے کہ جلہی کی کڑ کڑا ہے ۔ بعض اونگھ رہے میں ' من منّا کر بات کرتے ھیں۔ تالاب میں جا بجا لوگ نہاتے ھیں۔ ہندو چندن وگڑ رہے ھیں ، نلک دیتے میں ۔ کھورصندل کے اور تشنے عاتھوں پر کھینج رہے میں ۔ کھیں درخت تلے لٹکن پر گھڑا رکھا ہے۔ پیندے میں اس کے سمین سوراخ کیا ہے - لیجے سری سہا دیوجی کی مورت رکھی ، اس پر بولد بوند یانی ایکنا ہے۔ بعض اوراج کا مالا ھاتھ میں لئے رام نام جب رہے میں۔ بعض اکر اس کرتے چکر لے رہے میں ' بعض کمل کی نَهِيلَي كُلُّحُ مِينَ ڈَالْجُ مَالاً جَيْنَے هَينِ ، يَعَضَ كُلَّكُ كِي مُورَتَ هَا تُهِ مِينَ لِثْح چندرمان کو بانی دیتے ہیں۔ بیبل کے درخت پر کیاروے کی جھنڈی بندھی ہے ، چبوٹرہ درخت کا بندھا ہے ۔ اس پر جوگ گیروا لباس چنے مندرے کان میں ، کنٹھی کلے میں ڈالے سیری کھال پر بیٹھا عوا مالا جیتا ہ 'آگے ٹھیک رکھی ہے ' اس میں آبلہ دیا ہے ' چیلے گرو ناریل ی رہے میں۔ بعض جوگی چینری الدلے چھپر کے بیچھے بیٹھے میں۔ آزاد فقیر لمبی ٹوپی پہنے مانگتے پیرتے ہیں۔ کمیں سہر شاعی اڑے رفاعی گرز علا رہے ہیں ، مر جڑے سرجیر نے میں ، اشراف سٹھائی لیتے ہیں ، گنوار مولی اور جوار اور گڑ کھا رہے ہیں ۔ ہنڈوے گڑے ہیں ، سوانگ کے تخت آنے ہیں۔ سیف برجھی سانک نہتے ہیں۔ کوئی مله سے سوت تکاتنا ہے۔ ٹوئی ہار نکیا ہے، بھول اتھا ہے، بھی کیفیت دنکھے دیکھے وہ رات تمام ہوگئی۔

(چاہ زمرد کا میلہ ۔ جلد اول)

Δ Δ



ہمیں کیا کام عمر جاوداں سے

معروجی القراباط کی جیابات کی گرفتی بین المدرک تو تالی کرد. می الدر الدی بین می الدر میران زوده این کان موار در صبح سمامان ایز به این میران کی دود می خود می خود می خود می خود میران خود میران خود می خود میران خود میرا

(عمرو بڑھیا کی شکل میں آنا ہے اور بہانے سے ملکہ کو الگ ہےجا اسے بے ہوش کر دینا ہے ۔)

یس بدسری آس کا کے کر اپنی صورت مثل اسی کئے بنائی ، اور اپنے زنجانی مرکان یا ، حوادات سے بہت پیم کر نسی بمکہ آیا کہ وہ کنٹورس کموٹر کانچی ، دیکانک پڑوار کہ است سے ! اس والے کشورس انسس ، جلیسس ، فتم پر کر کر سمجھانے کر اے لاؤٹ میں ' یہ سن و بال بدائیلے کے قابل نہیں ، واسطہ سامری و میشید کا اس اور کی آگ کو ذل سے بچھا ۔ معادل نے جواب دیا کہ

" جسے شش کا تیر کاری لگے اسے زندگی جگ میں بھاری لگے ساری صرائش فراق میں جلنے سے یہ چتر ہے کہ اپنے دلدار کے ساتھ جل کر غالزہ سیاجی سے تینڈی وجوں کہ

لاؤم ہے ۔۔وز عشق کا شمله عیاں نه مو جل جھٹے اس طرح سے که مطلق دھواں نه مو یه کہه کر زار زار روئی ، اور پکڑی که ''آہ کروں تو جگ جلے اور جنگل جل جائے یہ باپی جیرا نا جلے کہ جے ماں آہ جائے ''

اور کنیزوں سے حکم کیا کہ لاؤ اسیاب عروسی کہ اس رات کو سامان آخری اور وصال جاودانی کر لیں اور ملاقات روسانی کے لئے آراستہ ہولیں ۔

کنیزان کشتیان الباس و زویر کی ساملے لائیں۔ ہلال نے اپنی زفتوں کو ساوار کر آ اور ہالوں کو بکھیر کر بہت پر طالا ، ہم باللہ میں ہوتی ہر دیا . . . اور سسی کہ دوای اور بال کا لاکھیا اس طور جایا کہ ناما مل ان کا دولری دولی کر گلے لوٹی ہا ۔ بالکہ لائھی نے جان مشاق ہر کردوا کیا . . . اور سر سے پاک سرخ المان زفیج سے فرمایا عشاقہ اتنی مشق کو دویا سوؤکیا ، سرخ المان کر جون کا عالم ذکھا کر ، دل عاشق کو

المحتمد ب اس اس آوا شد و اولسته هو بگوا "کنیزان اس اس آوا شد و ایران به ویژن کی کنیزان اس اس آوا شد این بیوا که این ام بیواز که این بیوا که این اس بیواز که این که برد که داد این که این که ایران که این که

چھوڑنا آسان ہو۔ جب چولا چھوٹے تب سکھ پائے۔ سنسار میں بربت ہرکی اوبھا سنیوون ہے جس سے ہر دم عر سے بھنیٹ رہے آبک ہو جائے کہ

الف ایک بورنگ سائیں هر گھٹ میں واکی پرچھائیں جہاں دیکھو تہان روپٹے نیارا ایسا ہے ہو رنگی پیارا

''وجبیں کہے تو کیا کہے ، کچھ کہنے کی نہیں بات سعندر سابو بوند میں ، اچرج بڑ و و کھات''

ڈائل اور بالسری سامنے تخت کے بجتی تھی ، ستی کسی کو پھول ٹوڈ کر دائی ، کسی کو خاک پوجا پرکی اگیار کے حوالے کرتی ، کلام لصیحانہ فرمانی ، روالہ تھی ...

سیح ہوئے ہوئے تی اس مبادات بن جبال البار ہیں ہے۔ پنجی ماری عالت اس طرف ہو ۔ گفت کو گیروا ' ہوچھا شروع کیا کہ ہارے بیاں اولاد کہ ہوگی ؟ کسی نے کہا ہیں عالم میں کہ بھی کا در جواب کے میں علی گی گا ہی طرح سب دوائم کر در افزامیاب نے سامران دوبار سے سال بیرچھا کہ ''یہ کی اسام ہے'' ''یہ کی اسام ہے''

ایک نے عرض کی کہ ''زوجۂ آفت جادو شوھر کے ساتھ جلنے آئی ہے۔''

یہ سن کر اس نے بھی سی کو اپنے روبرو طلب کیا ۔ اور اس کے جال دل فریب کو دیکھ کر نشس کر گیا ۔ بہت سمجھایا کہ ''الے نازلین! ملک ومال ہے' مجھے اپنا شیدا جان کر جائے سے بازآ ۔''

اس ماموش نے جواب دیا که ''اے بادشاہ ' جب اس برہ کی آگ ٹھنڈی ہو تب چولا سکھی رہے' ان ' دھن دولت

لچھمی سب خاک ہے کہ



تکڑی بیل کوئٹ بھی ، اور کوئٹ جل کر راکھ
چی بایں اسی جل لہ کرٹٹ بھی تہ راکر
پر بایر اسی جل لہ کرٹٹ بھی تہ رائی اس آل ، اس کر
پہ کر تھے جو کوڈ کر اس کے باس آل ، اس کر
پہ کر تھے جل حل اس اور ایران کی جل کے جس کہ حتی
بد کی جل اس کر گر آئی ہے ہی ا ، اس و تہ اس کروں نے آئے کے
بر عانوں اس کا چیوا کے مرائی کر اس میٹ یا جائے کی
با حتی اس کا چیوا کے مرائی کہ یہ جل کے اس کے
بار جل میں یا چیوں ۔ فرشکہ جب کابل حتیل پر ماوا ، عنی
بلاچ کے ما چین ۔ فرشکہ جب کابل حتیل پر ماوا ، عنی

(جلد اول)

☆ ' 1

هم تو سفر کریے هیں

است دلاور نے اپنی چکہ پر آگر والدس جزار طراف جرا کو حکم دیا کہ نیاز مورٹ کے سے کہ نشس کے جواب کے پھرد حکم تامزادا کردوں و دائر بازجیں اور جیسے چکڑوں ہر پھرد حکم تامزادا کردوں و دائر بازجیں اور جیسے چکڑوں ہر بلار مورخ سب بیروں نے ماسی تران کی دا آئر است کی بلار مورخ سب بیروں نے ماسی تران کی دا آئر است کی بدر اور نواز ماسی ایران امرون اور پر باندس بدر مے کی ادو دمائے کر رحمت نے۔

المد نے وہاں ہے آ تر السعہ عالمہ کھاوانا ، اور السعہ عالمہ فروزہ جشدی نہ جو الموں نے تحت کیا ہے۔ ... نکوانا ہے جالیس عزار غشان فیروزی کنور اور نے عالمے نرو بار نے کو انٹے لشکر میں مسم قساند ، اور کئی عزار ہوڑاں لئزئی اور شکرتی تعاول کی شتر اور ہاتھیوں پز ہار کرائیں ' اور ارائے زر سرخ اور سفید کے همراء انے ، ایک روز اشکر میں ٹھیر کر سب سرداووں سے وخصت مقول ... سب نے کلے لگایا اور وخصت کیا ۔ ایک رات اور ایک دن چیں مشکلہ رہا ۔

دوسرے روز ... کوس سفر با ، اور شاهزاد، بعد ادائے فریضه نماز سحر سوار هؤا ـ ڈنکے پر چوب پڑی ' لویت و نتارے کی صدا بلند ھوئی . . . ھاتھی سامنے سے نمودار ھوئے ' ھستکوں پر ان کے آئینے نصب تھے ۲ جھولیں زرینتی پڑی تھیں ، علمدار علموں کو جلوے دہتے تھے - بھریروں پر تعریف غدائے لایزال تحریر ، پرچم پر ہر ایک کے سورہ انا فتحناکی تفسیر ۔ ان کے بعدگنج بال ، اشتر ثال ، داسی اور نقارے نقرئی و طلائی هاتهیوں اور شتروں پر - نقارجی بادله پوش ، پکڑباں گنار باندہے ، چیکنیں کمخواب کی پہنے ، دوال مرصع لئے ، نقاروں پر چوب لگاتے ، دماسے رعد آسا کڑ گڑاتے ، تجمل و شان دکھاتے تکلے - بھر بانوں کی تینجیاں' اونٹوں پر' جن کے چھڑیاں جواہرکار مرمع پوش ، طرح دار اوٹٹوں کے خور بند مقیشی مر ایک گنگا جنی گلے میں بڑے اپنی سے دھع دکھاتے آگے بڑھے ، برابر ان کے هزارها آدمی پیاده ، جنگ پر آماده ، باهم تهل باندهے ، گروہ کئے ، تعداد میں پانچ هزار ، لاکھوں کا انبوء کئے ، شفتالوی پکڑیاں سر پر ، انکر کھے چست ڈانٹے ، جوتے خرو او کے پاؤں میں پینے، خواصیاں شیر دھان کاندھ پر سنبھاے، جس پر علاف زرینتی چڑھے ایک طرف روانه تھے ۔ اور چار هزار مرکب کوتل جن کا سازوبراق مرمع تھا ، کمنڈے کرتے ، ھیکایں چنے ، کافیاں دھری ، ایک سر پر اور دوسری کنوتی کے بیج میں لگائے ، یا کھر ہر ایک کے پڑی ،کھنٹیاں پشهوں پر چڑھیں ، سائیس مکس راتی کرتے پیدا ہوئے۔ بھر کئی هزار ستے ، کھاروے کی لنگیاں بائدہے ، وردیاں زر بنت کی پہنے ، گلاب 'کیوڑا ' بید مشک کا چھڑکاؤ کرتے ' گرد و غبار بٹھاتے ' انو سانو ان کے بیل دار کنکر چتے جلے گئے۔ پھر طندان ماہ شتہ مطابق صورتے اور ویالدی کی تایہ دور دیرکا کا کا اتایہ جلگا کو درکت کاتان واقع ہے، دوائم محل کے گڑے مانوں میں بڑے ، خمر ایک مصدر ایشان ، جوام کے گڑے مانوں میں بڑے ، اس اکہ مصدر ایشان ، جبین و طرح دار کر گڑے ، جستی ان کے مرد ہے ، مصاما کے تمال و دائلاتی تیم ، انسان و تایہ کار کے گئے مردم پکل تنہاد اور جوادار اور جوادار یہ آمیں یک کمتے تھے عردم پکل ''بلاون کہ جوادوں کر گے جائیں و دو جائی ہے باکین تھے آئے کو اس اپنے مصدر کے انسان ہے مواد پر آئی

(جلد اول)

\$12

.

سہ وخ نے حکم کیا کہ اشکر اپنی جگہ اثرے۔ پمجرد اوشاہ اسی وقت بیلدار نکلے اور منگل کی جہاڑیاں جھنڈیاں کاٹ کر میدان صاف كرنے لكے ـ سطح صحرا كو نفاف صورت آئينه كر ديا ـ خيام ذوی الاحترام نصب ہونے لکے ۔ رن گڑھ بننے لکا، دمدسے تیار ہوئے. کمپیں نقب لگائی ،کسی نجا سرنگ کا ڈھنگ کیا ،کمپیں مورجہ کشادہ بنایا ، کسی تنگ کیا - جنگل سامان درست هو گیا - بیج لشکر میں چشمۂ آب کے قریب بار کہ فلک فرسا نصب ھوئی ۔ مثابوں اور گنج کے جھنڈے کڑ گئے ، جوپٹر ک بازار سجا گیا ، دکانوں کے نشان ڈائےگئے، خیام اھی کے روبرو آردوئے معلیٰ کا طورمترر ہؤا۔ اسپکیں، ب چوب ، کندلیاں ، راوٹیاں استادہ هوئیں ۔ لشکر اثرا ۔ عیش عمل کی زنانی بار گاه علیحده استاده هوئی ـ دردولت مقرر کی ـ سرداروں اور شاہ کے جلوس کے لئے وسط لشکر کی بارگاہ ٹھیرائی۔ پھر تخت طاؤسی مقام صدر میں آراسته عوا - چار طرف دنگل کرسیاں بھھ گئیں -سامان راحت جمله درست هؤا ـ کسی طرف باورچی خاله بنایا ، کمپیں آب دار خانه مقرر کیا۔ ایک ست میخانه سجا گیا۔ لشکر میں بازاریں کھل گئیں ، کٹورا کھنکتے لگا۔

(جلد اول)

(+)

بازار اشکر کے ہر سردار کی بارکہ کے آگے آواستہ ہے، اور اودوئے مدلی کا نقشہ ہے، ایک طرف سوخ کی بازار ہے، دوسری مست جوادرکا اتبار ہے کہ بجبی جونی کا بازار ، خانان چین کا تھال کہیں فرنگستان کی بازار لگی ہے . . . ایک سعت بارگلہ سلیمانی کو بہتھا کہ ہزارتی کا سرح نے کا س برائے ہیں ، ہر گلیہ بر اطاری برائے اللہ بھی ہو دولوں ہیا ہے ہو اللہ برائے اللہ بھی جو دولوں ہیا ہے ہو اللہ بھی جو دولوں ہیا ہے ہو اللہ بھی بھی اللہ بھی

ایک انگر سامروں کا افرا و انکہا کہ عیم حرکاتیں المنافق کے میں جائی بیل میں امروں کے انکہ افراد کی جائیں بالی سامروں کے لگے میں جائیں بیل میں آفری افراد بھی جائیں ہیں آفری افراد میں آفری کی امروں کے لگے میں بہ امری انسان کی کام بالی میں میں آفری ہیں جائے امران کی میں امری کانسان کی میں میں کوئی میں امری کی میں حرف میں امائی کوئی میں میں امری کوئی میں میں امری کوئی میں میں کہتا ہے کہتا ہے

(جلد اول)

(~)

(جلد اول)

گهر نه سهی گهات

رتبکیا ² ایک دور بیل پر لازی لازے ، کشدے پر سلے کلوری کی گھڑی کرچیا ، ایدانیا کا انگریاچی مانیوں میں جالا ادھا میں کرچیا ہے ہوئی کی جہارت ادھا جالا ادھا میں کہ اور میں کا انتخاب کی جہارت ادھا دھری برانوں پر کشرے لانے ، اور بیلوں کے گئے میں گھیاتان پڑی بدورے نوازں کر کرتے لائے ، دور نیاوں کے گئے میں گھیاتان پڑی بدی ہوئی ساتی میں دونے کھی گھیا کو بیان کو مازی چار اور کسی بیل پر ہاٹا اور تناؤ کے ہانس لدے _، پیچھے اس کے دھوبی پتبلا بھٹی چڑھانے کا اور نالغا سوندھن کرنے کا کندھے پر اوندھائے لڑکے کا ہاتھ بکڑے' '' بھیا رے بھیا ۔'' کہنا چلا آتا ہے ۔

صور نے کتارے ٹھیر کر ابنی صورت بھی بقوں کی ایسی بنائی۔ کماورے کی لکی الدہ ہی۔ بھیر بکڑی کا الدھری ڈالے کے لئے کہلا رکھ کر گرڈن میں ایسے لیا۔ ککورے کئر نے الگانے 'کافتے تسے میں باشھ ء تسمہ مشک بالدھنے کا کالشے پر اللہ کر ڈالا 'اور مشک آڑی کو کے گئے میں ڈال کر پشت پر منابط کر ڈالا 'اور مشک آڑی کو کے گئے میں ڈال کر پشت پر منابط کر ڈالا 'اور مشک آڑی کو کئے گئے میں ڈال کر

(1)

نگامائلمی بنی مولی نظر آئی کہ ترکل کی مثلثی، اسامنے اس کے دھولی دائل ہے ۔ دوختوں کا طرفہ ہے اس میں بھا ہی ہے، طائروں کو ٹانگ ہے ۔ ایک کیاری مندھی کا اس بار جھولی میں بھی اس بار جھولی بھی بھی ہے، بشہ گانے کی بھیائی ہے دھولی کے کتارے دسینا گھرما ہے، بشہ گانے کی اولامی ، آبلاد یا ہے ، بیروں میں بھا۔ براہ ایت بھیا ہے ، ایکران کے کوکلاء طوطان مینا ہے، مرک چھائے ہو آئت بھیا ہے ، ایکران بندھا ہے' قشقہ ساتھے پر کھنجا ہے' آلکھیں لال لال نشے میں بھری کہال ہیں۔

اپنی صورت ایک سبنت کی ایسی بنائی ۔ کان میں کنڈل ڈاہے ، چنائیں بالون کو بٹ کر لنگائیں ' سارا جسم خاک سے بھرا ، دست پانا جاتھ میں لیا ، لوہے کا کائزا ہاتھ میں چنا ، لنگوٹا اس طرح باندھا کہ موٹے زیما وباہر لکلے رہے۔

. . .

صورت ابنی مثل ایک جوگی کے بنائی۔ یعنی جار ابرو موثذ کر تیمید بادھی، تسمہ اس پر لگایا، موقد کلے میں ڈلاز 'کشکول گفائی کے آخرے میں تسمہ فائل کر گائیے ہے لٹکایا' 'کڑا اورے گا مائیم میں ڈلا ۔ اور وہاں ہے اس چکہ جہاں یہ سامرہ سو رہی بد تھیں' اور چہ کرونے کے خاتج موتد کا گاہے۔ بد تھیں' اور چہ کرونے چہانے جانے کے خاتج ان کے خاتج کا۔ آٹکھیں

> اس نکری سے کام نہیں ، خاص وطن کو جانا ہے دنیا دولت لوگ کلم پر المک جی بھکانا ہے ہلسل کے چلے لوگن سے ، پھر بیاں نہیں آنا ہے بھکوت آٹھ پیر نا بھونے ، ہرکو سنہ دکھلانا ہے

(جلد دوم)

(~)

جنگل سے لکڑیاں جلدی جلدی کاٹ کر چار طرف ستون بنائے ، اور چھت ہر پتیاں بچھا دیں ۔ اور ساری چھت ہر بیلدار درخت کی (جلد اول)

삼 ☆ ☆

ييحر

اس غند ، موارا این صورت سال بر دس کے بتایا ، جدور یا افزار فراد کی الکوری الکوری کے انداز میں الکوری کے انداز کے لیے جدور کے افزار کے لیے جدور کے انداز میں الکوری کے انداز جدور کیا ہے کہ انداز میں المانی کے اقتصاد بیشان ابر دیا یا استکار کے لیکن چلار جہد ہے استکار کے انداز اس کرتا ہوا ہے جہد ہے استکار کے انداز اس کرتا ہوا ہے جہد ہے اس میں کہ کہ کرتے میں المواد کے انداز کی انداز کے انداز

سہراج کی بڑھتی کے دن ہیں۔ سنگل پانچواں سورج کو بہتری یعنی شرف ہے ' سب کام سدہ عوقکے ۔''

(جلد اول)

☆ ☆

اس نگر میں

ایک سواد شهر دکهائی دیا . شاهزاده افتان و غیزان و هان پہنچا ، دیکھا حصار شہر بلورکا ہے، سراسر نورکا ہے ' دیوار سیں ننش و نگار ، تصویریں شاہ و شہر یار کی بنائی ہیں ، شکار گاہیں ، صحرا ، کوه و دریا کی صورتین اصل کر دکھائی ہیں۔ در شہر وا ہے، بھالک فیل مست کی طرح جھوم رہا ہے . . . دروازے کے قریب قلمه ہے ، هزارها يرج اس ميں بنا ہے . . . جب اندر شمر كے آيا ، منک کو آباد بابا ۔ گلی کوچے صاف ، دل عاشق کی طرح ۔ دکاتیں ستهری اور شفاف ، هر طرف اکابر شبهر اور اشراف سرگرم کاروبار ' لین دین اور بیوبار جاری ، هر مکان دکان کی تیاری بڑی ۔ ایک طرف صراقه ، دوسری طرف بزازه - چار طرف صراف چادرین عبها نے ، کوڑی بیسے اور دوم دینار کا ڈھیر لگائے، بزاز اطلس و گل بدن کے نهان کهوے بیٹھر میں - خریدار بھرتے میں - کسی ست حلوائی نھال سونے چاندی کے لگائے جن میں مٹھائی انواع و اقسام کی لذيذ و عمده چني هوئي ، بيچ ره هيں - كميں ناتبائي هيں کسی طرف کنجڑے اور قصائی ہیں ' کمیں بساط خانے کی سجاوٹ ہے ، کہیں گل فروشوں کی بھار ، کسی طرف ساقنوں کی بناوٹ ہے ۔ وتثبيان طرح دار چکلے چوک ميں آباد ، تماشابين دلشاد ـ عورتين جوان ، لمہنکے زربفت کے دھوتی کے انداز پر کسے ، ساؤیاں آدھی باندھے۔ بعض کے دویئے میں لجکا ٹنکا ، کرن لگ ، اس کی گانی ورج سے زیادہ جگدگئی ۔ سب گوکھرو کی الکیا کہنچی ، وضعاراء کھوں کا امهار ۔ جواہد نگار کرنے ھاتھوں میں پڑے ، باؤں میں تمن تین مونے کر چھڑے ۔ نازو انداز زکھایت، طانعوں کو لبھائی تھیں ۔ کہیں کواؤس من کر تن سونے چالدی کی تراود میں موسے تولین ' عاشق تنون کو ناریسان و سیب زخدان کی بار دکھائی

جن جائے انہیں لجائے

صرصر (افراسیاب کی عیارہ ہے) کو پنجۂ بنجر اٹھا کر اس کے خیجے میں بھر پہنچا گیا ۔ مبا رتائہ (دیارہ ہے، میرصر کی مائمت) اس کے جانے ہے متردد تھی ، اس وقت خوش ہوکر پوچھنز لگی کہ ''ااے شہزادی ، آپ کہاں تشریف نے کئی تھیں 9 ''

صوصر نے سب کیفیت بیان کر کے کہا ۔ "چلو ، برق محشر کی کا لائے۔"

کو پکڑ لائیں''۔ . یه کہه کر کسوت عباری وا کر کے ، آئینے سامنے رکھ کر

سورتیں اپنی دولوں نے تبدیل کیں ، ایک تو ہمود عورتیں نازلین ، حور جنال ہیں ، اور دوسرے اور بناوٹ سے مدیارہ ، حسینہ اورجمیلہ بارہ بارہ برس کی کم من لڑکیاں بیں

جب رات هوئی ، دونون این خیے ہے نکل کر روانہ هوئی ، اور لشکر مه رخ میں پہنچی - جس نے لشکر میں دیکھا ، ان پر شیخه اور فریقته هؤا - هائش تن شدر بڑھنے لکے ، فرجوان آفوائٹ کسنے کے حوق ہو لاکہ ''میں اس زفت کا سردائی ہوں ۔ '' کوئی پکڑار کہ ''مین رخ الور کا شیدائی ہوں ۔۔۔۔'' اور کوئی نج ٹرار ہو کر ان کے پیچھے چلا ، اور کہنا جاتا تھا کہ '' اے بار دلنواز و اے سراپائیایہ تاز ، ایک نظر ادمر بھی دکھتے لو کہ یہ دل مضطر تسل باب ہو ، اور مجھ بیناب کی جان بحر کہ

گردس حشم سے سرمے کا ضرر کیا ہوگا دیکٹے لوگے جو ادھر ایک نظر کیا ہوگا ہم بھی اپنے دل بیتاب کو سمجھا لیں گے

مہر ہی ایے ماں پیاب حو سعیدی تھی ہے بھیر کے ہم سے او بے دید نظار کیا عواماً "

اور کئے نے ان کی اچپلاھٹ اور چلیلابن دبکنےکر دل سے دعا دیکہ '' چودھواں سال خدا خیر سے کائے نم بر

چود موران شان عمل عمل میں ہے گائے تم بر گھٹنے لگنا ہے مہ جاردہ پورا ہو کر ''

ھىراد ان دونوں كے بمبع عالمان ، ھر سب سے ھجوم جوانان تھا . . . ، اس طرح السكر سے گزر آفر دوباؤ كه سيوخ بر چہنچين ، حابيقان دوكان ہے كہا كہ "ھارى غير ساكة عالمہ سے جاكو عرض كورة كه دو لؤكران ھارم ھوتى ھيں :"

دربالوں نے کہا : ''تم کہاں سے آلی ہو ؟ '' اموں نے کہا کہ ''ہم کچھ نوج نے کر تو آئے ہیں ہیں جو نہ جومها کممی کرتے ہو۔ جاؤ ملکہ سے بیان نرو ۔ جہاں لیے ہم

آنے هل اب هي ثابت هو جانے كا ... اس تنزير ہے دوبان خاموش هوئے، اور عرض ايكل نے جا كر سيرخ سے بعد دعا و ثنا كے دست بللہ النباسكيا كه دو اؤكيان آسانة

عالی پر حافر ہیں ، تمنا باریاب ہونے کی رائھی ہیں ۔'' سیرخ نے بمجرد سننے کے حکم دیا کہ ''صابنے لاؤ ۔''

ملازمان بارگاہ دونوں کو روبرو لائے، انہوں نے بجراگاہ بر سے باادب استادہ ہو کر بجرا کیا ۔ اہل دوبار میں سے چس نے ان کی صورت کو دیکھا ، دوالۂ رخ زبیا بنا ، اور بہار اور سرخ موونافرمان وغیرہ دیکھ کر گویا ہوئیں کہ ''ہے ہے، کم بختیں ابھی ٹالکل کمنٹن هیں ۔ نگوڑیوں پر نہیں معلوم کیا مصیبت پڑی ہے جو گھر سے لکایں۔'

ایک ساحره بولی که "الاندایال صورتین . تو- بهولی بهالی رکهتی هیں۔ معلوم هو تا ہے که کسی اشراف کی بیٹیاں هیں ۔"

ایک نے کہا : ''جن ، دبکھو یہ الھڑ۔بھی ہیں ،کچھ نبعور نہیں ہے ۔ بال بھی رخ ہر سے نہیں مثانی میں ۔''

غرصکه اپنی اپنی بولیاں سب بولتے تھے، اور ان کے حسن وجال پر فریفنہ نہے ۔ قالحقیف انہوں نے اپنی بنارف ایسیٰ می کی ٹھی باک کرنیاں آسٹیٹوں دار پہنے ، حمد لیاد تنے میں ڈلیے، ٹاکستین ایک ایک موں کی تھنی چھنے تھیں ، مکر ووے بھا سل کل تاؤہ کے ا نسپہ تملائے عاسقال عير شكت رر و ساء راسيل برتاب تح كه هو اروق الفلا شك قاب اس میں نوشیدہ انہے ، اراستہ اور بیراستہ کر کے آئی تھیں آئے۔

سہرخ نے نہایت سفل سے ان کو کرسی فریب تخت بیٹھلے کو مرحمت فرمائي ، اور براه نوازش و تنقد حال ال كا پوچها ـ دونوں لؤكيان روئے لكين ، تالي آبدار شاهوار اشك متصل أور مسلمال صدف جشم سے ڈھلک کر رخسار پر آنے لگے۔ حوب دھارم دھار روٹیں ۔

سہرخ بے قرار ہوگئی ، اور پاس اپنے بلایا ہے اُن کے حال زار پر

رحم آیا ۔ آنسو ہونجور ، دلاسا دے کر بٹھایا ۔ انہوں نے کہا : '' ہم ہیکل جادو کی بیٹیاں ہیں ، باب اوٹر ماں

همارے رہرو عدم ہونے ، ہم اکیلے رہ گئے ، کوئی روٹی. دینے والا کیا ، خالی سر پر هاته رکهنے والا بھی نه رها ۔ اب محنت و مشقت کرتے میں ، تیرا میرا کام کاج کرکے روثی میسر آئی ہے، کھا کر پڑ رہتے میں ۔ لیکن جوان جہان ہیں ، اور کمچنب بیلا جنڑا ہمارا ایسا ہے جس کے سبب سے ہر سخص آبرو کا ہوا ماں رہنا ہے ، مردوثے ناکتے جھالکنے ہیں ، آوازے کستے ہیں ۔ غریب سمجھ کو ہر شخص جو ہاتا ہے سو کہہ لیتا ہے۔ لہذا ہم آپ کے پاس آئے میں کہ مینی کیزی میرٹورلٹرمائے۔ اور رہدا اور بری مشرکا مااکرد کرا دیمیز کہ ہم کو انہیں کا سر بسند ہے۔ ان کا کاروبار کریں گے ، اور سرد شیکھیں گے۔ آپ کے لوبائے ہے اگر وہ مدیر کہ این کو مثالیت ہے۔''

یسینی ۵۰ او اس کر سرح کی و ده اور ورق عصل کی جائیہ کیا اور اور اختر اس کی خراب سے دیکھا کہ در کر الیس کی طرف ستوجہ ہوا اور انجاز سورت میں ، جیانات امیری آئی جی ، سلم مرتاج کہ کیا گیاں جورت میں ، جیانات امیری آئی جی ، سلم مرتاج کہ گیائی اور جوری جوانیوں میں امیں بڑی میں ، جیائی جائیں بی ان کی ہے ، برج برج افراق ان مورتیم بر مسلموں کے میٹائی بڑی جی کیا کے باتے رحا اور جو کھی کے جو کے معران آخا ہوا ہے کہا کے باتے رحا اور حرض بورا ہوا کہ کا مے ملک سرخ ، جری اکن یہ دیر برد امیا اور موش بورا ہوا کہ ''اے ملک سرخ ، جری اکن یہ دیر برد برای کیا ہوا کہ ''اے ملک سرخ ، جری اکن یہ دیر بردی کیا کہ ویا دو کیلے کردی کرد

ادهر برق مشر نے کہا : "احضور ملاحظه قرمائیں کی جو کچھ ان کی کیفیت موکی ، دس می بانچ روز میں شاہ طلسم کا مقابلہ کرس کی ، اور طلسم کی جو برانین ہیں ان کا جواب ہیں دیں گی ۔ میرے ساتھ دشے بائیں چھکا کریں گی ، اور آپ کے لشکر میں بمبھ میںت تین برق ھو جائیں گی" ۔

میرغ نے کہا : "ان کو اپنے ساتھ خمیے میں بے جاؤ۔ سرکلا سے خرچ ان کے آپ خووش کا ملے گا۔ لیکن سحر سکھانے میں ان کو مارٹا بیٹنا نہیں ۔ یہ سمجھ لو کہ بے ماں باپ کی بچیاں ہیں۔"

برق محشر نے جواب دیا کہ ''اس اپنی بیٹیاں سجھیوں گی ، اور خصوصاً حضور کا درسیان ان کے بارے میں ہے ۔ کوئی ٹکایف کسی طرح کی انہیں ته ہوگی . . '' نصہ کوناء ، رعد اور برق عشر ان کو ہے، اپنے خمیے مبر آئے ... برق عشر نے لڑکیوں کے لئے سندیں اور پلنکڑیاں جواهر کل مجھوادیں ... دونوں سند پر جلوہ کر ہوئیں رعد بھی ان کے باس آخر بیٹھا، اور نظارۂ جیال حور مثال کرنے تھے۔

برق محشر نے کہا: "بیٹا ، تو ان کو اس طرح نظر حسرت سے دیکھتا ہے کہ بس نہیں نیزا جو نگاھوں سے انہیں پی لے ۔"

وعد نے ہواب دیا کہ ''اماں جان ، تم ماں ہو ۔ تم ہے کیا بردہ ہے ؟ میرا دل ان پر آ گیا ہے !'' یہ کہہ کر ماں کی گردن میں ہانہ ڈال کر لاڈ کرنے لگا کہ ''میری امان ، تیرے صدلے ، تیرے قربان۔''

رعد ماں کے غمیہ کرنے سے پاؤں پر گرا اور لوٹنے لگا کہ ''آپ اس مقدمے میں نه بوائے میں جانوں اور یہ جانیں ۔'' برق محشر آخر ماں ہے ، اس کے حال پر رحم کہا کر چپ

ہو رہی - مگر بمزید امتیاط خود بھی لڑکیوں کے باس آ کر بیٹھی کہ شاید رعد ان کو ستائے، اور یہ ناراض ہو جائیں - اور ادھر صر سر بھی رعد کی بے قراریاں دیکھ کر گھیزائی کہ سیادا یہ

ہم پر دست درازی کرمے تو ہم کچھ اس کا نہ کر سکیں گے۔

یہ سوج کر اپنے ہاس سے ایک بیشہ نکالا ، اور برق ہے گویا موٹیں کہ ''هم سعر تو جانتے نہیں ہیں لیکن یہ انڈا ہے ، هم نے ایک جکہ ہر بڑا پایا ہے . . . اس میں عجیب خوشبوئیں آتی ہیں۔''

رعد نے کہا : "لاؤ میں دیکھوں ۔"

صرصر نے اس کو حوالے کیا۔ رعد نے کہا: ''تم بھی انڈا دنینے لکیں ؟''

لڑکیاں ہولیں : "تم ٹھٹھے بازی کرتے ہو ۔"

عرص ہویں . م عہدے ہری عرے مو ۔ برق نے کہا : "بیٹا ، تم نے ان سے کیا کہا ؟"

رمد نے مال کو تو جواب نہ دیا، مرکر مارے منسی کے پیٹ پکڑ کر لوٹنے لگا، اور وہ بیشہ آپ بھی سوئکھا، اور مال کے انھیں ہے لگا دیا۔ اس میں غضب کی ہے ہوئی تھی، دونوں سوٹکھتے جی ہے ہوئی ہو گئے۔

(جلد اول)

☆ ☆ ☆

چلّو میں الّو

 قبل و دل اینبر - مور سر کنان فرید دارالمدارت شامی کو پینجا ۔ پیان ہے اطار عمد کو اس پاخ کی خواد کہ جبان سامان دعوں ایدال ہؤا ہے ، جائے دیکھا - مور بھی انہیں کے ساتھ باتھ اس پاخ دیر آنا ، بیان بڑا سامان اور جمیل خطاعات دیکھا ، . . فوش مکان چھیا ہے ، اجاراک سند پر بھا ہے ، سامنے اعم دورا ہے ۔ سامان خطار داری میں مصروف ہے ۔ عجب طرح کا سان بندھا ہے ، جام تراب چو رہا ہے . . .

یس عمرو به غیال کرکے لسی بردے کی جانب آیا ، اور ٹیمرا رہا کہ ایک کہاری وہاں ہے کسی کام کو باہر کالی ۔ عمرو نے اس ہےکہا کہ ماری بی بی بادشاہ کی بی بی باس ملازم ہیں۔ ڈرا انہیں بلا دو ''

کمپاری نے کہا : ''اس پردے میں شہزادی لسر بن علیہ بن مو ، دختر بادشاء نانج دکھنے آئی ہیں، اور پی پی بادشاء کی علیجہ دوسرے کمرے میں بھی، و حال بین نجی جاسکتی ہے تم و جو ساسنے داعی طرف کوکسرہ بنا ہے ، و مان جا کر ایش زوجہ کو دریافت کرو ۔'' صور متر کمیا : اعجاء ''الور دادان بے خدمہ هؤا اور سبحہ یکا ارسید یک کمان براجہ در کھیا ہے ۔ میکن کے سرک کمیا کے درخت کے درخت

یهاں نسربن نے جو پردہ آٹھایا ،کوئا دیا پایا ۔ چاھا کہ پردے کو چھوڑ دے مگر عمرو نے کہا : ''ااب ہے شرط ؟ بادشاہ سے کہہ دوںکہ پھاں جو عورتیں ہیں وہ اجلال جادو سے اشارے کوئی ہیں۔''

سلکه بدس کر دم بنود ہوگی کہ سفوم موتا ہے اس مرد غیم مصادر کے در میں المراب نے دیکھا کہ خیمی السائر نے دیکھا کہ در میں المراب غیر کیکھا کہ در میں المراب غیر کیکھا کہ میں جائز ہے دیکھا کہ میں المراب خیر المراب خیران اور فارا دے کہ میں میں میں المراب خیران اور المراب کیکھو المراب کی میں المراب کی المراب کی میں المراب کی المراب کی میں المراب کی میں میں کہ میں المراب کی المراب کی میں المراب کی کو بھی ان سائے الم

عمرو یاس آیا - اجلال چمنستان میں باغ کے بے جاکر کہنے لگا :

"سیاں مرد مے آپ نے مجھے کیوں اشارے سے بلایا مے ؟

عمرو نے دعا دینا شروع کی اور کہا ''اے بادشاء عالی وقار ، یہ غلام دادا ملکہ نسرین عنبریں مو کا ہے ، اور ملکہ کو میں نے گودیوں میں پالا ہے ، اور اب ملکه بجھ سے کوئی امر پوشیدہ نہیں کرتی ہیں ، اور ملکہ آپ پر فریفتہ ہوئی ہیں ، اور کہلا بھیجا ہے کہ اگر آپ میرے عاشق ہیں تو ایک مکان میرے باپ سے کہ کر الگ خالی کر لیجئے ، اور و ہاں آپ ہوں اور وہ ساحر جو بڑے معتبر اور اور آپ کے خیر خواہ عول وہ عول ، اور کوئی نه عو ۔ بس ان ساحروں کو بھیجئے کہ بزور سعراڑتے ہوئے آئیں ، اور میں کوٹھے ہر اسی مکان کے سوئی هونکی ، میرا پلنگ اٹھا ہے جائیں ۔ رات بھر میں تمہارے پاس رهوں ، اور صبح هوتے پھر میرا پلنگ اسی جگه پپنجا دیں ۔ یہی ہاتیں کہنے کو میں نے آپ کو بلایا تھا ۔ اب فرمائیے که کب ملکه کو بلوائیر گا ، میں سلکہ سے بیان کروں کہ اس دن وہ کوٹھر بر سوئيں ـ

اجلال یه پیام سن کر ایسا خوش ہؤا که گلے سے اپنے مالا موتیوں کا اتار کر مردمے کو دیا ، اور کہا : "میں تبھے مالا مال کروں گا ۔ تو ملکه سے کہ دینا که میرا بھی تمہاری فرقت میں حال غیر ہے۔ میں آج مکان خالی کرا نوں گا ، اور ملکہ کوٹھے پر آرام كرين - مين بلوالون گا. "

یہ وعدہ جب ہو گیا ، عمرو نے کہا ؛ ''اچھا جائیے ، اور مکان

خالی کرانے کی تدبیر کیجئے ۔ "

اجلال نهابت مسرور هو کر بهرا ، اور محفل میں آکر تاج دیکھنے لكا ـ ليكن عمرو وهان سے بهركر اسى بردے كے پاس آيا ، اور گليم عيارى اوڑھ کر اندر پردے کے گیا۔ و ماں دیکھا که ایک نازئین سه جیین یعنی ملکه نسرین عنبریں مو مع اپنی چند خواصوں کے کرسی پر بیٹھی ناج دبکھتی ہے۔ عمرو نے یہ دیکھ کر گلیم سے اپنے پیر اور دونوں

ھاتھ پاؤں کو کھول دیا (به گلیم اوژ ھنے سے آدسی نظرون سے غائب هو جاتا تھا) آب سارا جسم تو دکھائی نہیں دیتا ، فقط سر اور دست و پا ظاهر هيں۔ اس طرح سے ملكه كے سامنے آيا ، اور كہا : ''سي ہے دھڑکا شہید ھوں ، تم سب کو کھالوں گا ۔"،

ملکه اور خواصوں نے جو یہ صدا سنی ، اور دیکھا کہ ایک سر اور ہاتھ ہاؤں کئے موثے جلے آنے ہیں ، مارے ڈر کے اولدہے منہ زمین ہر کر پڑیں ۔ عمرو نے غبار ہے ہوشی سبد کے منہ پر سل دیا که سب بیهوش هوئیں ، اور جلدی اندر اور باهر سب طرف کے دروازے اس کمرے کے بند کر کے اس جگہ بیٹھ کر ملکہ کیصورت دیکھ دیکھ کے ویسی ہی اپنی صورت بنائی اور ملکہ کے کپڑے اتار كر آپ يهنے ' اور ملكه كو الها كر زنبيل ميں ركھ ليا _

جب اسی طرح سے عمرو درست ہو چکا ، اس وقت خواصوں کو التبلة دفع ہے ہوشی سنگھا کر ہوشیارکیا ۔ جب وہ ہوش میں آئیں ، ملکه کو دیکھا که انبیله سنگھا وہی <u>ہے</u>۔ غرض جب خوب حواس درست هوئے ، کنہنے لگیں که ''اے ملکۂ عالم ، واسطہ غداوند تعالیل ، جلد بہاں سے تشریف سے جلتے ورنہ وہ بلا کھا جائے گی ۔

عمرو جو ملکه کی شکل بنا هوا تها ، کینر لگا که ''دیوالیو، تم سب سے تو میں ھی مضبوط ھوں کہ تم سب بے ھوش ھو گئیں ، اور

میں هوشیار هی رهی -

سب نے کہا : "واری ا جاہے کچھ ھی ھو ، بکر ھہ آپکو بہاں ته ٹھیرنے دیں کے ۔ "

غرض وہ سب عمرو کو ملکہ کے شہمے سے اس طرف کا دروازہ کھول کر اندر ابوان شاھی کے لائیں ۔ عمرو نے دیکھا کہ مکان نہایت آراسته هے ، جایجا کمرے اور شدلشین نعمبر هیں ، بار، دری سراسر خوبی سے اوری ' اوردے ونگ برنگ کے هر دالان کے سرے بر آویزاں هیں'

اسباب شاهانه هر جگه مها ، خوش قطع چلمتین ، دیوار گیریان هین

عمرو نے وہ ان آکر حکم دیا کہ بلنگ میرا آراستہ کرو اور مسند پر زر بچھاؤ - گندون جہان اسون رہنی تھی اس متام کو آرایتہ کرنے انہی ، عمرو پہچان گیا کہ ملکہ جس کی تم صورت نے ہو اس کی یہ خواب کہ ہے ۔ بس اس چکہ جاکر یہ آرام تمام مقیم ہوا کہ کل رات کو حسب وعدۂ اجلال بلائے بام جاکر آرام کروںگا۔

اب یہ نو بیاں ٹیبرنے ہیں ، لیکن حال ڈرا اجلال جادو کا سنو کہ جب یہ وعدہ کر کے چوبدار سے مخال میں آیا ، طبان سے اس نے کہا کہ اس کے کہا کہ جب ابنا بکاؤنگا۔ اس نے کہا کہ جب ابنا بکاؤنگا۔ عمیے ایک مکان کنارے نمبر کے آبادی ہے الک خال کر دیمنے ۔''

سلیمان نے کہا : ''بہت اچھا '' اور اسی وقت حکم دیا کہ ایک خانہ باغ باغمائے تناہی سے خالی کر کے آراستہ کیا جائے۔

ہ باغ باغمائے تناہی سے خالی کر کے آراستہ کیا جائے۔ ملازمان شاھی حکم پاتے ہی سرگرم النظام ہوئے، اور ایک

میرونان ساعم میں پر کے خاتی تروم انسام طوح ا اور ایک خانہ باغ کنارے شہر کے خاتی تراہا ، . . بیان ہے عیس و آرام کا وہان جانے لگا . . . اس عرصے میں صبح بھی ہو گئی تھی ، اور سلینان نے جو

اس عرصے میں صبح بھی ہو تھی او اور اسلمان کے جو جلسة دعوت کیا تھا و پر خیاسہ ہؤا۔ اجلال المحمت ہو کرتے اسی خانہ باغ کی طرف چلاء اور ایٹے انسران فوج کو بلا کر حکم دیا کہ تاریب نیا سعر تبار کرنے جاتا ہوں ، تم جب تک میں تہ بلاؤں بیرسے پاس نہ آتا ۔''

نه بلاؤن میرے پاس نه اتا -"

یه کمه کر دو رویتوں کو اپنے که ایک کا نام انتظام
جادو اور دوسرے کا نام متصرم جادو تھا ، همراه لیا اور اس

جادو اور دوسرے کا نام انتظام جادو تھا ، معراہ کیا اور اس باغ سی آیا ۔ دیکھا کہ یہ مختصر سا پاغ نہایت درجہ بھار آگیں ، رشک دہ فردوس بران ہے . . . حاصل کالام ، اجلال بالانے بام آکر ، رات بور کا جاکا تھا ، پلنگ پر سو رہا ۔ وہ دونوں رفیق اس کے باغ میں سیر کرنے لگے ۔ اسی طرح وہ دن تمام ہؤا ۔

اور ادھر عمرو بشكل سَكَمَّ نسرانِ ہے۔ اس روز محل میں کشیزوں ہے بوناک اور زیور ملکه نسران کے پہلنے کا سنگا کر دن بھر آرائش و زیالش میں مصروف رہا ہے بادر گیڑی دن رہے حکم دیا کہ بلنگ ہارا بالالے بام بجیاف کہ جاندنی کی رکینیت

دیکھیں گے ، اور وہیں آزام کویٹکے ۔ بمجرد حکم پلنگ کوٹھے ہر آزاستہ ہڑا ، اور اوٹ بھولوں کمجرد حکم پلنگ کوٹھے ہر آزاستہ ہڑا ، اور اوٹ بھولوں

کے کھڑے کر دام ، گلاب اُور کیوڑے کے قرابوں کے اور عطر کے شیشیوں کے منہ کھول کر رکھ دائے ۔ گل دستے جا جا ، چن دیئے ۔ شرخکہ جملہ طرح کا سابان عیش و انشاط سہا کر دیا ، اور کشیوں نے عرض کیا کہ ''واری ! خواب گلہ حضور کی درست ہے ۔''

اس وقت ملکہ بھنی عمرو ہمراہ کنیزان ماہ بیکر کوٹھے پر آیا اور وہیں کنیزوں سے کچھ میوہ منگا کر کھایا ، اور مسند پر بیٹھا یہ معلوم ہوتا تھا ہے

وه ذکات حسن شب دیتا تها بیثها بام پر ماه بهی سائل کهژا تها چرخ نیلی فام پر

رہ بالدن کی۔ ہر ، ماکہ کے سن کی بیارہ ماتھ پاؤل میں سیلدی اگر ، مانکہ حرور سے بھوی عمیر عالم دکھان تھی ، جاداہ کمکٹان کو راضہ باتان تھی ۔ کانون چکری طرح اس میں باتان جیر خور ہے کے تمامل تھی۔ اس کی طرح پر رات تک مصورف کمیر و العرب جین جی نواز درائش کی مناقب اللیک ہر جائیں ، اور کمبران کرد یافک کے حوالی ۔ لیکن ملکہ بھی معرو خ اس کمبران کرد کی کرد کے جائے جائے ہائے ہائے کا مردی کے اس میر کے مسئول موت کیا ہداتا کہ دیکھتے بردہ خیب ہے کیا طاہم موتا ہے۔ مگر آب اجلال خیہر رات کئے انتظام اور منصرہ اپنے دولوں رفیقوں سے کہا کہ ''بین تم سے ایک بات کہنا ہوں۔ اگر کسی سے ته کمپو گے اور میرا کام رہ دو گے تو مال دیا سے غنی کردوںگا۔ اور کل لنکر کا اپنے سبہ سالار بناؤں گا۔''

انہوں نے کہا کہ ''اگر ارشاد کیجئے تو ہم اپنا سرکاف کر حضور کے قدم پر نثار کریں ، آپ کو جو کچھ ارشاد کرنا ہو فرمائے کہ غلام اسے جا لائیں ، اور یہ راز ہاری زبان سے ہارے کان تک مد مدین کے ''

اجلال خاکسا: "(سرجا ، میں جاهٹر ۔ او سنو ، وی بادا یہ ہے کہ میں ملیان عادری موری دیئر ملک لیسر، عدیری موری عادی ہوای اور وہ میں مجھ پر فریقت ہے ؛ دو اس کے تجھ ہے وہدا کتا ہے کہ انک کان میں ساوری کو بھیج کر تجھ پر لاو ر جانامیہ اس وہ کوٹیو پر کئی کا جائے ہیں کہ میں کا آتا لاؤ ۔ اور اس گوائی اس وہ کوٹیون سوٹی ہوں اس کو انکی اگر ۔ اور اس گوائی پر جو موزون سوٹی ہوں کا کر سر کر کے جہ میں کر دیا گیا بعد المالیا لائے ساتھ کے کسی کی آنکی یہ کیلے ، اور ساتھ کا بعد المالی انہ ہے کسی کی آنکی یہ کیلے ، اور ساتھ کا

انتظام اور سلصرم نے عرض کیا : ''حضور اکنٹی بڑی بات ہے ، اسی وقت علام بجا آورڈی حکم کرتے ہیں ۔''

یہ کہت کر دوئوں حمر بڑھ کے الیے۔ ملکہ نصرون کے کوئیے کے اس بھرون کے ایک ملکہ خواب الزیدی ہے ، ایک بالیم اور ال باشجا رائوں تک جڑھ کے ، درسرا بلک کے لیج لگک رہا ہے ، باشجا رائوں تک جڑھ کے ، درسرا بلک کے لیج لگک رہا ہے ، ہے ، تکمی لئے جیس کی طرح چکتا ہے ۔ جڑوا بائوں کا کہلا ہے ، چوان کی تعدم نے لیس کی چر ، عاتم کجرے کے ، اؤل کسی جاۓ ، جوان کی تعدم نے لیم جر نے کہ کہ کہا کہلا ہے کہ کہ کا کہلا ہے کہ اجلال چشم براہ انتظار رکھتا تھا۔ انہیں دیکھ کر بہت خوتی ہؤا، اور کہا? ''اب تم دولوں جاکر نیج کولھے کے آزام کرو' اور خبردار کسی کو بہاں آنے نہ دینا۔ اور تم بھی بغیر مرے بلائے چاں نہ آنا۔''

وہ دونوں یہ حکم من کر نیجے کوئھے کے اتر گئے . . . اجلال پیاں ملکہ کے تربب آیا ، اور دونه رخ رونن سے سرگایا ۔ شعلۂ برق حدث کہ جک سے نظر اس کی خبرہ ہوئی ، عجب سے نقدا داد نظر آیا کہ پیر للگ نے بھی کسی ایسے نوجوان کو به این همہ کین مالی نہ دیکھا ، ہوگا ، اور گوشن روزگر نے

کسی کے حسن زیبا کا ایسا تذکرہ خوبی نہ نیا ہوگا ایملال کو صورت دیکم کر ہے ہوشی طاری ہوئی ⁴ سکر اپنے تئیں سیمال کر لگا پاؤں ملکہ کے دیائے کہ ایک بار عمرو کروٹ ہے کر بیدار ہوا ⁴ اور کنیزوں کا نام ہے کر پکارا - امیلال کے سر اپنا

عربی او میں اور عرض کیا کہ ہے کہ پہرا ، جاری کے سر بہد قدم ہر رکھ دیا ۔ اور عرض کیا کہ ''کنیزیں تو یہاں نہیں ہیں ' مگر یہ علام تازہ حضور کا حاضر ہے ''

ملکہ نے ایک بار تیموری چڑھا کر اجلال کی طرف دیکھا' اور دویٹه سنبھال کر اٹھی ۔ اور بال بکھرے ہوئے سمیٹ کر جوڑا باندھا اور دونوں ہاؤں کو پلنگ سے لٹکا دیا ۔ اجلال کی جانب سے منہ پھیر لیا ، اس ادائے معشوقانہ کو اجلال دیکھ کُر مرگیا ۔ اور پروانہ وار گرد اس شنع کے پھرا۔

ملکہ نے کیا : ''آخر یہ کیا ماجرا ہے ؟ تم کوئی جن ہو یا آسیب ہو۔ کون ہو ؟ مجھے یہاں کون لایا ہے ؟ یہ مکان کس کا ہے ؟ ''

اجلال نے یہ باتیں سن کر عرض کیا کہ '' اے جان جہاں و اے آوام دل مشافان ' جیا آپ کے دادا جی نے مجھ سے فرمایا ویا حسب الار شاد حضور یہ محلام صل میں لایا ۔ '' اور سب ماجرا چوبدار کی کنکٹر کا یان کیا ۔

سلک یہ حال سن کر مسکرائی ' اور داس کو جیٹ کر اٹھی ' اور کہا ۔ ''الے کا نکارہ ، سامر شعار ، میں اس طرح بیادہ یا اور کم پر الحاق ہوالے کے جات موں ادار مور شیخ الحج ہوالا کو بھی ہے مہ دیکہ تر کسی میز دا داران اور تیری عاشق کا الزام بھی ہر الکا یہ ، دیکہ تر کسی باپ سے کر تے مورک اور میں بات کرے ، اور اس اس کی خبر اپنے باپ سے کر تے الرایب کو اللہ کھائی موں کہ مولتی کا بے انہو ور دلیل کر تے تھلسے ہے گائی در اللہ بھی ہولان کا جاتا تھائی ہولان عین الناموں کے دوالغازی کرتا ہے ' اور برائی ہولیوں کا جاتا ہی کہونا ہے''۔

اجلال یه باتین غمه تاک سن کر فرا ، ستین کرنے لگا که ااے ملکة عالم ، ایک لحمہ بیان تشریف فرسا هوں تاکه میں شرط غدمت بجا لاؤں ، اورپهر مقدور کو خواب گه کی جانب پہنجا دوں ۔''

ملکہ نے کہا ''خدست تو جاکر اپنی والدہ یا ہشیرہ کی کرنا۔ خبردار ! مجھ سے ایسے کلام زبان پر لانے کا تو سزا پائیک''۔

اجلال نے پھر دیت بستہ کیا کہ ''اے ملکہ ' آپ تھوڑی دیر مسند پر جلوہ افکانھوں ۔ میں نظارہ کشن جال کروں ' اور گل جبتی باغ حسن کی کر کے دامن نظارہ بھروں ۔ بمجے حوالے آپ کی صورت دیکھنے کے اور کچھ کام نہیں اے مولس جان عاشقاں و اے شہیشاء غوبان ! میں تیرا ایک ادنیل غلام ہوں۔ '' یہ کہہ کر قدم پر کرا ، اور ملکہ اسکل منت دیکھ کر غرامان خرامان ... آکر مسئد پر بیٹھی ، اور اجلال مائٹر مؤدب بیٹھ گیا۔

اب یه کیفیت ہے که

چوخانه خالی و معشوق مست لاز بود نو انگریست هرآن کس که پاک باز بود

اجلال جب دست ہوس وٹرہاتا ہے ، سلکہ کبھی تیوریاں چڑھاتی ہے ، کبھی روکھی صورت بنائی ہے ، کبھی سسکل بھرتی ہے ، کبھی سسکلرا کر اس کے خرص جان پر بری آفت گرائی ہے ، منجر موج تبسم کا رتحی بنائی ہے ، منگلہ راز و ایاز گرم ہے ، ادھر شوق ، ادھرشرم ہے ۔

جب زیادہ الماج وزاری اجلال کے کی مائکہ نے کہا تھے '' تحقیق ہیں فائے دونری اللہ کے '' تھو خوال دونری کو کہا تھے دونری کو بے محکد وکھنا ہے ۔ نہ شراب انہ کاب ، اور پھر یہ انتخاراب ، سیمان کو ویزی بلائے چین ' مثال ابنا مطالب بائے ہیں۔ سے کے ، مردب میں کائے خود شرف ہونے جیں، اور کھیم بین اور ورنے عب ذوا تھی کائے خود شرف ہونے جیں، اور کھیم بین اور

اجلال به الاین می کر شریعه هوا ۱ اور دل بین سوچاک ملکه حج کشی که ، شراب فالم میسای کرد که به سرک به کرد به منت بداک که از دری کارو در آرائی که این بین منته پیدار می کری در دین می چاره دفدار می می دولان می نام می آن کرد که از کرک کشید در اس که رو اداری کرک که این کاب که این که کاب کاب کرد با دیداد می در در اس دولان اسرک که با داده که که با دیداد که که که بین نام کر که با دیداد که که بین در اس دولین که با داده می ماندر می داشتی این در که با داد داده میش در در در دیداد میشد.



ملکہ نے وہ جام دست نازک میں لیا ؟ اور مند پھیزا کر آمازیوری چڑھا کر ، مسکل بھر کر لیون سے انگایا ، اور اپنا مند پنا کر ساوی شراب اجلال پر بھیلک دی ' اور کہا ، ''یہ شراب میرے کام کی نہیں ۔ افسوس ہےکہ تو بادشاہ کہلاتا ہے مگر لکے کا ٹھرا بینا ہے ، لیک دو بھی اس سے اچھا ہوتا ہے ۔''

بسہ وہ بھی س سے اچھ سوں ہے ۔ اجلال نے عرض کیا کہ ''اے ملکہ ، بیان میرا ملک و مال نہیں ۔ آپ ہی کے باپ نے جو سے خانہ بھجوا دیا ہے وہی تصرف

ملکه نے کہا کد"بادشا هوں کو سب جگه همد نعیت سہا ہے ع

نعم به کور و دشت و بابال غرب لیست اگر تو میرے آغ کے لاے مصام کرے معمد شراب کیکا کینیودار آئیا تو کیا مشکل تھا ؟ دیگر تھی سرائے اپنے مطاب کے نسی بات کا دخیال کے بتایا کا برای کیل تم رہنے ابی عرب سے کا اور جاستشرات به کمیہ کر ایک کیل تم رہنے ابی عرب سے کا اور جاستشرات ہے تھر کر اس تھی ہے جد نظرے مالم میں ٹائے کہ ویک خدرات کا ہے تاہیل کے دیا تھا رفحانا ، اور کیا یا ۔ اس میں ماہی گری کریا ممارا کا مے ۔ یہ جام عالی معارے ماہی تھی تو کر در بہاتا اپنی کہ چنم میں انگیا تھی ہے دیا ہے کہ کہ کا کہ ویک میں مور در مشرے ور جام اس کی اس کے عالیے کے کہ کے کا اور کو کری کال میں جو مدرت ہے مور جام اس کی ایک اوراک کو رہے کری کال میں جو مدرت کی مور مدرت ہے بڑی تھر تیز شراب بیش ہورکہ میں تو اس کے بات کا بہ کہ کے جو کہا تا اور کہا : "الی میکہ کا بڑی تھر تیز شراب بیش ہورکہ میں تو اس کے اس میلگا ہے میں کہ می خود مور کے اور کہا : "الی میکہ ا

ملکہ نے کہا : ''ڈرا اٹھ کر ٹملو ، فرجت ماصل ہوگی ، آورہ عجب مزا یہ شراب دکھائے گی۔''

اجلال اٹھا ، اور دو قدم چلا تھا که مؤا سنه پر جو لگی ہے موش مو کر گرا۔ (جلد اول)

> 샾 샾

بگ آگے بت رہے

طبل جنگ بجا ... سب لشکر خبردار ، چھوٹا بڑا ، بهادر و نامور هوشیار هؤا که دم سعر ملک الموت کی گرم بازاری ہے ، قد جال کی خریداری ہے ، سرتن سے جدا هوں کے ، هار زخموں کے بٹیں گے۔ اج بادشاہ نے سوبرے سے دربار برغاست فرمایا۔ هر ایک سردار اپنی اپنی بارگله میں آیا۔ تیاری حرب و ضرب کی شروع هوئی ، تلوارین صفل و ممغل هونے لگیں۔ کمانیں سینک کر درست کی جانے لگیں۔ جادر رزم و پیکار کی تدبیر سوچتے تھے ، بزدے گھبرائے هوئے منه نوپتے تھے۔ منجلے جو تھے مشتاقاته مورچوں کو نمور کر کے ، ہنس ہنس کر رزمگہ کو دیکھتے بھرتے، تامرد لمبي هونے كا طور سوچتے ، جرار ژره ، بيامه ، خود ، پكتر درست کرتے تھے ، چہروں پر سرخی چھائی تھی ، نامردوں کے منه پر هوائی تھی . . . دو پہر رات سے دونوں لشکروں کے تنیب نکل کر شجاعوں کو ترغیب جنگ دلاتے تھے ... غرضکه چار پھر رات یهی هنگاسه رها ...

دم حر لشکر جابنین سے خیل خیل ، ذیل ذیل ، گروہ گروہ ، فشوں فشوں ، میدان کارزار میں مسلع و مکمل آنے لگے۔ اور امیر با توقیر ... فریضه نماز سعر ادا کر کے درود و وظائف میں مشغول هوئے' اور دست دعا اٹھا کر دعائے تنح و ظفر درگاہ رب الاکبر میں کرتے تھے ... غرض ان اسلحه کو زیب جسم فرما کر مسجد سے صاحب قران

برآمد ہوئے . . . امیر گردن توسن پر انگشت شہادت سے " یا علی " لكه كر ' حلقه ركاب سين ... باؤن ركه كر ايال بر هاته ڈال كر گھوڑے کی بیٹھ پر جلوہ فرما ہوئے۔ جلوہ دار نے دامن قبا درست کیا ، يسم الله كا شور بلند هؤا ـ غرض دست راست سين نيزة دوسر اژدها بیکر ، بائیں میں عنان مرکب وشک صر صر سے کر ناد علی پڑھا ، گھوڑے کو سمینز کیا۔ سب سردار بھی اپنی اپنی فوج میدان رزم گاہ کی طرف بھیج کر امیر کی غدست سیں حاضر ہوئے ... انہیں ہے کر امیر در دولت آستان بارگاہ ظلرانلہ جہاں بناہ ... پر حاضر ہوئے اور منتظر آمد سلطانی جلوہ خانے میں ٹھیرے کہ بکابک عیش محل ڈبوڑھی کا بردہ زنبوری چرخی بر کھنجا ، صدا غرائے کی بلند هوئی ، اور انتظام آمد بادشاء هونے لگا۔ اول بارہ ہزار طفلان ماہ پیکر ، لباس عمدہ پر زر پہنے ہوئے ، ھاتھوں میں کڑے سونے کے بڑے ، لونے لخلخے کے لئے ، عبود عتبر ان پر جهولکتے نکلے - بھر عزارہا بنج شاخے والیاں طلائی و نقرئی ينج شاخے لئے وردياں سرخ سرخ زيب جسم کئے نکابي ، پھر كنول بردارنیاں کنول بلوریں منتش لئے پیدا هوئیں - بهر هزارها لواب ، فاظر ، خواجه سرا انتظام كرتے گذرے ، اور تخت شاهى كو خادمان محل کهیرے ، بادشاء تخت پر دوار ، کمهاریاں پیاریاں پیاریاں ، لمنگے قیمت کے مملکے چنے ، عاتھوں میں کڑے مگردھان پڑے -کانوں میں بانے، ناز و انداز هر ایک کے نرائے ، جسم گدوایا ، شباب چهایا ، تمنے اور مچهلیاں سروں پر لکائے ، تخت کو اٹھائے ظاهر هوأي ، مردف بسم الله الرحمن الرحيم لكارے ـ امير أور سب سردار مجراگه بر جا کر کھڑے ھوئے۔ ادھر شاہ کی صورت زیبا نظر آئی ، ادھر سب نے گردن پنے تسلیم جھکائی ۔ مردوا پکارا : "بادشاہ سہایلی ، سلطان جميان ! نگاه رويرو ! حمزه صاحب قران!'' بافتام نے قاتم آنیا کے وقاتیا ، ماہی برائی نے والین عراکیا۔ تعالی غائداً نے سے ایک ان کیا کہ بحک کا بھاری فال میں عم ایس اسلیم کر کے بیٹی و بھر سے دواروں کا عیرا اور ساج ہوا ایس اسلیم کر کی بیٹیم نے دورا کے ایکا تعالی تعالی اور بالمبتداً نے شکمیوار وحرث کا تاجا سب دورا سوار موترکی تحق شامی بالمبتداً نے شکمیوار حرث کا تاجا سب دورا سوار موترکی تحق شامی معادل کے سے کر والے - فائکر پر جوب بڑی . ان سے تاکی ۔ ان تیپ گڑکا

آنے سے دونوں لشکروں کے کرہ ہوا کرہ خاک بنا ،گاد زمین کا اس ہلچل سے سبنہ جاک تھا ۔ طائر آشیانہ بھوے۔ صحرانے وزم میں خوف سے ہر ایک کے ہاتھ ہاؤں بھونے . . .

آش کا بیاه کار میشار افتی ، اور بیان کار آزار بست و پند خبار آگر نگی کی - کشی با بیرا ، خبی و طرح کی کر دوب کیا -بیان (کابا آن میں افتی اور کیمی کمین که کو دوب کیا -چیلائی ، میاری ، درست کیا کر زین آزایش کا اسال اینان پیر موادی کی اینان کی این افتی در ایک منه عراجه منشر کا پیر موادی کار اینان کیا اینان میآوادی کی با بیرا ، اینان میشار کا کارمت کمر نے اگائی اسے کاور میں انگری ، ایشار میشار کیا کارمت کم نے اگائی اسے کاور میں انگری کار بیادا کی ایشار کار که اداق ایشار نے بارز میاردوں کی گھا کو غربا دیا ، کیا کہ اداق ایشار نے بارز میاردوں کی گھا کو غربا دیا ، میسا نے خوانگ آن میں دریا گائی میں دریان کیاں دی ۔

صف آزائی شروع ہوئی - میبنہ و میسرہ و تلب و جلاح و باللہ و کمیں کا، چودہ مغیری مثل مد مکتنز کے آزاشتہ ہوئیں۔ سمواوں کے آگے بیادے ، جنگ کے آمادے ، دیوار فوج تھے۔ سموار دیائی نشکر میں موج در موج تھے۔ گھوڑے برابر برابر تھوٹئی سے تھوٹئی ؛ پائیے سے بانیا ، دم سے دم ، سم سے سم ملائے نے۔ افجہ جو آگے الام آتا تھا اے بیجھے کو طالے تھے ،گلیٹے ہوئے کو آگے اٹوائے تھے ۔ دم بدہ ما ہمارے روزس بججے تھے۔ مالے الف ہوئے تھے کہ کیاکہ لنتائے عمومی آنواز اور آک کے کے لائے مرود انواز کہ لے اپنی دستاویں بالدھے تھے ، رنکیں لیاس زویب ' فات کا کہ' انہوں کے بالدان داکنش سرود بھا کر مذہب دایا نے دن کالی کہ بعد بایداروں کو سائل کہ

> ''اے سنہان تبہ سننف سپیر غدار تا یہ کے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار آیے فاعتبرو یہا اولی الابصار پڑھو ہو خراے میں اگر قصر فریدوں کے گزار

اے چاہزان ، نہ تریان ہے دہ سام ہے ، نہ میصہ مستی پر ثبتان زال خون آتام ہے ، ہرزو رہا تہ بیرن ہے : اس بابندی و بستی پر استعد بار روئین تن ہے ۔ کہنے چاہر من مثکی، تبدئن توہران، ہرست مستان ، پر لگٹ نے چیئم زون تہ خاک کئے ۔ مگر جرات سے نام باق ہے ، خر ایک کا ذکر شجاعت کالی ہے ۔ لائل حسن اتانی

دور مجنوں گزشت و نوبت ماست ۔ ہر کرا پنج روز لوبت اوست تلوار کی آنج مشہور ہے ، گیلے سوکنے دونوں جلتے ہیں۔

سروگردن میں لاگ ہے ' ہیں غضب کی آگ ہے ۔ زندگی دونوں کا نام ہے ۔ نام کرلو ۔ اے نوجوانو ، لؤ بھڑ کر سرخ رو ہو ۔ جس کا نلم ڈگ جائے کا وہ بھر کجیں آبرو نہ ہائیگا ۔

م ڈگ جائے کا وہ پھر کمیں آبرو نہ ہائیگا ۔ لوہا ٹوہا سب کمیں اور ٹوہا بری بلائے یک آگے بت رہے اور یک پاچھے بت جائے''

عرض به کمه کر نقیب میدان سے لکلے ، اور به صدا دلیروں'

نیستان شجاعت کے شیروں کو شراب پر تکال ہوئی۔ بیادری کا نشہ آگیا ، آنکھیں ہر ایک کی لال ہوئیں ، قبضہ ہائے تسشیر چوسنے

دہنی طرف کو دور تک دیہات کے باغ دکھائی دیتے ، امریوں میں جھولے بڑے ' کولٹیں ہولتیں ' بہیسے شور کرتے' مور کوک ہے۔ سانے جنگل میں جھیلی برآپ ، تالاب بلب ، چتر کرداب ماریے ہوئے انواکعلم ہوئے ، شکاؤاوں کی بایں باؤی، کوکابل کرکرانا پھولا ہمواء خالز ہمولموں کے کول کے افوال افرات کے کہتوں میں گرتے۔ ایک سعت کو کھیت دہانوں کے سرسیز لبطہے ۔ برابر بانس وائی اور بولوں اور تھوہؤ کا ہشتہ دیا ہوا ۔ ڈھیکل جاتی 'کسان سینانی کرنے

(جلد سوم)

* * *

اجهے گھر يعانه ديا

ان دواوں عاوروں نے لاکھ لاکھ قصد کیا کہ اندر جائیں ' عکن نہ فوا۔ اس وقت چالاک نے کہا : "میں قسم کھاچکا موں ، اسی جلیے میر کھی کر اس ساجر کو ماروں گا۔" یہ کہہ کر الگ آپک گوشے میں گیا اور ابواللتے سے کہا : "تم ایک ضمیفہ ی۔ صورت بنو ۔"

و ، پوسیه الرفاه والآن این مورت یا کمکر موی هر فی مورد موسک سرطیه و به بیان کردی و با بیان کردی و با بیان کمکر مورد دی گرفت کا بروان ، بالانهو دی بی گرد برای اکرونی مان می بیان می بیان کمکر به بالات می مورد بیان کمکر مورد به بالات می مورد بنا اس کی بسته کی بهر آب ایک وزن کمرس اسیده و میمه این ترک بنا اس کی بسته کی بهر آب ایک وزن کمرس اسیده و میمه این ترک برایک مهم بیان این اس کمی با بیان می می کمل می بیان می کمل می است و بیان برایک می بیان می کمل می است کمی کمل کمی در این اس می کمل می بیان می کمل می است و بیان برایک می بیان می کمل می استان کمی کمل می در انتران می کمل می در انتران می کمل می در انتران می کمل می در انتران کمی در در انتران کمی در انتران کمی در انتران کمی در انتران کمی در در انتران کمی در انتران کھائے قریب ۔ باؤہ پر جوا ہر کے اگے' بازار حسن ہر جن سے سے۔ اس طرح محرق جر جواہم ہوکر ایک چادر سفید سر سے با تک اوڑھی' سب بلان جرالیا ، اور بڑھیا کو آگے کرتے بیچھے پیچھے چلام۔ گل کرچوں کو لم کرکے فلنے کے الفر جو سرا بنی ہے ، وصان آیا ۔ بڑھیا ہے پکر کر کہا : ''کریں ائرے کا ایکانا میلگا'''

پھڑ اور عملی کے حیری اور میں اور بھٹیاری اور بھٹیاری اور بھٹیاروں نے بلانا شروع کیا ۔ ایک نے کہا : ''بڑی پی ، ادھر آؤ۔ ھم بہت اچھا مکان دیں ۔ اس میں کوٹھری

''بڑی پی ، ادھر آؤ۔ ھم بہت اچھا مکان دیں۔ اس میں کوٹھری بھی ہے۔'' بھی جے۔'' دوسری نے کہا : ''امیرے بیان ٹھیرو ۔ مسافر کم ھیں' تنہائی

ہے ، چیز کی مفاظت رہیگی ۔'' تیسری نے آتے ہی بڑھیا کے ہاتھ سے گلھڑی اور ہٹاری پان

سیسری کے اے می ہر ہوا کے سابھ سے سھری اور ایسری اِن کی لی ، اور کہا : '' آؤ ، میں تمہیں بہت اچھی جگہ دوں کی کہ گوشے میں ہے ۔ زنالہ تمہارے ساتھ ہے ، پردہ رہے کا ''۔'

غرض که یه دونوں اس کے ساتھ جاکر ایک کوٹیوی میں ٹھیرے - بھٹاری نے چراع جلدی ہے روشن کیا ، پانی کا گھڑا بھر کر رکھ دیا ، جارہائی بھی بجھا دی - بڑھیا کانکھ کر بیٹھی ، اور اس

کر رائع دیا ، برابرائی میں جما دی ۔ دیا کاکٹھ کر بلغی ، اور اس کی خوار اگر ، جانور کی آنکہ ورفر جس جبھیک گئی۔ گھردا کر ایرو عتجہ ہوکر دیکھنے گی۔ ایک کیم من مورت جاکر بھائوں ہے کہا : اس کے کہا تھیے گئی۔ رائع کے بھائوں کو جاکر بھائوں ہے کہا : اس کے کہا تھیے کہ کہا ہے۔ جمائع کون کے ، با وارز کی میں کے حجری عاش ایس کے کہا وار کے کہ جمائع کون کر آن۔ بڑھا تو بھتے حالات ہے۔

الهثیارے نے کما : "اجا ، باتوں باتوں میں پوچھ تو کیا ماجرا ہے۔"

بس بیٹیاری بیٹ پکڑے دوؤی آئی۔ دیکھا تو بڑھیا بٹاری کھوے کیا کو کھا رہی جے یہ بھی بیلھ کئی۔ ٹرھانے اسکو بھی کمباکو دی، اور کہا: ''امیں سوق ہوں، تیکک بہت کئی ہوں سہتران، دو کھؤی رات ٹڑکے سے مجھ کو جگا دینا، اور میں تمھ کر دیسے زیادہ دوں گی - بیرا حال کسے سے ذکر نہ کرنا ہ''

بھٹیاری اس ممانعت سے سنجھ کئی کہ بے شک اس میں کچھ بھید ہے ، لیکن بظاہر بولی کہ ''نہیں ، میں بھلا کس سے کمیوں گی ؟ ہم لوگن کا ، بی بی ، یہ طریق نہیں ۔''

غرض کہ بڑھیا نے اپہا کر تغیر خواب بلندگی، اور اس نوجوان نے چیکے چیکے رونا شروع کیا ، بھٹیاری نے پاس آکر ہلائیں اپنی ، اور کہا : ''بی پی رووت کیوں ہو ؟''

اس اللازين عـ تمها إ "بين مقدوم بهل ما نالسب ، كما إلما حال المناصب ، كما إلما حال المناصب ، كما إلما حال كرد في عام و المناصب من مع والمناصب من مع والمناصب كرد ألما ويقال كالمرف كرد مين المناصب كردا على عمر في المناصب كردا على المناصب كردا على المناصب كردا والمناصب كردا والمناص

بهثیارا سارا ماجرا سن کر بولا : ''گهبرا نهیں ، دیکھ تو سیں کیا کرتا ہوں ۔''

یه کمیه کر اس وقت کوتوان قند کے باس کیا اور کنیا:

"منا مشعور کو خلاص تروی کی براہم ایک بارہ یا ایک بارہ ایک اور اس ایک براہم کی بر

س ایسا کچھ سبجہ کر ان دولوں کو ہے کر چاھا کہ روانہ ہو ، اس الازین کے خار '' بیںکچھ پھر کو موں تین ہو کر کو لوال چیوٹرے بین جائز رمون ۔ کام عمر لو کون کے طبیح سون کہ یہ ایسی چیر جو تھائے پر بکڑی گئی تینی ، اور دوسرے ، وطان کیسی بلغ ، کیسی نه بلخ ۔ بین ہوان جیان ، غیر مردوں میں بھلا بیرا لھکتا کیاں ا امان ، اگر خطا وند کے پاس نے چلو توکیل جیسے پھلا بیرا کیونکہ اس کی زبارت کو سبھی آنے میں۔ وہ پیدا کرنے والا ہے ، اس سے شرم کیسی ؟ " یہ کمپہ کر اس بھٹیاری کا آنجل پکڑ کر کہا ۔"تو میا ، تو میری سال کبھی کی ہے ۔ میم کو اس وقت اکہلا له چھوڑ ، چری ، میری آرو ویالی رہے گی ۔"

بس بھٹیاری نے اس کو گلے لگا لیا ، اور کہا : ''بیٹا ، میں تیر ہے ساتھ ھوں ، تو کیوں گھبراتی ہے ؟''

اس نے چپکے سے کہا : "میں اور بھی کچھ تجھ کو دوں گی ۔"

کو توال نے عرض کی که ''وہ عورت بہت ماحب عصبت ہے ، کو توالی میں رہنا گوارا نہیں کرتی ہے ، اور دیدار غداولد کی مشتاق ہے ، اور واقعی کال درجہ خوبصورت ہے اور میں نے سرا میں با کو توالی میں ان کا رہنا خابسہ نہیں سمجھا ۔ بی ماضر لایا موں ۔''

بختیارک نے حکم دیا کہ ''اچھا ، سامنے لاؤ۔ دیکھیں کیا نیفیت ہے۔''

بیت ہے۔ اخکر وغیرہ بد مستیاں کر رہے تھے۔عورت خوبصورت سنتے

ھی ہونے : ''جلد لاؤ ۔''

کوټوال ئے ان کو روبرو بالایا - اس ناؤنین ئے دوپلہ ھاکر خداوند کے گرد پیوزان شروع کہا اور سیخہ کیا ، بالاین پاپ ۔ یہ نو اس کرشنے میں مصروف ہوئی ، ایکل الحکر وغیرہ نے چو اس کے چیرہ ڈیوا پر ناملر کی ، دیکھا کہ ایک مالہ اللہ ، حور آلما ، ارفیت دہ پورم خوب روبالی ، سرداز خربان جہاں ، راحت دہ جان مائنانی ہے ۔ جس کے ایک الکہ تار مو کی تیت میں ملک تاثار وخین روان ہے ۔

ہاتکی ہاتکی اداء نخصب ہائیں وہ آکٹر ، وہ تنی تنی گائیں آٹکھ میں سحر کی لاگوٹ ہے بات میں قبیر کی بناوٹ ہے بون ہندھی ہے دوائر کی گائی دل میں چبھن<u>ی م</u>انو کسچھائی کی

اخکر دیکھتے ہی فریفتہ ہؤا ، اور بختیارک سے کہا : '' اس کو بحیر خداوند سے دلوادو ۔''

سو بھیے عداوند سے داوادو ۔ '' بختیارک نے خداوند سے کہا کہ ''انمگر اس پر مائل ہا! ہے ،

اس کو حوالے کرو ۔'' لفا نے پہلے سارا ماجرا اس فازنین سے بوجھا ۔ بھر کو توال کو

رخصت کیا ، اور بڑھیا کر حکم دیا کہ بے جاکر تید کر ۔ کوتوال بڑھیا کو بے کر چلا ۔ اور اس نازک بدن کو لفائے

اپنے پاس بلایا کہ ''اے بندگی تعرت ، میرے یاس آ۔'' چالاک یہ ناز و انداز کمر کو نے کو بل دے کر بہزاراں

غنج و دلال قریب جاکر بیٹھا ۔ خداولد نے پیٹھ پر ہاتھ رکھا ، اور فرمایا کہ ''ہم نے تجھ کو اغکر، کے ساتھ منسوب کیا کہ وہ ہارا سبه سالار قدرت ہے ۔''

، سر سرک ہے۔ اس بری بیکرنے شرماکر نیجی نظر کوتے عرض کیا کہ العضور کو میرا اختیار ہے۔ اس بیڈیاری کو کچھ انعام دلوا دیجئے۔ میرا اکہ اس سے نے اچنز ۔'' نتا نے اعکر نے کہا : '' اس کی فربائش پوری کرو ۔'' اس نے کئی ہزار روپے نےکر اک نے لیا ، بھٹاری مثالی دے کر چلی کی میں بعد تو دیلے سرخ شروع خوا۔۔۔ چالاک۔۔۔ بعد چرائے ، آنکیو، جیکلے ، دیکا خوا پہلیا ہے ، اور کشکیوں نے گذرگر کرمیںکیمی دیکھ لینا ہے ، اور اس کا بھی یہ خال ہے ۔۔۔ ٹیرمکٹر چوز ، مدیوری کا کھیا گئے ، دیکھ محکول کے سے کے

شرسکیں چتون ، مدبھری اکھیاں خاک میں ہم کو ملائیں گی کیا بعد لکھیں ٹیجی نیجی اوپر اوپر جائیں گیا ہر چند کہ بے چین ہورہا ہے ، سکر بلعاظ اس کے کہ عداوند

هر چند که بے چین هورها ہے ، سعر بلحاظ اس نے که عمداوید سامنے هیں ، اس کو هائه نہیں لگاتا ہے ۔ اس وقت بختیارک اس کا سیلان خاطر دیکھ کر گویا ہؤا کہ

''بارہ دری میں جاکر آرام کرو ، میں اسکو بھی بھیجنا ہوں ۔'' اس نے کہا : ''ملک جی ، یہ عورت ناکنخدا ہے ، اور بہاں

صدھا ادسیون کا مجمع ہے۔ ایسا نہ ہوکہ خداوند اس حرکت ہے جا ہے ناراض ہوں ۔'' سلیان نے کہا : ''بہ سج کہتے ہو ۔ یہ کون موتع ہے کہ ہزاروں

آدمیوں کے سر پر غل و متاکبہ مجواق ، اور پھر اسی کو اپنی جورو بناؤ - اب تم کو مل چکی ہے - جلدی کیا ہے ؟ مبرج قربب ہے' اپنے خمیے میں نے جانا ، جو جاہلا کرنا ۔''

خیح میں نے جانا ، جو چاہٹا کرنا ۔'' انحکر چپ ہورہا صبح ہوتے ہی انحکر نے بھی محانے میں معشوق کو سوار کرتے اپلے خیے میں لا اتارا ...

یہ بین مستوں ہو صور نرخ اپنے جیے بین 3 ادارا ... انجر نشخ سے مرحار آتے ہی اس ماہ پیر کے لیٹنز لگا ۔ ہاتھ پکڑ کر بلٹک لا ا ، چاھا کہ لٹانے بکر اس کل بیش نے کہا : انجرہ تو -1 ، کہتے کر طبورا لکالا 'گوروری کھائی'، انکر سمجھا کہ یہ آگرچہ تو رہ کیں ہے ، نگر طبورا دیات کی نشان ضرور ہے خاصدان کا تو تام بھی لڈ جاتی ہوئی المباؤ بھی نے ، خوب لیرکی۔ یہ سوچ کر بولا ؛ ''جانی ، ہم کو گلوری نہ دی ؟'' اُس ماہ وش نے کچی زبان میں جواب دیا کہ ''جانی کس کا نادہ ہے ''

یه خوب هنسا ، اور کیا که

کئے یان ایک بارکھا گیا ۔

الم غضب معشوق بيروني کي يه کنچي زبان

سب توکمتے ہیں سعر اُس کی زبان پر بھور گے'' بھر اس سےکہا '' ''الیک بیڑا ہم کو بھی دو'' اس نے الکوٹھا دکھا دیا ، اور اس کا منہ پڑھا کر سکرا دیا ۔ یہ اس ادلے دل فریہ ہے اس کی لیے بین ہوگیا ، اور لیٹ کر بلمبرا جھین

ادهر بیک حلق کے نبیح اتری ، ادهر بے هوشی اثر پذیر هوئی - بے هوش هو کر گرا - وهان تنهائی تو تهی هی - جالاک نے فوراً سرکاٹ ڈالا -

(جلد دوم)

* * *

برکت هی برکت

گنج میں جھنڈے گڑے تھے ، اناج کے ڈھیر لکے تھے۔ لونڈے کسانوں کی خدست کو رہے تھے ، بنتے چلس بی رہے تھے۔ تو لئے تولئے وقت آوازیں دیتے تھے ۔

''ابرکت ہے جی ، برکت ہے ! دُیّا میں دُیّا ، تینا میں تینا'' خریدار چنکی میں اتاج ہے کو برکھتے تھے۔

(جلد سوم) ش ش نهٔ

احتياج است احتياج است احتياج

اس فعر ہے ملیدہ بوتی ایک بحک اگل نفی رمضان کا نشانی ہے۔ منڈس تھی، طالع شدت بوجر اس کے اکا تھا۔ در مثام النے وغیرت ہے آرائے نہ آرائے گلاب کمورائے کے ساتا کھلے ہوئے رکھے ، خیابت معمدی کے برائے سے یہ ہوارائیک کی کیا بنا ہوا) جو وہاں کہا ایک لوائف کے گیا : "انجاب کم شرکتوں دار اس ایک کرے کے ایک لوائف کے ایک اس کے بال کر کو جریے نات کے مثام پر اور کشر کے ایچ آمنہ المسامل میں کو بالع رکھ کوروں

(جلد سوم) ناد شد

ہم طریق لیے طریق

(اصلی عمرو تو چھپا ہؤا ہے، اور ماہ جادو تنلی عمرو کا سرکاٹ کے خوش خوش جا رہا ہے)

دو هی قدم آتے جا تھا تمہ بردید هو ایک شبلہ سا چکا۔ اس نے ٹکہ الھاکر دیکھا تو ایک بروازہ ہوا ہے اور کر زبیر ہر آئی۔ معلوم کیا کہ کشیران کو تب سی سے شاہد ہے ہے ہی اس معلوم کیا تھا تھا۔ انڈیزین کے فریب کیا ، دیکھا کہ آقاب نایاں گویا زبین پر اثر آیا ہے ۔۔۔۔۔ ماہدوار ان انزازی کو دیکھتے ہی فریقتہ جال ہوا: اور یہ ست تمام اس کی عام ہے کہا :

ااے او بیار تازہ تر ، تازہ بھار کیسٹی وچہ نگار طرفہ تر ، طرفہ نکار کیسٹی ؟ خستہ رکح فراتم ، کشتۂ درد حسرتم من بمان صدم ، تو نکدار کسٹی ؟ و، کل پرمرف به جواب ان باتون کلے سکرا اگر زبان پر لائل که انہائے تربی آپ کے اگر کی اور الوال کی فرمائی ۔ بندی تو اس لائل بین، - مجہ کر شاہ کو کب نے آپ کی خبر لین بیبیدا تھا۔ جو مزایا انکا کہ باتر دکھری صدور دیا ۔ نے کہا گلزی کا کاری کا بین تم کر صر صدور کا اشاع حدثے شاہتی صدور کا اللہ مورد دماؤ گا۔ میں جی طال میں جا کر عرض کلجے دیتی حدول کہ

ماہ نے کہا : ''اے حور نژاد ، ہم بھی دربار شاہ میں جائیں گے ، اور تم بھی وہیں چاتی ہو ۔ ہم تم ساتھ ہی ہو چاپی ، ایک سے دو بھلے !''

اس حور یکر نے سکرا کر جواب دیا کہ ''بیل چنے ، مردف۔ اُد اُم اور میں آبا ، میں میں کیے بیٹی اور سیکری مورہ ٹیری تاتی میرم ناختوں پر میں کچھ بیٹری آبیں کمنی خین میں ماصلی ، یہ مردوا مشتقلہ میں آخل و معال بان میں مورہ ا اس کے ساتے بولان ایم اس خو ، آگر وار میں تھے پر ٹیمیشل جڑے تم تو میں گوری کندوری کی نہ رحمی نے دو بھر تو چیرطو خرکے تم بعد کے اُن کے بعد کو جیال سات چورکر کا پہوئی '' کرے اے آن کے بعد کو جیال سات چورک کا پہوئی ''

مرے ، عے امرے سے کو میں کا مندہ زنی سے لوگ گیا۔ پھر ماہ ان ہاتوں کو سن کر قرط خندہ زنی سے لوگ گیا۔ پھر اپنے تئیں سنبھال کر اس پری وش کا هاتھ پکڑا اور کیا ، بموجب

پھیری جو نظر تم نے، سب پھر گئے بچھ سے کچھ اور تھی، مال موگئی دنیا ابھی کچھ اور مال میں بغیر ساتھ نے جائے نہ رموں گا۔'' نازئین نے ماتھ ٹھیڑا کر کیا : ''دیکھوں تو کیوں کر نے

جائیکا ۔ آیا صائب ، میں نہ جاؤں گی ۔ جو کوئی سنے کا بھی کسے گا که بوا ، تم نفهی توبی ، جنگل ، بیابان ، سنسان میں مردوئے کے صاتم حلی کئیں ، کمیا ثم نه جائتی اوپن که آئیلے میں سبکچہ گر ڈائے گا بھر میں لاکھ لاکھ نسبر کھاؤں کی مکسی کو بنین نہ آئے گا۔ سب بیں کمپین کے کہ چاتھ افزای کرتی ہے ، یہ رائدی خود ہی ستانی تھی جہ نو یہ چوان جہان ہو کے مردوئے کے ساتھ چلی گئی۔ میں ایسے جانے کے قربان جس سے آبرو میں فرق آئے۔ بعدی ایسی اندائل نہیں۔ تم جاؤ ، اپنے کام لکو ، میرے قراق میں تہ بور میں

ماهِ اس کی دوبارہ تقریر سن کر مر ھی گیا ۔ اور پکارا :

''ناز ہے اتر کے چلنا قہر تیا لکڑے ہوکر دابن عشر گرا۔'' یه کچه کر اس رشک قبر کا ہاتھ پکڑ کر کھا : ''ہم ہے قسم نے لو جو ہم کمین نے طریق ہاتھ لکارس ۔''

اس نعیدہ دین نے کیا ! ''لے میں سی اپنے ، اؤطانی بھال الگا گلازہ مائیہ میڈوں اپنی اس کے جا کر گلاز اور سو از میرے مائیہ ، کشی کی کرائی میں معاورت بکہ انظام کرتا ہے اس کا اس اپنی میر میں کاری میں معاورت بکہ انظام کرتا ہے ، کشی اور جانب میر میں ان کی سالامتی میں باتا ہوا۔ میلا کرتی ہے کہتے تو دے کہ اس خطان میں چاہے کر کرتے کر تو کرتے کی جائے گئے ۔ دور جان ، آگر ہزا جی چاہے کرتے کرتے کرتے کو کہا ہے ''

اس گفتگر میں مل خاص کا هائم کمینجا ما س خے اپنا بنایا کرتا گا کہ "ھے ہے ، بین کلوراک کروں آئی تھیا ، جریکار فضیہ بن جان بڑا گئی - جریا ان ہے سا دین قرار کی ، جیشند کی اسم ، آخیر مور کر حریم نے قرار اور انسان کی جریا ایسی افزائی ملکہ ہے کہم "کر درعم نے قرار اور انسان کر کولی بھی مائی کا نے تو دیکھی۔ پھر تو دیکھو دین کیا گران ہوں، اچھا ، چلو میں ساتھ چلتی موں ، یه کمیه کر سانه چلی - راه میں خاصدان نکال کر اس کابدن نے گوریکوانی اور ماہ کے بغیر مائکر آپ ہی انگراٹیا دکھا دیا - وہ اس کی اداؤںکو دیکھ کر سمجھکیا کہ یہ انگار اس کا عین اقرار ہے.... چھیڑتا چل ، یہ سوچ کر اس ٹاؤن سے کہا : ''ہمیں بھیگلوری دو ۔'' اس نے کہا : ''لئه نیداؤ ۔ ''

ماہ نے کہا ؛ ''له دوا ممارے پاس عطر ہے ، هم بھی نه دیں گے ۔'''

اس نے کہا ۔ '' دیکھیں ۔ ''

ماہ نے جھومے سے سحر کے شیشی لکال کر دکھلائی ، اور کہا : ''الو ہم تمنیاری طرح بخیل نہیں ۔''

اس سیم بر نے ہس کر کہا : "بجھے کیا کرنا ہے؟ میری عرم پسانے کو خوامیں عطر کیشیشیال انگیا میں وکھ دیتی ہیں، اور سیرے عطر دان میں بھی عطر بہت ہے ـ "

یہ کہہ کر انفر دویئے کے ماتھ ڈالا ، پھر ماتھ دوسرا باہ کی اکھوں پر رکھ دیا کہ "ساسری ، نسب میرا دویئہ خلا ہے ، میری عمر پر انکھ نہ ڈالیا ۔ " ، یہ کہم نرخوب اور سے انکھیں اپنے مائے ہے بند کو یہ اس پر بھی کمئی بائی تھی کہ "یا سامری جو میرے تاہی لنڈ دیکھے ، اس کے دیاہے ٹہم ہو جائیں ۔" غرکتہ اس جلے ہے انکھیں بعد کر کے عملر نے موشی زیبل ہے

لکالا ، اور آنکھیں کھول دیں ، کہا ؛ '' لو عظر موجود ہے۔ موئے عطر کی بھی یہ اصل ہے کہ جس پر کوئی انرائے۔ اور سات بردے میں چھپائے۔''

یہ کسمہ کر شیشی ماہ کے ہاتھ میں دی ۔ اس نے سونگھی ، چھینک آئی اور بے ہوش ہو گیا ۔

ا جلد دوم)

چاند تاروں کا کھیت

بها تو به سازان راحت و رحت غیز هم ، مگر بدند (رکد) بر تو تعد می است رک بین تبدید رو این می برد و این می برد این

پتانے لگر ، تاج بارگاہوں میں ہونے لگا۔ دریا بھی لوط خوشی سے موج بین آیا ، سنون کی طرح سے جھورہ کر لیمرایا ۔ جیاب چشم کانڈ کیا ہم خواکر جی افرید کی اور آٹاکیوں بھاڑ بھارکا کر بیادند عیرا یہ سرد دیکھتے تھے ، فرط سنے و سبرت سے دریا بھی بلیلا لکلا تھا، میاب لہ تین ، مر کے دل کا حرصلہ لکلا تھا، عمرہ کے سیان ہونے کے کی آرو دایاں ہم الکی حضر نہاں تھی۔

اس آئنا میں شاہد زریں لباس شب نے زلف مشکیں فام کھولی، بزم عالم میں آکر جلوہ گر ہوئی ، اور زینت طراز دھر نے کمپکشاں سے مانک عروس چرخ کی سنواری

شام هرخ می تمام (دوری می روشی میل، او دارد با داخل میل او دارد با نظر میل اور دیگار کلی از دوری میل کامل در جراهای با باز دیگار کلی جرائم کلی در دیگار میل در دیگار میل در دیگار میل در دیگار در دیگار در دیگار میل در دیگار دیگار میل در دیگار دیگار میل در دیگار دیگار میل در دیگار دیگار

(+)

باغ مینا میں آراستگل کا حکم دیا ۔ کار پردازان خوش انتظام نے بہت جلد ہندو بست کیا ، باغ کے درخت بادے سے منڈھ ، سنگ مرم کے تھانے ، الدرکارگلاب وکیوڑے سے بھرے ، ھر روش پر بادلاکا كر ڈال دیا ۔ اس كى چمك ايسى تهىكه زمين رشك ده انجم فلك تهى، قشے نور کے گنید بلور کے اشجار سیں آویزاں کئے ۔ ان کے اندر چراغ اس طرح جلے تھے کویا محرم میں کسی کل رخسار کے جگنو چمکنے تھے۔ روشنی کی وہ کثرت ہوئی تھی کہ ماہ فلک کو خوف ہؤا تھا کے لباس میرا کتاں نه هو جائے - باد صبا کو دهؤکا تھا که عمم يه روشنی لباس آتشیں نه پہنائے، نہر گلشن کی اس رات کو اس طرح جهاكاتي تهي كه چشم ليلي شب دبدبائي تهي - جمله طرح كاسامان واحت سهيا ، عجيب جلسه تها ـ

بھول ایک ایک تھا گل خورشید

سوتیا غیرت در دندان رشک رخسار حور عیں کل تر مُسى آلود، كُلُ رَخُون كَا دُهنَ صورت سيزة رخ عبوب چشم نرگس کو نور بخشا تھا چالدنی تھی غبار کوچۂ موج یا بری شیشهٔ حباب میں تھی اس په محکيره مثل ابر بهار نصب هر جا موافق آئين سيئة زاهدان كي طرح صاف گاؤ تکٹے وہ خوش نمآ ہے حد اطلس طور سے سوا پر تاب نور میں هر چمن تھا صبح امید

چاندنی روکش مه تابان ملل خط شعاع سنبل تر حسن میں وہ ہر ایک کل سوسن جلوه گر اسکی پڑیوں پر وہ دوب چاندنی کا فروخ ایسا تھا تھا ہر نہر روشنی کا یہ اوج روشنی عکس افکن آب میں تھی سامنے آگ چبوترہ ہموار شيشه الات سارنيانور آگين فرش دیبائے چیں سے بھی شفاف صدر میں موتیوں کی اک مستد چاندنی رشک چادر سیتاب

(جلد دوم) M Z. 23

يال پال جي کا کال

﴿ (ملکه بلور جادو شہزادہ ایرج کو شکارگہ میں دیکھ کر اس پر عاشق ہو جاتی ہے اور شہزادے کو اٹھا لائے کے ائے پنجۂ سعر بھیجی ہے ۔ بیج میں صنوبر جادو شہزادے کو جھین آئتی ہے؟

ملکہ چشم براہ انتظار تھی ۔ یاد معشوق میں ہے قرار تھی ۔ آنکھیں چانب در نگراں ، یہ بیت ورد زباں ہے

وعد، خلاف یار سے کہنا پیام بر

آنکھوں کو روگ دے گئے ہو انتظار کا

اسی رنج معبر میں طرفہ یہ ستم ہؤا کہ پنجہ سامنے آیا ' اور به شکل السان متعلق ہو کر حال کہا کہ میں شہزادے کو لاتا تھا ' راہ میں ملکہ مطور دختر زورمان ، حاکم الحمہ زورمانیہ ، نے چھین لیا ۔ یہ غیر سٹانا تھا کہ ملکہ کو غصہ آیا ، ولج فرقت نے کلیجہ کیایا ، نے تایا ته زبان پر لائی ہے۔

اللے غم تری اب خوشی کہاں تک کم بخت لہو تو ہو گیا دلا

اسی بے اراری میں آئی وارم زادی ملکہ مور چیرا جادو کر پرای اور از بہا کہ '' اور کہ دیکھی تھی ہوں کہ دیکھی تھی۔ برے بلائے مورٹ خفس کو آئی نے چین ایا۔ ہر چیانہ کہ چیر برے میں میں اور جی کہ کامی باتان کے چین عراج گزاو چین ان کر یہ بکر خصہ تو یہ میک امامی بیان کے چین عراج گزاو چین ان کو یہ بہار خواج کام بہار بیان کی جی میں اور کامی میں اور انسان کی جوب کر اور جرے میران حور چبرہ نے یہ نقر پر سن کر بلائیں ایں اور عرض کیا کہ انہیں ، ملکہ صنوبرکو یہ نہ معلوم ہوگا کہ حضور نے اس شخص کو پیچا ہے ۔ وہ کسی اور سامر کے پانچے کو سبچی ہو گئ یہ اس کی بجال نہ تھی کہ جو ایسی شوخی کرتی ۔ اب میں جاتی میر اور شہزادہ مطلوب کر لئے آتی ہموں ء''

یہ کہ کر بزور حعر اثر کر جلی ، اور ملکہ فراق دیدہ پھر انتظار آمد جانان میں باشاطر ناصبور بیٹھی کبھی فرط باس و بے تابی ہے یہ کہتی کہ ''فلطے وی باس ، والے تاکامی - آرزو ہمے منہ چھپاتی ہے'' اور ایک ناملر کے دیکھنے ہے تصور میں جو صورت باز اچھی ما دار ایک ناملر کے دیکھنے ہے تصور میں جو صورت باز اچھی

طرح له آتی تمهی تو رو کر په قرمانی تهی که ''هاری آنکهوں میں آؤ تو هم دکھائیں تمہیں ادا تمہاری که تم بھی کہو که هاں کیچھ <u>ه</u>''

اور خیال محبوب جو دیدۂ دل میں جلوء گر تھا تو براہ شکایت یہ لب پر تھا کہ

"الوا کے آنکھ تم آنکھوں سے ہو گئے پنہاں بر آنکھ سے مری مثل نظر نہیں جائے"

پر العمم سے مرکی میں تھر مہیں جائے '' اور کبھی کہتی تھی که ''دیکھئے حورچہرہ انہیں ہے یا نہیں - بھلا وہ مغرور حسن و جال کاہے کو آئے گا !

لاتی ہے یا نہیں ۔ بھلا وہ مغرور حسن و جال کامے کو آئے گا آ خدا معلوم قاصد کیا پیام لائے گا ! پس فنا بھی ہاری کھلی رہیں آنکھیں

ہمن اس امید کہ شاید کہ تابہ کر آئے'' (حورجیرہ جاکے ابرج کو اٹھا لاتی ہے ، اور اسے باغ میں چھوڑ کر ملکہ کو اطلاع دیتی ہے)

شاہزادہ سیر جار میں مصروف تھا کہ سامنے بلکانے سے ملکہ نے اس کے گشن حسن کی جار دیکھی . . . ملکہ اس صورت دل ٹریپ کو دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ انسوں ، جنیسوں نے عرض کیا کہ ''اپ تو یہ آموۓ صعرائے حسن دام میں آیا ہے ، گھبرائیے نہیں ، تمذا نے روز مصل دکھایا ہے ۔ ہم جاتے ہیں اور اس کو بیان لاۓ میں''۔ یہ کہہ کر روانہ موٹی

ابرج نے دیکھا کہ بنگلے کی طرف سے گل رخان سیمیں بدن وگل پیرہان سیمیں ڈنن آئی ہیں ، حسن میں ممہر و ماہ کو شرمائی ہیں ، شمبزادہ بھی آگے پڑھا ۔

آن ماہ پیکر نے قریب آکر پوچھا کہ ''اے نوجوان ، تیراکہاں سے آنا ہؤا ؟ کیونکہ یہ وہ متام ہے جہاں پرندہ

بیرا کہاں ہے ان ہوا ہ نیونکہ یہ وہ معام کے جہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا ، ملکہ بلور جادو کی سیرگلہ ہے۔'' ایرج نے کہا : ''میں گم کردہ راہ ہوں ، خود حیران ہوں

کہ کس نے میری عوامش کی ہے اور غلبۂ حرس و شہوت سے چھ کو بریشان کر کے بیاں بلایا ہے۔ شاید تمہیں ستالیوں نے یہ شمید بنایا ہے۔ تو یہ بغیریت ہے ، میں کیمی تھوکوں کا بھی تیرہ ۔ اُ

وہ سب اس کلام سے قبضہ مار کر هنسيں ، اور بوليں که (اکیا مردوا باتيں بناتا ہے - عورتوں کا مکر مشہور ہے - ليکن اس نے ان کے بھی کان کائے -''

ایک بولی که اانام عدا سے ایسے نتھے میں که راہ نہیں

جائتے ہیں ۔'' دوسری نے کہا : ''۔کاری تو دیکھو ، کہتے ہیں کہ میں آپ ہے نہیں آیا - کوئی ان کو گود میں اٹھا لایا ہے۔''

تیسری نے کہا : ''کسی کی بلا کوکیا غرض تھی جو ان کو اٹھا لاتا ۔ ذرا اپنی صورت تو آئیٹے میں دیکھو ۔ کچھ ایسےخوبصورت بھی نہیں ھو جو کوئی رہجھا ھوگا ۔'' چوتھی ہنستی ہوئی پاس آئی اور نسپزادنے کا ہاتھ پکڑا کر بول کہ ''اس پھیکے شنجم سی صورت پر اتنا اترانا اجہا نہیں۔ آئی، جو آنے ہو تو ہاری ملکہ پاس جلو۔ وہ میان اواز ہیں، کمہاری غاطر کریں گی - لیکن میاں یہ نسجینا کہ کسی اور لابج ہے مجین بلاتی ہوں۔ مہاری غربی پر ترس کھائی ہوں،''

 اارج آن باتوں سے هلسا ، اور گویا هوا که انجمیں تو لاکھ برس ایھی له بوجهتا - مگر جو تمباری ملکه کا می چاها ہے ـ خیر جاتا هوں ۔"
 انہوں نے اس تقریر ہو تبوری چڑهائی ، اور منه بنا کر گھیا :

''چل ، مردوۓ حواس بین آ، سنه پنوا ، ایسی باتین کسی مال زادی ہے کریو ، صاحبو ، کیا ہاری شاست آئی ہے جو ان کی شکل پر ربھین گے؟ جی سچ کمپوں ، بجھے تو بھوۓ دیدوں بھی سال تم نہیں بھائے۔''

ایک ان میں سے بھر تؤق کر ہولی : "اسے ہوا، جتنا تم اس مردوئے کو منہ لگاتی ہو یہ جاننا ہے ، جو میرسے وہ راجا کے نہیں : اور زیادہ اتراقا ہے ۔"

دوسری نے کہا: ''سچ تو ہے ، اس کا مزاج تو ساتویں فلک پر ہے ۔''

، ہر ہے ۔ تیسری بولی : ''چلی بھی آ ، اس کو آنا ہوگا آپ ھی آئے گا ۔''

چوتھی نے بھر شہزادے کی طرف دیکھ کر قبقیہ مارا اور کہا '' لو آؤ۔ چلے آؤ ، ہارا کہا مانو ۔ نین پچھناؤ کے ۔''

نها " لو اق - چلے اق ، هارا کها مانو - نیر، پچھناؤ کے ۔" شہزاد، بھی هنستا هؤا ان کے ساتھ چلا - اور بنگلے میں آیا -

حسن ملکہ سے بنگلےکو رشک برج آسان پایا ۔ دیکھا کہ ایک حوروش' نازک اندام بیٹھی ہے جو ہوا کے جمہونکے سے مرجھائی جاتی ہے . . . زبور الماس میں عرق - طلائے حسن میں مرسم از یا تا قرق - قرط نزاکت سے بیشواز انار ڈالی - پانجامہ زربنتی پہنے تھی - کوتی جالی مقیش کی گئے میں -کھاس کی اوڑھٹی سربر' حسن کی کھیتی ہری تھی۔

شہزادہ یہ حسن و ادا دیکھ کر کابچہ پکڑ کے بیٹھ گیا ۔ جب کچھ آپ بس آیا ، دیکھا کہ انجین عشرت آراستہ ہے ملکہ نے شہزادے کو آیا فریلنہ دیکھ کر مستد زریں پر ٹھھایا ۔ اور علم یادہ سرخوش سے بھر کر دیا ۔ شہزادے نے پہنے سے انکار کرکے سوال اسلام لانے کا کہا ۔

ملکہ نے ہنس کر کہا : '' کہنا آپ کا بہ ہر صورت تبول ہے' خاطر میان کرنا میزبان کا معمول ہے ۔''

ر الهای در این که داخل که داخل اسلام کرایا ، اس وقت دور جام داد م به در که داخل اسلام کرایا ، اس وقت دور جام دا م چل کنکلا - چلمه عشرت بها - چلا او بر بدار داد به الم بعد الله عشرت کا کاله از از بداره کال کالی به استان دین دنیا کی که باز ، بخل مین معشوفه کال رخسا و طرحداز ، ید سامان دین دنیا کی

کی بیار ، بغل میں معشوقہ کل رخسار و طرحدار ، یہ سامان دین دنیا کی
باد بھلائے اور گردوں کا نام عنقا رکھی ' شہزادے کو به عشرت
بانجائے تھا۔ قد ریکروں کا ناجا دیکھکر کر پر فلک گردش بھولا کھا) کا
وفال کا قوالہ آسان کے ہوشرکھوٹے نا بلید سیمر کو دیوالہ بناتاتھا۔
(بلور کی مان ملکہ آئینہ دار نے مسلماوں کا مقابلہ کرنے کے

لئے آفت جادو کو ایک طلبہ صوار دیا تھا جس کی موت مرف ایک لئے آفت جادو کو ایک طلبہ صوار دیا تھا جس کی موت مرف ایک خاص ناوار کے ذریعے بمکن تھی ۔ باور مشق کی وارڈنگی میں وہ تلوار ایرج کو دے دیتی ہے ۔ ایرج جاکے سوار کے دو لکڑ ہے کر دیتا ہے ۔ آفت دوڑی دوڑی آئینہ کے پاس آئی ہے ، اور سارا حال کہہ سائی ہے) ، اور سارا حال کہہ

ہے) آئینه اٹھی اور کہا : ''تم ٹھیرو ، سیں آتی ہوں ۔''

غرض کہ خزانے میں آکر ، قفل ٹڑواکر دیکھا تو صندوق میں تین تلوارس ہیں ، چوتھی تلوار جس سے اس کی اجل تھی ، میں ہ ۔ جیان ہولی کہ یہ تلوار کون ہے گیا۔ یہ خزالہ بری دختر ملکہ بلور کے جرد ہے ، حوالے اس کے اور کوئی بیان آئے ، کیا بجال ، بیں بلور میں ہے ہوجیتا جائے کتہ تلوار کیا ہوئی۔ یہ سرح کر خرائے ہے تکل ، اور چاہا کہ دختر کو طوائے۔ یہ بہر غیال آیا کہ آئے بلوری تو بدلنانی ہوئی۔ یہ سرح کر چیئی آئے کی می ، اس وقت آئے کی طوری تو بدلنانی ہوئی۔ یہ سرح کر چیئی آئے یہ یہ اس کے آئے ہیں آئے کے ساتھ کی ہے۔

آفت نے اس کے چپ ہونے ہوجھا کہ ''بین ، ٹم نے بجھے کہیں جواب نہ دیا ۔ ٹم توگینکھنیاں ،نہ میں بھرکر بیٹھ رہیں۔ اے توبہ ، کچھ آدسی ہست نیست کاجواب دینا ہے ۔ یہ کیاکہ چپ ہورہیں ؟''

آليده به سن کو جدلا کي ويل که اسم، سحوان پکاؤ د. به کوئي فوجت آليد ديا هے کہا آليک که خطب م آليک مي يوی پينجا انگاق کو کي ہے تقویق ؟ افراد انسان ہے کہا ہوں که اور کوئي بندين لو کے گئي کو کي ہے تقویق ؟ افراد انسان ہے کہا ہوں که اور کوئي بندين لو کے گئي کو کي کہا ہے کہ ان کو کہا ہے ان کہ وي کوئي ہے ہے۔ پندين بروے ، آگيا کو سوار خلسے کو کہا ہے اس مسلمان کروا یا جائے بدورے ، انسان ہو کہا ہے کہ ان موجود کے بار کا موجود ہے کہا ہی سرحہ کے انسان ہے۔ پھر ؟ آليک تو ميں نے به يونولون کي کہا ہو ہے۔ کہاری بسوان ہے۔ پھر گائي کو ميں نے به يونولون کي کہا ہو ہے۔ کہاری بسوان ہے۔ پھر انسان کو ميں نے به يونولون کي کہا ہو جود کہاری بسوان ہے۔ پھر انسان کو ميں نے به يونولون کي کہا ہو دورا ہے اپنی نظرے ہو گائي کہا ہے۔ کہاری بسوان ہے۔ پھر انوی گاؤ کہ انسان کو کہا گائي نظرے ہو گائي کہا ہے۔ کہا ہے کہا ہے کہا ہے۔ کہا

آفت نے جو یہ کامات سنے ، غصہ آیا اور بولی کہ '' چین ' اتنی لیٹرہی نه ہو ۔ تم نے تونگاہ طوطے کی طرح پھیر لی جیسے ان تلوں میں تیل ہی نه تھا ۔ ممبارا سوار کیا حقیقت رکھنا ہے ؟ لوگ تو دو ہی ۔ یس کٹوا دیتے ہیں۔ تم اتنی ہی سی بات پر بھیری جائی ہو ! امسان جناجا کے طرح التاری ہو۔ اورج کرتی اورجیے کا امسان ہے۔'' آئید نے کہا : '' ہی ہیں' جائیت این فراد ایکہ -گھرائی ہوئی آئی تھی۔ آگر سوار نہ جاتا تو کور کے بررے جاتی۔ اجھا' بھر اس کا کھانا کہا' جلو اب سہی - جب جائوں کہ کچھ سلمانوں کا

آف طیش میں آگر آلفی الوگیا، ''ساسری ایسی خروت بید بان نه کرارگا، اچها بی آن کے بھی کو خورائر مالکہ ہو لایا کہ ولایا جن مرامزادی خود پھٹائی ہوں کہ مجہارا سوارکنیوں نے گئی تھی۔'' به کہا کہ کر و مالک بے بیل 'کرانی میں کہ مجبار کے میں موری کہ اب چول کر چوز شیشات الولیات نے میں کا دائی کے اس کو جاری کر ، امیر کے کہا کو اس اور ایسال میں کا فائل جائے کہا کہ کر دیتے کو سے، ' جج تو یہ ان تو آیا ایل' اور کائل جائے ہے۔

۔ (آلت لشکر اسلام بر حمله کرتی ہے ' اور پیرج کو پکڑ لے جاتی ہے)

اب شمه حال ملکه بلور جادو کا سنیے جب وه دن کما هوا انستیان مواصلت جانان مین زیانشن و آرائش سے کام هوا۔ الیان اور زیور سے آرائشته هو کی باغ و حکن کو بیرائشته کرتے انتظار آمد بار مین بیانهی تھی خور چبود اور کوجھ کنیزوں کو بھینا کہ ''بیاؤ ، شہزادہ کو کہ قریب ارکس گوہ آئے ہوں

کنیزیں گئیں اور پھر آئیں که ''اے ملکه ، وهاں کوئی بھی نہیں ۔''

یه ستنا تھاکہ به صورت آئینہ حیران رہ گئی ، اور وہ رات ٹڑپ ٹڑپ کر ہجر بار میں ہبر کی ، رو رو کے سواد شپ نحم دہو کر سفید چادر سحر کی - جب بیقراری ستاتی تو یہ لب پر لائیکہ

کوککروں تو جگ ہنسے اور چیکے لامح گھاؤ ایسے کلھن سٹیمھ کا کس بدھ کروں آپاؤ

..... آخر بهانگی روز شیراده معروف جنگ رها اور ملکه پر رغ سے مرحمه حات تک کی اطلاح اضداده مقید هواد ملکه کو سے قراری نے شایا - کبھی الفق ، اور کبھی میشقی ۔ کاھے بستر مم پر تھا - به باوران کیا اس اسیعہ دو دل جفا بھی آ کے ساتھ دوان کیفا تھا - به باوران کیا در خوان کی اس کا دیکر کر عرض کیا کا میں اسے بیان ، بری افریان گئی ۔ ڈوا دل کو شنهاد و پروردکار و، بھی دن لاکے کا چر سوادات آخر میں دکھائے گا:

اس کے سجھانے سے اور زیادہ تپش دل بڑھی ، اور رو کر بولی کہ ''اےگیاں ، اگر تو میری زندگی چاہتی ہے تو ایک نظر انہیں جا کہ دیکھ آ۔''

حور جہرہ اس کا رئے دیکھنے کی تاب نہ لائی اور مثل دور آنہ عاشی صر وڑھ کر ایند ہوئی۔ دم بھر میں مائی اسام میں جیسی بیان ا جیسے غرود دیکھا کہ ہر شخصہ معروف دعا ہے، اس پر الماد ہو تا ہے۔ سامنے میدان میں حصار آئش کھتجا ہے ، سرداروں کا عہم ہے۔ اس نے جیران ہو کر میروز مسر وقت جینیل کی ۔ ایک مستد کیؤا ا آنک حسرت ہار اطاقیا ۔ اس سے پرچھا کہ الاکیا سدر انے عیاب

اس نے کہا کہ ''ابرج کو آفت پکڑ نے گئی ہے۔ ان کی گردن ماری جاتی ہے۔ یہ لشکر اسلام ہے کہ یہ سبب حصار آئش اندر نہیں

جا سکتا ۔ اس لئے ہر ایک وتا ہے اور دعا کرتا ہے ''' حورچہرہ یہ سن کر وہاں سے الڑی ۔ مگر دل سے کہتی ہوئی کہ اب تو چیکی ہو رہ ، اس کو تنل ہو جانے دے ، جہکڑا نیصل

نہ آپ تو چپتی ہو رہ ، اس تو فتان ہو جائے دے ، چہترا نیسل کر ، ورنہ گھر آئینہ دار کا برباد ہوگا ۔ اس سوج میں خیال آیا کہ مطلوب کے مرنے سے ایسا نہ ہو ملکہ بھی مر جائے، عوض خیر خواهی کے تیرا بھی سر جائے'' ۔ یہ سوچ کر بد حواس و مفطر بعد عجلت ملکہ پاس پیلجی ۔ سلکہ اس کا مائھ پکڑا کر الک نے گئی ، اور مستفر ہوئی کہ ''کہم وہ کیا کرنے تھے؟ میں چاتی ہوں کسی معشرق کے پاس بیٹھیے ہوں گے ۔ اچھا تو گئی تو شرمانے ، الک اٹھ کر آئے؟ کچھ بمبر کو بوجھا یا نہیں؟''

حور چبرہ یہ تقریر سن کر رونے لگی اور کہا : ''بیبی ، تم کس کو پوچھٹی ہو ؟ شہزادے قتل ہؤا چاہنے ہیں ۔ ان کے دشمن بیڑیاں بینے تلوار کے نیجے بیٹھے ہیں ۔''

لیزبان پہنے علوار نے بنجے بینچے ہیں۔.. یہ سننا تھا کہ جی سنستایا ، کلیجہ منہ کو آیا ۔ پوچھا ''اری ، مفصل کمیہ ، کیا ماجرا گزرا ؟ ہائے افسوس ، بجھ نانصیب نے ناحق

امیری جانے دیا ۔'' حور جبرہ نے ساری حقیقت کہہ سٹائی ۔ سلکہ آتش محبت میں جلی ، دل کی نیش زیاد، بڑھی اور اٹھی کہ ''دیکھوں یہ مال زادی

کیوں کر قتل کرتی ہے ۔'' حور چیرہ نے کہا : 'آواری ، یہ کیا کرتی ہو ؟ کہاں جاتی ہو ؟ جانے بھی دو ۔ وہ مرد ہیں ،کس کے ہوئے ہیں اور کس کے ہوں کے ؟ کیوں کہا غارت کرتی ہو؟ اپنے تیلی تسی نسی نسی کرتا

اچھا نہیں ۔ بس جو ہوتا تھا ہو گیا۔'' ملکہ نے جھلا کر کہا : ''اری ،کیوں باتیں بناتی ہے ؟ صاحبو ،

کسی کی جان جائے، اور کوئی آرائے، کچھ ترس شدا بھی ہے۔ بھلا میں کیوں کر در گزروں ؟ نا صاحب بجھ ہے یہ لہ ہوگا۔ میں کسی کو ساتھ تو اٹے جان نہیں ؟ بھر کوئی کیوں بھڑ بھڑائے؟ میرا تو خرف خدا ہے وویاں رویاں کانپ گیا ۔کچھ مردوئے کی عیت نہیں، میرن خدا آراد کا مودا ہے ۔''

حور چہرہ سمجھی کہ یہ نہ رکے گی ۔ ٹاچار یولی کہ '' اے جی تصدق ، جو جی میں آئے وہ کیجئے ۔'' (سلکه ساحروں کے لشکر پر حمله کرتی ہے۔ آفت کا ہاتھ کٹ جانا ہے۔ ملکہ ابرج کو جہڑا لاتی ہے۔ ابرج ملکہ کو لشکر اسلام سین لانا ہے ، اور اسے درہ کوہ کے قریب اتار کے امیر کو اطلاع دبنے جاتا ہے)

اسر نے اسی وقت ایک سکھیال جواہر لگار ، اور کنیزوں کے لئے پالکیاں طرحدار درۂ کوء کی جانب روانہ کیں ، اور سامان تز ک و جنوس مثل جتر اور نفاره اور خاص دردار اور نواب ناظر ، خواجه سرا وغیرہ بھیجے۔ شہزادہ بھی سع اپنے سرداروں کے اور سامان جلوس ابلا ذاتی ہے کر سوار ہؤا۔ یہاں تک که درہ کوہ میں جا پہنچا۔ ملکہ کو سوار کیا۔ پھر تو بڑے تجمل سے سواری روانہ هوئی که سکھپال میں بردے جواہر دوز بندھے ، نشان آئے کھلے ، نقیب ہولے ، گذاکا جنا ، جنر سکھیال پر گردش کرتا ، سردمے عصے سونے چاندی کے لئے ، پایہ سکھپال تھامے ، کہاریاں سروں ہر مجھلیاں لگائے، سور جھل جھلتی ، الباس پر زر چہنے ، گہنے سے لدی ۔ سردار لیزہ دار نگی تلواروں کا سایہ کئے ، بیادوں کے جلوس بڑھے ۔ زر و جواہر لٹنا ، بڑے کروار سے لشکر میں داخلہ ہؤا۔ ہارگاہ ابرج میں ' سواری اتری بیبیاں امیر کی اور بہوئیں وغیرہ سب مشتاتی بہو ع آنے کی اس بار گا میں تھیں۔ جب ملکه اثری ، سب نے ہلائیں لیں -اس نے بھی هر ایک کو تسلیم کی ۔ گیٹی افروز نے پانی اتار کے بیا ۔ بھر سب بیبیوں نے گہنا اتار کے پہناتا شروع کیا ۔ کسی نے روتمائی سیں کنگن ، اور کسی نے کڑے ہیرے کے پہلائے۔ بھر جلسہ عشرت شروع ہؤا ، بجرئی ڈومنیاں ہر ایک شہزادی نےطلب کیں کہ وہ گلے اور ناع کے سامنے قوالہ فلک کو بے سرا اور ہیج کا رہ يتانے لكيں ، خاطر انجين لبھانے لكيں -

اس اثنا میں خبر عوثی که امیر بہو کو دیکھنے آئے ہیں۔ بلور نے یہ غبر سن کر سر سے یا تک دویئے سے بدن چیپا لیا ، گھولگٹ زادہ نکال لیا ، سر زاہر ہر جھکا کے ادب سے بیٹھی ۔ سب بیبیال امیر کے استقبال کو اٹھیں ۔ جب امیر بارگہ میں آئے ، ملکہ نے شرم سے اله كر مجراك ، اور رومال سے هاتھ جهيا كر نذر دى ـ امير نے سر سینے سے لگا لیا ، اور بھاری جوڑا سع ایک سو اکیس کشتی زیور الاس کے همراه لائے تھے ، وہ منه دکھائی میں دے کر فرمایا که "الے فرزند ، میں شکر کرتا هوں عدائے پاک کا که تو نے اطاعت بروردگار عالم كرنا قبول كيا ـ اب كلمه پڙه اور اديان باطله پر لعنت يهوج -"

ملکہ نے مع تمام اپنی کنیزوں کے بصدق دل کلمہ زبان پر جاری کیا ، اور سحرکرنے سے توبہ کی۔ امیر خوش ہوکر رخصت ہوئے۔ بعد تھوڑی دیر کے اور سب بیبیاں بھی اپنے اپنے مقام پر گئیں ۔ ملکه بازگاه سین تخت جواهرین پر متمکن هوئین - ساملے چنگیرین ، گلد ستے وغیرہ چن لاہئے گئے۔ امیر نے باہر جا کر ڈالیاں میروں کی اور طعام نذید اور خوان مٹھائی کے بھیجے ۔شہزادہ ایرج بھی خبر سن کر که منکه آکیلی کے ، داخل بارگہ هؤا ، اور بولوئے دلدار میں بیٹھ كر داد عشرت دينر لكا -

مگر آفت جو شکسته حال ، وابسته ملال ، لژائی سے بواگ کر چلى ، سيدهى طلسم آئيته مين بهنجى - ملازمان ملكه نے ديكها كه آج آفت كا ايك ها نه كنا مؤا ، تمام جسم پرلمبو كي چهينئين پڙي ، پير هن تار تار، بد حواس ، گهبرائی هوئی آئی۔ شـ - به حال دیکھ کر پوچھنے لگیں کہ العضور ! المزاج كيما هے ؟"

اس نے کہا : "میں آئینہ سے حال کمہوں گی۔ جلد بتلاؤ و، کهال هين ؟"

انہوں نے کہا کہ ''اپنے باغ سیں تشریف فرما ہیں۔ آپ تو ان کے برابر کی هیں ، بے تامل تشریف بے جائیں ۔"

یه سن کر آفت سیدهی باغ میں آئی ۔ از بسکه پہلے کچھ ربخش آلبنه سے هوگئی تھی ، اس وقت جو اس کو دیکھا ، مثل مشہور ہے



کہ گھرآئے کئے کو بھی نہیں ہانکے ، آئیتہ اٹھی اور استثبال کر کے اس کو لائی - حال ابتر بہت دیکھا ، جسم خوں چکاں ، ہانے کٹا ہؤا ، چہرے پر منبار ملال ، یہ حالت مشاہد، کرکے اگلی باتوں کو زبان پر لائی ، اور براہ دل سوزی مستضر ہوئی کہ ''بین ، یہ کا حال ہے ؟''

اس نے جراب دیا کہ ''آپ کی ٹینی کا بسارا کرونے ہے۔
میں پہلے ہی محموقی تھی ہے۔ کہ بعد کرونے ہے۔
پہلے میں کہ دوج کم تو سلمانوں کا نائی دیا تیا تو جو بھے
پلے میں کہ دیا جوتا ، بھر کا کہ اتاقی مصلی ہوا تھی ہے۔
پلے میں کہ دیا جوتا ، بھر کا کہ اتاقی کی مصلی ہے۔
پلے میں کہ دیا جوتا ، بھر کا کہ اتاقی کی مصلی کی بین جاتی ہوں کہ
پلے میں ادائی میں تھی ہے۔
پلے میں کہ دیا کہ کہ دیا کہ کی بینے بھیا ہے ہے۔ مثل المرحور کی ادائی داتا کہ حالے کے دیا کہ دیا ہے۔
پلے کہ کہ یہ کسی کو زادری کا پاس ہے نہ ایک دین

آفت نے کہا : ''ایک تم ننہی ہو اور ایک تمہاری بیٹی ۔ اری کیا بائیں بنائی ہے ، جا کے دیکہ تو ۔ وہ چالیس ہزار پتلا نے کر کئی اور یہ آفت برہا کی ۔''

. .

آف نے سب احوال مفصل که دیا ۔ بس سنتے هی آلینه غصه سے کانبنے اگل ۔

(رات کو یه دونوں باور کو گرفتار کرنے لشکر اسلام میں جاتی هی)

آئنہ تے جس رفوا کہ خلابہ دار ہے ہوتی ہوگیا ، ہوا سرد بھی ابار گھوٹی میں دورا بھا مظامی ہوگی ہوگی ہوا ہو اور کا برانگا ، بین بازی دائر باز کہ سلبان میں بھی موضوار رہے ۔ اس کی آبازگا ، بین بازی دائر کے بلانے سے آئیہ ہوا کہ اور جان سے موضو ہی اس وقت اس کے بلانے سے آئیہ ہارگا اور ج میں آئیں ، چان دواروں تبدیل کی کی اس ج جی اسے بالمحے چاہدے تھی ، وال سے ران کی والی کو تین ، فقتی دست اس ج جی اسے بالمحے چاہدے تھی ، وال سے ران کھی تھی ۔ واقد

دیکھا تو وہ دونوں کرتے تیے خواپ کل نکٹے تھے آفتاب و سپتاپ هم بستر آدمی بری تھی سائے کی بغل میں چالفنی تھی سرکی تھی جو جرم اس تعرفی برجوں یہ سے چالفنی تھی سرکی

(آئینہ جھپٹا مار کر بلور کو اٹھا ہے جاتی ہے)

آلینه جب اینی دغتر ملکه باور کو یکؤ لائه ، طلحه بری جزیر کر دو طالبے زور رور سے مارے ، اورکہا : ''اک امال بیٹی ، تمینزی مسائل دھکارا کرنا تھا ! قالعیب ، کلنے غازت ہوئی ، قائشل ! تہرے جج کا تا دچ ۔ سامری تحقیق غازت کرے ۔ یہ تو نے کیا کہا کہ کام براوری میں تاک کلوا دی ۔ اوی جینی بھر باتی میں قوب مر ا''

عرضیکہ بہت سا ''نجھ بک جھک' کر اس خوف سے 'نہ یہ ''نہیں بھر نہ بھاگ جائے، دید خانے میں بھیج دیا اور پاؤں ہیں ''نہیر سونے کی ڈال دی ۔

یهان ابرج نے چو معشوق سے بارگہ حالی دیکھی ، مسم نہ ان

ے دریا آنسو کے بیا دئیے۔ بسان شنج سوزان کے مال پر دل جبلا ، اس قدر رویا کہ دست و یا ٹیشنے ہوگئے، اپنر جو ہوش آیا ، بستر غم پر پچاؤیں کھانے کاکہ : پروالہ وار نے ترار ہو کر اس شنج عدار ہے پر پچاؤیں کھانے کاکہ : برنا کہ

''تجھی میں وہناہے دھیان میرا ، نہ سکھ ہے دل میںنہ نیند رتیاں تیرا ہی لینا ہوں نام ہو رم ، جھے ہیں سرن میں جیسے تیاں ''کمیں سے آمان تو بچھ ہے بیارے ، جو میرے دلا کوانکہ آئے جیاں کمچاری آمہ لگل ہے نس دن ، کمچارے دوشن کو ترمین نینال لاک کمچاری آمہ لگل ہے نس دن ، کمچارے دوشن کو ترمین نینال

اسی نے قراری میں خیال آیا کہ افسوس! جب تم قید ہوئے نو وہ امیر سر بنجہ تعدر این اداری کے بلند کیا ۔ یک طلعی سکار کم کوروڈالے آئی ۔ آپ وہ ٹید ہوگئی ، اور کہ بلیٹی رہو ۔ جاند اس کی ماں کے جاکر قبل کر قائے ، توکیسی بڑی قامردی ہے ، خلف کرے گی ، جرد کے بد تراز روان بات کی ۔ مرد کے بد تراز روان بات کی ۔ مرد کے بد تراز روان بات کی

ے بد تواز رفان بات کی ۔ (جنانجہ ایرج ملکہ کو نید سے جینڑاے کے لئےروانہ ہو جاتا ہے)

(جناعبہ البرج منحہ تو فید سے چینزاے کے لئےروانہ ہو جاتا ہے) ایک میٹ

ا الله الله المادوم)

چېژی اور دو دو

سهزاده ابرج توجوان سر کنان اس بر عرار منبو ثبنان میں رواں خیا که دور ایک دیوار تا بوت رمانی کی نظر آئی ... ابرج

وال خیر که دور ایاک دیوار ما موت رمانی کی تشر آن ... خوش صفات اس دیوارکی طرف ششدر هو کر جلا، بیان تک ند دردیک آس کے پیچاد ، دیکھا شد دیوار سریفنگ نسند، ہے ، اس کی سرنمی بے لالوں کال کماء صحرا ہے . . . اس دموار سر نفس ، بر دیوار حمیت ہے بناء ، بابد کل ہر کر کرفرا ہر وہا ۔ دل ہے کہنا تھا کہ یہ کس محکو میٹس ہے۔ گہناہی ہے۔ فی کار مین تھا کہ مشق فتح کر نے دینا پر داری کی ، ٹاؤا کے دیدا آئی ، اور دیوار میں دو بھا جو اے اس طرف ایک کان میں انسان انقر آئی ۔... انت جا امر آئی ہر ایک حمین ایک میں طرف کر ایک ہو اس طرف کر ایک اس جا امر آئی ہر ایک حمین ان کے دی کے دیا ہے کہ کہ ان اعراق کے انسان میں انداز ایک جا کہ کی جا کہ کی دیا ہے گئی ہ

جائیں اس ستم عو ، 10 پرور تی جوز افزوق سے دیمیں پڑھ فر ، نازک مزاجی میں طبیعت خود پسلد ناز و ادا میں بگانہ ، آفت زمانہ حسن سے متوالی ، پہلو میں آف آف کرنے والی

شہزادے نے اس بت دل فریب اورصلم یا زینت و زیب کودیکھ کر دل سے صبرو شکیب کھویا ، حالت دل سفیطر دگرگوں ہوئی ، نحش طاری ہونے لگی ۔ یہ مشکل اپنے تئیں سبنھالا ، اور پکٹرا کہ

کس کس نے هم کو روکا اس در په هم جو پیتھے لفزش نے باؤں پکڑے دران نے هاتھ کھیتھا

 $p \text{ will not also gated, } \Delta p \text{ with, } \Delta p \text{ with, } \Delta D = p \text{ } \Delta p \text{ } \Delta$

ائے' کروڈوں گھر حسن کے برباہ کئے' تید الفت میں بھینا ' السالیت سے چھوٹے ہوئے مصفوفوں کی آکھکی کارا ' دل و جان سےزیادہ بیارا ، پری زادوں کا بیاؤ ، مہ جینوں کا کھیل ' نازفیاوں کے دل کا رکھ رکھاؤڈ مر دل کو اس سے شکیمیا' عاشق برفریمیا' مصفوق بازیں۔

ملکه بدنی بران چو لوح دننے آئی تھی' یہ اس نے دوار را قوت بنائی تھی۔ اس وقت مرابا لمے بری کائل تعرف ہے طال کو دکھ کر غش ہوگئی کے کنیز ہو مرابا ان تھی' اس نے شہوادے کی طرف آئ کرتے گلاب جھڑکا۔ جب ملکہ کر ہوش آئی '' کتیزوں کو فرمایا کہ ''اس شخص نے یا کر دریافت کوو کہ تم کوئ ہو' کہاں ہے آئے ہو ۔''

کنیز حسیہ فرمان غضت ابرح بن آئی آسلیم کی اور بنام ملکہ زبان لاگر – شہرائے کے فربانا کہ کو بادیا بھاک بواران انامج کام موچکا ' اس نے استان ہے آپ کا اہم موچکا - ماشادات کم کاری کاسان کا پر مورے میں نے خیر اگر دام حتی بین امیر مورے ا کمپھی شیطنہ امیر نے مارے کی میں نے اس کے اس میں کے الموس پیرڈ معرف نے اور بن ہے - میں نے شائح جوڈو دیا ' انگاہ در لایالہ نے رفتہ الفت کرنج داب کے خاتے ہوڈ دیا ' انگاہ در لان در آپھائے۔

کنیز نے یہ تقریر سن کرکہا ; ''سیاں، ٹم نے اثنا بڑا سبق پڑھا کہ بجبے ایک بول بھی یاد نہ رہا ۔ خبر میں جاتی ہوں ، اور سلکہ سے جو کجھ یاد رہے کا کہہ سناتی ہوں۔''

یہ کہہ کر ہنستی جلی گئی - اور سلکہ ہے جا کر عرض رسا هوئی که ''واری ، انہوں نے تر درد دکھ اینا کہا ، اور ایسا بائوں کا تانیا لگایا کہ بمیہ لکوڑی کی کچھ سجید ،یں نہیں آیا - اب خود بلا کر بوجھٹے '''

ملكه نے كما : "اجها " بلا لا _"

کنیز بھر آئی اور کہا ، ''چللے آپ کو بلاتی ہیں۔''

شیزادہ اس کے ماتھ سامنے ملکہ کے گیا ۔ ملکہ نے شہزادے سے کہا : ''نشریف رکھنے اور قدم وابحہ فرمانے کا سبب بتلالیے ۔''

شیزادہ اجازت یا کر بہلو میں ملکہ کے جا بیٹھا ، اس اپر نیرما کر سر لیجا کر آیا 'کویا گیا ہوا دل پہلو جی بھر آگیا ۔ آہستہ سے فرمایا کہ ''آئی کی جالاکی کے صفنے آ اچھا ، فرمائے کہ آپ کیا مطلب رکھنر جین ہی''

اشہزادے لے فرمایا که ''اے ملکه ، حال مبتلائے فراق بہت تباہ ہے ، اس کا خدا گواہ ہے ۔''

ملکہ نے کہا : "تو آپ کے مائے سے خدا بجائے ۔ ذرا هٹ کے بیٹھتے ، ایسا نه هو که بچھ پر کبین پرجھاواں پڑ جائر ۔"

تسہزادے لے کہا : ''مجھ سے میرا سایہ خود بھاگنا ہے ' وہ ننگ راحت ہوں کہ آرام میرے نام سے کانیتا ہے ۔''

ملکہ نے جواب دیا کہ "کہاری سلاقات کیا گویا جی کا جنجال

ھوئی ؛ میں آپ کو بلا کے خوب شمال ہوئی ۔'' شہزادہ بولا کہ ''ایس آب نه ثالو ، ہاری طرح ھس بیارکرو ،

شہزادہ بولاکہ ''بس اب نہ ٹااو ، ہاری طرح ہس بیارکرو ، عانینی کے کہنے کا اعتبار کرو ۔''

سلكه جواب ده هوئى كه "م، مغرض ، ايسي تو آب اور توكيراً كتيتى نفي- اب الم عقدا ہے ميرے كلے كا حار هوئے خوب پاؤل پيمائيا كہ الى حاصب انم جي ہر بر مرتے ہو وہي تم كل حيارك مير رازش يالوز باؤل كاكن كو نو قبد اللہ ہے چؤا اور اجيد دوسرى پر الكام ، اور جى ترجل اللت ہے كہ كايات نو ايس مناس الكام اللہ عشن اس م اور انسان على مشمى تعلق اس كا دوسرے ہے مزت الزائے؟ واد وا ، اب كا يعي مشمى

شہزادے نے کہا: "اے ہر الفتا و اے دریائے عبت واسطه

غدا کا ، تسکین دل بیناب کر ، میری جالب ایسا خطاب له کر ، دل کا حساب ہے ، ابھی نقد اپنے سوال کا جواب ہے۔ جس کی الفت میں صحرا نورد ہوں ، نه اس کو جھوادوں کا نه تیرے عشق سے سه موٹوں کا - میں امیں الربیطا ہؤا ہوںکہ سختیاں ممیشہ سیوں کا ۔''

ملکہ نے یہ سن کر ایک قبلقبہ مارا ، اور کنیا : ''یہ شرکت اچھی نہیں کہ بموجب

میں اس طرح کا دل لگاتی نہیں یہ شرکت توبندیکو بھانی نہیں''

شہزادے نے جب نام دل اگنے کا سنا ، ملک سے اپولٹ کیا اور پکرا آک ''الے مور شنائل ، اے واحد دل، ترین رکھائی ہے جینی درهم بر مرم ہوگا ، دیکو نورے دل کا کاکیا عالم ہوگی ۔ جانی جب دل انزک تیرے دراج نے زیادہ رکھنا ہوں ، نے پروانی ہے مر چائی کا ، میں سے گڑر جائز کا ، دیکھ تو چیرا دل کیا ، مزے دکھلانا ہے ، یہ لیا خریدار کیا رنگ لانا ہے ۔''

ملکہ نے کہا : ''ماحب ، تحلے بٹھو ۔ یہ ڈھے بڑنا ابھا نہیں ۔ لو غیر مین کچھ دائی ہوں کہ ہاں ، میں بھی تم ہے تعت ر نہی ہوں۔ بین آپ زیادہ متنی نہ جاؤ ، یک کہ کر میرا معز تہ پیراؤ ۔ تمہارے رونے پر کابجہ کالیتا ہے ، جی مانیتا ہے ۔''

نسہزادے نے کہا : "باوے آپ کو وحم تو آنا ، مبرے حدید دل نے اثر دکھلایا ۔"

ے اور میں ہوتے ہیں۔ ملکہ بہ میں کر چپ ہو رہی ، سہزادے نے بھی ٹھم چیبئر چھاڑ تہ کی ، ملکہ نے آئشتی سواپ کی ٹھننج کو چام نسراپ ہے! .

اور تسہراے کو دیا ۔ جام ملکہ کے عاب_{ھ عد}ے تر پنا دور جام احمر سروع غؤا _{۔۔} رات غره دورار با توت کار سعر کی بنادی - آپ کورون کل ام دفت به نظامت این از کا اور درسرت به برا کرد خود اور در دیا تها و ترد در براور کورسی بمیانا بخت خود اور چندون کی آورادن ، گردی کی نشان به خود این است. با این میوب کا مفار کے بالم مفار نے خوازی بالمینان الله امر کو کون مورودکان دخت یو نور کر گزیا کا مادر جهانا ، پدر چاندان که امر کا آبانا ، دفت ، یون نور کر گزیا کا مادر جهانا ، پدر چاندان که

> صحن میں واء واء زور کھلی تھی جاندتی چاند هلورین لیتا تها اور کهلی تهی جاندنی آیا تھا یار کل بدن پہن کے بادلہ زری چمکی تھی تار تار میں مد کی جھلک زری زری ہوس وکٹار و جام سے عیش و طرب ہنسی خوشی اس میں کہیں سے یک بیک مرغ سعر نے ہانگ دی صبح دميد و شب گزشت ماه شبين بخاند رقت روئے سحرسیه کنید بار بدیں بہانه رقت کیا هی مزے سے عیش کی رات تھیں کامایاں چھوں نھیں مهتماب کی نہروں میں ماهتابیاں آ کے چی تھیں صف بصف سے کی بھری گلابیاں هم کو نشوں کی مستیاں ، یار کو نیم خوابیاں سینوں میں اضطرابیاں آنکھوں میں بے حجابیاں اس میں فلک نے رشک سے ڈالیں یہ کچھ خرابیاں صبح د مید و شب گزشت ماه شبین بخانه رفت روئے سحر سید کئید یار ہدیں بہائد رنت

ژات بھر شغل بادہ کشی رہا ۔ شہرزادہ اس ماہتاب تایاں کو بغل میں لئے المت بوس کنار حاصل کرتا رہا ۔ ران سے ران ہم سری کوتی رہی ، بوسوں نے مسی ہوئٹوں کی چھڑائی …… ملکه صبح هوتے هي آنکهوں ميں آنسو بهر لائي ، اور مثل نسيم

سرال سرو بهریت کی خسرال سرو پر فران او دور کی ملکه سرو اسرو بروی کی در کام می می سود کرد کی در ملکه سرو پر فران او دور کی ملکه سرو پر فران او دور کی می سود کرد کرد کرد بروی سرو بروی می سود کرد کرد بروی سرو بروی می سرو بر

ما منافرت سے بیتاب حرکر روعانگی۔ شہرادے نے اس ماہ مرافرت سے لگاہ اخرانیا گا ۔ '' (سسا اللہ بھروانے نے اس ماہ سے مجموروں کی اس کا میں میرانے اور ان ' جاری دان انگری بیارت کی دور میں اس حجالی میں انگری ہیا ہے۔ دور ان انگری میرانی کی ان انگری کی اس حجالی کا آخری ان کہ ان محبولی کی جار دوئیں گا ، 'فریس حجالی کا انجیل ان خرانی کی جار دوئیں گا ، انسل خران میں انشال بھال کی جار دوئیا ہے ' انسل خران میں انشال بھال کی جار دوئیا ہے ' انسل خران میں انشال کی جار دوئیا ہے ' انسل خران میں انشال کی جار دوئیا ہے ' انسال خران میں انشال کی کہا ہے جان میں انسان کی کہا ہے کہ انسان خران میں انشال کی کہا ہے ' ک

سج ہے ، آپ کا کچھ قمور نہیں ' تقلیر میں بھی تھا ... '' ملکہ نے یہ حکیت عشق زبان شہزادہ دل دادہ سے سن کر کہا

که ۱۱ اے معنوی کے مثالے والے کم و بات پر صدقے جانے والے ، رنگین مزاج ' عاشقوں کے سرتاج ' تیری باتیں جب هم کو یاد آئیں گ تو آئھ آئے آئے شہر میں رلالیں گی ۔ تم تو کاشن حجر کی ملکه رونی هوئی تخت بر بیٹھ کر ... روانه هوئی۔

会 会 会

(جلددوم)

عروس البلاد

مثل بازار مصر هر بازار مصر هر بازار مصر هر بازار شد نیم که آدادی تو کیا مصد می می استان ایک مله بیون هر کر آسان کا مے دور تو کر آسان کا مے دور دو کئی خلامے هر ایل و کرکان مال می می داری کا می دور کنامی خلامے هر ایل کے دور و کئی خلامے هر ایل کی کرکان وان چر هر سو می و خرو کران وان و خرد کران وان و خرد کران وان و خرد کران وان و خرد کران وان و

اوست وقت ساکنان دیار گر پری دیکھ نے تو ہو سکا مع عنرت تی معرب سے تا امار غیرت استان اندان و چن نکل طاؤس و کیک گرم عرام گردش چشم سوشان کا ہے دور ایک معدورہ تحل ہے میں دونشی کی دھوم ہے ہوسے خود دودشی کی دھوم ہے ہرس اخی سودا جنون کا ازوال ہے۔

ٹھنڈی سائسوں کا گرم ہے باڑاو سكة داء دل بينا لاخ ان میں ہے داروئے دل بیار کوچه کوچه مے کوچه کل زار الهول والوں کا زور ہے میلا دلبری کے چلن میں هیں حراف خوب کهوٹا کهرا بر کھتے ھیں ! پستة لب به ان کے مے يه خروش بیح ڈالے میں سیب سیب ذان جنس کے بدلے بکتا ہے جو بن'' ناشیانی ہے ان کا سیب ذقن وه اکثر ' وه ننی تنی گاتیں دل کو ناووں سے ملنی چلتی ہیں گھائے میں میں انار پستان کے هم تو نظروں میں تول لیتے ہیں ساقنوں کی دکانیں ہیں گل زار نشر بازوں کا جمکھٹا ہے مدام مے سری ایک اک ایتا ہے هم کو بھی کر دے جان من ہے ہوش ہم نلک بھی یہ دور ہو جائے بھنگ نوشوں میں گار ہی جہنتی ہے عاشقوں کے دھوئیں اڑتی ھیں ایک عنمور عل عانا ہے هم هی محروم دم بنین رمے ان دکانوں میں ویزے میں کیا کیا دو گھڑی نک جھکڑتے میں دلال واجنی نبن حکه کا مول کرو

سرد سہری کے دل جلے میں نکار هر جكر سوخته جدهر جائے ہے جو ایک ایک طبلة عطار بھول والے کلے کے بیجیں مار ہے ہر آک کل قروش البہلا کیا کھری صور توں کے دیں صراف کس غضب کی نگاہ رکھنے میں عیں طرح دار کتنے میوہ فروش جان دیں لے کے شاعدان چین "رشك ليليا في ايك اك كنجون دل فریب ان کا ہے غضب جوین بانکی بانکی ادا ' غضب باتیں جب کہیں بیچنے لکاتی میں هر گھڑی کہتی ہیں وہ غمزے سے سب کو بن جو کھےچیز دیتے ہیں بهنگ نوشوں کی اک طرف مے بہار شام سے صبح ، صبح سے تاشام دائرہ اور چکارہ بینا ہے کہتے میں ساقنوں سے ساغر دوش دید وا دید بهی ادهر هو جائے که بکڑتی ہے کہ باتی ہے۔ سائین ملے جب ہلائی میں تشه باز ایک دم اگانا ہے یی بی سائن کے ، دم کی خیر رہے ایک جانب کھلا مے بزازہ کسی بزاز سے کمیں به مال سيٹھ جي اتبر آؤے ترچھر له هو

نفع بھر کھانے میں ہے کیا نقصان مشتری آپ سے سوا ہے کوئی هاته کی آپ کے هی بُهنی هو مثل شیریں ہے ان میں رعنائی باتیں تند مکرر ان کی میں جس نے کھائی ہے جان پائی ہے چاٹ لے ہونٹ کھائے کر شیریں جان مرماية حلاوت ه ہے وہ زنیر رشک تار نفس دیکھ بھتاوے کا نہیں ، کھا ار من چلوں کے لئے بنایا ہے شور ہوسہ صدا سے بیدا ہے ابرو ریز دلری سار آب گوهر کا چار سو چهڙ کاؤ سہر و مه کا کثورا بجنا ہے جلد دوم)

جبھی دیتا دلائے کر بھکوان کہیں گاھک سے کہد ر ھاھے کوئی بیر و مرشد کی جیسی مرضی هو کتلے شیریں ادا میں حلوائی چاشنی گیر عشق خود بھی ہیں شیرهٔ جاں کی وہ مٹھائی ہے وہ شکر ہارے ایسر میں شیریں هر دکان رشک تان نعمت مے دل عاشق ہے ایک ایک جرس غل معاتے هيں خوالمے والے ذی حلاوت بہت کرارا ہے هونٹوں سے ٹوٹے، خستہ ایسا ہے نوجوال نوجوال پری ستر وه مصفا سؤک ، وه ان کا ماؤ رات دن جمكها هے ، ميلا هے

☆ ☆

کل و بلبل میں جو باتیں ہیں ، ذرا گرما گرم

رجب ومشورقه طرح دار و كل عفاريض ملكه بهار زيان بهالات عبار بالم المساح المن بالم مراح كرا في والم يكل هو به نظر به - تحتى تفتى كله اللهم به خواب هـ يا إيدارى ا إيرا عال بر مش رهمي تفي . أزرواين جارك باد ديتي توب ا حسوني كيني قيل كه جب تفي . دو الله كان بر استطر هم و حاكم تفتى كه لم يا دور الحال تكانو ، كين تحقى كه لا طار يو ترين خين توب كد المي دور الحال تكانو ، كناو الإولان خورس سكن الدون و يا بهايكن الوراد و يا بهايكن الوراد و يا بهايكن الا - -----

121

ھاٹھا پائیاں ہوں' جی کھول کر . . ا' ن ہوں' عصت کہتی تھی کہ یہ کیا ارادہ ہے ؟ شرم ہوجیتی ' کہ ہم کوکیا رخصت کیا ہے ؟ دہ جس کا کیا گیا گیا گیا ہے۔

یه هوس ناک کسی کو گجه جواب ئه دیتی جب لشکر اسلام کی طرف آنی ، رأستے هی میں جاگل کی عجیب

رسود آبا . . . فکری کا گذاری دو با کا کی نظر آباد میں مسجود اور کی اور کی اور کے اور

سلکہ بیار اس لالہ زارکو دیکھکرنتاشائے عشق ہے آہ سریہ بھرتی ہے' ایلے کلمذار کی سرد سیری باذکران کہ دیکھئےوہ مغرورحسن وجال جو تجھ ہے کمچی سوا ہے' نگاہ شوق کیون کر تجھ ارکرتا ہے' مماسلہ فل کا دیکھین ، کیسا گرزتا ہے

دل کا دیکھیں ، کیسا گزرتا ہے (بارگہ میں پہنچ کر دیکھتی ہے کہ) بیج تخت پر مسند مجھی ہے، اس پر ایک جوان جس پر بیر فلک اور زال دنیا

ربی است می اور این دینیا هے ... بلکہ اس دلدار بر از پسکد شیقته نادیدہ تھی ، اس وقت سامنا ہوئے ہی ہے خودی جھائی ... ادھر بادشاہ اسلامیان نے بھی دیکھا ... دیکھتے ہی گلہ عبت زائے اثر کیا ۔ بادشاہ کو بھی غشن طاری ہوا ۔ خواصوں خے بلہ بلند گلاب گیروار و قرین ہولڑ کا ، دولوں کو جب ہوری آیا ، اسکہ آتے الجم میں اقت ہے شاہ منے جہر پیشوائی اس علم حسن کے پیش قدمی فرمائی ، قریب آکر طاقتی تھام لیا ۔ لگھ کے اوراکٹ ہے بیش قدمی فرمائی ، قریب آکر طاقتی تھام لیا ۔ لگھ کے اوراکٹ ہے میں کہا کہ ''کہا مرض جھوکو ہے ، اتنی دور آئرینے جی حشنا گیا ، غشر آ کی بار

بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ ''تجہازا شربندہ ہوتا بیری آٹکھوں پر صاحب' بین تو آپ سے شربندہ ہوکر غشن کر گیا۔'' ملکہ پر نے کہا : ''نجھے آپ کہوں دیکھ کر غشن ہونے لگے ؟ پہ ٹورے اور کسی پر ڈالٹے۔''

شاہ نے کہا : ''ہمیں تو کوئی مرض نہیں ۔ اب تمہاری زلف کا سودا ہوا ہے ۔''

ملکه نے کہا : " اس مرض کی کیا دوا ہے ؟"

شاہ نے فرمایا که " شربت وصل سے به عارضه جائیگا ۔"

طبیعت کا ڈھنگ بدلا ۔ لعاب شوق نے لب ترکر دیئے ۔ سکرا سکرا کر خفا ہونے لگی که ''صاحب ، ٹیلے بیٹھو ، اللہ قسم ، مجھ کو یه دهال پهوٹے دیدوں بھی نہیں بھائی۔ مردوں کی باتوں سے سے تغرت ہے کہ جب پاس بیٹھنے ھیں ، سوائے نوچا کھوچی کے ان کا هاتھ رہنا ھی نہیں ، قربان کروں ، جان ہاکان ہو جاتی ہے۔ ایسی ده ا چو کڑی بھلا کس کو بسند آتی ہے ۔

یه کمیه کر اس انداز سے تیوری چڑھائی که لشکر عمزہ نے هوس عاشق کو شکست دی - بادشاه منت کرنے لگے -ملکه نے على ديا -شاہ نے پھر دست ہوس دواز کیا ۔ اس بانٹی ستم نے نہیں نہیں کر کے هاته چهژایا که صاحب داکیا غرض جو هم اپنے دل پر جبر کریں ، اپنے اور بیگانے کے طعنے سنیں ؟. جان کیوں آرزو میں آخر کو دیں شوق دید میں جستجو کریں ، فراق سیں جل جل مریں ؟''

بادشاه نے کہا که "اے مایة ناز ، هر چند که میں شاه هوں ، لیکن تیرا غلام بے اشتباہ هوں _"

یه کہه کر آنسو آلکھوں میں بھر لائے۔ ملکه نے اپنے دامن

ے آنسو ہونچھے ۔ هنس کر کہا: "صاحب ، کیا تیری سکل میں رونا لگا ہے ! سین رونے آدسی سے گھیراتی ھوں ۔''

یه کمه کر اسی طرح آلسو پاک کئے که وه گدرایا جسم سنے سے مل گیا۔ بادشاہ کو تاب نه رهی ، فوراً کلے سے لکایا۔

ملکه نؤب کر آغوش سے جدا هوئی که "اوئی ، دم گھٹے گیا !" اب تو شرم نے آلکھ سے عار کی ، آرؤوئے ہم کتارئی دلدار

زیادہ هوئی ۔ الهکیلیوں کا زمانه آیا ، بیتابیوں کی افزائش هوئی ، مكر ياس شريعت مائم ازكار تها ، بغير نكاح دونون جانب خيال عصمت و پارسائی کا اظهار تھا ۔ هر چند که فعل باطنی یعنی مباشرت سے تو باز رہے ، مگر به کیفیت تھی که حوصلوں کا گرم بازار ، آبس میں هم آغوش ، دهن میں مزے ہو۔وں کے پوشیدہ . . . نہیں

اور هال کی لذتیں ، مسکیاں بهرنا، ملکه کا گردن میں هاتھ ڈال دبنا، جهجكا ، بيجهي هت جانا ، شرمانا ، لجانا ، مسكرانا ، بسيني بسيني هو جانا ، جيونے کبڑے درست کرتے جانا ، کبھی انگوٹھا دکھانا ، کبھی زبان کی توک سے رخسار سہلانا ، پہلے آپ بوسے کے لئر منه بڑھانا ، بھر شرما کر اراوائی دکھانا ، کبھی ملت سے سرقلم پر رکهنا اور کبهی خفا هو کر پاؤن بر دوسرون کو گروانا ـ کبهی ندائے روئے بار ہو جانا ، کبھی نشۂ وصلت سے بے ہوش ہونا ، کبھیشمیم زاف جاناں سے مدھوش ہونا ، کبھی بغاوں میں منہ ڈالنا ، کبھی کبھی شرم کا حالہ کرنا ، گھیرا کر کھنا ،کوئی آنا ہے ، اور پلٹ جانا که دم گهبرانا ہے ، کبوی دامن جھٹکنا ، تن کر کهڑے ہونا ، گات کا جوان دکھانا ، کبھی حیران ہو کر چار طرف دیکهنا ، آنکهوں کی گردش سے عالم دگر گوں کرنا ، کبھی الگ ھے در ماتها کوٹ اینا ، آلنه رغسار کی حیرت ناکی سے بہار دکھاٹا ۔ اں عنگامے میں چولیاں مسک گئیں ، نارپستاں ملے جو گئے تو سرخ حرع نظر آنے لکے ، سبب ذان گد وا کر زیاد، لطف د کھانے لکے ، زنف کا مزاج برہم ہؤا ، منہ پر چھٹر آئی ۔ گیسو نے لیمرا کر پاخ رخسار برگیٹا جھانے کی کیفیت دکھائی ۔ کاکل باوجودیکہ بال بال كُنه كار تَهِي ، ليكن اتران بر تيار تهي ، بادشاه اس غيرت ماه سے جب لیئتے تو آہ سرد بھرتی کہ ''آپ کی وفا کاکیا اعتبار ہے ؟ یہ منه دیکھے کا سب بیار ہے !"

امیں فتروں سے سدا تسمیں کھلوا لیٹی ، اپنے اوہر دیوانہ بنا لیٹی ۔ بھی ہنگلہ ناز و لیاز تا دیر کرم رہا ، ہر ایک بارزو بےشرم رہا _

> کیبی زانو کو باهم پیستی تهی
> کیبی کبتی که "صورت دیکه میری"
> کیبی کبنی سے دینا ایک شورکا پلنے میں کبنی دے دینا دھوکا



کبھی کہنا کہ ''ٹھنڈے آدی ہو اٹھے ایسوں سے راحت کب 'کسی کو'' جب خاطر مشتاق متنافئی ہم بستری ہوئی ، بادشا، ٹال کر ، اور ملکہ بھی ضبط کر کے الگ ہوگئی۔'کہا : ''آؤ،

ائھے ، اور ملکہ بھی ضبلہ کر کے الگ ہوگئی۔ کہا : ''آؤی جل کر چاندنی رات کا لفف اٹھائیں ، بہار باغ سے بنی بہلائیں۔'' بادشاہ اس رشک ماہ کو ہاتھ پکڑ کر نے چلے ... جا بجا

ے مالے کے میں اور اور اور اور اور اور اور کانا بھائے ؟ مالوں واں کیا دونوں نے کھانا ہوا آنجے از بھر کانا بھائے ؟ مھرے بھرواں نے آنے خواب کدیں لیٹ کر دونور لیٹے اک جگہ میں

لیکن سونا کیا ا و هم بالز و غمزے کا دور عالم هی کچھ اور ہڑا . . . انہیں بازوں میں ' مزے مزے کی حکیوں میں شمع ایمان نقک نے اور دول _ بیاں کردن میں باہمیں پڑی نیو ۔ الکاری نے الکاری کھی تیوں کہ ازاف شب سٹی ، مزاج محرا ہے کسانی

(امیر بیال میہ ملتے آتے ہیں' اور دھا دے کو چلے جاتے ہیں) وہاں بہت تبال ہوں کہ وہی مکابلہ شدت ہوا۔ آبی کی چینز چھاؤا 'اعتلاط و بلز ہونے لگا لا لفتہ ہم آفوی ' باہم وجہ باؤی 'حسرت کی لاکھن' عبت کی راہیں کھیاں۔ نے کا تا تاج شروع ہوا' شراب کا دور چلنے لگہ ، باہم شہد و اہاں موٹے لگے۔ وہلتہ قیدال و دسال اور افرار کے چھنے ایک ، انابان ایک ۔ انین شکو، و شکابت اذکر هجر و وصل میں آغوش فلک بے معشون غورتید لکل کر جالب طلعم مغرب روانه هؤا ... اس آفاب آبان دلبری نے رو کر کہا کہ "الو جانی ، اللہ لکٹیبال ! دل جے نه پیلازا از یادہ نه ٹراپائا "

افتاء بھی ان ارادوں پر التک شان نیے۔ عوب وقت تھا کہ آمون کا معران لغد ہوں کو الحال ہے۔ کہ آمون کا معران لغد ہو کروا حال ہاتھ کیا گراو مین بندان پر الاراد مین کی گراو کی جائے گراو مین بندان بھر الارادی ہوا کہ الدور کے دور کو کہ الدور کے الدور کے دور کے دور کو کہ الدور کے دور کے دو

なな (元にとう)

ڈیرے

... دیکھا کہ ایک بارگرہ عالی استادہ ہے ... هند کنیران خوش رو رہ نہ جال مصروف انتظام میں 'رویشی کی بیاری کر رمی میں ۔ گلاس' مالئگی ' جھاؤ' اکتیب ہیا اوا باکتیب ہیا اوا کاری میں انکاقی میں -ستدیں بر ترخف بچھی میں ' بروہ عالے بارگاہ اس میں۔ بارگاہے ہے کہ کر میدان میں جد ادرے طوائقوں کے اار سے میں۔ کس لئے کہ حسب احکام اساموہ کابروں نے فریمیات سے واضون کو پلایا ہے ... کا بات کھڑی میں 'جونے کا لیجے بچونا چینا ہے ' در فراناں سانی ویوناک پہنے بیٹی ہیں۔ ساؤندے اپنے اپنے کام میں مصروف میں 'کونی ٹیانٹان ہے ان 'کانی' آئے ' میں ساری کی اس سوارات نے 'کونی ٹیانٹان ہے ان اکانا ہے ، 'کونی سائے کے رائے طروی بھر بھر کر سر درست کرنا ہے ، 'کونی طبلے کے رائے ٹھونکہ کر جست کرنا ہے ۔ بیٹی گرائی کے بیچیو بندھے میں ' ٹھونکہ کر جست کرنا ہے ۔ بیٹی گرائی کے بیٹی کوئی کے دار باتک کے بیٹی میں 'داری کو جربان کو اپنے میں در ایش لوٹ کے کہ بیٹان کوئی تھی ، ادھر سے جو بھری ہے ، ڈوٹی ہے بال کرائی ہے کیٹی ان کے دور باتھے جو بال کوئی

(جلد دوم)

\$ \$ \$

حکم حاکم

بدائش آقیل ہے ، چیزترے پر فرق سنورا بچا ہے ۔ بے بورتر کی کو کی بیٹی میں نے کو بھر آئی کو ایک کو کے بعد چیزترے پر لائی میں ایک خواج کے درج چیزتر کے پر لائی حین و فرخدان کرنے کے داختر کے درخدان کی درخدان کی

وہ بستر سے اٹھا ہاتھوں یہ لینا وہ لڈت میں زبال کا منہ میں دینا وہ سنے کی رگڑ سے حلسلاھٹے وہ بہلو کے برابر گذگداھٹ لیٹ جانا وہ ہم آغوش ہو کر وہ آنا ہوئی میں بے ہوئی ہوکر وہ بڑھ کر سونکھیا ہر مضو تنکا وہ گھٹوں میں چرانا کچھ بدن کا وہ ہونٹوں کو زبان سے سلسلانا وڈ ہانھوں کو سر بسان یہ ارجلہ راجلہ دوم)

عمرو صورت ساحر کے مثل بن کر لشکر حبرت میں داخل ہؤا ا اور اس نے داروعة زندان كے قيد ميں بے جاتے ایک خيم ميں ديكھا۔ سجها که یهی زندان خانه ہے ' اور وہاں پیرا چوکی بھی زیادہ تھا ۔ مرؤبان در زندان پر کرسی بجهائے بیٹھا تھا۔ اس کو دیکھ کر عمرہ نے ایک گوشے سی ٹھنہر کر صورت اپنی مثل ایک زنّ خوبصورت کے بنائی۔ گیسوئے مشک فام کو بل دے کر رخساروں ہر چیوڑا ، اور مانک کو موتیوں سے بھرا ، جوڑا ٹرچھا بالدھا ، چشم عزالی سرمه آگین کرکے و خسار تابتاک کو گلگو نه کش فرمایا ، سر سے یا تک زیور مرصع کار پہنا ، اس وقت اس کے حسن دل آویز پر لمبتان دھر ھزار جان سے نثار تھے ، بلکہ سہر و ماہ تصدق عر بار نھے۔ موئے مڑہ دیوانگاں حسن کو تنکے چنواتے اور ابرواس کے حسام بن كر دل عشاق كو نشانه بناتي - دست و يا مين مهندي رجى دلعاشق کو غون کرتی ، دل کی لگی هوئی آگ کو اور زیاد، بهژکاتی . اس خوبی سے درست ہو کر دلائی کا جھرمٹ مار کر ' جھاؤلیاں دیتا ' کمر اور کونے کا عالم دکھاتا سامنے سے مرزبان کے هو کر نكلا' اور دلائي ها كر آنكھ ہے آلكھ اڑائی ' اور رخ روشن كى جھلک د کهائی . نهر آگے کو چلی - مرزبان شیفته و فریقه هو کر بے قرار شعر عاشقانہ پڑھتا اٹھ کر پیجھے چلا ' اور جب تشہائی میں بہتجا ، بے اختیار یه زبان پر لابا که :

> ادون سے دل میں نہیں وصل کی تیرے حسرت اکوانیا آئیلہ ہے جس میں تری تصویر نہیں "

وہ نازک اندام یہ شعر سن کر پھری اور منہ سے دوپند منا کر مسکراتی - مرزبان نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا - اورکہا ۔ '' دور سے بھی کیجھی ملنے کے اندارے کہ عوثر

'' دور ہے بھی کہی سانے کے اشارے نہ عوثے هم کین کے نہ هوئے تم جو همارے نہ هوئے'' اس نازنین نے هاتھ جھٹک کر جھڑایا اورکہا: '' جاؤ، جاؤ،

میں ایسے ہے مروت مردؤں سے بات نہیں گوئی ۔ '' مرزبان قدم پر کر بٹرا کہ ''اے جان جہاں ' میں تابع دارہوں ۔ 'نام عمر کردن اطاعت سے لہ اٹھاؤں گا ۔''

نام عمر گردن اطاعت سے له اٹھاؤں گا۔'' اس محبوبه نے باؤں پر سے سر هنا دیا ۔ اور اپنا ماتھا کوٹ لیا کہ '' ہر ہرامہ انگذا ماری اس طرف آک کے غذر رہے ۔ ڈگا'

که " هے هے ایس لگوؤ ماری اس طرف آکر کس غضب میں پڑکی۔ ارے اوگو " به مردوا کیسا جم چیز ہے " کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ؟ اچھا کیمو کیا کیسے ہو ۔ " ان اچھا کیمو کیا کیسے ہو ۔ "

مرزاناً فی بھر تو تحقے نے لگا الا اور براز کرنا بناھا کہ اس کی پیرامن نے کہا کہ ''امد'و' دکھوکوں آبیانے گا گا '' یہ کسوری کر چبوٹ کرنے اپنے سبیانے اور خاس دان نگان کر ایک کوری نہائی 'اور جاما کہ مناص دان بعد کرے مرزانان نے کلائی پکڑ کر کیا، ''اوراد ، میں نہاز اس نے تاکونیا دکوانا ، لیکن اس کے فیانا ایک گاوری نے کرائیا گیا ، اور کھانے میں بیمونی ہوگیا۔ دانت میں افغانسان میں افغانسان کی اس استعداد میں بیمونی ہوگیا۔

(النفي ميں افرانسياب کو جادو کے قروبےسازا خال معلوم ہو جانا ہے وہ آکے عمر کو کیکل حجانا ہے اور سرفرانان کو رہائی دلانا ہے۔ میں وہ مرفران کی مدد کے لئے ایک واردست جادد کرنی ناکن کم بھیجنا ہے۔ ناکن کے آئے ہے سسلمانوں میں ہراس پھیل جانا ہے۔ سیجنا سے حدان میں امان میں کہ

عیار بھی حبران و برہشان میں) اسی طرح السوس کر رہے تھے کہ تران نے ارق سے کچھ کان میں آنھا - برق انک طرف '' بہت خوب '' کہہ کر چلا گیا ۔ بھر بران نے اور عیاروں سے بھی کچھ کہا کہ وہ بھی ایک طرف کئے ۔ جب

نه داهكے قران بھی انگ حانب رواله عؤا۔

م کر برن جو اول گیا تھا ، ایک عام بر بھ کر ایک جورت

** کہ بعد ہ مرا اور گیدا ایسا دول کی دجون دے کر بھایا کہ

میٹ می بنا قال ، چیو دیور ہے اندہ بھایا گیا انگلابات کی الکاری کی انگلابات کی ہیا گیا گیا ہے۔

بیان کرنے بھارہ کی حالی گیا اور اندہ کیا گیا گیا گیا گیا گیا ہے۔

بیری ، حوال انک ، مورز درکہ ، کا ایمری والی پر گرفت بھیری

میری ، خوال انک ، مورز درکہ ، کا ایمری والی پر گرفت بھیری

میری ، انسان سر ہے یا کہ معامل بھایا ہی کا کھا ہے۔

میری ، میٹان اس ہے یا کہ میٹان ان اندر کہا ہے۔

مورز والماسی کم مقدم ہے کے اس مورت دل اوریہ ہے مو کر

مائیں بیان الل کے کمچ کیا ہے۔

مورز اندر انداز ہے سائے اس تقدہ انر کے آگر ایک جائیسکو وروائہ ہوا۔

کوباد دول کیا ہوگا کہ خرائی ہے دائی کر ایک جائیسکو وروائہ ہوا۔

کوباد دول کیا ہوگا کہ خرائی ہے دائی کر ایک جائیسکو وروائہ ہوا۔

بھا دول کیا ہوگا کہ خرائی ہے درائی اندر اندر کیاں کہانے کور وروائہ ہوا۔

'' و کمپری خو جو چرانے هر میں دیکھ کے آنکھ میں دیکھ کے آنکھ میں دیکھ کے آنکھ میں دیکھ کے آنکھ کے '' اس میر نے کہ اس میر کے اس میر کے کہ ان ایک اور ن باہ بیکر نے کہا '' اساسب ، 'ع میرے کیوں بدایا کرنے ہو ؟ آن بالاوں میں بان کہ حکومت کے اس میر کے دیا ہے تاہد کہا ہے آنکہ جائے گی۔ اس کے اس

یه گفتگو هو رهی تمی که قرآن بشکل مرد ، توی هیگل، سوتنا هانه بدیر ایر ایکسلوف به آگر پینها ، اور انگلوا که 'امال زیاری ، تو آج میشه کمها گری تمی که مجهد کسی کے ساتھ پکڑا او تو میں جانوں۔ آج میٹ نے تیرے باز کے مائے تھیے پکڑا ، آج تیری ناک کالوں گا۔ یہ ایسوان تیرا سب ظاهر هوگیا''،

اس ڈائشے کے ساتھ ہی وہ عورت تو سہم کر بیٹھ گئی ، اور وہ عاشق بھاگا ۔ پھر کچھ مطلوبہ کا بھی خیال نہ کیا کہ کیا اس پر

گزرے گی ۔ شوھر مصنوعی نے آکر بال سر کے پکڑے ، اور یو اہ بناوٹ اس عورت کو مارنے لگا ، اور عورت نے شور داد و بیداد فریاد بلند کیا ، اور شوهر کو بهی دوهنز مارتی تهی اور کهتی نھی کہ " تیرا اجارہ ہے ؟ جو میرا جی چاھیکا کروں گی ، اور تیرے منه میں یونچھوں گی۔ بھڑوے ، آج تجھے بڑی غیرت آئی ، اور کل اس نے دس روپیہ کا کپڑا تجھ کو لا دیا تو وہ چیکے ہے ہے لیا ، یہ نہ جانا کہ آخر یہ کس علاقے سے دیتا ہے۔ بھر کسی کا مال کھا لینا ٹھٹے بازی ہے ؟ آج آیا ہے اپنا قرق جتانے ! اپنی بھینا

پر قرق نہیں کرتا جو دن دعاؤے یار بلاتی ہے''۔

غرض که عورت تو سردکو دشنام دبتی ہے ، کاٹ کھاتی ہے ، اور مرد سوئٹے مار رہا ہے ، شور و غل بے انتہا مجا ہے ۔ از بیکہ چاندنی رات تهی ، اور ایر کا قلعه نزدیک تها ، طاق و ایوان میں و هاں کے سامر توبیشھے ھی تھے ؛ انہوں نے بھی یه ماجرا دیکھا ، اور مرزبان سےجا کر کہا : "ذرا چل دیکھنے تو جنگل میں عجیب دل

لکی هو رهی ہے۔'' یہ سن کر اس نے بھی آکر ان دونوںکو لڑتے ہوئے دیکھا۔

چاندنی سیں عورت کا قد قطع دار ثابت ہؤا ۔ ایک سحر کا پنجه بهیجا کہ وہ جاکر عورت اٹھا لآیا پنجے نے عورت کو سامنے رکھ دیا ۔ اس نے پاس سے جو رخ زیبا کا اس کے نظارہ کیا ، اور از سر تا پا اس کو دیکها ، بیک نظر دیوانه و فریفته هؤا ، اور کسا که

''اے کل بیر من ، یہ کون تھا جو تجھ ایسے معشوق کو کہ جس کو کل کا بوجه بار معلوم هوتا هوگا زد و کوپکر رها توا ؟ " یه کابات سن کر اس سیمیں عذار نے کہا که " آپ آج کی مار

کو کیا کہتے ہیں ، جب سے میں اس تصافی کے پانے ہڑی ، ہذی ہڈی میری چور ہے ۔ اس وقت آپ نے بڑا غضب کیا جو اس کے پاس سے مجھے اٹھوا لیا ۔ اب وہ بغیر ناک کائے یا مار ڈانے مجھے نہ جھوڑے گا۔ مولندی کاٹا پڑا بدگمان ہے۔ کسے کا کہ بتا کس یار نے تجھے بلوایا تہا''۔

مرزبان نے کہا نہ '' کیا بمال اس کی جو تجھے اب ہاتھ لگا سکے''۔

مورت نے بواب دیا کہ '' کیوں ، جال کو کیا چاہئے ؟ وہ بیرا سوم می ہے ، داستہ سامری کا ، اگر یہ کو آپ نے لایا ہے تو بیرے شوم کو بھی بلا لیکٹے ، وزنہ بڑی تیابت بیرے لئے موری ، اور آب بین بھی تو یہ بائے ہی نہیں سکی ۔ وہ بھی کسے گا کہ تو آتنا کے بیال کی بھی ۔ جائے لوگر ، بین کسی تعنیب بین پڑکھی ا اربے جانب ، جلا لئے بلاوائے''۔ اربے جانب ، جلا لئے بلاوائے''۔

سرزبان نے جاما کہ پنجہ بھیج کر بلائے۔عورت نے کہا : ''پنجہ نہ بھیج کا ، و آدمی جلے تن ہے ۔ ناسی بجھ کو آکر مارے کا - آبوو کے ساتھ بلوائے کا کہ وہ خوش ہو ، عمصہ اس کا اثر جائے ، بھیر انصاف کرکے ، وضائمہ کرکے اس بے فارغ خطی مجھے دلوائے بھیر انصاف کرکے ، وضائمہ کرکے اس بے فارغ خطی مجھے دلوائے

مرڈان فاوغ خطی کا نام من کر شاد ہو گیا ، اور ایک سامر کو حکم دیا کہ تفت سعر پر بٹھا کر اس کے ضوہر کو ہے آ۔ سامر حسبالعکم تفت نے کر گیا ۔ وہاں وہ مرد یک جیک وہا تھا کہ سامرے کے کہا '' الچلئے ، جہال آپ کی زوجہ ہے ، انھوں نے بلایا ہے'' اور سوار کرتے الدر للعہ حساب کے سامنے مرزبان کے لایا ۔

اس نے یہ عزت تمام بٹھلایا ۔ بعد کچھ دیر کے سعجیانے اکا که '' زوجہ تمہاری آوارہ ہے کچھ روبیہ بچھ سے لے لو ، اور اس کو چھوڑو''۔

اس مرد نے کہا : '' اس وقت خسته و تنکسته بہت هوں۔ صح نو اس کا جواب دونک'ا۔

بھر مرزبان ایر ایک ساحر کو حکم دیا کہ اس کو لر جا کر خمیمے سیر رکھو ۔ ساحر قران کو خمیمے میں لایا ، بلنگٹری جاندی کی سونے کو دی ۔ ادھر عورت سے مرؤبان اختلاط کونے لکا۔

عورت نے کہا : " میں بھی اپنے شوہر کے خیمے میں جاتی هول ـ جب فارغ خطی هو جائیگی اس وقت دیکها جائبگا''۔

مِرزبان اس کامے سے بیتاب ہو گیا ، اور کہا : '' تم بہیں نهيرو".

عورت نے کہا : '' خوب ! تم نو برائی جورو پر انہلوٹ ہو

یه کمه کر اثمی که جاتی هوں ـ مرزبان اثه در لیٹگیا ' اور قسمیں دینے لگا۔ عورت نے کہا : '' ذرا دم لو ' میں ابھی تو جاتی هوں اور جب وہ سو جائے گ تو کسی حیلے سے آؤں گی''۔

به کمهد کر و هاں سے خیمے میں آئی ۔ قرآن سے سب حال کیا ۔ اور کہا: "اب جا کر میں مرزبان 'دو بکرے لیا موں"۔

یه باتیں کو وہا تھا که ایک طرف سے بدا دراھنے کی آتی ۔ برق نے درخیمہ پر آکر ایک احر سے بوحیا کاء " بد کون آہ آہ

" اس احر نے دیہا : " ماں ناگن کی بے عوض اور مائدی رہتی

ہے۔ وہی کرامتی ہے ا۔

یه سن او برق اسی آواز کی طرف کا ۔ دیکھا دم ایک خصه اسنادہ ہے ' اللہ اس کے ایک طنک بر ایک مریضہ لیٹی ہے ' ایک جانب چوکی باحانه مهرنے کی لکی ہے ' دو ایک کنیز ہی مہ بارہ حوان عدمت نو حاضر میں بلنک کے نزیب تجھ لخلخے بنے وکھے موتے ہیں۔ 'ٹھیرے کئے بڑے میں ' نعنے عورتد بئی پکاے سنمی

هیں ' پلکھا جھل رہی ہیں ' برق نے قربب خیمہ پہنچ کر ایک عورت کو ان میں سے باشارۂ انگشت طلب کیا ۔ جب وہ الھ کر واپس آئی '

کہا : ''کیوں 'گیآں ' تم نے همیں پہچانا ؟ '' اس کنیز نے کہا کہ میں مطلق واقف نہیں۔

اس تنیز نے کہا کہ میں مطلق واقف نہیں۔ اس نے کہا : " اب کامے کو پہچانو گی ! میں وہی لو کر

مرذان کی ہوں'' یہ کہتے کہتے حیاب ہے ہوئی مارا کہ نڑائی کے اے جمہنک آل اور عے ہوئی ہوگی ، برقی اس کو اٹھا اپنے خیے میں لایا ، حال اور ہے نہ آئی استہ رہے سرائے جماع کسر کے اللہ آگا اور دوخیصہ پر حکولی جان کہ کے حیاب و شوعر سوئے میں ۔ کوئی جان انہ آئے۔ دوسرے جہاں کمیوں میں جاؤں کموٹوں ہوا خارتم نہ معرب اخرات کے بین میں

ساموں نے ہو یہ کالام سا تر سیورک تو ان ہکار ہے اور کرے' یہ نوم کن سام کر ساکر سال باس جارے بارڈ آئی اکبھ اور کرے' مرک دوبان میں بوانا ایجا بھی و۔ وہ سب تو یہ حوج کر چپ مرک ادم اس نے کالیے کا اور انکے کہارے دی زائے کی کو رکنے کا اور انکے کہارے دی زائے کی مورت کا بھا تھا اس طرح کا این مائل اگر دیس مورت بر آپ مورت بنا بھا تھا اس طرح کی مورت اس کو باکر کو اندہ کے دیستہ کی مورت ساملے دو موجود دیمی کو مردی مورت کی انکہ دورت ساملے دو موجود ہے۔ یہ

 کیا چارا ہے ؟ آب تم بری مقبلت سو کہ یہ شخص جو پانک پر کے جہ اس کی چراوجہ تھی ، مجھ پر مرزاناہ عاشق ہے ، سے کو قارع غلی بیرے شوم سے مجھ کو دیگر کر بھی اپنے پانچہ رکھا آ کہا تھا کرکی پوچھے اس مرد کی توجہ اپنے تمانی جالاتا ، اور مجھے سرزانا نے وحد یا تھا کہ جب شوم تریا ہے جاتے تو بیرے پاس آبا۔ نے وحد یا تھا کہ جب شوم تریا ہے جاتے تو بیرے پاس آبا۔

میں کمہارے موض کمہاری بربی مریضہ کی حلمت میں نباق ہوگ ۔ وہ کتیر مدک گفری تھی کہ مرد ہے واقف نہ ٹھی ' اور تکابی میں رہا کرتی تھی - زر و زیور دیکھ کڑ ' اور نوجہ النے بڑے امیر کا ہوتا سن کر نہایت خوشنود ہوئی ' اور کہا : ' 'گہاں' ، ابھا بھیر

کا ہوتا سن او نہایت خوشنود ہوتی اور کہا : ''کیاں ' ابھا بھے مرزدن کے باس بہاج دو ' اور ابنا لام بتلا دو''۔ برق لے کہا : '' مہرا نام مجوب ہے ۔ '' یہ کہہ کر اپنے ساتھ ا

برق نے کہا : '' میرا نام مجبوب ہے ۔ '' یہ کہہ کر اپنے ساتھ آیا ' اور خینہ مرزبان کا بقلا دیا وہ اندر خیبے کےگئی ۔ مرزبان چشم براہ انتظار تھا ۔ اس کو دیکھ پکاڑا :

'' آج آئے ہیں وہ کچھ آنکھوں میں فرمائے ہوئے سعر اور اعجاز آک پرونے میں دکھلانے ہوئے''ا یہ کچہ کر آئھ کر گود میں نے کر پشک پر بٹھایا ' اب سے اب سلایا ' غراب کا جام پراپا۔ یہ کنیز بابت سرور ہو کر معروف

عیش و طرب عولی ۔ (اس کے بعد عبار اپنی جالاکی سے مرزبان اور ناکن دونوں کو

(اس کے بعد عبار اپنی جالاگی سے مرزبان اور تاکن دونوں کر تنل کر ڈالنے ہیں) (جلد اول)

(جلد اول)

ندهی گهوژی بدهی گهوژی

اس جادو گرنی کے کلے میں جھوٹی بادلہ نگار پڑی ہے ' مانھے بر بندی لگی ہے ۔ قشتہ سیندور کا کھینچا ہے' ماتھا نیل کی مستک کی طرح رلکا ہے ۔ صندل اور چندن سے تمام جسم رلکین ہے ، ماران سیاہ سے کردن کو ترثین نے ۔ رنگ سیاہ ' فقشہ بھوٹنا ' گلدی پر جوڑا بڑا ا سا بندھ ' گذنا ٹرفیلی بر گذا ۔ ملہ بھاڑیا کیبلا۔

واکے بچھڑت پھتے ہیا

(افراسیاب کو پتہ چلتا ہے کہ برق عیار نے اس کے ایلیجی کو مار ڈالا ہے)

بادشاہ مذکور یہ حال سن کر آگ ہوگیا ' اور سامنے ، پاخیان ، ووزیرگھڑا تھا ، اس سےکہا کہ ''کیوں اے وزیر خوش تدبیر ، ہو سکتا ہے کہ تو اس برق نا عیار کو گرفاز کر کے سامنے میرے لائے اور اس کالبے قران کو براہ کیڈرکوداری پینچائے ' سر اس کا کاک کر فلطسے کے کلکرے پر چڑھائے''

وزیر مذکور نے عرض کیا کہ ''اتبال حضور شریک حال چاہئے۔ ابھی گیا اور ان دونوں کو پکڑ کے روبروئے بندگان والاشان شہنشاہ لایا ''۔

بادشاه نے یه سن کر غلفت رئمصت عنایت فرمایا اور وزیر روانه هؤا - جب یه چلنے لگا تو زوجه اس کی ملکه کل چین جادو که حاضر دربار تھی، به لگا، هسرت شه اس کا دیکھنے لگی - یه صورت جو بادشا، نے دیکھی ، هنس کر فرمایا که ''کیوں ' اے ملکه ، تمہارے شو هر کے دیکھی ، عدس کر فرمایا که ''کیوں ' اے ملکه ، تمہارے شو هر کے قد نمیصری ؟ ''

ساحرہ نے بہ ادب تمام عرض کیا کہ ''میں کلیز شہبنشاہ عوں '' اور شوہر میرا غلام ہے۔ میری مجال ہے جو اس کو منع کروں ' مکہ چاہتی ہوں کہ میں بھی عمراہ اس کے جاؤں ''۔

بادشاہ نے ہنس کر کہا : '' تمہیں بغیر خاوند چین 'انہاں : چھا ' جاؤ ''۔

یہ حکم پاکر عقب وزار یہ بھی جلی ' اور بہت جند اپنے باغ میں گئی - ایک کفوز سے کہا : '' جلد جاؤ ' وزیراعلم صحرا کہ باخ سیب کی حوالی کے فریب بہاجے ہوں گے ۔ ان کو میرے ناس بلا لا ۔ کہنا بیوی نے کہا ہےگھر میں ہوتے جاؤ ' ایک بات سن لو' پھر جانا۔''

کنیز حسب ارشاد ملکه به تعجبل عجبل اؤ کر پاس وزیر مذکور کے پینچی، اور بیام وزیر کو دیا، وزیر ناچار خاهوتا هوا که" کام میں شبخاء کے دیر هوگی - ان کو ایسے وقت میں کچھ ته کچھ جھکڑا نکاما آتا ہے" گھر میں آیا۔

زوجہ نے اس کی اٹھ کر' ماتھا اس کا پکٹڑکر ، دل داری کر کے مسئد پر بٹھایا ' جام شراب پلایا ' اور اٹکھوں میں آلسو بھر لائی۔ اور کھیا : '' سنو صاحب' میں نے اس لئے تم کو پلایا ہے کہ جہاں ککھ موسکر سمجھاؤں نے تم عیاروں کو پکڑلے چلے ہو تو زفدہ نہ بھو گے۔ تم کو لازم نہیں ہے کہ عیاروں کے معالمے میں دخیل دو''۔

وزبر نے کہا : '' صاحب ، مثل مشہور ہے۔ نوکری کیا ہے ، خالہ جی کاگھر ہے ، مالک نے جس کام کو فرمایا ' ملازم کو بھا لانا اس کا ضرور ہے۔ اس میں جان جائے یا رہے''۔

 یاغیان خ کمیا : " ستو ماحب ، آنے سے بامر نہ ہو ۔ ممیاری تو وہ شل ہوئی کام بیٹیا میٹیا میں میں اور گروا کروا تھو تیو ا چپ تک گئی بیٹی تحوالہ ملاکر میں اگرواٹ کا کاروارہ جا کیر بیائی منصب ملاً العام پایا " اس وقت تک تو ہم ایجیء تم ایجے ، دنیا کا مذاکر کا کم بڑا ہے تو ایس کارور دو سے ترکز ہوئی کمیار دونت مذاکر کا کم بڑا ہے تو ایس کارور دو سے تک رور دو کمیاری

کیا کریں کے نوکری ، رہیں کے اپنے گھر

واء وا ، نحک حق رہے عاشقی اور خالہ جی کا ڈر واء وا ، نحک حلال ایسے ہی ہوئے ہیں ! اے پی پی ، جان و مال ، چروو لڑکے ، اس وقت جو سرکار کے کام آئیں ، ملازم کے لئے دریع کہ کرتا چاہئے ۔ افتخار ہے ، نورآ جی کک آٹا ہے جان آبرو دے کر ادا ہو ۔ بین امر باحث نام آلوری جیان میں اور سب خوشاددی

خدا ہے ''۔

کل چین یہ سی کر دائن چینکہ، تیزری بڑھا کرتے ہا اس کے بد سی کر دائن چینکہ کی توری کی مال کی سے حصالے آیا ہے اس کی میں جا تر تو چیا ہو ہی کی میل کی جس کے بعد اس کے اس کی میں جو دنیا کے اواج تھے ہیں کہ میل کی جاروں پر بسیجا ہے ؟ کیا بنائنا تیزری کہ سے میں ہے ہیں ہے جو کہ بالا اس کے کہ جاروں پر بسیجا ہے ؟ کیا بنائنا تیزری کہ سے کہ اس کے اس اس کے ساتھ کے اس کرتے ہیں ہے دور یہ کے اس کرتے ہیں کہ میں دور یہ کرتے کرتے کہ کی دور یہ کے خور یہ کرتے کرتے کہ کرتے کہ

ہے ، ندیا تو گھبرائی کیوں ہے ، بندی پاؤں ھی نه دھرے گی ''۔

باغیان نے کہا : '' بس بس ، زبان روکو ۔ قسم ہے مجھ کو سامری کی کہ میں شہنشاہ کی غلامی سے گردن نابی نہ کروں گا اور ان نے کام بر جان دوں گا ۔ نمک حلالی کر جاؤں گا ، نمک حراسی

مجه سے کبھی نه هوگی که میں حکم بادشاه کا نه مانوں "-

یہ ستنا تھا کہ گلجین کہؤے ہو کر پیٹنے لگی۔ '' لوگو ، دوڑو ! اس مردوئے کو سجھاؤ ۔ یہ مجھ کو رائڈ بناتا ہے ۔ میرا راج لٹا جاتا ہے ، ارے بیوبو ، میرا وارث مجھ سے جھٹنا ہے ! ''

بانحبان گھبراگیا ، اور سنجھانے لگا که : ''اجی ذرا آپ میں آؤ ۔ دیکھو ، سو دوست سو دشمن ہیں ، کوئی شہنشاہ سے جاکر لگا دیگا۔

دابھو ' سو دوست سو دشمن ہیں ، کوئی شہنشا، سے جاکر لگا دیگا۔ مغت کی بدنامی ہوگی ، میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا ''۔ گلجین نے کہا : ''الگادےگا توکوئی لگادے ، میرا کیا کرےگا!

کامچن کے قبا ؟ ''لاکامیکا ٹوکرل لگادے ، بیرا کیا 'کرےگا! جب نیمن کشی تو اب کیتی عرب کہ بالاشاء همارا دشمن ہے۔ اب وہ دیکھنے جلاچاتا ہے۔ اس کے منہ کو سات چھپروں کا بھوٹس جو میرے دارات کو دیکھ کر خار کھائے، وہ مؤا اپنے ہوتیں سوتوں کو نہ دیکھ سکر ''د

وزیر نے کہا: ''تو دیوانی ہوگئی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ تو پانچ بجوں کی مان عونی ، جہاس برس کا سن آیا ، سگر گدھی وھی۔ سوائے پیٹنے کومنے کے اور کہج نہ آبا۔ تسہ ہے جیشید کی میں ھی ایسا مرد تھا جو تیرے ساتھ نیامہ کرتا رھا ''۔

یہ کہہ کر آٹھا اور أمد چلنے کا کیا۔ یں پی نے اس کی دامن بکڑا اور کہا : '' یہ نور میں جائی موں کہ جو تم کم کہتے ہو وہی کرنے ہو ۔ جرا کہنا نہ مانو کے ، اس افراسیاس کی رفاقت میں جماج پائو اگر گے ، اس کہتے والی بندی کو آپ سے دورا آٹھ اٹھ آٹسو رلائے ، انی لائن مجھ کو دکھاؤ کے ۔ یا سامری ، وردن نہ دکھانا ، کھنے والی بندی دور بار دیشان کے کان جرے ، بون مو جائیں اور میں بیٹھی دیکھوں ۔ بلکہ میری لائن پہلے تکنے ، بندی سہاگن مرے ''۔ یہ کہہ کر گردن شوہر میں ہانھ ڈال کر پولی کہ : '' سٹو تو بھلا یہ خیرصو حکا کہ بیان بیٹھے رہو ، اور اپسا سعر کرو کہ موٹے عبار قید ہو جائیں ؟ تم بادشاء ہے کہہ دو کہ ایجئے، میں آپ کے کاک خااہ مو جائیں ۔ تا ہا ہو کہا ''۔ ۔

وزیر مذکور نے کہا ؟ '' نم لوق کیوں ہوں ' بیں بہت موشاری ہے وہوں کا اور جداری اور کہا ، بیں جائے کہ انتخا پاس کسی کو نہ کے دے ، اور کسی کے مائیکو بچائے نم نہیں۔ میں جائے ہم ان کو گوائز لاول کا اور اپنی ، بیکانے ، سکر ، غیر کا ، اور اپنے زیاد ہے کہ بیک کو انتخاب کی ، عمل میں کا ، اور اپنے زیاد ہے ، دوں کا ، بھر بیلا ان کی عباری جھے ہے۔

(قران عیار اپنی جالای ہے وزیر کو بے ہوش کر دیتا ہے)

قرآن بعده ناخ دورًا بس قربب پینچ کر چاهتا تھا که سر بالغان پر بغده مارح که زوجه اس کی ملکه کلیجین جادو جو عقب جس اس کے جل معی آکر پینچی ، اور اس خے دیکھا کہ کہ دو هر جما دی ٹرا ہے ، اور و فی گالنا عبار انسا کا مقاف ہے ، معید مار جاهنا ہے ، به دیکھا کر بعمواس ہو گئی، حجر بھی باد ته رہا ۔ کاری کہ "ارے ، واسطہ نجھ کو اپنے خداکا کہ میرا بادشاہی تخت لہ البے، میرے سرکا جھتر نہ اٹھا ، میرے وارث کو نہ مار ، اور مجھ کو بیرہ نہ بنا - میں کمبنی تھی موئے شاشی غارت کے ہے کہ عیاروں بے لڑے نہ با ، نہ مانا ، کم چن آبکیسے چت اتا تعلق بڑے میں کر کو پر چچے کہ آب وہ موشیاری اور خیرداری کہاں گئی " -

یہ کہتی ہوئی جب زیر شجرائی ، یہ بھی چھپیٹک مارکر بے ہوش موگئی - لیکن یہ اپنے ساتھ بطے سعر کے رکھتی ہے - وہ بطلے زمین سے بیطا ہوئے ، اور انہوں نے چھڑڑی شنہ بر پائی کی ماری کہ اس کو ہوش آیا - اس نے گھبراہے میں ہوش آنے می سحر پڑھا کہ فران کے پاؤں زمین کے پکڑ ائیر -

قران نے قتل وزیر میں تامل کیا کہ زوجہ اسکی ملت پاذیر ہے ، شاید یہ دونوں مطبع اسلام مو جائین فرانسگر کو ہمارے باور ہوائیں توقی حاصل ہو کی - مرکبات اس جائیں ماہرہ اس دونت ہے دور جاکر کرتھائی مولان ، بھر اس خال ہے حمر قرآن براکر دیاکہ جیرے خوم کر مار تہ فالے ۔ ... نی الجملہ منت کرنے لگل کہ ''الے عیاد میں تھیکروں لیا سے چھوڑ کر تسم تحان ہوںکہ خیج الانکان میں کیلی دعا تکرون قران نے چو یہ خوشامد آسیز باتیں سنیں ، کہا کہ '' تیرا نام کیا ہے ؟ ''

اس نے کہا کہ '' بمہاری لونڈی ہوں۔ گلچیں جادو بمھے کہتے ہیں''۔

قرائع کمیا کہ ''تمو کے اپنے مادانہ کو پہلے سنجھایا کہ ہم لوگوں کا مثابانہ نہ کرے '' اور اچھا ، آج ہم نے عاجزی ہے چھوڑ دنا ، اور میرے بھائی اید مار ڈالیس کے اور یہ نوروں کہ کوان کمیر میں کے قران عبار کل معر سے قبادگر لیا سس، میں نظر کردۂ ممالیہ کل ، موثلاً ، مقبلتانا عظیر البجائیہ والتراثیہ ، مشکل کشائے عالم ہوں ، میں ابھی کہم تو صدر ہے کل جاؤں ۔''

ساحرہ نے کہا : '' اے میاں سج ہے ، قربان جاؤں ان کے نام کے - مولاسٹکل کشنا تمہارے بڑے زیردست پیر ہیں ۔ میں نے بھی ان کا نام سنا ہے ، اور یہ صحر تو میں نے اپنے میاں کے بجائے کے لئے کیا ہے ۔ لو میں ابھی اتارے لینی ہوں ''۔ ہے۔ لو میں ابھی اتارے لینی ہوں ''۔

ے - نو میں ابھی اتارہے لیبی ہوں ''۔ (وہ عیار بر سے جادو اتار لیق ہے) قرآن نے وہی فاپتہ اداع بحرشی جلتا ہوا لاکر کاچی کو دیا ، اور کہا : ''اناکہ اپنی للڈ کر کے قریب اپنے شوہر کے جا ، اور فاپتہ سنگہا، وہ اچھا ہوجائے گا، اور کہد دیتا اس نالائی ہے کہ کبھی ہارا اور ہارے استاد کا ، اور ہارے بھائیوں کا سامنا نہ کرے، نہیں تو اس کو گھر میں اس کے گیس کر مار ڈائوں گا ، اور تیری ناک کاٹ ڈائوں گا ۔؟۔ ساحرہ دوڈ کر قدم پر اس کے گری اور کہا : '' اب کہا

بحال جو غلام كمهارا تم سے لم ادبى كرے" -يه كمه كر شوهر كو هوشيار كرنے چلى - يه دونوں عبار تو دره كوم ميں جا كر چهب رہے ، اور اس نے باغبان كو فلينه

سکھا کر عوشیار کیا ۔ جب آلکھ کھلی تو اس نے بوچھا : "اے پیلی ، به کیا ماجرا ہے ؟"

اس نے کہا : '' تم اس جگہ سے هٹ کر الک آؤ تو میں بیان کروں ''۔

وہ سایہ درخت سے علیحدہ آیا۔ اس نے کہا : ''الے سہاں ، ہو میں کہتی تھی وہی ہؤا نا ؟ تم اس طرح چت بڑے تھے ایک لعظہ میں اور نہ آتی تو کام دشمئوں کا ممام تھا۔''

اشبال کے کا ماجرا میں کر سبب ہوتی اوا کے دو کیا میری کے ۔ کہ عسسہ لا تو تا خوان میازاں ہے ، ورجہ نے آس کے باؤں ہر سر کامج بائے اور سمجیانا آغاز کیا ہے ۔ اس اس کے سازہ کامران میں کام کام اس معاوروں میں اس کہ دو تراہ میری ناک لد کامران میں میں کی میں کہ یہ بی ناک ہوتے ہے کامی کہ خم آپ کی اور عام کو باغ طوق کہا ہے کہ ان کا ہے ۔ انہوں کے کہا ہے کہ خم آپ کی اور بی اور انہوں کی انہے ہیں ہی خان کے دائے میں نے ان کے مام اس کی اور میں کو باغ کی دائے ہیں بی فاز آؤ ان کے منابل ہما ہے کہ اس کے اس کھائی ہے ۔ اس کم بھی باز آؤ ان کے منابل ہما انہ کا ساتے قسم کھائی ہے ۔ اس کم بھی باز آؤ ان کے منابل

باغبان نے کہا : '' یہ سب ج ہے کہ وہ ایسے ہی عیار ہیں ۔ لیکن مجھ سے نمک حرامی کبھی نہ ہوگی ۔ میں شہنشاہ افراسیاب سے کچھ ہی کیوں نہ ہو ، نہ پھروں گا''۔

زوجہ نے اس کی کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانو کے تو میں زهرکھالوں کی ، اپنا گلا کاک کر مرجاؤں گی ۔ سنو صاحب ، شہنشاہ سے سہرخ و بہار وغیرہ ٹئی جادو گرلیاں بھر گئیں اور مقابلہ: کرتی عین، تو ان کا نسیشا، کچھ نہیں بنا لیتے ۔ تمہاراًکہا کریں مجے؟ اے میان ، اپنی جان ہے تو جہان ہے ''۔

یا نمایش اس عباری کو دیکھ کر عباروں کو مان توگیا ہی ہے ، گھبرا کر کویا ہوا کہ '' اے ملکہ ، میں عجیب طرح کے تخصصے میں کھبر اگر کویا ہوا کہ '' اے ملکہ ، میں عجیب طرح کے تخصصے میں کمبین آن باتوںکا جواب دوںک ، اور جیسا تم کمبرکی سمجھ لوںکا کا

یہ کہ رہا تھا کہ یکا یک آواز آئی ،'' اے باغبان جلد آؤ !'' اس نے گھیرا کرکہا : ''حاضر ہؤا ! ''

اس نے ٹھبرا کرکہا : ''حاضر ہؤا ! '' زوجہ نے اس کی بوچھا کہ '' کس نے پکارا ؟ ''

روجہ نے اس تی ہوچھا کہ '' کس نے پکارا ؟ '' اس نے کہا : '' مجھ کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہنشاہ

ساحران پکارتے میں "-

یه کیه کر بہت جلد ہے تابانه اڑا ، اور آن واحد میں پاغسیب

میں آبا ۔ شاہ طلسم تحت پر بیٹوا نہا ، اور پٹٹے نے سعر کے سب گفتگو زن وشوہر کی س کر عرض حال کیا تھا ، اور یہ آواز اس کی تھی بادداء کے بطور تجاہل نمسے کو ضبط کر کے سکرا کر قربایا

کہ ''کیوں ، اے باغبان ، تم دو چار روز میں بیبی کلچین کوکیا جواب دو گے ؟ '' جواب دو گے ؟ ''

باغبان نے یہ من کر تحت شاھی کو بوسہ دیا ، اور گؤگڑا کر عرض کیا کہ '' اے بادشا، ، میں آپکا یہ دل شلام ہوں ، بجھ سے یہ امید نہ رکھکے گاکہ میں نمک حرامی کروں کا … ، از بسکہ بی بی جمیری فاقعیالنقل بیوٹوئ مورت ہے ، اس کے بہلانے کو میں نے کہہ دیا تھاکہ چند روز معر جواب دوں کا …. ''

افراسیاب نے فرمایا کہ '' اے باغبان میں تجھ کو اپنا قوت ہاڑو

منجهتا تمها ، اور ترق خواه سلطنت اور بؤا نمک حلال چانا تمها، مگر الحسوس هے که تبری زبان سے ایسا کامد تکلا اس وقت خطا تبری تو معاف کی ، مگر آیادہ چر تبری وزید سے بیا بمچ سے ایس کوئی کامه صوف کا نو بڑے عذاب الیم سے تجھکو ماروزی کا"

وزیر یه کیات عناب سن کر نیّرایا اور تخت شاهی کےگردبھرکر سات بار تصدق ہؤا اور عرض کیا کہ '' اے شہنشا، و فلک جا، ، عورتوں کی نسبت تول بزرگاں ہے کہ

اگر ئیک بودے سر انجام زن زناں رامزن نام بودے ندزن

واقعی میری زوجہ نے بچھ کوکیپورکا نہ رکھا تھا ، آپ کا کرم میرسے آلے آبا جو اس روسیاھی سے کولین کی میں بھے گیا۔ ورنہ دین بھی جاتا اور تک حرام بھیکہلاتا ۔ اب جھوکر دامن عاطفت غداولدی میں چھیا اجیزے ، اور میرسے گلہ ہر قدم عفو بھیرٹیے''

المحادث المحادث

سوت کے نام تو سوتیا آم بھی نہیں لیتی

(ایک جادوگر شہزادی ظالمت جادو عمرو عیار اور برق 'نو گرفتارکر لیتی ہے ، اور انہیں نے کے افراسیاب کے پاس جاتی ہے)

طائران حرنے نمبر اس کے آنے کی شاہ جادواں کو پہنچائی جب خبر آمد ظابت اس نے سنی ، جمله سرداروں کو حکیم دیا کہ براے استقال جائیں ، اور یہ بھی کہنا کہ سب ساحران جلیل النفر اس ملکہ کو مبری ہی میں جمعہ کر تسلیم کریں ۔

یه کلمه جو ملکه حیرت نے سنا ، تیوریاں چڑھا کر ہوچھا : ''کیوں صاحب ، به محل تم نےکب کیا تھا ؟ اے میاں ، جس

افراسیاب نے یہ تقریر ساکر تیور بلک کر جواب دیا کہ ** الے چی ، یہ نہ ذیائی کمبرای بین بہت آلیا بخرک عرف میں می ایسا سامری کی قسم، مرڈ ہوں جو اللہ نے جبنیکن جانو میں کاری اور موتا تی آگاک کیل لیا ، بہلا کسو ، ہورت کو اس مقسمے میں دختل دینے نے کیا حالت ؟ در دو سو وزائیاں کرتے ہیں' بادداعوں کے سینکواوں محل خوے میں 'کوکیا ان کیا ہمیں ان کیل کیل کیا ہمیا میں یہ''

سے تم سے تباہ نہ ھو گا ''۔ و

شاہ نے یہ سن کر گھُرکا کہ 'ایس ، چِتِ وہ ، خین تو سارے کوڑوں کے کھال گرا دوں گا ۔ تو نے مھیاتو یہی کوئی اور مترر کیا ہے ؟ بہت جل تکلی ہے جو ٹرٹریکر جاتی ہے ۔ یہی شرط ہے کہ حکم دوں جلاد کو ابھی سر تیرا کالگ ڈائے ! ''

ملکه مذکور به سن کر تخت سے اثر کر پیٹنے لگی که '' آگ لگاؤں اس سلطنت کو اور بھاؤ میں جائے تیرا ساتھ ! ''

آپ کنیزیں اور جادو گرنیاں معزز بیج میں آگئیں۔ بادشامبارنے آٹھا ۔ ایک حجیجائے لگی کہ '' اے میاں ، جائے دیئے ۔ حق بجانب ملکہ ہے کہ آپ کے ساتھ کیا کیا مصیبت جھیلی ۔ ھا ،کوئی عورت ہر ھاتھ اٹھاتا ہے ! ''

بعض غورتین ملکہ کو سجھانے لائیں کہ "الے یہاں ، چپ مرد کے ملہ میں چارجے ، یہ سب جاتے ہیں کہ جو ہم ہو گی اور کوئی انہ ہوگی - ایسی انسانیاں بسیوں آئیں گی اور جل جائیں گی اور ایسی بسی کا برا بانا کہا ؟ وہ مرد ذات ہیں ایک جوٹا والم یہی میں ایک انتازے میں ۔ اور ان کو تو سامی کے چل ہیں دلیے میں - دائی ملک کیا ہے ، یہاں تو غربہ آئیں جو کو دلیے میں - دائی ملک کیا ہے ، یہاں تو غربہ آئیں چی کو مامیزانیان چش میں اور بیوری ہیں ہے کہ کھیلتے ہیں۔ چیر یہیواں ، مامیزانیان چش میں اور بیوری ہیں۔ کے ان بایا نے دو'،

صاحبزادیاں جاتی ہیں اور بھرتی ہیں ۔ ہے آؤ ، اب جانے دو'' ۔ به کہه کر بعض بادشاہ طاسم کے قدسوں ہر گریں کہ ''الے میں واری ، میرے بھونے کنور کنتھا بادشاہ ، اب سلکہ کہ کچھ

نه كيها _ اس كا دل تهوڙا هـ" -

بادشاہ بمالت غضب تھراتا ہوا حاکر آفت پر بیٹھا، اور ملکہ کو مورتیں سمجھا آئر وہاں ہے ہے چلیں۔ اس وقت اس صاحب حسن کا اور عمی تلفہ تھا۔ اس بکڑنے سے دونا بیاڈ ھویدا تھا۔ مونٹ غصے سے تعرائے تھے، برگ کل کو بادخواں جینش (بادشاء ظلات کو بصد تکریم بلواتا ہے ، اور اس سے شادی کر لیتا ہے)

به دولون سبته بسینه الب باس، ء مرخے وطعت کے الڑا رہے ہیں، ... الیسیر ادھر باخ میں ملکہ میرت کو غشن به غشن آر رہے ہیں ... الیسیر دہ به دم میرودن کی جامعت کا کہا اعتبار ہے ؟ جب تم ایسی بریزاد کو مم بھر میں جبروڈ ما تو اس لگواری ان لوبلی کی گے دن عیت ؟ به کمبو ابھی لئے ارمان جر، اکچھ تئوں بہ بھی کچیل ہے،''۔ به کمبو ابھی لئے ارمان جر، اکچھ تئوں بہ بھی کچیل ہے،''۔

ایک انس بولی که ''سی سچ کمپوں ، ابھی تو کچھ دن اسکی جڑھی بارکاہ رہےگی ، بھر دیکھنا بات بھی نہ پوچھیں گے''۔

دوسری نے کہا: '' اے ہؤا ، 'نہارے کہنے کی بات ہے ؟ ہاری ملکہ کی برابری و، چلو کیا کرے گی وہی خلل ہے نیا نو دن اور پرانا سو دن - ان کا سنجوگ تر سامری نے شہشا کے ساتھ اتازا ہی ہے ۔ اے ، دیکھ لینا جو چار دن میں ان کو ٹکالا قہ ملے ، اے تو سمبی ، میرا نام جو مله کالا کر کے دیس نکالا ته ملے'' ۔

تیسری بولی که ''بین ، میری بھی اس وقت کی بات لکھ رکھنا۔ یه بیسوا جو آج تحت چڑھی ہیں کل کوئی دو کوڑی کے ان کے ماتھ سے بیر نه کھائے گا'' ۔

اسی گذشکو میں ایک مغلانی بولی که ''اے بی ، ایک میاں جی میرے گھر کے باس رہتے ہیں ۔ ساہی کا کائٹا خوب پڑھتے ہیں ۔ ملکه عالم فرمائیں تو پڑھوا لاؤں'' ۔

یه سن کر آئوجی نے کہا ''سات جمعراتیں اگر اس سوت کا نام کے کر ملکه نیم کی بھی اور نمک کنوئیں میں چھوڑیں ، یہ ایک ہر ایک ہے ، فوراً وہ مال زادی نکل جائے گی'' ۔

یہ تو ترب اس طرح اثانی تا وہر میں تیوں ، اور ملکہ میشہ پرتج ہے سال انکہ یا وہم تیں میں شل ہے یہ ران سرک کا این میں شل ہے یہ ران بنانی کہ اپنی میں ملکہ بیار کو بلاؤل اور بطور غیل اس کی شریک خور کر اس طراح کو وہ اللہ علمہ میں کہا ہے اور اللہ بیار کر کے کایا ہے جائج اور انہوں ہے کہا ہے ''ج کے کہوں میں کی کر وہر اس میں کایا ہے جائج انہے اپنے شام پر سو رہو ، یم کو آئیار وہے دو۔ زیادہ مجرم میں ام کایات ہے دلیا ہیں اس ان کا دیا ہے۔

د حسب مورتین به محکر من کر آنی اونی یک در جل آلتی، استفاد با از در کرمانی کرد می کند و جل آلتی، استفاد با این دانورکاری به من کرد کنیا . سرح کرد کنیا . این برخ کرد کنیا . سندون به نیا که این برخ کرد کنیا . سندون به نیا که "برح ساتمه بان کی کوکر کی بردی افزاد می کرد که ایشانی و این استماری می کرد که ایشانی استماری می کرد ایشانی استماری کرد ایشانی کرد ایشانی کرد ایشانی کرد ر ایشانی که دارد کرد ر بردی استانی کرد ر ایشانی که دارد کرد ر بردی استانی کرد ر ایشانی که دارد کرد ر ایشانی که دارد کرد ر بردی استانی کرد کرد ر برداد می کنیا

جان لینے کے ویج نے دموم بچائی ہے۔ اے میرے کلیجر کے اکثرے ، فرا بھیا کو اپنی صورت دکھا جا۔ اے بھینا ، فرا بھی تک آبیا کت ایک نظر نیج کو دیکھ لوں۔ بھر خدا جائے کہ میں جیوں پا مرون^ہ۔

۔ ورت یہ لکھ کے جوڑے سے ایک پنلی نکالی - وہ لوٹ کر بصورت بری بن گئی - اس کو وہ خط دے کر کہا : "جہاں میری بین لکھ ہاز ہے ، و ماں نے ما" _

(پتلی ملکہ بہار کو بلا لاتی ہے اس کے ساتھ ضرغام عیار بھی عورت کے بھیس میں آتا ہے)

۔ حیرت منتظر ابنی ہمشیرہ کی بیٹھی تھی ، صورت دیکھتے ہی کھٹری ہو گئی اور گود بھیلا کر آگے بڑھی که ''دیری آنکھوں کی ٹھنڈک ، میرا دل تجھ بغیر نؤیتا تھا ''۔

جہار نے سر سینے سے لگا دیا ۔ اس نے بلائیں ایں ، اور سر سے سر اتارا ۔ پھر رونے لگی ۔

انارا - پهر روك لئي -

ملکہ نے کہا : ''باجی اماں ، آخرکہو تو کیا ہڑا؟ ''

اس نے کہا ۔ ''الے بٹی ، یہ بھی میرا مضوم اکہارے دولہا بھائی نے زائدی کل کے ۔ مہ کو دورت کی ایسی مکھی بال کر لگان دیا ۔ اے بال ، میرا کل کے اسال ہوا نے ۔ جان دیتے کو جی چات ہے ۔ وہ مال کہتے میں کہ لائیں مارے ، ابی جدا نہیں موتا ، میں نے جاتا کہ تمین کو ایک نلز دیکھ لیوں'' ۔ یہ کہکہ کر جملہ کینیت و دو در کر آنے طالت کی اور انتہ نشنی اس کی یان کی۔

جار نے کہا ''اے باچی، میں تمہاری چھوٹی بین ُ ہوں اور تم. کمبری کہ مجے پرید ساتھ جو گزار اس سبب ہے یہ بھی کمبتی ہے ۔ تصور معاقب، بین تو جےکہوں، میرا شوہر جو رنڈی کوتا تو اس کے منہ کو جھاسا دیتی، سر بازار نکل کمبڑی ہوئی کہ جابھڑو ہے، تیری یہ راہ ہے۔

میری یہ راہ ہے۔ اور اے باجی ، مجھ کو جو تم نے الایا ہے تو س دولها بھائی کا کیا کر لوں گی ؟ اگر لڑنے کو کھو تو میں مدت سے لڑتی ھوں . ھاں ، اگر تم خواجه عمرو کی شریک ھو جاؤ تو وہ اس فحید ظلات کی ناک چوٹی کاٹیں اور شہنشاہ کو بھی ناک چنے چبوا دیں اور، میری ماں کے برابر ، بتیں جالفا کہ میں جب سے شریک خواجه سلامت کی جا کر هوئی عون ، هر وقت تمهارے بچہڑنے کا خیال رہنا ہے ، کسی وقت آنسو نہیں تھمنا ہے۔ باجی ، اپنے دیدوں کی قسم ، تم بڑی سنگ دل ھو که برے دل سے بھی کبھی باد نہیں کرتی ہو ۔ اچھا ، اب ان ہاتوں کو تو جانے دو ۔ لو آؤ ، اڻهو - مير بے ساتھ لشکر خواجه سيں چلو - ميں تم کو نخت حکومت پر بٹهاؤں گی ۔ دولها بهائی کو بھی قدر عافیت کھل جائے گی کہ ہاں ، کسی کو جلانا ایسا ہوتا ہے ، اور رنڈی بازی کا یه مزا ہے۔ اور دوسرے ، میں سج کہوں مجه کو تو خواجه عمرو کا دین سجا معلوم ہوتا ہے ، اے بین ، اس دین میں حرام نہیں کرتے ہیں ، اکیلے خدا کو پوجتے ہیں۔ جادو کرنے والے کو نام دھرتے میں ، غریبوں کے حال ہر ترس کھاتے میں ، هر وقت پاکیزگی اور صفائی لباس اور جسم کی رکھتے هیں ، عبادت خدا کی دل لگا کر کرتے ہیں اور باہم الفت محبت ہوئی ہے ، ایک دوسرے کی مصببت میں کام آتا ہے ، جو کچھ بڑائی اس دین کی ہے میں بیان نہیں کر سکتی "۔ . حيرت كُن كنها : "أبيثي ، يه تو سج كنهني ہے ، ليكن ميں تو مان

باب کی لاج کرئی ہوں ، جب تو اس طبح ہے ایکل میں دو مال بہتری ہوں۔ اور دوسرے یہ کک خوابعہ صاحب کو بھی یہ مولی ظالمت بھٹرتے لائی ہے۔ اس کے ساتھ برق فرنگل ہے۔ اگر خوابعہ بہاں آتے تو میں ان سے کچھ شرطین کرتے''۔

یه اس کا کمپنا تھا کہ ضرغام عیار..... تریب ملکہ آیا اور کہا: ''حضور، خواجہکے قبد رہنےکی جگہتبلائیے تومیں جھڑالاؤں''۔

حیرت نے پوچھا : '' تو کون ہے ؟'' اس نے کہا : '' میں ضرغام عبار ہوں''۔ حیرت کو اس کی صورت دیکھ کو حیرت ہوئی کہ کیا خوب

صورت بالل مع بن اس ملے کہا تہ اولک حیدہ قریب ارکر کا ذات ہے۔

ہے ۔ اس بین حتر جادو روسال ہے ۔ اس کے قسی میں جایو اور میں ہے۔

ہو سے کے خاتان لکانا ہے ۔ انکی سر میا روان کا درجہ و بہرا ہے۔
الدر خیرے کے مامر مزکو روان فواند اللہ کرتا ہے۔

الدر خیرے کے مامر مزکو روان کو بالکہ اس میں ہے۔

الدر خیرے کا درائی اور اللہ میں اللہ میں میں اللہ کے اللہ کرتے ہے۔

اللہ میں اس اللہ کی کے اللہ میں کے کہ مواجد کے اس کی المیں کہ بھی کے کہ خواجہ دوسرہ کو کوئی ایامر شیخے کے کہ دواجہ کا دیا جہ کے اس کے اس

ضرغام یہ حُقیقت سن کر گویا ہؤا کہ '' اے بیبی، میں ابھی جا کر خواجہ کو لاتا ہوں '' ۔

حیرت نے کہا وہ بیان سے ته جاؤ ، اپنی جگه پر سے جانا ۔ "

منا و تأوی الذانی الر هرا ما کنه بیار بیری کمه در ثهیر کر رخت هوئی ، اور اینی تخت بر بینهی مرخما و یا کم بینی اجر کل کما ، تخت هوزی الاست که المحکم کنی کا در است که ، اور است کمیه ، اور اس عیسه تشتی چیالا ، اور اس ایس کمی میرت آنا ، بیان بیروالان کے روکا ، به زئر صیله تو بنا موانیا هی ، ان کے کونا هوا که ، سرو کر کاچی به زئر صیله تو بنا موانیا هی ، ان کے کونا هوا که ، سرو کر کاچی دیگور ، سرچو کمی کمی کونا کر کاف میرس بالشده ملسم کا کمی ہے نگالا کر دیا ، اس کمی کر ایک کاف میرس بالشده ملسم کا کمی ہے نگالا کر دیا ، اس کمی کا کاف کاف کمی میں میں تمہار سے میرا انتظام ہے جب خوش هوئے ، اوسکہ کم بسیح مشافلت قبدان میرا انتظام ہے جب خوش هوئے ، اوسکہ کم بسیح مشافلت قبدان کیا گیا کہ جس کا حال آئندہ تعمیری ظاہر ہوگا۔ اب یہ عطیہ دعوت کےلئے تعماری بھیجا ہے۔''

یہ مضبون اس کانف کا دیکھ کر دوبان تو خاموش ہوئے ، اور یہ انشر خیرے کے گیا - دیکھا کہ بہت آراستگی ہے ، شمعیائے مومی وکافور ووٹن میں ، فرش ردکف بچھا ہے ، پلنگزی پر جواہر کی ساحر لینا ہے ، فنس اس کے سنے پر اٹکا ہے ۔ یہ دیکھ کر اس نے آگے جاکر ماتھ اس کے سنے پر راکھ دیا ۔

متن کوہ بند خانہ ہا۔ گھرا کر الو بیانا ۔ الکھر ایل کی چر در دخیکا تر انوال ہر آبان میں اس کر چر در دخیکا تر ایل اس میں حدیث میں کہ اس میں ہے دہندہ کو چوب کرنے بدارات کا گور میں سرایا ، میتی ایک دفات کو چوبا ۔ 'کانون کو خیات ان ہر ان اور میانا کا سیانی ایک دفات کی دوران کر بھی تو اس میں میں دوران کر بھی تو اس میں میں دوران کر بھی تو اس میں میں کہ دوران کر بھی تو اس کے میں کی اور دی ہے دیا جہا کے دوران کر اس کے میں کی اور دی ہے کہ یہ دیکھری میں مشال

در جان من باآنکه خاص از بهر رفتن آمدی ساعتر بنشین که عمر جاودان گویم ترا"

اس نازک الدام نے ہاتھ چھڑا ماتھا کوٹ لیا ۱۱ اے میرے سامری ، میں نکوڑی جہاں گئی ، مردوں نے مستانی ہی سمجھا ، لگر دہر پکڑ کرتے ، اور موڈل کو غیرت نہیں آتی یہ مستی جتاتے ہوئے وہ جو کنینے نہیں کہ

> ہونٹوں سے ہونٹ منہ سے مرے منہ ملا لیا چینٹرا کچھ اس طرح کہ گلے سے لگا لیا

اے سان ، کچھ سوتے سوتے بد خواب تو نہیں ہوگئے ۔ کچھ جان کی خیر ہے ، ذرا اپنے ہوش میں آؤ ۔ میں صدقے میں دوں اس لوکریکو جس کے کاون آبرو جائے۔ میں نگوڈی کمہتی تھی کہ اے المان الله وتباكو بمها عبد السدالة المان المان عبد المان ال بحمد كو أد مان سجها كه

''هر ' کجا رفتی ملال 'عالی 'رسوآ ' مذی ' ' جائے آن دارد که رسوائے جہاں گویم ٹیرآ ''

سن غرب به باقی خیل آمران (ایگرفتره او ارداد فرند ها - ایک بروره دادی بادی و و درجی به برای به این افزانسود این درجی کود، برانان به بازی را در جید خرس و برای بهتری اور کاران که در این بهتری به به در چیل به در می در این امر و تا دو بهتری بین به این بازی در این در در این به در چیل به در این به در این بهتری به در این می در این مید در این بهتری به دال هایی در این امنان در در این در این این بهتری به دال هایی در این در این بازی بازی در این در این در این در این بازی در این دری بر به آنی در در این در این در این در این دری بر به آنی در در در در دری دری بر به آنی در در در دری دری بر به آنی

اداس نے یہ سمجھا ملکہ ظالت کے پاس سے یہ آئی ہے ، اس کی یہ ملازم ہے ،'لاؤ اپنا عشق تدیم جا کر اس بت کو والم کروں! یہ سمجھ کری ہوائے کہ دو اور اوا بائے جاسب ، آپ سائد بامالم پاس اس دن ایشمی نہیں تمیں ہو جم کو ملکہ نے ایک کام کو، بلوایا تھا ؟ بس اس دن میں آپ کو درکھ کر فریقد ہوا تھا۔''

اس عبارتے یہ نثر پر سن کر دل کے خیال کیا گئہ اب خوب عن میں تیرے کے غیر ہے کہ اپنے دل ہے باتیں نبا کو مکر تراشتا ہے اور فرسے کرنا ہے یہ مسلوم کرکے شربا کو یہ ناز و رادا کر دی جهکالی ۔ اس نے یہ ادا دیکہ کر دیت ہوس زیاد، دواز کہا ، اور

پکارا که "اوچها جو س نے ذل کوئی تم نے بر ا ل

اتنا ہؤا کہ شرم ہے شر اکو اچھکا الیاد ان ہے بونے سے چوکتا تھا کمیں دیکر دل ریاض ، رہ بہ د لاکھوں میں ایک شخص تھا یہ بھی لیا دیا '' اس کل فام نے مسکراکر کہا : ''مستیاں پھر جنانا ، لو ، یہ عطیہ شاھی تو لو سمیں جانتی ہوں کہ تم مجھ پر مدت سے مرنے ہو۔ تم چاہئر والےسلامت رہو ۔''

> ہوجھ وہ سر سے کرآ ہےکہ اٹھائے نہ اٹھے کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے ''

وہ یہ سن کر کلوری ہس کے دیتے ہی تھا گیا ، اور کہا نہ ''اس لب ہے مل ہی جائید ہوسہ 'دپنی تو ہاں ''نسوق اضول او جسرات رامانہ ساھٹے ''

یه کمهه کر چاهنا تبها که سرکرم الحنلاط عو ، مکر کنوری .می به هوسی ملی تبهی - اس نے اثر کیا ، به بے عوش هوگیا . (ضرغام عمرو اور برق کو رہا کرتا ہے ، اور یہ سب اپنے لشکر میں پہنچنے ہیں)

خواجہ سے ہم ایک سردار سلا ۔ ملکہ بہار نے جملہ مقبقت اپنی بین ملکہ حیرت کی بیان کی ۔ خواجہ نے فرمایا کہ '' تمہاری ہمشیرہ اپنا وقت گانائجی ہے ، مسابان کبھی نہ ہوگی ۔ اور اس سے کہہ دینا کہ تم اطمینان رکربرہ ہم ظالت کو قتل شرور کریں گے۔''

(آخر بہت سے معرکوں کے بعد عیار ظارت کو قتل کر دیتے ہیں ۔ افراسیاب اس کی لائس پر آتا ہے)

(ظلمات کی تجہیز و ٹکفین ہو جاتی ہے)

بادشاه از بس که مدت سے فویصه جال ظامِت نبها . . اور وصل وہ ملکه نبول نه کرتی تهی ، اب مراد بر آلی تهی ، بس جدائی اس کی بهت شاق گزری ، اور اہل دربار سے نکابت کی نه ''دیکھو ہم ر اسالہ عالمی اور اس اس کی کہ میرٹ نے چھوٹوں اپنی بھی اور اور اس کر اور اور اس کر کے علی آئیں ہوئے میں اور اس کا رشک ایسا کرتے امیں اکہ اپنے والوٹ کے مشکن ان بیاج میں 19 اس

و وزیروں نے کہا : " واقعہ میں یہ ان کی فادائی ہے۔ آپ سیور ان کی خطا سات کرین " یہ کان تو بادشاہ نے کہتے ، اور غلنی لیکھ ساکور کو لکھ

یه کمان تو بادشا، سے کہتے ، اور تمفن ایجہ ساکور کو لکھ بھیجا که '' اے ملکہ ، تم کو لازم ہے تابہ سنتیل اور ملز لکان بھیجو '' بھیجو 'کے جیرٹ مرک طالب کی خیر س کر خورسد ہوڑی تھی کہ

حرنی آجان سلفت کی پیجی اس در حالب سمج کر نالہ لکھا کہ '' اے باشدا ، ' میہ کو نہایت مبتد آپ کی معفولہ کے ' فرا ۔ ادسم مے سابری کل ، میں ان کے آنے جے نازامل یہ فران تھی ، ' بچکہ انتائیہ یہ اس موالہ کا معمورہ ہے اس وقت کیج بھی موقعی۔ آپ میں اصل پر ادام موں ، اور ماکری مون کہ رخ محلق ترین مور فرو ، فرست شاد شدین باتال وہی '' سلارم خوتی حال

یہ للمہ زیرہ جادوے کر آئی۔باہشار کی بلنر دی ، گرد بھری اور للمہ دیکرکم بڑا سلکہ نے وو رو کر جل الحل بھر بعن میں کامین میں کام بعر بہارات کو جاری اس جدم باللہ ب سے بجائے ، افرار محمد نے طالے چاتے کہا دیا تھا کہ میری طرف ہے اس اور انہی سالا ہے ۔'' اس اور انہی سالا ہے ۔'' اس اور انہی سالا ہے ۔''

ا استاه طلسم کے فومایا کہ '' وہ میری جان و مال کی مالکہ ہے ۔ سوا اس کے کون میری دلداری کرنے گا؟'' یہ کہہ کر وہاں سے اس باغ میںکہ جہاں میرت فروکش تھی آیا ۔ کنیزوں نے تسلیم کی ، انسان ملکہ نے بلایٹی لیں۔ ملکہ موضوقة بافشاه كل صورت ديكم كر روح لكي ، بادشاه ح اشك ابلے هاته ﴿ يَاكُنَّا كُلِّي الْمُلَكُمْ فِي عَالَتُهِ عَلَا هِإِنَّا الْوَرْ أَكُمَا ۚ إِنَّا خِلُو مِين ایسے پھلاسٹروں میں نہیں آئی۔ وہی مثل ہے کہ جب آلکھیں ہوائی وار ، دل میں آیا بہار ، آنکھیں مویٹی اوٹ ، دل میں بڑی کھوٹ ۔ آج تک له اوجها که تم پر کیا گذری جب رتای بازی سے فرصت ملی تو بیان آئے - میں ایسی النت سے درگزری -''

انیسوں نے یه کلام سن کر کہا: " اے شہزادی ، یه تمہاری ے کار کی لڑائی ہے۔ آے بیوی ، رہنا بانی رہ گیا اور بہتا بانی به كيا - اب ان باتون كا ذكر كيا ؟ شهنشاه خود ولهيده خاطر هين ـ مارے سر کی قسم ، ان کی دل جوئی کرو ۔ "

شاہ جاوداں نے انیسوں سے خطاب کیا که الجشید کی قسم ، میں ان کہ انہیں یانوں سے گھبراتا ھوں ۔ جب دیکھئے تب جلی کئی

in I the second have been انیسوں نے کہا اے مہاں ، ٹاؤ کر فاؤ بردار سے اور سودا کر خریدار سے ، مثل چلی آئی ہے ، دوسرے یہ که آغر بیوی ہیں ، کوئی ھاتھ پکڑی ٹو ھیں نہیں۔ بھر رفلی مثلی ہے جاس کی نہیں کہ گھر

برباد هو تا ہے ؟ آپ كو مناسب ہے كه سلكه كو كلے لكا ليجر -بادشاہ هاتھ نهيلا كر بڑ عا - ملكه نے اس انيس كي طرف تيوري چڑ ها کر کہا کہ '' خوب' تُو ے عبے کو غیلا بنایا ہے تو آپ بادشاہ پر مرتی ہے ۔ تحسرات انہیں بھرکی ہے ۔ گلے سے کیوں نہیں لیٹٹی ہے ؟''

انیس نے کہا ''چلو ، بین هی سهی ۔ کیا کروں ، ممہیں کو کے ملتے دیکھ لوں ، قسور ہمائ میں می تو رویا کرتی تھی ؟ اے لیوی ، بس باتیں لہ بناؤ ۔ لو آؤ ، کلے سے مل جاؤ ۔''

یه که کر ملکه کا هاته پکؤ کر کهینجا ، اور بادشاه کے اریب کردیا براس نے آغوش عبت میں لیا، ملکه کے عصه هو کر کہا : ''ارے مردوے ، میرا ہاتھ دکھا جاتا ہے ! کچھ تیری شاست آئی ہے ؟ واہ ، مجھ کو یہ ہنسی نہیں بھاتی ہے ۔ لو ، اور چولجلے کی خوبی دیکھو ۔''

ملکہ کا بکنا کسی نے نہ سنا ، گلے لگا کر ایک بوسہ رخسار ٹاؤک کا لیا ۔ بھر تو ملکہ نے خوب اپنے دل کا حوصلہ لکالا ، اور گلے اور شکووں کا دفتر کھولا :

> ''مبارک هو جو بهایا خوب بهایا مزا اچها کوئی دل میں سمایا مبارک آپ کو هو آپ کا گهر

ب رک آپ کو عمو آپ ۵ کھر بلا سے گر بھروں میں عوار مضطر

بیاس عشق چهوڑا بجھ کو تنہا اجم اچھا کیا اس سے بجھے کیا

کسی کے دل به میں حاکم نہیں هون

الاسے ہو تمہاری میرا کر خوں

بنایا تم نے بجہ کو فاحثہ کیا

کہ جب چاھا کلے آکر لگایا ؟

کبھی تم سے تعلق اب نه هوگا زیادہ اور اس سے اب کیوں کیا ؟

مناسب ہے کہ مر جاؤں اسی دم

که پهر ياهم نه هون تامشر هم تم" په کسه کر اک نکالا اس نے خنجر

یتین تھا اس کو پہنچائے جگر پر وہیں سلطان نے روکا ہوکے بیٹاب

رسین سسان سے روہ ہوتے بیاب کہااس سے کہ ''سن اے رشک سہتاب

میں صدائے، ھوش کیوں کھوٹی ھوجانی ابھی دیکھو جہار نــوجــوانی

می دیمهو بهار دوجدوایی

مجھے دشن تم اہنا جاتی ھو " طبعت کو نہیں پہنچاتی ھو" یہ کہہ کو بس کلے سے اس کو لبٹا بہایا اشک کا آنکھوں سے دریا

بهم زاری رهی تا دیر باق

پھر اس کے بعد بدلاً رنگ سائی غرض دونوں میں اتفاق مؤا ، دور دلوں سے نفاق مؤا ، انسین

عشرت مرتب ہوئی، دور ساغر چلنے لگا۔ خلوت میں وصل کا ڈھٹک جا۔ (جلد سوم)

(جلد سوم)

4 4

رنگ میں بھنگ

(سلکه) بیار ہے حکم سیبائے سامان دعوت کاور بردازان ویلت کو دیا ادر ارسایا کہ باغ ہرما آلیدہ میں سس اس کلٹ کا بر اورانی چیائی نفی ، آدامی ہر رخ کل بر آئی تھی سیسن کا باس کویٹ تھا ، حرد آزاد نم ہے جیک کیا تھا، گویا دود آلود تھا ۔ جیلی ورد تھی ، وزالت بشتہ برسان تھی ۔ تھی ، وزالت بشتہ برسان تھی ۔

غضر به که آب اس میں بارا او سر قرآن دشعر برطار کل پر خوآن ، دائین کمیویال حرام کارا لے کر اور کل دوان خران ادید میشنبان ہے دور کرنے کابی ۔ ورغیت بہترے کی ۔ بہاروں میں آب درحت بھر دی کی سر سر آئی ہے رجوانان میں کا غلاقا اماح پادر مواقع دی برجائش بیٹیکن کا انتقام اجراب کمیان میں کا بادر مواقع دی بیٹر بیٹر کی انتخاب کی سال میں اس میں کا کر فورکگ جن نے جوانی کمیر افراد کی کل کو افراد کے اس در مواز امراز کو لوگ اصل بیار پیش کار هولی " لئے لئے گل کا کھلانے پر تیار هولی - ومپ
سر برا کل کے در "بیت بیان آلانا اند ترسز غراف کو بھٹاک کو زیادہ
ملموں کا رسائلاری " بیت بیان آلانا کا نام کیا کے دوبان کے لئے دیوبار
ملموں کا بین بیشان کی بروانہ بیاری کی کا کے لئے کیوبار
مزا کی جہ الموات کے الکی کا بیشان کروان کے لئے گیوبار
مزا کی جہ الموات کے الکی کا بیشان کیا کہ المشان کا مقامت کا مقامت کرنے میں
ملموں کا چلکنا الانواز دائر الحال کا بیشان کی میں میں میں
ملموں کا چلک الموات کی الموات کے الموات کے دور باش
میں کا میان کی کھر الموات کی الموات کے دور باش
میں کی الموات کی میں کہ میں کے مقامین کی کھرکور کے بھروں کا
الموات کی میں کہ میں کی میں میں میں کمی کی کھرکور کے بھروں کا
الموات کی میں کہ میں کہ میں کہ میں کہانے کی دوبان کی کھرکور کیا کی الموات کی بھروں کا
میں کہان چلوں المان کران میان کے باش کہانی کی انہ

سلکه جار سلکه زلزله دولین کو مدان آزاد تر آنان کرشان که است. به کل طاق کشدان المنتخب کار بود کل طرف کرشان المنتخب کار به کل طرف کل المنتخب کار به کل طرف کل المنتخب کار بازی با المنتخب کار کار برای سلک به کلام کار برای سلک به کلام کار برای سلک به کار برای کار برای

الله المرافزات كى كالميت قابل ديد تهي : وه الجلسه اگر تلار به گزر بنايات الام عمر آمن كي احداث مين بدر الصومي كورتج مريانيد . لازامون كے بلسم بدل كي جنگ اور ميكوان كي ميكر الله كي اگر اين الان كي جار م حيدن پر كجون كا انهازات قباشي ان ع

خندہ کل کو شرمائے ' اب لعلیں نمنچۂ نیم بشکفتہ نظر آئے ، پھٹایاں چھاتیوںکی اودی اودی محکول پر بھوٹر کے کا کرمیٹ ڈکھائیں، زاہد مد باله كو جوش سنى مين لاتين - جالدن كا كهيت كرفا ، بهرون کا آوج شارنا کی آبلولوں ہے ''دِیاع دائر کی جانات کو انداز کا کہ ایک انداز کی ایک ایک انداز کا ایک انداز کا انداز کا انداز کا انداز کی انداز کا انداز کا انداز کی اند بذكرى سے لنكر هوئے، چسرہ تمتانا هؤا ، پسيده رخسار و جيري ، ر الماس عالم ساي ملكه كو يضعت بادشاه السلاميان ا بادا اللي العب ا هجر وه شب مسرت بائي ، آه کا دهواي النساء بلند عوا که عنزوشان-وليغ عبيت بن كيان دره جكر ان لب خواصرلك " بهرا الجم كر ستني كا عالم وكهايا معن تنك عنجة سوس نظر آبات ميله داعون كي كشن بنا - الملكه ولزله نے كلسل سفر كا عليه اكرا عين . . وهال الي الكهول الذي السو الهرم " كاسة الراكن أكو المذف الوعز الماع ا موتیوں سے ساعر حباث لبریو کانے بار، دری میں آئی۔ ہزائے اس کے جيوفي كوريكنيزون سے فرمايا كه خدمت ميهان جا كر بها لاؤ - وه سب چلی گئیں - جب تنہائی هوئی ، بے قراری سے کروٹیں بدلتے لگ ۔ مگر کسی پہلو قرار نہ آیا ۔ قلزم عَشْق نے جَوْشُ مارا ، طائر عقل اڑ گئے ۔ غم هجر نے بے هوش کیا ۔ چنمة چشم اس للے فرط گربد سے گیر ویز تھے که آلکھوں میں صورت چھڑی "تھے اس پر یه موتی لٹار کرتی تھی، جسم ہم بھر میں زعفران زار راج نے بنا دیا ، اٹنک کل رنگ نے رخ رنگیں پر گمکرنہ اگا دیا ۔ تلس تن میں بلبل جَان گهبراني ، برنگ کل جاک گربيان کي نويت آتي - وه گلشن بن سے بدتر نظر آیا ، ابر عم گھر آیا ، غنجہ کمط ہے کلی ہوئی ، کلوں نے یاد اپنے کل کی دلا کر بسان خار کھٹک دل سی پیدا کی ۔ پلنگ پر فرط بیتابی سے پاؤں لٹکا کر تیٹھی ، اور بادصیا سے عاطب هو کر یه زبان پر لائن که بیشم یے بیمبر بنیا یا سابقا

الله بالداء الكر به بيني خوبان سرو قد را عرض نياز من حكن «با ناؤ پروو» بن او درست च च

نہلے به دھلا

جادو گرنیاں آبس میں سیدھیں بن کر ڈھول بجائیں اور گالیاں گائیں ، بھکڑ لڑتیں - باھم دھول جیکڑ ھوٹا - ھر ایک اپنی خودی تند کم ، دل لگ کا عالم -

دکھلائی تھی جوئی کوئی آئینہ بننا کے مٹکلن تھی پیٹرو کوئی تالو کو ببا کے انکھوں کو کوئی بھیر کے جنگانی تھی ابرو

کہتی تھی کہ ''ہوں دیکھو پلٹ جاتا ہے جادو'' بیخود کوئی ایسی تھی کہ پشواز الٹ کر

ہو جاتی تھی غصے سے کوئی جانے سے باھر

دکھلا کے انگوٹھے کو بیاتی کوئی تالی ہنس ہنس کے کوئی دینی تھی سندھن کو یہکالی

الیاتا نہیں سدھن ترا غمزہ مجھے پھیکا الیاتا نہیں سدھن ترا غمزہ مجھے پھیکا ھانڈی کا مزا تیری جو چکھے تو ہے میٹھا

کیاری تیری کیا بیاری ہے ، سبزہ بھی آگا ہے

لہلوٹ اسی سبزے یہ سدھی کا ہے بکرا سب چاک دلائی ہے تری نیچے سے سدھن

ثابت نین استر هے نه سفبوط هے ابرا" (جلد سوم)

* *

سات در یا کے فراہم کئے ہونگے موتی

بال بنگانے کے ، طول شب هجر عشاق صورت پاک بنارس کی ، زمانه مشتاق

لكهنؤ كا وه عضب أيسكا ، بريرو وقاق

حسن کشیر تها مشهور میان دفاق حشم نجاب ، کمر دهلی کی ، شملے کی گات جسم لاهور کا اور قامت و قد گجرات

(جلد سوم)

جس میں کھائیں ، اسی میں چھید کریں

سیزاده سمروف عیش و عشرت نها که نماطر پر کدورت دهر کا نمبار تکلا ، لیا ماجرا بیدا هؤا ۔ یعنی درة کوه کی جانب سے کرداڑی ۔ جب دامن کرد پنجۂ ظلم صا سے چاک ہؤا ، دیکھا كه كنى هزار زنكيان أدم غور ، مسلم و مكيل كينلون بر سوار الے میں م اور اکے سب سے ایک سبتنی سیاہ قلب و شیرہ رو بالکل الو ، جاهل ويد خوا يا الال المنظف شيطان الم مردم آزار المحدا ناترس ، کاهل و زبون شفار . ال وه خبیث بهی کر گذن پر سوار ، اره پشت ، نهنگ گران وزن بالد مي ، اور هر ايک همراهي اس کا جلادی اور سم کری ہر کنر کسے آبک دیو غملت ، جبرے سے تزاق ظاهر ، بے خات ان سے اور وہ نے عزی سے خوب ماهر"، قاست جن كے دراؤ ، سج لح كه يجعزي كي عمر دراؤ ، هاتھ داس هستوکی طرف سے کو تاہ ، دل حرص و آز کی طرف گزوں بڑھا ہوا ، پاؤں عرصة هنت و پائمردي ميں سرگرم رفتار ، ايک سنت کو سوار اور پیدل ، توے کی طرح تعستے ، بینگن بھٹے ہوئے چبرے ان کے نظر آئے ۔ برچھے تسمون میں لگے، سائیں چمکیں، ترکش کے پردارتیروں سے بوموں کی دم لکی ، یا سیجر اور ذاب کا قران -غرضکه اسی شوکت و شان سے رواں تھے و اور پیچھے ان پدنیعاروں کے کئی سو عور تیں ہے منع و چادر شتران بر هند پر سوار عالت سوگوار تھیں - چھوٹے جھوٹے بیے آگے ان کے بیٹھے ، بال ان بیکسوں ے رخ بر کھلے هوئے ، بیشانیاں ان کی خاکسیں بھریں ، بیٹھ تازیانوں کی ضرب سے زخمی ۔ ہر ایک زن سام سیا و میمر طلعت آلودہ عبار ، ریج و مصیبت مجوم باس و ہے کسی همراه، سب کے لب پر نالة جان كه - كسى نے طالبوں سے منه ابنا ليلا كيا تھا ، كل كو سویل بلا دیا گها ، کونی بسان کل گریبان چاک ، کسی کے سر پر خاک ، غم سے ہر ایک الوّحه گر . ﴿

وہ ہے جاریاں ، آفت کی ماریاں تو شرم سے سردر کریاں تھیں ، مگر نہیے سمبے ہوئے واؤلٹ کے کابھی شے ایڈ اوز بال مالکترہ میدانیان لمین آن کے ورٹ پر ہفتے اور بالی نہ دیتے ۔ ان سب سے کسول کے آگے ایک وُن خوب ووٹس پر سوار تھی کہ بال اس کے و خو جو جو کھلے

یا ملک جلب زلگیوں کے لیضے میں آیا تھا۔ آنکھوں سے جوٹے اشک اس کے جاری تھے یا مشاطۂ حسن برنگ باغیان کلستان رخ کے مصروف آبیاری تھی۔ گریباں اس کا چاک تھا یا آفتاب ظلم نے قرص ماه کو نخت شعاع کیا تھا۔ ایک لڑکا پانچ برسکا سن ، بھوٹی صورت ، اسیدون کے دن و کلاپ کی بئی اس کے رنگ و رخ کے روبرو ، شربندہ چهرا کسلایا هؤا سر برهند ، کرتا پهتا ، سیا هوا ، آگے اس زن مه سیا کے پیٹھا تھا ۔

(شہزادے کو ان پر رحم آنا ہے ۔ وہ جیشیوں کی فوج پر حمله کر کے سب کو قتل کر دیتا ہے ، اور عورتوں کو بعد تکریم لاکے بارگاه بين نهيرانا هـ)

جب وه بیکسین آب و طعام سے آسوده و سیراب هو چکین، شمر اده دربار کہ ہر کیا اور اپنے آنے کی خبر بھیجی ۔ وہ عورت جو ۔۔۔ کی ملکه تھی ' اس نے اندر بال بھیجا د جب شہزادہ بارگاہ میں آباے اس نے جسم ایتا سر تابیا جادر سے چھیا کر تسلیم کی ، اور فرزند بنم ساله کو يهي بهن آداب عم كرايات شهزاده مسند بئر جلوم كر هؤا اور وه الؤك کو ہے کر گاؤ کی آؤ میں بیٹھی -

شہزادے نے فرمایا : " تم اپنی کیفیت سے مجھ کو ماہر کرو۔ سی کمیارے خاندان تک یا آبروئے کام کمیں بہنوادوں کا ، اور جو كُونَى تَمْهَارا دشمن هو كا اس كو سزا دول كا ـ !!

وه زن نیک سیرت به کابات شِفقت سن کر عرض رضا هوئی که :

"اع وارث غربال ، خضروا، كم كردكان ، تيرى ذات ستوده صفات هم لوگوں کی حیات کا باعث ہے ۔ عبد شور بدہ عت کی ید حقیقت ہے كه شوهر ميرا ملك سلطان تاج بخش نام ،كو، اوم كا حاكم هـ - قلمة كوه مذكور مين سائه هزار نوج جرار اور سرداران بام دار تعى - يه لڑکا بھی اسی بادنیاہ کا میرے بطن سے مے - میرے جمیز میں ایک لو تذی " میں اس وقت اکیل تھی۔ اس خوف سے که یہ بھے کو ہلاک نه کرے " گوبا ہوئی که " اپھا میں آج نہیں " اور کسی دن تجھ کو اپنے ساتھ سلاؤں گی ۔ "

"اللّٰي بولاكه "ارے ميال ، وه جو تبهم سے ذكر كرتے تھے ، وهي معامله مے ؟ "

''اس نے کہا رہ ہاں ، وہی ۔'' '' نائی قبقہ مار کر ہنسا کہ ''اواہ ، یار ، لانا ہاتھ ! اب کیا

پوچھنا ہے۔ مگر ، یار ' کمپیں ایسا نہ کرنا جوسر مثلباتے ہی اور: بڑیں ۔ بھلی ، اب اور کسی سے ذکر نہ کرنا ۔''

ور واه ' کیا معلول یار هیں ' اور کنٹی فصاحت آمیز اور مہلب

گفتگو ہے ' اور پردہ دار کا راز کس قدر ہے کہ ایک جلسہ عوام میں اس کا ذکر بے باکانہ ہو رہا ہے ! غرضکہ اسی طرح باورچی نے بھی اپنے اڑھالی جاول گلائے که " میان ' تم بھی صاحب قسمت هو ۔ وهاں اپنا هانڈی میں ساجها کیا ہے که جہاں فرشتے کی بھی دال نه گلتی تھی ۔ اب کیا ہے ؟ بڑھ بڑھ کے ہے مارو ۔ پانجوں گھی میں ' سر تمہارا کڑھائی میں ا "

" فرآش بولا که ـ ارے میاں ' چار دن کی چاندنی اور پھر اندهیرا پاکه ـ ایهی تو و. ان کی ایسی مطبع هوگ که سامنے بچھ جائے گی ۔ انہیں یہ چاہئے کہ فرنس نہ ہو جائیں ، اس پر چھائےرہیں ، جب تو وہ ان پر قناعت کرے گ ، نہیں تو اور کسی کو تاکے گ۔ پردے میں زردہ لگانا انہیں بیسواؤں کا کام ہے۔ "

"مبشى بولاكه " اب تو اينا خيمه ڏيره پڙ گيا۔ پهر سمجه لیں کے جیسا ہوگا۔''

" غرضكه يه تو اينا فخربه بيثها بيان كر رها ، هے ، ادهر ميں نے خواجہ سرا کو بھیج کر سلطان کو بلا بھیجا ۔ بادشاہ محل میں ائے ، میں نے تعظیم کرکے سند پر بٹھایا ، اور صاف صاف تو اپنے حال کا اظهار نه کیا ، باب سخن اس طرح کهولا که سنو صاحب ، سین ان میں تو هوں نہیں که اپنی بار سانی جناؤں ، اور کہوں کہ لوگ میرے دامن ہر تماز بڑھیں ، میرا منه اس قابل کہاں ا سوخرابوں کی خراب ، ہاں ، خاک چاٹ کے کہتی ہوں اور غداوند ، بڑا بول نہیں بولتی هوں ، جہاں بجھ نگوڑی کو کوئی پارسا نه کہے گا تو بدکار بھی نه کہے گا اور کچھ میں ایسی خوب صورت بھی نہیں ، لیکن اچھی نہیں تو اب آتار نے جو گا بھی نہیں ؟ شیر ، جو سو سے بری تو دس سے اجہی موں ۔ اے میرے خالق ، تیرے صدقے جاؤں، تو نے ناک نشه درست بنایا ، لولا لنکڑا ، کانا کھدرا نہیں پیدا کیا ۔ اے بادشاہ ، اس گئے حال پر اتنا جائتی ھوں کہ ممارے کنبے میں جو شہزادیاں میں ، ان میں بیٹھوں تو یہ کوئی نه کرر کا کہ ان میں بہ ملی نہیں ، بلکہ میرا می بیلا جاؤا ان کے جین سے که جو خواصور میں کہلان میں ، اجها بملوم مواک "

ر" باشدائ به بازی من کر قربایا که از اما یک اید این در این وقت بارات اور حمل کا فکر کیا ہے او اوالہ کم بروی سینی میں وہ اوار اگر نم بد مورس بھی موری تو بیٹرنے اوریک خور انہیں ، کیونک عورت کو بارسا موال ، اور را برویل شوم کرنا ہوار حسن سے پیٹر ہے ۔ اگر کیون کیون کے ایک کی اورائ کیا نے یا جیس گایا ہے ، ا

میں کے کیا : '' جال تو کچھ نین مروان جہاں ہوں۔ یہ مؤاجئی ششاد عالمین له آیا کرنے ۔ دیکھو صاحب ، کل کو کمپیں مچکو بد راکمیل کو گے - بین سے کیوں ' یہ میٹی مواید نظر می آج جم نے دل لگل کرتا تھا ۔ ''

''ارافشہ نے جو یہ سا ۽ آگ موگل اور فربایا کی لوگ چائو اس کو کیلا ''لایں ۔ مالای جب کا حکومی اور مثابا میں اس کی جو بیا نین موجر آئی ، بستہ گرکے جا اس کی اس میں اس کے جو اس کی اپنے باور نے بیان کی کر میں اس کے اس کی جو اس کی جو کہ جو اس کی جو کہ اپنے باور نے بیان کی جو اس کی اس کی جو کے اس کا دور میں کی جو اس کی جو کے اس کا دور میں کی جو کے اس کی خواج کے اس کا دور میں میں مالک میں دیا گرچہ میں کہ اس کی میں مالک میں دیا گرچہ میں مالک میں کے دور کے اس کی خواج کے اس کا دور میں کی دور کے اس کی دور کے اس کی حوالے کی دور کے اس کی دور کے دور کے

مد الایه سنا تهاکه آن شریفون کے ذمن میں آیا که شهرادی کا ذاکر سفه - اس تهم تو جوانا الای کا نام کا آثار کرد سنا کیونت خلیفه کی ایسی تیشی آگر دیگیا له تاؤ ، برا ازاری مدا آخراکی - ایک دو اور زین آبهرکون نگان شم ا الل کو انتشان حیض کی واس ته آل ، جداراک شدی موکمی کرد بادرجی کاتورمه کار تابا ، تراشرے نارشے موتون کے فرش کرد دیات درزی کی قطع بکاڑ دی ' سر میں بخیدگی حاجت ہوئی ۔ ایک علقله ہؤا ' کان پڑی آواز نه سنائی دیتی ' سوائے اس کے که '' کیوں بے ' بھر کسے کا ارے حرام زادے ' اور کچھ ہے گا ؟ '' اور ''تیری نائی کی بوں کی یوں ، تیرہے باورجی کی یوںکی یوں کروں ۔ تؤ تؤ ' پڑاتی پڑاتی ؛ او گاورطرف سے آگئے ہیں، وہ سنجھانے ہیں: '' ارے بھٹی جانے دو ۔ ارے میاں ' کیا ہوا؟'' ان سے ذرا بھی کچھ اشارہ اس حال کا کسی نے کر دیا ، وہ لوگ بھی مارنے لگے ۔

^{وو} غرضکه حبشی کے یار تو خوب پٹے ' اور اسی ہنگاہے میں تو سنگ زرد رو پہنجی ' اور بیٹے کے ایک دوہنڑ مارا کہ '' ارے ' بادشاہ نے تیرے قبد کرنے کا حکم دیا ہے ' شہزادی نے تیرا ماجرا بادشاه سے کہا ہے۔ "

" یه ستنے عی زنگ کا منه سفید هؤا ' وہ سرخی بشاشت کی کافورهوئی - مع اپنی مادر زرد رو کے وہ سیاہ روگریزاں هؤا ، اور یه دونوں سبز قدم بھاگ کر قلعے سے باہر نکل گئے ' اور روبوش

(تین سال بعد ایک دن بادشاہ شکار میں اوج سے الک ہو گیا ۔ اتنے میں ایک شیر نے اس ہر حمله کر دیا ۔ اس حبشی نے آکے بادشاء کی جات بچائی ۔ بادشاہ نے اس کا قصور معاف کر دیا آور اس کو سپه سالار بنایا - حبشی نے امرا سے سائٹہ گائٹہ کر لی اور ایک دن بادشاہ کو دھو کے سے ہے جا کر ایک قلمے میں بند کر دیا) ۔ '' زنگی روسیاہ نے قصر شاهی کا محاصرہ کر لیا اور مجھ شوریدہ بخت سے کہلا بہجا کہ "اے زن برقن ' اب مجھ کو منظور نہ کڑے کی تو اس مال خراب سے نبه کو قتل کروں گا که فلک غدار و روزگار آزار کو ابه ار رحم آئے گا۔ اور میں ترس له کھاؤں گا۔ "

''میں نے کہلا بھیجا کہ '' اس اژدر زھر آلود سنم سے کہہ دو که خزانهٔ حسن میرا تیرے لئے نہیں اور میرے ہوستان جمال میں زاغ و بوم کاگزرنا ممال ہے، ہرچند کہ میرے وارث رہے نہیں مگر گر ہا از جہاں شود معدوم کس نیابد بزیر سابھ بوم''

''ایه کافر بو اس بطالع نے تکوی نوع کے کل میں بدو آبا - اس وقت میچ شرح کا فرانشد کرکے شروع بر اپر اطالع ا تر مجر مم گریا بورش بر تایا و اول نائشل ' غراجه مرا او واقالیان اور توانیان میں میر کے عارض میونچھ مراج کہ ان کو حقیات ہوا ہے کہ کی اس میں میں کے عارض مرح تین میں کر جوب کے تعلق کی اس میں میں کے اس میں میں کے میں کرکز توانیان کرتے جب وی میٹ کے میں کی میں کے اس کی میں کے اس کی کر میں کرکز توانیان کی جوب کے تعلق کی اس کر دینے اور چین کی موانا اس میں کرکز توانیان کی جب کے میں کہ اس میں کی خوب اس کے تعلق کی کردیا ہے اور چین کی موانا اس کی میں کے مطابقہ میں کرکز توانیان میں دورتی تو توانیان کی میں کی موانیان کی میٹنی اطراح کی میں اس کی میٹنی افراد میں کردیا ہوئی توانا کی میٹنی اظراح کی کردیا تھا کہ میٹنی اور چین فرمیان کو دیونی اور چین فرمیان کو دیونی کو توانیان کی میٹنی خانیان کو دیونی کو کر توان کردیا ہوئی توانیان کی میٹنی خانیان کی میٹنی کی کردیا کی کردیا تھا کہ چوان کی کردیا تھا کہ میٹنی کردیا ہوئی توانی کردیا ہوئی توانیان کردیا کی کردیا تھا کردیا کردیا کی کردیا تھا کردیا کردیا کی کردیا تھا کردیا کردیا کردیا کردیا کی کردیا تھا کردیا کر

''الے' تیرا زور ڈے جائے! خدا تجھے خارت کرے! موئے مرنے موتے ' نجھ کو آج ھی حیضہ آئے۔ میرے قد برابر بجلی کؤکٹی نجھ ہو ادرے ۔''

شبہ بر نرے ۔'' '' ایک طرف خواصوں کا زیور لٹ رہا تھا ' ایک سمت ژخمی عورتیں ٹراہ رہی تھیں ۔عمل میں لائیوں ناؤنیٹانکل اندام کی پڑی تھیں۔

''اعرض سبب وتبنان تیک خواہ میرے بھی تلل و آوارہ و زشمی هو چکے۔ وہ زوان میرے فروس آیا 'اور چکھ کے سرمت کرنا جاہد میں نے کہا '' میں ایانی جائے دوں گی'' کمر کریں آزو اللہ بوروں ''کروں کی''' وہ دوزی سیجھاکا تمام 'کوالمیسر کر کےاکاف تائیہ بھاوالد، ''کروں کی'' اور میں جائے گئے ' یہ کہ اس میسینہ بیانا دے کی' بہی اس نے می ان خورتوں کے جو آپ نے میرے ساتھ دیکاروں، مجھ کو ایسر کیا ''اور میکروں پر سوار کرنے چواج تائیم میں اس روزے کم ہے۔ ساتھ ویکاروں پر جائے اور خواجہ دائی جربے ساتھ دیکاروں، م

جان کھوتے تھے

شرفته و از گل رفت کردار میں کو کے گزار بندگ کی گرا ہے۔ طرف (رورش کے زامان میں اس کا احداد کردان کے اس از اس کا کے بال کردا تھا کہ آپ نے اس بنائی نمور میں نے اس کی مال کردان کا اس کردان تھا) چاتا تھا کہ آپ نے اس متحت برنگرام اس کا فریام کا کامل کا اس اس کیا ہم اس کر زائش و طا سرک کر میرے ملکامی بیان نے کہ آلے اور و میں اس کی درسرے اس کامل کی جاندان کی میں میں کامل میں کامل کی اس کی کامل کردان کے انگران کی کامل کردان کے اس کی کامل کردان کی کامل کردان کے اس کی کامل کردان کے اس کی کامل کردان کے اس کی کامل کردان کردان کی کامل کردان کی کامل کردان کی کامل کردان کی کامل کردان کردان کردان کردان کی کامل کردان کی کامل کردان کردان

ستوادة الماسية صبابه سرگذات اس ايک بيشال خور به اجتها و دو با " اور واقات شکي است روز داد فرايا به " السي معضو معمدت نامو دو بخش داد " اين در اساله ماسی که بود تم بر اگرو " که" خواهنو و تعدار در مرفق داد " اين " کام ايک بود تم بر اور اور دو مياه په اسال مياز کرديد راي دولت په دادر در از دور بادر اوراد دور به در اين اور اداراد دور به در اين امراد اوراد دور ميان ميان کام دور اداراد دور کرديد اين امراد اوراد دور کرديد اين امراد کرديد در کرديد اين کام دادر کام در اداراد دور کرديد براد کرديد اين کام دادر کام در در کرديد اس کام دادر کام در دادر دادر کام دادر کام دادر کام دادر کام در دادر کام دادر کام در دادر دادر کام دادر

* * *

... سامان روائک کرنے آگے۔ سپارہ بن عمرو نے پیش خیبہ اندر و عالم بر برائر کران ، برائر کے لئیٹر الرائی بر مول چاسی طور دار چید و روائی الیون سب کانچ کے لئیٹر برطانے در ودرا کر کی میں فت کونچ کی پراؤوا ہوا آئی برطانے در ودرا کے کر اس موت کونچ کی پراؤوا ہوا آئی برطانے در ودرا موت گئے - حوسل الحوی کر برگان مرائے کیا گیا کہ کام برائے جو نظر - حوسل الحوی کر برگان مرائے کیا کہ کار جائزوان برائر کے خاتار کو چانوان کی کارگوائی تاکیل پر الدکیں ، جائزوان برائر کی جوان ان فوری کی کھوائی تاکیل ہو ۔ دام دار الدکیں ، پروٹرن ، وٹریاز فرنمان گوئی بھی کی کھوائے دام دار معرکے کی پروٹرن ، وٹریاز فرنمان گوئی بھی کہا وجوز کے دار کونگر جران برائز بر دران کر جائے گئے کے خودج زور رکھے گئے ' ایاس جران وائیں ان پر براخط کیا کے خودج زور رکھے گئے ' ایاس

رات کو تحلق اور جدار ساؤ ور باجان جو حصرا کرد به از نسبت خاص کر دکتابی می بر آران علی جا در داش روانه کرد به خوص کم باج باخ بخوس بر خیسه آرانه کرد کا جر جر بید حالت میں کم کارے کم تحلی کا میں کا اس کار کا جر بیان میران کے باتری بوانہ کار میں کم باشد کیا جرے کا کہ بیان میران کے باتری بات کم باتری کی اس میں میں کم کی ایس جوری بور میں کائی تھیں ، بعد خاص کی انسان میران میں میں کم باتری کی ایس میران کی میران کم باتری باتری کر میں میں کم کی کہ باتری کی اس کا میران کا کم کی کم اس میں کم باتری کر کر کی کہ استان کا کم برا اس میران کی سیکن کی استان کی کر اس کا کم کی کا کم اس میں نوان میں کم کر کی کہا تھا کہ کم باتری نیزی میں کا کہ سیکن کا سائن کا کم برا برا میں کی رائی کا کم کی اس کا دوران میں خوری کی سائن کے اس کم کا میران خواس کی دوران میں کی دوران میں کا کہ کم کی کہا تھی کی کر خواس کی دوران میں کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران میں کی دوران ک خکار صبته کرتا ہے واقد جو للکار کر پائم اسد اللہ الغالب شیر کرد مارا ترکیم کام لہ کیا ۔ پیش کا طولہ تھا کہ الدیر سے ایندا رامارات ہوتا ہے ' ہی ہی اور اسراک طوبائٹر میاروںکا۔' شرکتہ وہ رات الی حرف و خکایت میں بسر حول ۔ جہاڑیوں کا ذکر دھا کہ ہم جہاڑی دوجب جیت قلب ہے ۔ کوئی کہنا کہ چاڑ کہ کابان میں جانے دور دوراں السے ہے کوئی کہنا کہ

 وارات سر رفان دم بی کبی بیان داخ به حاج بدع در گریان ستانه استان بخانه که حتی بیهای کی طرح باهم بدت و گریان کر استانه کی بیان به مدت و گریان کر استانه بین از می استان برا ایم کمی بین استان بیان کا ستانه بیرا ایم کمی بین استان بیرا ایم کمی بین از می وارد ایم وارد

(جلد سوم)

/ \

نسوادہ (روی) امارت یا نے سالار و منسی بھا(ا) اور درایر ت ابنی بارک عرب آیا - سرفروں آئو رائیز بلا 'کر مروقہ عمید و مثلی م حالیہ ہم رائی خورسرد ہو کر کی بالمان روائی گرنے لگا ہے خیرواد ہے کے مالیم این کہ اور محمد مسامان اور این اعتراض معرف ہوا رو ہوئی میریکائی عالیم وسرخ نے بادر مساجد و مثل ہو کر مائن کے خوار موجد آزار وہوئی میریکائی توانیم میریکا نے مائی میریکائی کی میریکائی میریکائی میریکائی میریکائی کے کرنے افروس کے طبق میریکائی کی میریکائی کی میریکائی کے میریکائی کے بیری '' سابھی ، جود مشکر' تریش و کرد، مائنوں پر آپایا کر فرویاں بیری'' سابھی ، جود مشکر' تریش و کرد، مائنوں پر آپایا کر فرویاں کاندائوں نے ترکئی سرمار والہ موریکائی کے میں بوئی اور میں ہوئی کے کاندائوں نے ترکئی سرمار والہ موریکائی کے حکم ایس کے کاندائوں نے ترکئی سرمین ہوئی کہ کور میں بیرے' کے گورٹ کو کو کہ بین بیانے ۔ قرائل کان لکنے کی محکم میں بیمنے لگے ۔ گورٹ کو نوٹ کی بدیا بیانے ۔ قرائل کان لکنے کی محکم میں بھے لگے کہ میں جو بھی کھی۔

جاتے تھے کہ

دوغنوں نے صحرا کے من کر یہ حال کہ مید انکٹی کا ہے نبہ کو خیال کیا جلد کرنیب سامسان صید لکے کرنے ابلیل سے کا مکروکید کیا جد منابل کے کیسر دواز کہ بچاکو بھی کوئی کمیے جدل ساز ہؤا ترکی مسسن کو حوصات کہ اکھوں کو اپنے ہوں کر ایا

بیج صحرا میں بارکہ استادہ کرائی ۔ شیروں کے لئے مکوا کرنے کی تباوی ہوئی، باجے اور آتش بازی کے ٹوکرے روانہ ہوئے۔ رات بھر بین سامان رہا ۔ جس وقت کہ مصرائے انتخبر آلیان میں صیاد دھر نے باز توزیرواز آفائب کو طافران انجم پر جھوڑا ' اور طاقس تک لیل بام کے دانڈ کواکٹ کو جب کیا ۔ که چکا سپر تابان جب سعر گله
دل شه کو هوئی بهر سپر کی چاه
طلب فورآ کیا شب ویز چالاک
هوا برونان نوائے زین وہ بیپاک
کچھ ایسا غویصورت تھا وہ مرکب
کم چنجے اس کی تیزی پر خردکب
خرض گھوڑے کو اس خجب بڑھایا
عدے صحالے لالله الد آلا

ابھی اجھی طرح روضی نہ ہوتی میں کنول و داد اناسی ھانے زیر اگر آگر لاجھی ' نمبیدہ اسلام کاند کری کہ باب شا علد صدر نسبہ سری نمر لمجھی ' نمبیدہ غاطر کاند کری کہ باب شا علد صدر رضار اناز مئی ۔ کھوڑے طرارے بھرتے۔ جنگل میں ٹٹے ٹئے گل کھلے ، قطرات عبدہ سرے ہر بڑے للار آئے ' مور صحرا میں شور بھانے ' کچھ جس حاکمہ تیں۔

(جلد دوم) 🖈 🌣 🖒

دو پهول تو ایک کانثا

(سہزادہ تورج ایک جادو کرتی کو قتل کر کے ایک جواہر کا پیول حاصل کرتا ہے۔ جس کے پاس طلسم کی لوح ہے ' اس کی جان جس بغول ہے) نسبزادے نے پھول تو کسر سے بالدہا......اور و ہاں سے آگے

بڑھا ۔ سیر طلسات کرتا چند سنزل طمح کر کے ایک ملک کے قریب پنجا - دیکھا کہ حصار شہر ہر مصللہ سونے کا کیا ہے ۔ آتناب کی جوت سے ہر سعت آتناب ٹکلا نظر آنا ہے ۔ دیوار و در چگنگاتا ہے ، جو كولى صندل مول لينے جاتا ' اس كو ديكھ كر زر دادن و درد سر خریدن کا نفشه نفار آتا...... ایک جو هری مجی کان جواهر دکان کو بنائے بیٹھی تھی..... بالا اس کے کان کا ہالہ سہر و ماہ سے بالا ' عاشتوں کو بتائی وہ ٹالا بالا

شهر اده آگے بڑھا تو قسم قسم کی دکانیں نظر آئیں ۔ کمیں میوه فروش ٬ کمین تره فروش اینی خوبئی حسن کی سرسبزی دکهاتین، سلکرئیں انگیا میں کولے چھپاتیں ' عاشق ٹن ' دولت عشق سے نہال، شجر محبت سے باغ دل عربے " ثمر الفت سے مالا مال " والكتر بے راس بھرے ' عاشق چاشنی ان کی چکھنے کو کھڑے کسی مقام پر بهٹیاریوں کی طرفه آبداری..... حسن تمکین ان کا دل میں شور محبت ڈالتا تھا.....کمیر کلال کی دکان تھیکاوارن نشثه حسن سے مخمور بیٹھی نھی ' پیانڈ چشم سے شراب غمزہ و ناز دیتی تھی ۔ بادہ کشوں کا اس جا جاؤ، هر ایک کی زبان بر لاؤ لاؤ

شهرزاده قریب دارالا مارت شاهی سیر کنال چنجا ـ یهال طرقه ماجرا دیکها ، که قصر ناهی سے بہت دور تک هزار ها مالن غنچه دهن ٹوکریاں پھولوں سے بھرے بیٹھی ہیں۔ ہرے ہرے ہتوں کی چنگیریں بنارہی ہیں ' چیئریوں میں گہنا گوندہ کر لگا

(سالتیں اسے بناتی ہیں کہ اس شہر کی ملکه ہوا دار جادو کو ایک پھول کی تلاش ہے۔ چنانچہ مالئیں دور دور سے بھول لاتی ہیں، اور شہزادی سب خریدے جاتی ہے۔ یہ سن کر شہزادہ بھی اپنا

(هول لے کر کھڑا ھو جاتا ہے)۔

سهانا وقت هوتے هي اس بازار ميں ستنياں بهي نوجوان ' حسينه و جمیله تھیں۔ دست لکاریں ان کے حنا آلود ' جوڑے ان کے ترجیے بلدے ' بادلد نگر لنگیاں کندے پر ڈالے۔ آؤے تسے کئے میں الله ' سونے کے کالئے لگے۔ وہ ان کا اترا کر چلتا ، تعلموں ، بن انگیا تے دارگری کلاس کا مالم ' لیوں پر سس کی دھڑی ' اس پر لال جس' کا گیا ہے سین چلی جگہ کے دھر چیلا مسالدی کو کی کا دور میں جانبوں کا افزایا کا دیا گیا گرانا ' حسن تکین کا در چیلا مسالدی کو کا اور کا کیائے'' پال کی جیٹ کی جس پر خانے ان اور کل مطابق کرکے کا اور ان کوچہائے کا لائز سے چیا گیا گیا ' اور سڑک کو حرم میکل آئیا میکندر بنا دیا ' کوچہ کوچہ کا کا کی کوٹرے ہے جیا دیا ۔ جیا دیا ۔

بعد کچھ دیر کے اہتام سواری کا ھوتا نظر آیا ' آ کے آ گے صدها نازنین کو منتظم پایا۔ پھر ترکئیں ، حبشتیں ' قالتهاں ' اردا بیگنیاں ' دانحستانیاں بندوقیں کاندھوں پر رکھے گزریں۔ ان کے بعد کئی سو چوب دارنیاں عصاہانے طلائی و تقرئی ائے ؑ وہ بلبل کی طرح چبہکتیں ' آوازیں طرقواگی دبتیں ، '' ہٹو بجو'' کا شور بلند ، "ابڑ ہے عمر و دوات شمنشاہ اوجاند" پکارتیں ، چاؤ دوں کی طرح للکارتی ٹکتیں۔ ایک ایک ان میں بری رضار تھی' حسن کا جوش ' جوانی کی جهار نھی ۔ وہ ان کا اٹھلا کر پاؤں دھرنا ' وہ سر پر تمغوں کا جمکنا ' مجہلیوں کا ہلتا.....ان کے گزر جانے کے بعد هزارها کنیزان سهر دیدار لباس ارغوانی و زعفرانی زیب جسم کلے ، زيور جواهر آ کی پہنے' مرکبتهائے باد رفتار پر سوار پیدا هوئیں۔ کا بال سر کبوں کی جو ٹیوں پر لگیں' زین جو اہر دوز' پاکھر ہی پر ٹکاف پڻهون بر ٻڙين ' دهان رشک هلال چڙهے ' کنده کثبے هوئے وه فاؤلین شمشاد قامتال چییز جهاژ آپس سی کرتی جاتیں ۔ کوئی اپنے عاشتی کو کڑا بن دکھاتی' 'دوئی آنکھ سے آنکھ لڑاتی' کوئی شرما جاتیا' تن کر جوین کا عالم دکھاتی...... آئینه رویوں کا برابر صف باندہ کر جلتا ' اواب ناظر اور خواجه سرا، غایان پیکرسر گرم اهدام ، هذو بجو کا غال، نهایت دهوم دهام ، کنهاریون کی صورتین ایاری کم مجهایان سرون بر لکیں ' لینگے یاؤں میں بھاری۔ ہر ایک اپنے جواین میں اتراتی ' هنستي كهلكهلاتي تهي

یه حکم سن کر محکم جادو نام ایک انیس مع چند کنیزان بائین سلیس روانه هوئ، اور بصد انداز شهزادے کے پاس آ کرکل نشانی کی که ۱۲ے میان مسافر ، جلو هاری ملکه نے تمہیں بلایا نے.....

ضوائدے کا بھی اس آئینہ روکو دیکھ کر سکتے کا عالم تھا۔ ان کلیزوں کے کلام کا اس حیران نے مطابی جواب نہ دیا۔ بور تو وہ قبلیم مار کر ہنسیں اور گویا ہوئیں کہ ''نمالفوائد، کیا مخبور کے دشن بورے ہیں ؟ اربے صاحب' ہم فرریوں کی طرف لفار مرحت فرمائیے ۔ ملکہ صاحبہ نے بلایا ہے' تشریف لے چلئے''

شعزائے نے اب بھی لیوں سے سخن کو آشنا نہ کیا ۔ ایک کنیز. نے ان میں سے کہا : '' اے بوا '' اس مردونے کو بڑا غرور ہے '' اپنے ٹھنے میں کسی سے آلکھ نہیں ملاتا ہے ۔''

دوسری نے کہا : "بہن ' نہیں ' ایسا تو نہ کہو۔ یہ تو ہنستی بیشانی نظر آتا ہے ، چہرہ اس کا روتوں کو ہنساتا ہے ۔" تیسری بول که "مجور این دیدوں کی تسم " اتنا انجن بھی بھوٹے دیدوں نہیں بھاتا ۔" ہوتھی نے شہزادے کا بازو پکاڑکر ہلایا اورکمیا: "الے میرے اللہ ،" آپ کو سارے خرور کے بات کرتا بھی دشوار ہے ۔ فرا تو مفہ سے بولنے ، سر سے کھیلئے کیا ہم سب کو

آپ نے کُوڑا سجھ لیا ہے یا دیوانہ بنایا ہے۔"

شمیزادے کے یہ تفریر من کر جواب دیا کہ ''ماری چشم نماک ہے ، دل دھنت ملزل صدیاک ہے ۔ جامہ ہستی اندام شوق بر تنک ، جینے سے ہم کو تنک ، دل بھوڑے کی طرح ٹیکنا ہے ، 'کچہ خون بدن کا خشک موتا ہے ، کچھ آلکھوں سے ٹیکنا ہے۔ 'کیا خون بدن کا خشک موتا ہے ، کچھ آلکھوں سے ٹیکنا ہے۔

وہ بدخو اور میری داسسان عشقطبولائی عبارت مختصر قاصدیهی گهبراجائے ہے بجہ سے

یہ جملہ سن کر وہ کل اندام بھر کھیل کھلا کر ہندیں، اور ایس میں کہا ''(اے بوا ' بیرا بردہ دیکھے، کچھ بھی تیری 'سجھ میں اس مردوئے کا کہنا آیا ؟''

سیں اس سردونے 5 نسبتا آیا ؟ '' اس نے جواب دیا کہ '' بین ' میں تو خاک بھی نہیں سمجھی '' یہ کہ کر تیسری کی طرف مخاطب ہو کر پرچھا : '' اےبھینا ' سچ

بہ کہ در نیسری کی طرف معاصب ہو اور بوجھا : '' اےبھیا'' سے کمپنا ، کچھ تیری سمجھ میں آیا کہ اس نے کہا کہا ؟ ،' اس نے جواب دیا کہ '' اینی جان ہوائی کی قسم ، جو ذرا بھی میرے خیالمیں ان کی بات آئی۔و۔ اب اس سے دوبارہ میں بھر بوجھتی

برے خیالیوں آن کی بات آئی ہو۔ اب اس سے دوبارہ میں بھر وجہتا حون آئے یہ کہ آگے لڑھی) اور شمزادے سے گویا حولی کہ "مشور کو ملکھا جدہلائی میں و حالتادہ و تعطر لئے کی لیست آپ کیالو بائے میں 9% شموادے کے جواب اس کے کلام کے به اشعار پاڑھے کہ ہے۔

'' هوئے میں پہاؤں می پہلے لبرد عشق میں زخمی له بھاکا جائے ہے بجہ سے نه ٹیرا جائے ہے بجہ سے سنبھائے دے مجھے اے ناامیدی کیسا قیامت ہے که دامان خیسال بار چھوٹا جائے ہے بجہ سے اُدھر وہ ید گسانی ہے ' ادھر یہ تاتوانی ہے ته پوچھا جائے ہے اس سے نَه پولا جائے ہے بجھ سے ان تازنیوں نے کہا : ''الے مین ، واسطه مادی کا ، حلد

ان نازنینوں نے کیا : ''اے بین ، واسطه سامری کا ، جلد بیاں سے چلو' نہیں تو دن کا عارضہ ہو جائے گا۔ دم گھیرا کر لب پر آ گیا۔ میں تو سڑن ہو جاؤں گی ۔ اس الجھن کی کپ تاب لاؤں کی ؟''

انہیں میں ہےایک ہوئیکہ ''الوج بیوی' ایسا گُون منھوُن مردوا میں نے نہیں دیکھا ' اور نہ یہ تین سیاروں کا سبق آتی نے بجھ کو بڑ مایا - بنادا اے نہ صاحب' بیلا ان سے کون سنز بھو آتا کے گا؟ ھاں مان ' طو - ملکہ صاحب جاتی اور ان کا کام جانے ''

یور بین از کیا تی بهرین ا آن و ادا دکیاتی ۔ ملکہ پاس جاکر عرض پرداز ہوئی کہ '' واری! وہ مردوا تو نہیں ملکہ باس جاکر عرض عرض برداز ہوئی کہ '' واری! وہ مردوا تو نہیں معلوم کیا بڑوئی ھے ۔ جیشید بین میں کچھ ہم گروڑیوں کو سیجھائی خبری دیا 'اور نہ کچھ اس نے ہماری پات کا عدال ادا کیا گید

معلوم کما بؤهنا ہے۔ جیشید قسم ' کجھ ہم لکوڑیوں کو ۔۔۔جیائی خین دیا ' اور لہ کجھ اس خ جاری بات کا جواب ادا کیا ۔ کجھ ''مشین منٹی یکے گیا۔'' سلکہ بعد سن کر ۔۔جھی کہ یہ شخص کسی پر فریلتہ ہے ' جبھی

اس طرح جران گرفتا هے - قد عرف براگر اس بربائی عنفی کے عاقدت کر - بعدج کو هو ادا کر فران کر قریب از نیجان میں اور دوروں میں کے آئی ادر اثر کر فروس پر کیاری موٹی - خیروادے نے دیکھائی ا حالیم ممال میں امراز بار در از کی چیکوا ہونا دشوار ہے ۔ شیوادہ حالیم ممال میں امراز کر از کی چیکوا ہونا مشوال کے بائیس میں ایک کم حکول پر اللہ کے کشور کے کشفے پر حالیم کرکھ کر چیک اس میں کے مشام خیروادہ خیرین میں - اور مطالع کارم کے خیالے بائی کی عوشیہ شام خیروادہ خیرین میں - اور مطالع کارم کے خیالے بائی کی عوشیہ شام خیروادہ خیرین میں اور میں کی سوئیس کے اس کی عوشیہ

ذکھیا کے جنبش لسب ھی تحسام کر ھم کو نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے '' لے گلجیں باغ عبت' اپنا نام بنا' چاں آنے کا کام بنا۔'' شہزادے نے گلشنائی اس کل روی دیکھ کر فربایا کہ جلا ہے جسم جبان دل بھی جل کیا ھوگا کریدئے ہو جو اب راکھ جنجو کیا ہے رھی له طباقت گنسار اور اگسر ہو بھی تو کسی ایسد یہ کیٹر کہ آزو کیا ہے! تو کسی ایسد یہ کیٹر کہ آزو کیا ہے!

(یه سن کر ملکه سجه جاتی ہے کہ یه مجھ ہر عاشق ہے ' اور شہزادے کو اپنے محل میں بے جاتی ہے ۔ شہزادہ اس پر ایسا لٹو ہے که پھول اسے دیئے کو فوراً راضی ہو جاتا ہے)

سلکہ بھی اس پر فریلنہ ہو چک تھی ' ان باتوں سے اور زیادہ آتش عبت تمدہ ور ہوئی - بھول تو ماتھ پر سے تسیز اوے کےاٹھا لیا ، اورکہا : '' اس بنکے میں جو نہر کےکنارے بلا ہے،تشریف نے چلئے ۔ جب بھی آئی موں ۔ ''

نسپزادہ اس کے کمپنے سے اٹھ کر بنگلے کی جانب چلا کا کنیزیں چند معراء ہوائیں۔ حال اس کی داید علی چادی نے جو دنکھا ہکاری کہ '' ارے' کنواری' تو گور سے در گور ہو ' تیرا سنیا ناس اب تو سلمان ہو کر اس مردوئے کے چلو میں دیارے کی ؟ ''

اب تو سلمان ہو کر اس مردوئے کے پہلو میں بیانہے کی ؟ '' ملکہ نے کہا : ''دانہ امان' میں نے محبت جنا کر پھول اپنا اس سے نے لیا ۔''

دایہ نے کہا : '' او جھوکری ' تیری تو وہ مثل ہوئی کہ چن جائے ائیں لجائے 'کیوں بجھ کو دم دبتی ہے ؟ میں نفی،بوولی نمیں۔ ساٹھ بیرس کی جروا - تو میرے آگے کی چھوکری ، کیا میں تیرہے قرے جاتی نہیں ؟ ''

ملکہ نے یہ کلام سن کر دایہ کو گیڑکا کہ ''جا ، دور ہو ' مردار ! جو میرے جی میں آنے کا کروں گی ۔ ''

یہ ستنے ہی دایہ سر پہنے لگل کہ '' آرے ' تیرا سہاناس جائے تونے مجھ کو مردار کسیا ! اوی میں نے بیس دھار کا تجھ کر دودہ بلایا - گیلے میں آپ سوئی ' حرکھے میں تبھ کو سلایا ـ اور تو نے او چھتیسی' مجھے مردار بنایا ! تجھے کیا کہہ کے نہ کوسوں ؟ رہ تو جا تبری ایسی کی تیسی ۔ "

وقت تم چڑھی جاتی ھو ۔''

دوسری بولی : '' هال بی ، حج تو شے ، هر وقت کی نصیحت بھی - نین اچھی ہوتی - ملکہ هی کا ، میں سچ کمپوں ، جگراشے جو هول سے تون نہیں کرتیں - بھلا اور کوئی کانے کو به بولیاں الهاتا ؟ ''

تیسری بولی : ''ملکہ آیسی ٹیک کو کہی لؤکی ہے ۔ سامری اس کی مال کی کو کہ ٹھنڈی رکھر۔ مگر صاحب، بھر کہال ٹک؟ آدمی ہے، بندہ بشر ہے، مجھلی کے بھی پنا ہوتا ہے، کب ٹک چپ رہے ہا''

جوتمی نے کمیا : '' صاحبو ، مثل جلی آتی ہے کہ رکھ پت رکھایت - آنا جی نے وہ نور بالدہا ہےکہ شیوادیکا لاک میں دم کر دیا ہے اور نہیں معلوم یہ دولتر کئے اور ہے ، جمینید ان کا دولتر کھائیں اید محل سے تاتیب تو روز کی دانتا کی کی جائے یا

بانجویں گویا ہوئی کہ '' شہزادی کا روز کی ٹائس میں خون ششک ہو گیا ، آدھی نجیں رہی ۔ وہ اسی بے زبان ہےکہ دورہ پہتے ٹیج کے بھی زبان ہے ، اور اس کے زبان نہیں۔ پھرہ لوگو ، یہ ہیں کون جو ہم رہ طلق کو زبان، جان پر تعین ، مالک غنار بن پہیٹیں ؛ دردہ کیا ہاہا کہ میل ہے لیا''

چھٹی اڈاؤالے لگل کہ '' اولی توج ، درگور ، حیاتیں پھوٹیں ۔ اس آتا کے ادار بھی کوئی جھاؤ کہ کانا نہ ھو ! یہ تو بلا ہے ۔ موٹی ارشا ، جو، ڈائن ! جس کے لیٹ پڑتی ہے۔ پیچھا چھؤانا اس کو شکل ہم تا ہے ۔'' دایہ نے یا باتیں سن کر کہا : '' اوسے ستیا ناس ناکیوں ، موٹی باندیو ، تم کیوں میری جان کھانے لکیں ؟ ''

لونڈیوں نے کہا : '' انا جی ؛ ہم کئے دیتے ہیں ؛ تم ہارے سنہ نہ لگنا ۔ یہ سلکماحب ہی ایسی گیلی ہیں جو کہاری اٹھائی ہیں۔ ہم ایسی چرخاؤں کو ٹیپک بنا دیتے ہیں۔''

دایہ ان باتوں سے کانہتی ہوئی اٹھی کہ '' نو ، سوئی باندیوں کو بھی دن لکے۔ خدا کی شان!رہ تو جاؤ ، سارہے جوتیوں کے چندیا کتبی کردوں کی ۔ ''

کنیزیں دایہ کے الھتے ہی اس پر جا پؤیں ،کسی نے بال ٹوجے ، کسی غے نامہ کائل کو مل دیا - کوئی سر پر جوئی سارنے لگی - کوئی کیارے بھاؤنے لگ - خرضی خوب مار پیٹ حوثی - دائی نے بھی مارا ، اور سرچلا تو کاٹ کاٹ کہایا _

آخر روتی بیٹٹی دائی تو باخ سے نکلاگئی ، اور ماکہ ہستی ہوئی بنگلے جو آئی - شہرادے کے بهاو میں ایٹھی ایکن لکہ بیچ میں رکھ لیا ، اور کہا : '' اے سیان ، جاؤ ، ہوا کھاؤ ۔ بھول مح کو چاہئے تھا وہ میں نے نے لیا ۔ اس نم کون ، میں کون ؟ ، بھ

شہزادے لے کہا : '' میں تم کو غنچۂ دل دے جکا ہوں۔ اے بیاری ، اب اس پھول کا کیا ذکر ہے ؟ اب تو تروحب

غنچۂ ٹاشکنتہ کو دور سے مت دکھے کہ ہے۔ اوسے کو ہوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بنا کہ یوں ''

 کر مله سے منه مالا دیا ، سهر بان هو کر عاشق کو هنسا دیا -(جلد سوم)

کو احتیاج کی حاجت ہوئی۔ اس نے اپنی '' بھینا ، مجھ کو جائے ضرور جانے کی حاجت ہے ،کوئی چانا ہے میرے ساتھ ؟ ''

سب نے کہا : '' تجم کو ہر بار ایسی می جگہ پر امتیاج ہوتی ہے - بیلار یہ کون موقع ہے '' شہنشاہ آنے والے ہیں - له پیلی ، می میں سے کول نه جائے گا - یہ کہا تو نے عادت سیکھی ہے کہ ایک تو آپ جائی ہے اور دوسرے اور کو لے جانی ہے ! ''

ایک عورت نے ان میں سے کہا کہ '' یہ رتائی اپنے پیلےجنڑے پر اثرائی ہے۔ جانتی ہے مجھ سے بڑے کر کوئی خوبصورت نہیں !''

اس نازنین نے کہ جس کو احتاج تھی ، ان باتوں کا جواب دیا کہ '' اوئی اتنا میرا پوچھتا کہ ساتھ جلنی ہو ، نخسب ہو کیا ۔ ہزاروں باتیں تم نے بحجے بکڑاایں ۔ اگر تم میرے ساتھ نہ جاؤ کی تو مجھ کو کوئی کھا نہ جائے گا ۔ ''

یہ بکٹی ہوئی وعان ہے جنی، اور لشکر سے نکل کر ایک گوشے میں بہر رانع احتیاج بیٹھی ۔ (جلد سوم)

(1)

(ایک عبار صعب جادو نو دل کرنے کی فکر میں کئیز کی شکل نفا کر آیا ہے)

و کنترین میدت ماتیون می اگر آفوای نیزی - کسی کے باس باکما تین - کری جاگری میدار می انجازه و کنترین کرد اور با بیشان و کنترین کا ماشمان تیما ، اس کو شروت پیشاب کی هوقی -کے اس فاروین کی ماشمان تیما ، اس کا کے دائے والے ان استان کی می و ب معاطر مشکور کے باس ہے اتاقی ، اس میان کیا ہے ، اس کو این باتی می حمید دراے افرائے کے اور کھیا داتا کا اس مماکن کی والی کے دی معافر کاتم می باتی ہے کچھ بھی آنہ کا کا بال کا کیا الی کے کا کھی میں معافر کاتم می

اس کنیز نے اس کو اپنے سانھ کی سجھ کے ہنس کر کہا کہ '' اے بینی ، اڈراتی تم ہوکہ ہر بات میں مین میخ ٹکائی ہو ۔ کوئی پیشاب کو تھ جائے ، بھر کیا تیرے ملق میں مولے ؟ ''

اس نے آئیا ; '' ہروا ، نو بولا کیوں گئی ؟ میں نے تہریے دہ کی بات لیے کہ جا کہ کہ اور خاصدانانوں لئے حال ہے ۔ اگر ساگھ ۔''ہم نوری مامایی تو کوئی دے آغ ؟ ہی لیکی برباہ ، گھ لازم ، تو محمی کو سائل کرنے کل ؛ انجیا تو جان اور تیرا کام جائے۔'' محمی کو سائل کرنے کل ؛ انجیا تو جان اور تیرا کام جائے۔''

اس کنیز نے یہ امرار سن کر کہا تہ او بیوی ، عسی میں کیسیاری کون ہو کئیں ؟ او ، عامدان النے رہو ۔ ان کام میرا درو کہ حصور کو کاوری کہار دینا ، اور جیاں کی قدم ہے اور سانے کی سرورت ہو ، ساننے صحتحی میں مثابہ جسن دان وغیر، سوجود ہے۔ کی سرورت ہو ، ساننے صحتحی میں مثابہ جسن دان وغیر، سوجود ہے۔

اس کی مدد ترخ آتی عیں)

جب ملکہ نے کلوزی کہا کے عیار کی صورت داکنیں تو کیا : ''کوری والی کیاں گئی ؟ ''

اس نے آلکویں ٹیعی کو کے سرما کر کہا ; '' پی ، مردوئے بیٹھے ہیں - میں کیا کہوں کہاں گئی ؟ جس بات سے بشر ناچار ہے وہاں گئی ہیں ۔ ''

آڈی ٹرچھی (ملکہ حبرت کی ٹھلاٹیاں رضانۂ اور نکدر مسایدوں سے لڑائی میں

ریمانہ و نخر بارگہ حیرت میں آئیں ۔ سلکہ نے ان کو سلام کیا ۔ انہوں نے دعا دی کہ '' جی ، مالک کو کمے سے ڈھنڈی رہو ۔ ہوڑھ سیاکن ہو ، وارث شئے ، تبہاک بنا رہے ۔ تیری ایڈری دیکھ کے میاں تیرا کسے کا منہ له دیکھ ۔ ''

ر اس کے بعد وہ) ملکہ سے رخصت ھو اپنی بارگاہ میں آئیں ۔ کٹر رضافہ سے بہت چیوٹی ہے ، اور یہ دوئوں متیتی بہتیں ھیں۔رتجافہ چھوٹی بین کو تبائے دختر کے سجینی ہے اور جب سے شوہر اس کا

چھوٹی بین کو بجائے دختر کے سجھنی ہے اور جب سے شوہر اس کا سرکیا ہے ، یہ بیت دل جوٹی اس کی کری ہے اس وقت جو بارگاہ میں دونوں آئیں ، نگار نے کہا ; '' باچی

امان ، میرا نو دم کهبرانا هے ، میں نو سیر کو جانی ہوں۔ '' امان ، میرا نو دم کهبرانا هے ، میں نو سیر کو جانی ہوں۔ '' رتجانه نے کہا : '' بیٹا ، یہ متام بر آشوب ہے ۔ دشمیر سے

مقابلہ پڑا ہے صدمے ، یہ بھی کیا تم نے اپنا گیر بنایا کہ جہاں پایا وہاں ماری ماری میورس ؟ اب بہاں نو بیٹھو ۔ '' اس نے کہا : " ابھی تو اؤائی مونوف ہے۔ میں خالی بیٹھ کر کہا کروں " افاصاحب ، سرا دم آکنا کر لگل جائے گا۔ اور دشمن سے معابلہ ہے توکیا ، میں اس کے اشکر میں تھوڑے جاؤں گی ۔ جنگل میں بھر جل کچر دو گھڑی دل پہلاؤں گی۔ میں جلی آؤں گی۔ "

وعانه ندگفتگو سن کر سمجهی که جائے گی یه ضرور ،کیولکه اس کی عادث ہے کہ ایک چکہ نشوا نہیں اکائی ہے یہ سوح کر اس سے کہا کہ الابیا عوالی دیدہ نو ہمیشہ ہے تم ہو ۔اجھا ، اس تبرط ہے سیائے دیتی موں کہ اس دریا قرش پھیواؤ ، جلسہ چاؤ ، ہر سسہ دوؤتی نه پیرو ۔میری جان ، میں کہارے ہی بیلے کو کمبتی ہوں۔

بہاں نگوڑے عبار غضب کے ہیں۔ ان بے مجھ کو خوف ہے۔'' جن نے اس کی کہا : '' احما باجی اساں ، کیا ، مضائلہ ، کہیں

نه جاؤں گی ، ایک می جکہ پر بیٹھ کر دل پہلاؤں گی ۔ '' (نگار دریا کے کتارے جاتی ہے ، اور و عال ناچگانا مونے لکتا

ہے ۔ ادھر برق عبار اسے قنل ڈرنے کی فکر کرتا ہے)

اس یم خوبی نے 'جم جواب نہ دیا ۔ اسک اشتیاق اور زیادہ ہؤا، پھر کار کر کہا ' '' اللہ رے غرور آپ کا اور ٹھیا ۔ ہم پکارتے ہیں اور آپ حواب 'نہیں دینیم ! اوے صاحب ذرا انجیرٹیے ، اپنے حسن بر مغرور له هوچتے ، اے بوا ، هم کوئی رفعال نہیں جیں۔ اپنی جکہ کی شہزادی ہیں۔ قربان آپ کی بے اعتقاق کے ! عم حاصے ہیں کہ جبر ابھی آپ کا ہے ، مالکے کا نہیں ہے ، آپ شہراری ہیں۔ لیکن اننا غرور مامری کو پسانہ شہری کہ مانہ ہی جبہ ٹیوں نوانے ۔ بد لیکن اننا نیش ہے ، فرا آپھر جاؤ ، کہا جرج ہوگا ؟ ان

اِس قلزم جمال نے اس کے ایکنے پر بھی کھیے جواب نہ دیا ، جب نو اس کو عصه آیا ۔ اور گھٹنوں بھر پائی میں اتر کئی ، اور ماتھے پر ھاتھ برسم سلام رکھا ۔

اس بحر حسن نے جواب سلام دے کر کہا کہ '' بہن عبد کو معانی کرنا ، میں ایک کار ضروری کو جاتی ہوں ۔ ورنہ تم سے ضرور سلانات کرتی ۔''

یہ گلام دو اس نے لیے اور زائدہ حساس تکلم موٹی ، بول آنہ
"رشق، باتی بازی له باتیا کی طرح الا آجائے الیے میں اللہ
کے لوکر جین جو جان غذا ہوں گئے 3 در آجائے ہوئی ہے 3 اسس
کے لوکر جین جو جان غذا ہوں گئے 3 در آجائے ہوئی ہے 3 اسس
کی لوکر جین جانی ہوں۔ جم کو کیا چکوں میں الوالی ہے ،
کم ایس میں کو راہ کھاؤٹ ہے اور عاصب عماراً تا نوں ہوار ہے ہوا۔ ا
ان امیں روکیا اس جو مون جو نجانے میں طور ہے اور ایوالی جانے اس کو اللہ کی میں کہا ہے میں کہا ہے کہا اس کی جوان میں گرفان کرنے ہے ۔
توان کا اس جو دکھا اس جو میر کہا اور جو ایک جوان میں کے مراح داتے والے اس اللہ عالی کرنے ہے جو اس کی جوان ہے اس کرنے کے مراح مالی دور ایک جانے سات

مرار نے به گفتکو من فر بیوری جزها کو کہا : " اے یں . هوئن من آؤ ۔ هواس کیکٹر و ، هلل کے لفاق او ۔ بھلا بھ بے نے سے کہاںکی جان چمجان ہے جو اتنا جلد بیسل بازس ، میرسے پوھیے نہوں در کی مب اس دریا من قوی ، تکوڑی میں ڈیا مانوں نہ یہ میوں مد کمیں میرے ووکنے ہےکیا مطلب ؟ میں اپنی راہ جال ہوں ، نمیس کیا معلوم کوئی کس کام کو جانا ہے کس کام کو نہیں۔ تم سے کوئی کیا جائے تم تو لیٹ بڑاں کہ بیاں آئر۔ بیاں آئر۔ اے پی ، فرا کامز سیکھو۔ بوڑھی جروا ، بد نمزی یہ کچھ ! ''

 $B_{ij} = S_{ij} = S_{ij} + S$

اس گرم میما شویل نیزبیات در کاک ۱۳۷۰ نیز و فرد تم تو تو نوید المثال کروا کون هو گا ۹ به تمین ایس المثال کروا کون هو گا ۹ به تمین ایس آدامان هو که بیکن با تشار المثال هو که بیکن کرد تمین المثال مو که بیکن کرد و بین و کال کرد تمینا با بیان هر ۶ بید بین اسال تمینا با بیکن کرد و بید بین اسال تمینا با بیکن کرد و بید بین المثال تمینا بیکن کرد و بید بین استخده کلید می بیکن کرد و بین استخدام کید می بیکن کرد و بین استخدام کید می استخدام کید و بین از مین کرد بین کرد و کرد و کرد و کرد و بین کرد و کر

اس نے کہا : ''اے بی ، یہ ہائیں نه بناؤ ۔ یہاں کوئی غیر نہیں

ے بہ ہم بھی ملازم شبیتشاہ کے ، تم بھی ان کی رعبت اکسی آدمی کی ایسی طالب نیوں جو ہم سے آگھ ملائے۔ تم خوف له کھاؤ ، اتر آؤ ۔ مراری جان کی نسم ، زیادہ له شہرال السع بور میں چلی جانا ، میں کوئی چان میں میں کرکو رکھانہ و لکارستان کی شیراندی میں ۔ "

ر اِس نے جواب دیا کہ ''تم سج ' لہتی ہو ، لیکن بڑے بھیا کی طبیعت بہت خراب ہے ۔ وہ اگر سن لیں گے تو مار ڈالیں گے ۔''

نگار نے کہا : ''آؤ بھٹی ، چلی بھی آؤ ۔'' عیار کو تو انرنا منظور تھا ہی ، بعد ٹکرار بسیار مور پنکھی

سے اترا ۔ اس نے عاتمہ پکٹر کرسٹند پر نے جا کر ٹٹھایا ۔ ساتی نے جام دیا ۔ اس نازنین نے شرما کر جام ہانہ سے رکنہ دیا ، اور لیچی لگاہ کر کے بیٹھی ۔

' لکو اُس کا حسن و جال دیکھ کو فروقته هو رهی تھی ۔ اس کی گردن میں هاتم قال کرکریا ہوئی کہ االے چین آ کمپوں شرم بہت آئی ہے اتم عبدان میں ته بیٹھو ، میری باچی امان پاس (یعنی ربتالہ کے باس) جلو ''

بس عبار شوخ طراو نے چیچک کر کہا : ''اے یی ، 'بیوں ممید کو دیوالہ بنائی ہو۔ یا صاحب ، وہاں مردالہ ہوگا۔ دیا تم میری آمرد کے ایجھے بڑی ہو ؟ سامری کی قسہ ، ایا بنان نو خیر بڑے بھا اگر چان کا لھرکا سن بائیں تو جرے دھرے اڑا دیں۔ 'نہیں معلوم نیرا کہا مال کریں۔''

نخوب نه نفریر سنی . اور چپ هو رهی ـ لیکن اس کو تاب کنهان تابعر بول که ۱۲ سایس ، تم بهنا آدمرون مین شرماتی هو تو چلو، و چوسانتی سبزه وار هی ، هم تم جل کر بینهین ساتی به عوار اس کلام بر چپ وها ، اور وه اس کا هامه بکار کر

ائهی مگر مستفسر هولی که "تم کو کچه گانا بهی آنا مے ؟"

کنبزیں یه حکم عمل میں لائیں۔ اور یه کجھ دور جلسے کے معام سے آ کر اب ساحل بیٹھی ، اور کشتی شراب طلب کی اور آس نازنین سے کہا کہ "سی باباں عبانی موں ۔ تم ستار چھیڑو ۔ کانے میں تم کو شرم آئے گی ۔ نہ نو ہاتھ کا کام ہے ۔''

اس نے اس کے اصرار سے سار کی طربین درست کر کے اس طرح بهایا که در و دشت کو مست بنایا

نکار محو هو کر تعریف کرنے لکی انه ااور ! "

(برق نے اپنے یاس سے شراب نکال کر سب کو بلائی۔ جب سب بيبوش هو گئے تو لکار کو قتل کردنا)

ادھر ربحالہ کو بھی خیال آیا کہ جن میری دیر سے گئی ہے۔ به زمین بر جو آثری ، میں بھی جاکر دیکھوں۔ یس اؤ در جلی جين كا أبني سر جدا بايا ـ پس ابنا كريبان بهاڙا ، اور نعره آه ماو كر بجهاز کیائی - بھر لائٹ عمشیر سے لیت کر جن کرنے لگی کہ "اے میری ناشاد و نامراد بهن ، هانے ا میں کبرتی بھی که ہو سیر کو آف لكا معرا كمنا نه ماذا - إلى بنيا عجم اليلا در كتين - ال بھیٹا ، اپنی جندڑی پر یہ آفت تم نے کی ۔ ، حری اسر نوز گئیں ۔ ابھی نم نے دنیا کا کیا دیکھا تھا ھانے ۔ مجھ د دیا دو . وَت له آئی اسے بتیا ، اپنی له نجم کمبی نه دیری سایی ، محم سے اسی بیزار هوایی کہ اب منه سے نوبن بولتیں - افدوس اب انسی بات سے تمہی مطلب نیں ۔ اے بٹیا ، میر کرنے کو جاؤ ۔ اے فرزاد ، اب بھر عمل سے فد کرکے بٹھلاؤ ، میری گود ،یں عمل جاؤ ، بھر جیکے جیکے بجہ کو کوسو ، پھر روٹھ کر محھ سے الگ جا کر بناھو ۔ مانے اب تم کحب نه کروگی ، تمهارا به حال ہے ۔''

(جلدسوم)

ساجھے کی ھانڈی

(نور پیرہن جادو شاہ افراسیاب کے نام خط نے جا رہی ہے۔ برق اور ضرغام دو عیار ان کی فکر سیں ہیں)

اس صورت آبیا ہر آواستہ ہو کر باہم کچھ مصلحت کرتے انہرے تھے کہ سامرہ افری موٹی سامنے سے پیدا ہوئی ۔ اس کو آنے دیکھ کو: دولوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینی شروع کیں ۔ و، جو کس من تھی ، اسکو میں اور نے دول کر بکڑا ، اور اس نے بھی اس کے بال پکڑے ۔ دولوں ''امال زادی'' یسوا ، چھال کہ کر شل کر تیں ۔

ایک کہتی اری قعبہ! رہ نو جا ، میں تیرا کورے استرے سے سر مونڈوں گی۔ تونے اچھے گھر بیاہ دیا ! موئی تھتکاری ،

رہ دوسری نشی ، "انول بالازان از جب مکارے کرتی ہے ، نو نیک نشی ، اور جری کا بوتن نیزے خصبے بے اب کرتی ہے ، جرے اکافرن خزادار جی ، اب اس می مج کو کرنا ہو نو اواکہ صبح حروں ، ایک مارکروں ۔ اور جری کا است ہے ہو اپرے خاوالہ اور گرون کی ایا تو فوم اسے کہ جمہرے دوری کیا ہے بھائی اس مجھ ترے بیان میں امل انکر جس جو میں انتی آنور اور کیا ہے بھائی کی تجھ ترے بیان میں امل انکر جس جو میں ابنی آئی افوار ووں کی ۔" کو ابھی ایک جگہ پکڑا ہے۔ یہ توکھو وہ بجا بھاگ گئے ، ٹہیں تو اس وقت دکیا دیتی ، موئے کو داماد تیرا بنا دیتی ۔''

اس نے بور جواب دیا کہ ''اری دیدا بئی ، توکیا جم کو ایک حام نگرے کی ا نہیں ابھی اس سے کچھ واسطہ تھا تو اب سہی ، نے دیکھوں تو میرا کیا کرتی ہے۔'' یہ کہہ کر جھوٹے باہم پکڑ کر گھونسوں اور طانجوں سے

الزانا سروع کیا ، اور ایساً غل عبایا که اور بیرهن فرنب چاچ چکی منبی - افیمبر کر ان کی لزانی دیکھنے لگی . البوں نے اس کو دیکھ کر پُوزگر کیا : "منصور ، عارا انصاف کر دیجے '' وہ انڈک لزان دیکھ' کر هنس رہی تھی : وہین ہر انر آئی ، اور کمینے لگی : "ارے ، نم دونوںکیوں لڑن ہو ؟ آپس میں کیوں بھڑتی ہو ہ"

ایک نے کہا ، ''سنتے ، حضور ، میں آن کے میاں کو بلانے نہیں جانی - ان کے گئور میں افسم نہیں رکھتی - بھر یہ مجھ کو دکھ کہوں دیں عیں ؟ و ہی سال ہے کہ اپنے دام کھوٹے تو پرکھیا کو کیا دوں۔۔'

دوسری نے کہا : "ایہ اس نے مح کہا ۔ لیکن میں آپ سے کہتی ہوں کہ جب بجم سے اس بے بتایا ہوا ، اور اس کو میں نے ایسے کور الانا ، جب نو میرے آمی نے اسے دیکھا ۔ اس کو بھ لازم تھا کہ میرا ہم کھر اجازے ؟ نہ کتوں کے باس جائی ۔ مگر اس سے باب نہ کرتی !!

اس نے کہا ۔ ''کتوں پاس تو آپ جائی ! تیرے ہونے سونے جائے، او ، موٹی بات کرتی ہے کہ کالی دیتی ہے ۔''

اب پھر آؤائی شروع ہوئی۔ نور نے کیا : ''سنو ، پات سیدھی طرح کرو ۔ الرّو نہیں اور بھر نو تم دونوں کی کہنیہ معلوم ہوگئی۔ کچھکننے کی طرورت نہیں '' یہ کہتہ کر اس کوری عورت سے کہا کہ ''تم اپنے بیان کو ان سے لگانی ہو ، کہ انسٹانی ہے ، ساہ ، میری بنو ، اس میپڑی سے فائدہ کیا ؟ بھر ، میری جان ، جو ساں ممہارے گور سجدیں کے تو جو تم ہوگی وہ کوئی نم ہوگا۔ یہ بھی جار دن آغ ہے جپ رہو ۔ دیکھو تو اونٹ کس کل بینویا ہے ہے''

انس نے کہا : ''نا حاصب ، میرکلھی سویٹا آم نہرالیتی ، سسونے کام نہیں کرتی میرے براوس میں دو جورو کا خارند اگر آ کر رہے تو بین وہ کو مر جوؤڈ دوں ۔ بھلا بھے کو ان ایس کہاں کہا ند ماہو میرے ہوئے اس سے السین بلسین ، میں آگ کا دوں کی ان کے منہ تو ا''

اس فورش نے شیاز ۱۳اگ کے تیزے بلد کو ، جیسا بڑے بورے کور چیا ہو آئی تی بیٹائر کا نے دائی کر کرے حسید کرتے اوراہ لکری جیسا میں آئی لول نے بیٹائر کا نے درست علی مدر موراڈ کا خیات کے برائی ایک میں راوری بیزوں بری بالاک شف نے دون ہو کہ کمیٹر نوں بیٹائر کی اور بیٹائر کی الم بیٹائر جدائر اس فور کی ان کہائی کوئی کوئی کہ ایسائری بودھری کی بدر ایس فورٹی آئی کا بیٹائر کی بھری کانے چیا ہے۔

اس کے جواب دیا تہ ''الماء ، بڑی او ایک بات ہے ا تیرا آمل کسی نے بہر دیکھا ا یہ مداری کے پنے کے حصر کے جڑے جی بری بخوی کئی انہو ایس برے کی اگر دو دل بنامالوں کا لانا تھا ایک دی مرے جی خاواند نے دو ادوں کی اضا بری چین ہے تھ م در بکار امیا ! آج بری اورادوں جی ادائم مورکئی ا وہ مثل کسے جن نہ دوری بیٹ چیز کے ''

اس نے فیما : "اری بیٹھ ! مو فیا میرے دیت کرے گی ، میں بجاس دھارے نو حود تیرے باب ٹر دون کی ۔ مہیتی کے اونڈے حے ون بھت بھا ؟ اور وہ چکوے والا میرے عیاں آتا بھا ؟"

اس سے حواب دیا تھ ''میں ہو ہوں ہی خراب۔ لیکن ہو ایرے ''نمی سے ناب بھ 'کنا تر ۔'' . اس نے کہا : ''اب تو س بدلاء ہوئی ، وہ میاں جانے کہاں ہیں ، میرا من مناثیں کے ۔'' یہ کہ کر ملکہ نور کا دامن پکڑا کہ ''میرا فیصلہ اس مرد سے کرا دیجے ۔''

ادھر اس دوسری نے کہا : ''الجیا یا تو یہی رھیں یا سی رھوں۔ بھیے کو اس مونے سے فارغ خطلی دلوادیخٹے۔''

رہوں۔ بجھ کو اس موٹے سے فارغ خطی دلوادیمٹرے'' اور نے کمیا : ''بیایں ، یہ کئی دن کا جھکڑا ہے ، بمھ سے نہ فیصلہ ہو سکے گا۔ میں اپنے مالک کے کام کو جای ہوں ۔ اور کام

بھی وہ کہ ہے کہ ڈوا دیز ہو جائیں آئی ہے جو معنوں ہوں۔ وقع عالم ایک ہی آف کے بہی ۔ وہ میری مالکہ کو کبھ سائیں اور ضرور می سائیں کے کہ ان کم بندوں کے دل سے اگی ہوگی۔ سازا لنگر آن کا اللہ ہے ۔'' یہ جو آن مصنومی عورتوں نے بنا اکہا :''آپ کو جلدی ایسی

ه که گهر يهي اپنے نيين عے جا سکين ؟"

(اس بہانے عبار سارے راز معلوم کر لیتے ہیں ، اور نور بیادو کو پکڑ بھی لیتے ہیں) کو پکڑ بھی لیتے ہیں)

(بادشاہ افرآسیاب کا ایلجی طمطراق طاق جادو کشکر میں آکے ٹھیرا ہے۔ برق عیار اسے قتل کرنے کی فکر میں ہے) سر شام عبار مذکور نے ایک مام تنہا میں ٹیمیز کو صورت اپنی مثل ایک عورت کہیں کے بنائی ... مینه اکمول ، جہانیاں اس کی گول مطراع ، باور کے دو راکٹرے رس بھرے ، باور تیکرتر تناکس بھرے اس صورت زبانے دوست ہو کر جانب لشکر املجی چلا۔

یہ اشعار اس عبار دلدار نے سنے اور زیادہ کسر کو بل دیا کولیوں کا عالم دکھایا ، کمبھی مسکراتی کمبیں تیروی چڑھائی ، دوسٹر کوکاندھ پر سے ڈھاکیا ۔ سبتہ کہل کیا انگیا ، میں پستالیں برجھی کی ان بن کر جرالوں کے سنے میں بار موارس د

ایک خدمت گار سے ایک کسیدان نے اشارہ کیا کہ ''لا اس الزنین کو میری خدمت کے لئے۔''

خدمت گار اله کو سانه هؤا ، اور ایک مقام تنها پاکر اس غمجه دهن کو روکا اور کمها : " آب طوائف هیں نو ، بیوی ، اینا معمول بتالیے ۔ آپ کے سبب سے دو بیسے ہمیں بھی مل جائیں۔'' اس فتلہ گر نے ہنس کر کہا کہ ''کس طرف سے تو بوچھنے آیا ہے ہ''

اس نے کہا : ''بوری ، ہارے کمیدان صاحب پان سو روئے کے سلازم میں ۔ ان سے تم سے رسم ہو جائے گی ۔ تو آج پر کیا ہے ، بہت کچھ فائدہ ہمیشہ ہڑا کرے گا ۔''

اس برفن نے کہا : ''بریمبانج اشرقی شب بھر کی لیٹی ہوں ۔'' خدمت کار یہ من کر کمیدان پاس گیا ، اور اشرفیاں اس ستمکر کے پاس لایا ۔ اشرفیاں دے کر اپنے حق کا طالب ہؤا۔

رنڈی نے کہا : ''تو مجھ کو میاں کے پاس مے چل ، بہت کچھ دلادوں گی ۔''

حدمت کار اس کو همراہ ہے کر ہشت خیمۂ کمیدان مذکور کی طرف آیا ، سرائیم اٹیا کر اندر خمیے کے اس کو پہنچایا ، اور آپ

آکر میاں کو انتازہ کیا کہ ''جالیے ، میں لے آیا ، اندر خسے کے وہ موجود ہے ۔'' کمیدان برخاست کر کے اٹھے اور اندر غمیمے کے آئے۔ یہاں فرش

حکات بھا آپ آ ۔ اللّذی ایک بارک طرف (آزادت تھا ، ایک علی بھی کریں *جمعی انہی و جائز ہی بھی کی اللہ میں کہ کا کسٹی شراب تالیا کی آزادتہ نئی - گذارات نے آلے بھی اس اور انفراق بھا دیں کی آزادتہ کر گئے کا بعد مولی اور کاکہا ''امانہ ، انجاز بطور ، بھی کو یہ دھا مور گئے ، جن سے کیوں ، بھرے دورون ٹین بھائیہ کیا تکوؤا اس نوط آگھوری میں با مالاس رہ کیا ہے وا

کمدان نے کہا : "اے آوام جان ، ہے سوق ،کورے ہوئے میں بادل ہے دل کا ابھی یہ جوش اول"

اس عیار کو نو یه ملطور ہے که کسی طرح میں طاق ایلجی کے ناس پہنجوں ، اور اس کو قتل کروں ۔ جب کمیدان کو جوش سنتی میں ایانا ، ہاتھا وائی کرنے لگا ، کبھی گود میں آ بیٹیا ، کبھی شکل سیاب بھاو سے نمال ہوکر لکارہ وجسے عاشق کا دل پر انتظامیا عالم افراد ہو ، بول بھائے یا از میں تھا ۔ ''کبھی سنگی نہوتا ، 'کبھی تحریم ہو ابرو سے بسل کرتا ، 'نبھی ساتھا ۔ کوتا اور ٹریا ،

"آیا ہے کہاں سے مرد بے نباک میں سخت دوں اس کے دانے سے نباک"

کوئی گیتا : '' امبی امیروں کی نو بن پڑی ہے۔ وہ جاننے ہیں ہمیں کوئی کچھ نہ کہے گا ، اگر کمپیکا بھی نو کوئی یتین نہ درے گا۔'' کوئی بولا : '' اربے مہائی ، فام بڑا درتین تھوڑے ۔ مشہور تو کسدان صاحب ، اور حرکتیں یہ فامعتول !''

''دوئی پکارا : کیوں ، یبوی ، تم اس قزاق کے پالے 'کیوں کر نزس ؟ تمہارا گینا ''میتی ہوگ ؟'' رنڈی بولی که ''اے میاں ، نقط عبرے کے کئرے ہزاوں کے تنبے ۔''

سرے سرح سرووں نے سے ۔ ایک بازاری نے سن کر یہ چواب دیا کہ ''بھائی ، تف ہے اپسی عباشی پر !''

عیاسی ہو ؟'' دوسرے نے کہا : '' یہ کمیدان آخر کیوں کر بنے ؟ یوں می مال مار مار کر آخر موٹے عو گئے !''

کمپدان کے ملازموں کو یہ آوازے جو برے مفاوم دائے۔ سب کو حارضدوڑے اکہ بد معادو ، ثم کو کس بے اتصاف جرکنے لاہمیا ہے کا وہ سب سے پہلے تو متازی ہو گئے مگر یہ کمبتے ہوئے، بہی تو ترکیب رکھیں ہے کہ جو کوئی بولے کا تو اس کو ڈالٹ ایس کے ۔ لو صاحب ، پرایا سال جہیں ایس کے کہ بولو نہیں !"

یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے اور ہجوم کیا ، بھر نخفست گاروں نے کمیدان کے للکارا : ''جلو میاں ،'نیا بھیڑ لاہ رکھی ہے 'ا''

اس رنشی نے دوڑ کر دو ایک کا ۔ من پکڑا نے ''ارہے میاں ؛ تمجارے صدرے کئی ، میرا اسباب دلا دو ۔''

اب ہو ان آخر وزادہ پولنے دسرے عالم آیا، وزائی کے وارت بن کتے ہوئے: '' شہ تو دم مہر میں اسان کی آور وکڑ ڈائی اس میں اپنا "خاب آجری نہ ہو یہ ہو کیدیان ہی ہیں۔ کیا دل کی ے درلائی کا مال حضم کر اپنا ؟ ہے آئیے ، اس جن عربے عربے کہ چاکے ہے دادار دیجے نہیں ماری کمیانی معلوم کو دولگا '' کمچاک کے دولگا جن عصہ ان بادی ہے آنا اور کہا : ''ہما ، دروسہ مار

الوں گا۔''

ملازم تلواریں ہے کر بڑھے۔ بانکے لوگ ، لونڈی کے حابتی یہ کہتے ہوئے بیچھے ہٹے کہ "اری، آ دیکھ، ہم بھی انکا زبردستی پتا د کھائے دینے میں۔ دیکھو ساری هیکڑی نکلی جاتی ہے۔ "

یہ کہہ کر رنڈی کا ہاتھ پکڑے سیدھے بارگہ طاق کی طرف

چلے - اب پھر ان پر لوگوں نے آوازے کسنا شروع کر دیتے ۔ کسی نے کہا کہ ''لٹنی کے وارث میں !''

كوئى بولا: "بهائى ، خوب كميدان ياس يهيجى _" کسی نے کہا: "ارے میاں ، یه پشه کب ہے تم نے سیکھا ؟

اور اگر پیشه بهی اختیار کیا تو ایسے کنکلوں ، مال مردم خوروں سے اتنے رہے موتے "۔ ان باتوںکا یه جواب دیتےکه ''یه هم پیشه نه کرتے تو مارے

فانوں کے تم سرنہ جاتے ؟ بھر تمہاری جنیں روٹی کیونکر کھاتیں ؟'' غرضکه خوب بهکڑ ہوتا ، عول کے غول ساتھ ، شور قہنہوں

کا بلند ، قریب بارگاہ ایلچی پہنچے ۔ اس نے جو یہ ہنگا۔، اور نحونما الله بارگاه کے سنا ، گهبرا گیا ، ان سب نے سلام کر کے حال عرض كيا - اس نے جمله ماجرا سن كر رنڈى سے كہا : "رات كو ميرى بارگاہ سیں جل کر رہ ، صبح کو کدیدان سے گہنا بھی دلادوں گا ، اور میں بھی میت کچھ ۔ رفراز کروں کا ۔" رنڈی راضی ہوئی ، اور اندر یار کاہ کے گئی ۔ بانکے لوگ منه

دیکھ کر رہ گئے۔ باروں نے بھر کہا : ''ارے میاں ، اپنا حق تو مانگ نو''۔

ایک بولا : "بهنی ، پهنچانی خوب ! "

دوسرے نے کہا: "اجی رات خیریت سے گذرے تو صبح خیر صلاح بوچھنے آئیں گے ۔ اسی وقت انعام بھی پائیں گے "۔ غرضکه یه مجمع هنستا بولتا تو ایک طرف روال هؤا ، اور طاق بھر بارگاہ میں آیا ۔ رنڈی ایک کونے میں گوشۂ فرش پر بیٹھی تھی ۔ اس نے اس کو صورت دار اور صاحب وضع دیکھ کر کیال پسند کیا۔ اور خادم ، خدمت گار ونحیرہ کو اشارے سے کہا ، تم باہر جاؤ ۔

ابلجی نے یہ کوستا اور سنہ دیکھ کر نقد ہوش کھویا براور گلر سے لگا لیا برکھا : ''سین گھنا تجھ کو دیتا ہوں ۔''

(طان تو صندوق سے زبور نکالنے لگا ، عیار نے شراب ،یں بے ہوشی ملادی۔ اتفاق سے طاق نے دیکھ لیا ۔ عیار بھی بھائپگیا ، اور فوراً حرائجہ اٹھا کے بھاگ گیا) ۔

(سلکہ سہرخ نے اپنے لشکر کو جادوگروں پر حملے کرنے کے اثے تبار رہنے کا حکم دیا ہے)

سب نے عرض کی: ''اے شہنشاہ گردوں پناہ ا . . . وہ ڈریں جو

پیدا کرنے والے سے سلحرف ہیں ۔ دولوں طرح ہاری آبرو ہے ، غازی دنیا و عتبیل میں دونوں جگہ سرخ رو ہے...''

آہں میں عبد و بیان واثق ہؤا ، ایک کے ہاتھ میں ایک نے ہاتھ دیا - نامرد بزدلوں کو بھاگئے کی ٹکر ہوئی - چپکے چپکے مال و اساب سنبھائے لگے - افسروں سے حیلے حوالے کی باتیں - بھاگئے کی کھاتیں -

کسی نے کہا : "کیدان صاحب ، گھر ہے خطآ آیا ہے ، بشی کے عقد کا زمالہ قرب ہے ، یہ خطابہ عجیب ہے ، نہ جائیں گے تو برادری والے طن کریں کے کہ نکھو طاب نہیں آیا ۔ بٹی کو رخمت برگز گیا ۔ میں ، حضور ، وات ہی کو جاؤں گا ، صبح کو گجر دم چلا آؤں گا ، آپ کو سرے میں چکون گا ۔"

بعض دنے کہا : ''وسالدار صاحب، گھوڑے کے پیٹ میں کرکری ہوگئی ہے۔ دوا پوچھنے سلوٹری کے مکان پر جاؤں گا۔ گھوڑے کو بھی لئے جانا ضرور ہے۔ میاں سلوٹری کا مکان بہت دور ہے۔''

بعض نے چپکے چیکے ہتھیار سنبھالے ، کمر باندھی ، گٹھری کیڑوں کی اٹھائی ، سلام علیک کر کے چلے ۔ افسر نے کہا : ''میاں سیاہی صاحب ، کہاں ؟''

دور جاکر جواب دیا - "مضور ، یه اسباب گهر پر رکه کر چلا آؤن گا - آخر وقت کا آکر بهره دون گا _"

بعضے دس ایس ایک مثام پر جس ہوئے، حقہ بیچ میں رکھ لیا، دو گھٹی ہونے لگل ۔

ایک نے کہا۔ '' بھائی ، تم نے منا ؟ خواجہ عمرو قتل ہو ۔''

انک نے کہا : "بھائی ، آخر سرکشی کا یہی انجام ہے ۔"

یه آپس سیں باتیں کیں ۔ دو دو کر کے نکل گئے ۔

روداگر جاجا دکانی بند کر رہے میں ۔ مال دکانوں ہے ڈکل دیا ۔ غلاموں کے ہاتو خرف شہر کا پرساں کے (جادو گرون کا عہر) روانہ کیا ۔ گفت میں گائٹے کہ جوا: ''توز شہر کا پرسان ہر رکھنا ہوئے توبی کے - جائے می دکان کا آنکے لے لینا۔ ایک سیفہ کیل یہ جیار جرن کے - جائے می دکان کا آنکے لے لینا۔ ایک سیفہ کیل یہ جیل کے گا بال ہو کہ گا ان کا کہ کے لینا۔ ایک سیفہ کیل یہ جیل در گا میں ان کوری کرکا گا'

جو مردان عالیم که جاں تئار ہیں ، کمک حلال ، صاحب جاء و جلال ، مالک کے خیر خواہ ، سیاھی زادے ، بالکر ترجیے ، الرے بھڑے ، ان کے الک مجمعے ہیں ۔ اسباب جنک کی تباوی میں ، صروف ہیں۔

ایک کہتا ہے : '' بھائی ...جب مردان عالمہ کی تلوار کینجی، بالازمان افرانساب بودے ہیں۔ ہارے منہ برکیا چڑھیں گے ۔ دم بھم چواتوں کے فتم آگے ہی بڑھیں گے ۔ ایک تشکل کر رکھا ، آبارو بائی۔ ایک قبم بچھے ہما ، ڈاکٹ اٹھائی ، بوز گوں کے نام ند مانان ، سینوں بر تلوارس کیانا ۔ ڈٹ کے الزانا ۔ دشمنوں کو روکنا ، مجمع کو روکنا ...

تڑ کے چار آئیں گے ۔"

اکر آگ کا دریا ہوگا ، کود پڑیں گے ، آگ برسا دیں گے ۔ پس بھائیو ، اپنے اپنے خیے میں چل کر بیٹھو ، سلاح جنگی درست کرو ۔ داہنے ہاتھ سے کھانا حرام ہے ، سیاھی کا ٹیک انجام ہے ۔''

(جلد پنجم حصه اول)

(+)

افسر نے کہا : ''آج کی شب فرصت نہیں سل سکتی ۔ صبح کو میدان کارزار میں لڑو ، نام بزرگوں کا روشن کرو ۔''

انہوں نے جواب دیا : ''حضور ، ہمیں اب آپ کے 'شہنے سے زیادہ نبد ہوئی ۔ ہرکز او نری نه 'کریں گے ۔ ابھی چلے جائیں گے ۔''

یہ 'نہے ہوئے بارگا سے نکل آئے۔ 'نہوڑا تیار 'نیا ۔ پرنل کے ثاو ہر اسباب لادا ، ٹخ 'ٹخ کرتے ہوئے چلے ۔ والہ میں کوئی دوست ۷۰ ، بوچھا ، ''بھائی جان ، کہاں چلے ہ''

جواب دیا : "ابھٹی مرزا ، تم نے سنا ؟ آج بڑی خیر ہوکئی ۔ رسالدار صاحب بہت کھبرا گئے ہیں ، لوٹ مار میں مال پا گئے ہیں ۔ ھم سے کہتے ہیں، رنڈی لاؤ ۔ بھلا ھم ایسی باتیں کب سننے والے میں ابھی استعفا دیا ۔ لیکن کل کی لڑائی ضرور لڑیں گے ، اسیاب کھر چینچا کر چلر آئیں گے ۔''

یه کہتے ھونے گھوڑے کو بڑھا کر نکل گئے۔صدعا تو ایسے

حلے حوالے کر کے لکلے ، ہمش بیٹھے ووٹے لکے ، عش کھا کے کرے ۔ ساتھ والے دوڑے ، کہتے ہوئے ''پھائی شیخ حاسب ، کہا ہوا ہ'' بڑی سٹکل سے آنکھ کھول، طانب رے میں ، کانبی رہے میں بڑی سٹکل میں جواب دیا : ''بھائی فولی سٹکوا کر مم کو سوار کوا کر گھر پہنچا دو ۔ درد گردہ اٹھا ہے ۔ اسی عارضے میں دادا پر دادا کہ گھر پہنچا دو ۔ درد گردہ اٹھا ہے ۔ اسی عارضے میں دادا پر دادا

۔ '' کلیٹری بنجی بھی رکھ دو ۔ صبح کو زلدہ وہے تو اٹرائی کے وقت ضرور آئیں گئے ۔''

ڈولی میں بردہ بندھوا لیا ، لشکر سے نکل گئے ۔ جب جنگل میں پینچے ، تلوار کھینچ کر نکل آئے۔کہاروں سے کہا : ''الے حرام زادو ، کم نے ہمیں مردہ سجھا؟ کہاں لاد کے لائے ہو ؟ ہوان لوگ کمیں ڈولی میں سوار ہونے میں؟ جاؤ ، سامنے ہے کہنے تراوین مارونگا ، دھوان تک پہنے ہیں اتر جائزگا :''

ی اراین صاورت ، دهوان بت پیت بن انر جاید !... کیالات اعلیٰ پایانت معلیٰ ، اس از گار کردتے ہوئے ، ''یالات اعلیٰ پاینات معلیٰ ، اس ظالم کو سزا ملے ۔ وہاں بے سوار جمع کر آیا ، دو کوس پر لاکے چھوڑا۔ ڈکنا کہاری کا نہ دیا۔ اس کو بھی سزا ملر ''

وات کا وقت ، بیجارے آنہار ایک درخت کے نیجے بیٹھ گئے ، اس خیال سے که وات کو بھنک کر نہیں معلوم کیاں نکل جائیں گے۔ مکر وہ ظالم شیخ براتا بڑایڑانا جاتا تھا ، فریب ایک کاؤں کے بینجا۔ دس پانچ پاسی کنارے گاؤں کے اکے دکے کی خیر منانے کو آپہنچے ٹھے ۔ انہوں نے آدمی کی آواز سنی ، پکارے ، ''کون آنا ہے ؟''

اب شیخ جی گهبرائے۔ جواب دیا ، ''هم هیں فتح دهؤیم ان !''

پانسوان کے تکھائے فراطے انکلے ہوڑے کہا : "ایان ، عبیار کارلے کر آئی دونا" جو سے جی طاقہ نوٹ لکن کہ تاہد "انائی دار، اور کہ لیور کے چی جی ہم خود کیا مشر نے آئا آمیوں نے مائی دھوا دی۔ اب شیخ جی مور سے رائے لنکر کے اپنے چائیں، خوالیات والی اور کے اپنے اپنے "سابودن نے کہا ، وہی سمارا انتقا اجا جلا آئا ہے۔ باکلر کر اورچا : "میان شیخ جی، کیا ھوا ؟"

کہا: ''بھائی مہرا ، ہمیں نمصہ آباکہ جاکر حریف کو ماریں ۔ اب اس وقت ہم اپنے جاسے سے باہر ہیں۔ چلو ، تم بھی چلو۔

هاری جرأت دِیکهو ۔''

نامرد تو یوں جان بجاتے پھرتے ہیں۔ مکر وہ جو صاحبان جرآن و ایافتہ ہیں، آبادۂ مرک وسیائے فنما ہیں۔ باپ بینے کو سنجھا رہا ہے : المالے اور ففل ، کمک سرکاری کھایا ہے۔ قدم پیچھے فہ ہفانا۔ ڈک کر قلواریں شنہ پر کھانا۔.......................

(جلد پنجم حصه اول)

公 ☆ ☆

كبورى

(برق عیار نے) ایک ٹٹنی نوجوان کی ادسی صورت بانی۔ لینٹا نیایت پر زر پہنا قینٹی، جس میں لوٹ کی چکھ بٹھا ا در نیا ، اور اس کے نوجھ سے کسر فرط ناؤک سے لچکا انھائی، جیاران چک کی اگر ہولی ... 'گرنی الف تک کی تسینوں دار ، کئے بین دریا اسار لگا ہوا اگر ہیں ہو انسان کی اسینوں دار ، کئے بین دریا اسار گا ہوا آگر ہیا ہوا گا گیا ہوا آگر کے کتا چھا کے بین بھر کرف کل کی اس بین ایک کائی اس بین ایک کئی اس بین بین امار ہیں بیندور بھرا ، مائیے اس بین دریا ہے بیٹ کے کہا ہوا گیا ہے کہا گا ہوا ہے جیکر کو بین بڑے ہی ہیں ادراج التے ہوئے ، چائٹ کے چھیکر کو بین بڑے ہی ہیے ۔ بوقا با اند وفار بین ناامر قباست الدی خوار بین ناامر قباست

اس شکل در شائل سے آرامت موکر اثاث میں بلاق الل کر بسد ناز و ادا اشکر جرت میں آپار قریب بازگ جرت مو خامی بازار تیم ا اس میں ہر دکتا میں کالحراے موکر کانا اور آمھروا نامیا ۔ دو دو آسے ادو جار ائے خر دکان سے النا بھرتا ۔ بعض دکاندار شوقین کرنے کی آفیاس آپ کو چاتا ہے اور کھروا آبا ے ۔ محمد میر ہما تات نامی ادور کئی میں بکار کر تواز النا ، اور چکر بالند کر نامی ادور چکر بالند کر

" کونے رسیانے مارے هیں بان مارے هیں بان، مورا تکسے پران"

الوکے رسیائے سارے ہیں بال سارے ہیں بان، مورا نکسے پران'' (جلد سوم)

ییٹ سے ہیر نکا ہے

(ملکہ حفاقات کی بھانجی تنبتہ مسلمانوں سے مل کئی ہے۔ وہ ایک ساحر بھیج کے اسے پاکڑوا لیتی ہے۔ شہتہ قدس میں بند اس کے سامنے آتی ہے)

کے سامنے آتی ہے) سمنگال قید میں دیکھ کر سر پیٹنے لگی : ''ہے ہے ، بحی ، اسی دن کے لئے بالا تیا کہ تحیاکو اس حال سے دیکھوں ؟ سوئے عمرو نے کیا سعر کیا ؟ ہاری محبت کو فراموش کر دیا۔ میں نے اپنی ساری جوانی تم پر گئوائی۔ بھاد میں تم کو سے کر سوتی تھی، وات ساری جاگ کر بسر ہوتی تھی۔ اب فام خدا جوان ہوئیں، ہاری جالبازی کو فراموش کیا

شینم نے ... جواب دیا : "غاله اسان ، آپ نامق جان دئے دیتی ھیں - نه مجھ پر کسی نے سعر کیا ، نه جادو کیا - بین تکوڑے عشی عاشق کا نام نہیں جانتی - شدم ب سالاوں کا پسند آیا - افرانیاب کے نام سے قدرت مولی - پی حیرت نے سر دربار بلا وجہ ڈیل کیا ۔..

کیا کا سے نفرت مولی - پی حیرت نے سر دربار بلا وجہ ڈیل کیا ۔..

یه من کر مستکال بہت جینجلائی ۔ سینکڑوں کنیزیں گرد جیم ہو کئیں ۔ چاؤں چاؤں کر رہی ہی سرکروں کمبئی ہے : "بیایی ، خاله امان کر بون چاہد دیتی ہو ! دو می دن میں دینہ بھٹ گیا!" ایک کمبئی ہے : "یہ تو عاشی مزاج نه تھی ، اب تو آثار

حضرت عشق کے چہرے پر پائے جائے میں ...''

ایک نے کہا : ''مرامزادی ، چپ رہ ۔ اپنی خالہ کی لائلی ہیں ۔ لائلی ایشان دعواریں پھائلتی ہیں ۔ ہم جو کربھی سجھائے ہیں تو بی سنکٹل خلف ہوئی کے کہ جری بجی پر طمن و تشنیح ته کرو ، میری بجی گھٹ کھٹ کے دیلی ہو جائے کی ۔'' گھٹ کھٹ کے دیلی ہو جائے کی ۔''

(اننے میں سبتم کی منہ ہولی بہن آھو چشم آتی ہے)

حکال اُشے سے لکا آثر رونے لگی۔ کہا : ''بیٹا آخو چشم ، 'تمہاری بین و مسی ہوگئی ، چوکڑی بھولی۔ ہم کو آلکھیں دکھاتی ہے۔ ساتھ والیوں سے نبرماتی ہے ۔''

آھو چشم نے کہا : ''خانہ اماں، میں تو اسی واسطے دوڑی آئی، ہے ہے ، میری بڑا کیا ہؤا ؟ اوے میری بھوئی چین کو کس نے بھرکہ نا '' سیاناسکنی، مسلمانوں میں ٹس واسطے کئی ؛ وہ تو سب (اس دوران میں صر صر عیارہ بھی آ جاتی ہے ۔ سمنکال اس سے بھی مشورہ لیتی ہے)

صوحم بول آنمی: "بی سنکال ، کیون گیبراتی هو ؟ ...
بورها چیزاند ملاقی در با بطل کی باتین بالن هو د سامبرادی کے
کسی گاگیر لول یا ؟ کسی کی دورار پیاندی ، کسی کے پین مثا کا بیا
با بی جرت نے کابات حشت کرے ، معاصد شوکت ، معاصب لیالت ،
کار گئیں ... کون صاحبیان لیالت کو جمولیان ماز کر غیرس حجیجانا ہے ۔ یں مسئول ، خط تا نہ ہوان ، بیان کا مکا مند پر آنا ہے ."

(جلد پنجم حصه اول)

☆ ☆

یه بهی اک اپنی هو ۱ باندهنے هس

۔ کوتوالی جبوترے کے سپاھی ... ٹیل بٹی سر بر ، دھوتر کا انگرکھا ، گڑھے کا گھٹنا ، جادرا گڑھے کا کمر سے بندھا ہؤا ، ہر کہنہ پشت پر ، تلوار برانے چیڑے کی لیام کی ، کوتھی گرگئی ہے ، پیپلا ٹکلا ہؤا۔

(جلد پنجم حصه اول)

주 ☆ ☆

یه بهی هو تی چلی هے آو اره

(ضرغام اور چالاک دو عیار کلوار اور کلوارنی کے بھیس س عیاری کرنے تکلتے ہیں)

فرنام نے آباک الکرونیا سر پر ریابتی ، در آب کی در بیریتی ، دور کا اللہ میں دوران اللہ میں دوران اللہ کی دیا ہی دوران اللہ کی دیا ہی دوران کی دیا ہی دوران میں سر پر اکتابی را اللہ کی دیا ہی دوران اللہ میں دوران اللہ میں دوران کی دیا ہی دوران اللہ کی دوران کی دیا ہی دیا ہی دوران کی دیا ہی دوران کی دیا ہی دیا ہی دوران کی دیا ہی دیا

راہ میں ضرغام نے چالاک سے کہا : '' میں چل کو دوہائی دوں کا کہ یہ میری زوجہ ہے اور مجھ سے راضی نہیں ہوتی ۔ اور تو کہنا میں ہرگز اس کی زوجہ نہیں ، اور لڑنا ، مجھ کو ہاتیں سنانا''۔

امی طرح سے سجھا کر دونوں لشکر حیرت میں آئے اور لؤنے لکے ، ضرفام کے کہا: ''رہ تو جا ، مال زادی ! میں تجھے شہنشاہ کے ساخر ہے کہا کر ذاہل کروں گا ۔ یہ تو یاروں کے پچھے دیوال ہے ، مجھے غطرے میں نہیں لائی ۔ آج تیری سب حقیقت کھل جائے کے ''ا' TAG

کاوارئی نے کہا : ''دور بھڑوہے ، تو کیا سیری حقیقت کھوپے گا ؟ پہلے اپنی بھنیاں کی تو خبر ہے کہ جو لونڈوں پر جان دیتی ہے، اور اونلے اسے گھیرے گھیرے بھرتے میں ۔ ابھی برسوں کا ذکر ہے که سلارو مدارو کبؤے کا لڑکا تیرے سامنے اس کو در پنی دے گیا ، اور وہ اس سے ہنسا کی ، سونے جھڈو ، تو بیٹھا دیکھا کیا ، اتنا بھی نہ کہا ، یہ تو کیا کرتی ہے اور اُگے کیا کہوں ، جس کا پاپ اس کا پاپ ، لیکن کورے بننے سے اور پار سائی بگھار نے سے جان جل گئی ۔ اس سبب سے اتنا سنہ سے بھی نکالا ، نہیں مجھے کیا مطلب کہ نیں کہوں مولا سنار سے تین پیٹ رکھوائے اور گروائے۔''

کاوار نے کہا کہ '' تو ایسی کہاں کی ڈال کی ٹوٹی ہے ؟ یہ کہو کہ میں طرح دے جاتا ہوں، نہیں تو ایک یار ٹیرا صبح کو پکڑوں ، ایک شام کو - ابھی پندرہ روز ادھر کا ذکر مے کہ جمن کبڑے کا لونڈا جو آیا تو اسے کوٹھڑی میں نے گئی۔ وہ تو کہو میں آبڑا ، دونوں کوٹھڑی سے گھبرا کے نکلے۔ خیر ، اس سے کیا مطلب ہے تو میری جورو ہے کہ نہیں ؟ تجھے میری ماں بہن کے غراب ہونے سے کیا مطلب ؟ میں تجھ کو زبردستی اپنے تبضے میں لاؤنگا ۔'' کلوارنی نے کہا : ''تبری کیا طاقت جو زبادتی کرسکے ! سیں حلال خور کے باس جاؤنگی ، تیرے باس نه رهوں کی ۔ بهڑوے ، اپنر

دل میں سمجھا کیا ہے ؟ "

کلواو نے دوڑ کے جھوٹلے پکڑے -کاواونی نے کہا: " دھائی ہے شمیشاہ کی ! "

غل جو مجا ، افراسیاب نے بارگہ میں سنا ، اور حکم دیا کہ " يه كون الرتا هـ ؟ بلا لاؤ ". كجه سلازم آئ اور دونوں كو سامنے نے گئے۔ دونوں نے سلام کیا ۔ بادشاہ نے پوچھا ؛ کہ کہوں لڑتے ہو ؟ یہ کیا ماجرا ہے ؟

. کلوار نے کہا : "دید میری جورو ہے ، اور مجھ سے رائمی نہیں

بلدشاء نے کلوارٹی سے پوچھا کہ ''کیوں نہیں والھی ہوٹی ؟'' اس نے کہا کہ ''اے بادش'، اگر آپ شلام کے حواےکردیں، بحیے منظور ہے ، اور اس کا ساتھ نہیں منظور ہے ۔ یہ مؤا نہ روثی دیتا ہے نہ کہڑا دیتا ہے ، اور دار دار دار کے دیری مڈیان چورکردیں۔

جو کہاتا ہے رنڈیوں میں آؤاتا ہے ۔'' کلوار نے کہا : ''یہ بالکل جھوٹ کہتی ہے ۔ یہ خود یار

بار ہے۔'' افراسیاب نے دونوں کا حال سن کر حکم دیا کہ '' اچھا ، تم دو ایک سمینے ہماری سرکار سیں رہو ۔ جس کی برائی ثابت ہوگی ،

الخوار نے کہا: '' میں اپنی دکان رکھا چاہتا ہوں۔ میں بہاں حاضر نہیں وہ کتا ، مگر ہاں ، اس عورتکم بخت کو حضور رکھیں۔ شاید آپ کے بہاں رہ کر درست ہو جائے۔''

بادشاء نے حبرت ہے کہا : " تم اس عورت کو اپنے پاس رکھو۔" حبرت نے اس عورت ہے اشارہ کہا کہ تو معرے بیچھے آکھڑی ھو ۔ وہ پشت بر جائز کھڑی ھوگئی۔ اور کلوار دعا دے باعر بار کھنے نکل آیا۔

(اب جالاک کو اپنی عیاری کا موقع مل جاتا ہے)

(جلد چہارم)

۵: مزیداریاں

اس کو سزا دی جائے گی ۔"

چالا ک (سیار) . . . اس بات پر آمادہ ہؤا کہ کسی طرح اس بار کاکل (ساحرہ) کو قتل کرکے بعضۂ عقاب (جو جادو میں کام آنا تھا) ہے لوں ... اس عبار نے صورت اپنی ایک زن حسینہ کی ایسی بتائی ... ایک تھالی برنجی ہاتھ میں کر اس تھائی میں کچھ بھول رکھ کر چھم جھم کرتی جانب خمیمہ مارکائلی ووائد ہوئی ۔ اور جب اس کے ماملے سے یہ ماہ بیکر لکلی ، سلام تو اس کو کرایا ، بانی آگا تھ اٹھایات کے آگا تھا تھا۔

اس نے کیا: '' اے پی ، تم کہاں جن ہو اور کہاں ہے آئی ہو * تم تو، ہیں۔ ج کہوڑے یہ سوار ہو ۔ یہ میں جاتنی ہوں کہ کرنے اور کہنا چلے ہو ۔ پھر میں کچھ چھین نو لوں کی نہیں ؟ اے ساسری ، اتنی رکھائی بھی اچھی نہیں ۔ ذرا ادھر آزہ لعظہ تھر ٹھہر کچر کم چل جاتا ۔''

وہ الأرق بعد بعد میں کر بھری ، اور اس کے باہر آکر تمایا کو کو تو کہ بھر ان کی بلاڑی ہیں ، گرد بھرے کی ۔ اس کی کی ۔ اس کا کی خواس میں اتنی خواسد کرنے ہے بھول گئی ، اور سبھی کہ اب خواس مائی بھی ہیں ہو آتا ہے جائے کہ اس زند خودہ ہو کرکا ہما تھی کا کر ایاں بھایا یا ۔ کہا یہ'' سی میں ، زاجہ بائیں بھائے جھے کارکری کے گرد بھر کر کیوں میں کو کہاؤ کرنی ہو کہ و آتا ہے بیٹ کر کھو اینا بنال میں کر کیوں میں کو کہاؤ کرنی ہو کا تو آتا ، بیٹ کر کھو اینا بنال کار کروں کے

یه نازنین بهی هٹ کر بیٹھ گئی اور کہا : "ائے ملکه !"

مارکاکلنے کیا : ''بی، میں ملکہ ٹلکہ نہیں ہوں۔میری شہزادی رہے ہزار برس ! وہ البتہ ملکہ ہیں ، میں تو ان کی لونڈی ہوں ۔''

اس ناؤنیں نے کہا : ''ہاری تو آپ شہزادی ہیں ۔ ہمرکسی کو کما جانیہ - اچھا ، اے بیوی ، اب نگوڑی کا حال سنو اک میرا خاوند عمل نویس ایک کاؤں ہے ۔ وہاں وہتا ہے ، مگر پہی ، ابمائلسی نگوڑا ہے اور خانین نہ میں کہا کہوں ۔ ایک تو باس برائے میں ، عمالت ہے دکسی وقت جھوڑتا تیں۔ بہر ہودے امرکز وہیسل ہے دہ بین اس کی بڑی رموں۔ بین سے کیپوں، بھی کو ایسا مردوا بہر بغز رابطہ موالے اور فراکسی دیوا ہے اور کی مشکول میں کرو تو بھالا لگا ہے۔ کیپوں آنے جائے ہو روز آن کی میں بین آیا کہ فراجگی کے بات سے بھر کرتے بھارے ، میں ہر آن بھارے بھر میں بین آیا کہ فراجگی کیا کروں، گزا بھرا حسیا ہے کہ نہ اگلے بتنا ہے نہ لگتے۔ ہم سے لگارے ہیں ہے ایک کمونی میں مور تو لاخ ہے اور وہائک کمیونی میں دی تو بہر ہے ہے ۔ ہے ۔ بین ایک کرتے کرتے ہیں موں دی جے ہے۔ بہت ہے ہے۔ ہیں ہے ۔ ہے ۔ بین ایک کرتے کرتے ہیں اس کی آب اور میں میں دی جے دون ، ہے۔ اپ پہ

مار کاکل نے کہا : ''ابی،' شکر کرو کہ تمہارا تو بڑا سہاگ ہے - ایسا کسی کو نصیب کہاں ہوتا ہے - سامری کل جہان کی سہاگوں اور بیابوں کو نصیب کرہے ۔''

مارکاکل ایک قبقه مار کر هنسی اور کیا : "ایه کیمو ، بیبی ، مزا تمبارے دل میں بھرا ہے۔ نام سامری سے جیوڑا آپ کا مزبدار ہے ۔ پھر بھلا یہ ہیو بیٹیوں کا طرز کہاں ! اور کوئی مرد آدمیکاہے کو جائز کرے گا ؟''

مار کاکل نے کہا : ''اسی سے بیٹیوں کو دبا دبو کے رکھتے ہیں کہ ان کا دیدہ ہوائی تہ ہو جائے۔''

ان باتوں میں اور ساتھ والیوں نے کہا : ''بی بی ، بھر ممہیں کیا ہے ؟ ان کو ہو سکے تو ابنی بی بی کے پاس بھیج دو ، وہ سلکہ

حیرت کے پاس نوکر رکھا دیں گی ۔'' ایک بولی : '' میری جان ا اب جاملے کہ یہ دب کر رہیں اور خصہ کا گل کر ۔ ان میں دینا از کا دا اس اس ا

اور خصم کا گھر کریں تو یہ ہونا نہیں۔ ان کا دل اب اور طرف ہے۔ آپ نه بھیجئے کا تو یہ آپ ہی نکل جائیں گی ۔''

مار کاکل نے کہا : ''اور خصم تیرا جو مجھ سے دعویٰ کرے تو ، او ٹیک بخت ، کیا میں جواب دوں کی ؟ ''

اس نے کہا : ''آپ کمیہ دیلے کا کہ جورو تیری کوئی بھکا خبرے کے آبا ، وجود ہے ، جو کہ ہے والسی ہو ہے جا ، ورنہ اس کے باب ہے ہم ہے عالم اس کر مخالات نہیں ، امریک کرنے کا بابرا کی رکھے کوفکر میجیوں آ اے یہ ، وہ طا کہا داسک کرےکا بابکل مجدو ہے ا^ن ایمانی نابول میں اس وہ زبانہ آیا کہ مائٹس نے نہیا کو ٹیمانی تابدان میں مواجلے لگل ، اور کے لگل جائل کے جاتی میں نوری کنوار ے کولے نظر آنے لگے ۔ چشمے لہرانے لگے ، عجب لطف پر سیر گلزار کا زمانه تھا۔ کشتی شراب کی کھینچ کر مار کاکل نے کہا : "الو شراب بیو ، آج رات کو یهاں تم رهو ـ دیکھوں که تمہارا میاں دُهونَدْتا هؤا بهان آنا هے يا نہيں ، اور آنا هے تو کيا راگ گانا ہے۔"

چالاک نے سلام کرکے جام اس کے عاتبے سے لیا ، اور اس نے کہا کہ الیں ابھی لڑنے خدا پر ستوں سے جاتی ھوں۔ تم میرے ساتھ اسی طرف چلو ۔ جب میں ادھر سے بھروں گی تو تم کو حیرت کے باس سے چلوں گی ۔"

اس نازئین نے کہا : ''بہتر ہے ، جس طرح آپ کی مرضی ۔ بلا سے ، روز کی آفت سے تو کچھ دنوں بجی رھوں گی ۔ بینی نہ کوئی کہے گا که چودھری کی بھو نکل گئی۔ خیر ، کہہ ہے گا۔ میرا حال تو یه سامری هی خوب جانتے هیں ۔ اور ، اے دیوی ، جب میرا میاں مجه سے سلا کرے گا تو بھر کوئی مجھ کو کجھ نہ کیے گا۔"

عرض وہ جام آنکھ بجا کر اس نے گربیاں میں انڈیلا ، اور ان عورتوں نے کہا : 'احضور ، ان کو گلنے بجائے سے بھی شوق ہے' بھلا آج تو ابنی گائلیں بلوا کو ان کو گانا سنوا دیجئے ، سچ ہے یہ بیجاری نرسی بلنکی عیش و راحت کی ہے۔ "

ایک نے کہا: " مے م! نگوڑی کی صورت تو پیاری پیاری م ۔" دوسری نے کہا : 'السی لئے تو مردؤا دن رات لئے ہڑا رھتا ہے۔''

مار کاکل کی طبیعت بھی اس کو بیار کرنے لگی تھی ، اس لئے اس نے بھی گوارا کیا کہ اس کا میاں آنے گا تو کیا کر سے گا ، اب تو افرا۔یاب کی بیاری ہے ، وہ سب طرح اس کے خاوزد کو راضی کر دے گا۔ غرض اس نے اپنے یہاں کی گائنوں کو بلایا۔ وہ آ کر بیٹھیں اور ساز ملا کر سامنے مار کاکل کے گانے لگیں۔ چالاک چیکا بیٹھا رہا ، اور بعض بعض مقام پر اس نے کہا : ''اونید ! '' ناک بھوں ، تیوری چڑھائی ، منہ پھیر لیا ۔ ایک آدہ سے باتیں کرنے لگا ۔ مار کاکل نے کہا : ''اے ی گانا سنٹی ہو کہ باتیں بنا کر اور کا مزا بھی کھوتی ہو ؟ دیکھو گائنیں تو اپنی جان لڑا رہی ہیں ،

اور تم خيال نهيں کرتی هو _'' جالاک نے کہا : "سین ایسا سیٹھہ گانا نہیں سنتی کہ نہ جس کا

سر درست نه تال ثمیک ."

مار کاکل نے کہا : ''انحاء ، آپ کیسا گانا جانتی ہو کہ ان گائنوں کوکه جو اس فن کیکسبی هیں' ان کوبے سرا اور بے تالا بتانی هو ؟''

اس نے کہا : "دیکھٹے طنبورے ایسے ملائے میں کہ بردے نک ان کے ٹھیک نہیں۔ رکھب کی جگہ گندھار اور گندھار کی جگھ پنچم ! بھلا یہ بھی کوئی طریقہ گانے کا ہے اور ببانے کا ؟''

سار کاکل نے گائنون سے کہا : ''کیوں ، یہ کیا کہتی ہیں ؟'' انہوں نے کہا کہ ''بین ' ہاں جج کہتی ہیں۔ مگر ان کے ہم بھی شتاق ہیں۔ ذرا کچھ بجاکر گائیں۔ بڑی سمجھ بوجھ ان

کی معلوم دیتی ہے۔''

مار کاکل نے کہا : "اے ی ، بھر جمہیں کچھ شفل کرو ۔" اس نے کہا : ''حضور ، بوں تو کون بشر ہے کہ جس کو گانا رونا یاد نہیں۔ بھلا میں کیوں کر کہوں کہ میں خوب گئی

مار کاکل نے کہا کہ ''ان ہاتوں سے بالکل ثابت ہو گیا کہ ثم خوب گاتی ہو ، اور تم کو بڑا دخل ہے۔ اور تم پہلے ہی کہد چکیں کہ میں عیش دوست ہوں ۔ جب ایسی نہیں ہو تو کیوں نہائی سے گھبراتی هو ؟ هال صاحب ، معلوم دیا که به الرک عالی خاندان سے ہے ۔ اب ہارے سرکی قسم ، ہاری جان کی قسم، جو انکار کرو ۔

كچه تو گاؤ اس وقت ـ''

جالاک نے طبورا نے کر اس کو وف دیکھ کر مالایا اور جیانا شروع کی ۔۔۔۔۔۔ ہوا بندھ کی ۔۔۔۔۔۔ مار کاگی اور دسون خواسوں اور کاشون کا تو یہ حال ہوائے کہ روئے ورضے خطاع آگا یا آیا ایا زائد مائٹی ور یاد آیا ، الکھوں سے طوا آلسوؤن کا جایا ۔ چالاک نے ابال جوارک کر سب کو هوشیار کیا ۔ مار کاگل نے پاس بلا کر پیشائی بر اس کی رومہ دیا ، اور ہائیوں کو چوم لیا ۔

گائنوں نے کہا : " پیں ، بھلا ایسا گانا جاتا سات جنم سیں بھی نصیب نه هوگا ۔ یه راجه اندر کے اکہاڑے کی پری هیں ۔"

رس کے بعد جالاک بہائے سے سب کو بے ہوشی کی دوا پلاتا ہے۔ اور قبل کو ڈالنا ہے)۔

هـ - اور قبل کو قالبا هے) -(جلد چہارم)

الله رے جهمکڑا

شکل بھونڈی سی وہ گھامڑ سا سرا سر نقشا نارہ دم دار ہے پسا چند کے سر کا سودا تنگ بیشانی ہے اور بھبڑ کا ما ہے دیدہ ناک چبٹی ہے' کہو کانگڑے سیں جا بنوا کوته گردن م ، گلا بوتکا مے اور بد آواز رکھتی ہے گندہ بفل طبع کو اکثر نا ساز ه د هانه جو دريده تو زبان سخت دراز سب بناوٹ ہے ، له انداز نه کجھ عشو، وناز فا تراشيده ه كندها تووه دو هاته هين جوب پنجه انکشت نمـــا ، مثل پریشان جاروب بال چھاتی پہ ھیں اور سینہ ہے جیٹا چیٹا گول محرم نہیں اور بند مے ڈھیلا ڈھیلا فاخته الوکی دم کہتے ، نہیں ہے جڑیا كرتى يبرُّو په لئكتي هوئى ڈھلىم ڈھالا بیٹھ ہے بیٹ کے مائند سپاٹ اور کرخت نافی ابھری هوئی گھونگی سے زیادہ ہے سخت كولهي أيره ، سيات اور بهت نا هموار اور پنتی کا سرینوں کے کروں کیا اظهار ذكركرنے ہے اسچيز كے اب نفرت و عار بن سیں اژدو کے ھو جس شکل سے بانبی کا غار مثل مزبل کے بھا کرتے ہے گندہ پانی تھو کتے بھی نہیں مردار ہر اب تو زانی ران پر گوست نہیں اور نه اس در مجھلی ساق پر بال ہیں اور سخت ہے جیسےلکڑی پنجه جنی کی طرح کج ہے ، کڑی ہے ابؤی انگلیاں پیر کی بد قطع میں ٹیڑ می ٹیڑ می پامیں چکر ہے تو سائلد فلک کع رفتسار نام پر سارے هرجائی کے پیزار هرار خاک صورت په ادا کا بھی نہیں نام کو نام ہے سراسر وہ مخنث کی طرح بد اندام

ونڈی پن سے نہ خود کام کو کچھ لوج سے کام نام هرجائی کا آواره مے اب طشت ازبام ایک پر بند نہیں ، لاکھ سے الکار نہیں تجه سي بدكار جهال مين كوئي مردار نهين

(جلد چہارم)

آئے ھی جڑ دی بہلی ملاقات میں چھڑی

(ملکه حیرت ابنی عیاره صرصر کو حکم دیتی ہے که مسلمانوں كے لشكر سے معماركو بكؤ لا ' جو ان كے ساتھ مل كيا ہے). صرصر چوبدار کی صورت بن کر اس طرف پہنچی کہ

جہاں سہرخ کی مجرئی رنڈیاں اتری هوئی تھیں - جاں آ کر جو دیکھا تو خیمه اور پالین استادہ میں ، ارش در یوں ، چاندلیوں کے دبجھے هیں ، جوان جوان بیٹھی هیں ، کوئی مقابه کھونے آرائش و زببائش سی اپنے سمروف ہے ، کوئی بیٹھی تعلیم لیتی ہے ، عاشق تن جمع هیں ، کوئی کسی یار سے هنس رهی ہے ۔ اسی طرح یه دیکھتی هوئی ایک رنڈی سندر نام کے ڈیرے پر پہنچی که اونجی رئڈی تھی۔ اس کا هاتهی جو انعام میں ملا تھا ' ایک طرف بندها تھا ۔ خیمه مثل بارگاہ کے بہت بلند اور وسیع تھا ۔ نوکر خدمت گار وغیرہ سرگرم کار تھر۔ دو چار خوشامدی هر وقت مرد آدمی وضع وهان بیٹھے رهتے تھے -رندیاں یعنی نوچیاں در طرف بصد آرائش و زیبائش پھرتی چائی تھیں۔ دو ایک چاهنے والے بھی ادھر ادھر الکے ھوئے تھے۔ بعض سے اثبارے ھوتے تھے ، بعض سے جگت بازی ہوتی تھی۔

صرصر چویدار تو بنی هوئی تهی ، ایک ناژنین نهایت خوبصورت کل فام کو اس نے تجویز کر کے قریب جا کر ہاتھ اس کا پکڑ لیا اور کہا ۔ " اے بی ، ذرا ادھر آؤ ، سنو تو ۔"

اس نے کہا : " بھٹی ، ھائے اللہ ، ھم سے نہ بولو _"

اس نے کہا : " واہ واہ ، تم خوب ہو ! اوے صاحب میں تم سے ایک بات ہوچھوں گا۔"

اس نے کہا کہ '' جو کچھ پوچھو اسی جان سے پوچھو - میں

کیا جانوں ؟ "

اس نے کہا : " تم سے ہوجھ لیں گے تو کیا قباحت ہوگی ؟ ذرا ادهر آؤ ۔"'

وہ نازنین اس کے کہنے سے پشت خیمہ کی طرف چلی آئی۔ اس نے کہا : '' میں تم سے یہ پوچھتا ھوں کہ تمہارا سر . ڈھانکا گيا هے يا نہيں ؟ "

وہ شرما کر نیچی گردن کر کے چپ ہو رہی۔ اس نے کہا کہ "اشرماني كى بات نهير هـ - يهال ايك سردار والا تبار معمار قدرت هـ ، اس سے کئی لاکھ روبیه کی یافت ہے ۔"

اس نے یہ سن کر چاھا کہ اپنا ھاتھ جھڑا کر کھل کھلا کر هنستی هوئی بهاگ جائے، صرصر نے هنسی سے اس کے مله بر هاتھ بھیرا کہ وہ بے موش ہو گئی ۔ اس نے اس کو اٹھا کر اور علیعدہ مقام تنہائی میں بے جا کر کیڑے اس کے اتارے اور رنگ و روغن عیاری لگا کر اس کی ایسی صورت بنی اس صورت سے آراسته ھو کر اس رنڈی کو ایک گڑے میں ڈال کر پتوں وغیرہ سے جہا کر آب اٹھلاتی ہوئی اس خیمے میں کہ جہاں سے وہ رنڈی آئی تھی ' آئی۔ نائکہ نے اس کو دیکھ کر ہوچھا: " اری سندر ، کہاں

اس نے کہا : "حضور ، ادھر ھی ادھر تھی ۔"

وه خاموش هورهی ـ اس عرصے میں چوبدار سلطانی آباکه چلو ،

حضور میں مجرا کرنے کو بلایا ہے ۔ نالکہ نے کڑنے سوئے کے ہاتھ میں بہنے ، انگیا ٹیمیک جست زب تن کرکے ، سلسل کا چنا ہؤا دویلہ افراء کر جوبیلے میں سوار مونی ۔ رنشی کو بھی پاس بلیایا ۔ ایک طرف اکالدان دکایا ، پائٹجے آگے ڈھیر کرلئے ، کہار ڈولی المیاکر جلے ایجھے بچھے بھی دول مونے۔

غرضی یه جاکر جلو خانے میں انری ۔ ایک طرف کو صحیحی بارگاہ ملی ۔ فرش جھ گیا ۔ اسباب وہاں رکھا گیا ۔ ساز وہاں چھڑے اکا ۔ نوجی،آرائشہ کٹکھی چوٹی سے ہوکر ناچنے جلی ۔ نالکہ آکار ایک طرف بیٹھی ، سلکہ اور اہل دوبارکو تسلیم کی . . . صرصر ناچنے لگی ، اور اس طرح گانی کہ ہر ایک عو ہوگی

سمار اٹھ کر جائب جلو خانہ روانہ ہوا۔ سرصر ناج رہی تھی۔ اس خے نانکہ ہے کہا کہ ''یہ سردار بچھ کو اشارے سے بلا گیا ہے ' تناید کرچہ بچھ پر مفتوں ہوا۔ میں چاتی ہوں اور اس سے باہر بارکھ کے جاکر باتین کرتی موں گ

نائکہ نے لالچ میں آکر اجازت دی ۔ صرصر باہر بارگہ کے گئی اور معارکو جانے دیکھ گر پکاراکہ ''امے نوجوان ذرا ٹھمہرنا ۔''

.... اس آلت جان نے فریب آکر دونوں ہاتھ کحر میں ڈال دیئے اورکہا : '' ہا سامری '' اسا بھی ہے مروت ہیں نے ٹم سا کوئی مردؤا نہیں دیکھا ۔ اس طوالت نئے کے بیشے میں عزاروں مردوئے میں نے دیکھ ڈالے ، لیکن کمباری میں صورت آج تک میں نے دیکھی بہتے - جی سے کمبوں ، جیس ہے میں نے کمبری دیکھا ہے' میرا تو بھا مال مواج عالم

پیار کرتی ہوں مگر تم کو مری چاہ نہیں آپ اترائے ہیں یا خیر سے آگاہ نہیں کھا کے سوگند کہا میں نےکہ و اللہ نہیں

تم سے کیا رسم ہو ، خوبوں سے مری راہ نہیں ہوگیا جان کا لیوا مجھے کرکے مفتوں ایڈی چوٹی پہ مونے عشق کو قربان کروں

دل هؤا تم په ندا تم نہيں واقف بيارے

موا م پہ سے مہری واقع بہورے موکے خوں رہ گئے آغر دل و جاں بیجارے

دن جو حسرت میں گیا شام الم کے مارے وال بھر صبح هوئی هجر میں گن کر تارے

خاک میں آپ کی اللّٰت نے ملایا جوین آتش عشق نے بھوٹکا دل و جاں کا خرمن

اس اب میں تم کو کہاں جانے دوں گ - سامری کی قسم ہے ،

جان دوں کی اگر میری جالب لطر النفات نہ کرو گئے ۔'' معار نے جو ایسی خوبصورت ، کم سن معشوقہ کو ایسا عاشق

معار کے جو ایسی خوبصورت ، نہ سن معشومہ دو ایسا عاشتی خصال پایا ، دل سے کہا کہ یہ بھی دولت لازوال ہے جو سامری نے تھے عنایت کی ہے ۔ اربے نادان ع

جاہنے والی کس کو سلتی ہے

اس کو ہاتھ ہے نہ دینا چاہئے۔ ہی یہ سوچ کر اس نے کہا : ''ارے جائی ' والے مابہ عبر وزندگل ، میں کہا جائوں کہ کون عم سے عبت کونا ہے ، اور میری الفت میں آم و نالہ کرنا ہے ۔ یہ معلوم چھڑا کہ ٹم کو بم سے الفت ہے ۔ اچھا ٹم ٹیمبرو ، میں بعد چند ووڑ کے بھر بھاں آؤڈگ' اس وقت ٹم کو اپنے پاس بلاؤں گا۔''

اس منہم زیبا صورت نے ایک ڈھیلا ہاتی اس کے اوپر مارا کہ '' چل مردوئے ، حواس میں آ۔ میرا تو حال یہ ھے کہ ایک گوٹری فرقت میں کتا عال ہے ' اور یہ جب آئیں گے تب مجھ کو بلائینگے ' جب ٹک تم مجھ کو جینا باؤ گے ؟ عان، اور پر روخ ہوئے آؤ گے۔' یہ گلمہ کر جبکے سے کہا کہ '' مامری کی قسم ، نااکہ روز پینام سر ڈھکنے کا ہر ایک امیر ہے دینی ہے۔ یہی اس نام ہے بھاگئی خوری اور کمبئی ہوں کہ جس بر دل آیا ہے ' ساہری کر کرے وہ اسانت باخ ۔ اے بیان ، بائے صفر نی اب بجہ کو تم اپنی فرقت میں نہ ٹڑیاؤ۔ جبان جلے ہو وہاں ساتھ لیز چلو ۔ بچہ کو ککھ میں بچوار کر جلی کے آؤ ۔ ناکاکہ اگر داد و اریاد کرے ، 'کجپ اس کو حد کر رابشی کم رہتیا ''

معار نے دل میں اپنے سوچاکہ یہ مال تو خوب ملاکہ یہ ناکتخدا یہی ہے ، بھر کسی کی جورو بٹی نہیں ' اچھا تو ہے ، اس کا عمل کرے۔ ہی یہ سوچ کر اس کا ہائے پکڑ کر اشارہ جو کیا ، ایک تخت اس کے جوٹروں کے لیج آگیا۔ معار بھی اس تخت پر سوار ہولیا ، ادر اس کو کے کر چلا۔

معار فرط مستى ہے ہے چین تو ہوگیا تھا ہمی ، اس بات کو خفیت کا ' اوزفائیم سمجھا ، اور یہ بھیال کیا کہ چینکہ یہ کمان اور تھے پر ہمزار جان سے فریان ہے ۔ از بسکہ الدن وصل ہے ایسی کا تحقیق ہے اس وجہ سے سادہ مواج ہے ' جر آپ ہمی خواہش کرتی ہے ' اگر بھول بھال نہ ہوتی ، یکن چینسی عورت کھیل کھال ہوتی تو نالز و عفرہ نہ جاتی اس داہری کی راہیں، مار رکھنے کی چوٹین اس کو سکھائیں گے اور طرحدار عبویہ بنائیں گے ، جب اپنے گھر میں اس کو چنجائیں گے ' خوب مزے اؤائیں گے ۔ بس ایسا کمچھ صوبے کر ۔ سخت اس نے ایک جنسے کے کنارے اتارا . . . جادر کمر ہے کھول کر چھائی اور پیلے ،

و، فاؤنین بانی میں باؤن ڈال کر خوش فعل کرنے لگی ، اور گھٹٹوں کک بالٹیج پڑھا لئے ۔ معلوم ہوا کا تمد طلاوس پر من ہے باہر لگل آئی ۔ د، یہ باؤن اس کے حکوی اور کروی گوری بظل۔ معار کی جائن تکانے لگی ۔ جاما لیٹ جاؤں ۔ اس کے کہا "' انہیںو ، تم منہ عانہ دھر کر الیم آئی میں درا تم ہے انک جاکر بائی ہے کھیل اوں۔ منہ عانہ دھر کر الیم آئی میں درا تم ہے انک جاکر بائی ہے کھیل اوں۔ منہ عانہ دھر کر الیم آئی میں دار

اس ترکیا : "این ام آن اس جگل بین اکیلات بیا خیر دور اس حیل بین اکر ان بین دور له

- خیر میشور کا افر حیل کر کیده د دوری کی" یہ کیم چر

بیان کی - گرد دو گرم نے حیل کر کیده د دوری کی" یہ کیم چر

مرحر نے ماہ میں دور آن کی این نے حیل کی این نے اس میں کیا

مرحر نے ماہ میں دور آن کی بینہ نے دوئی اور انس دور انس کی بین کیا

مرح دارت کیری اور ویری اور انس این نے در کا موا انس دور این ا

مرح دارت کیری اور انس اس میں کی د دیگان موٹی میل کے باب

المیان کی کا عالم امیرے بی کا دخیات موٹی میل کے باب

المیان کیا اس انس می انس کی می بین مید مدیر میں نے یہ اللہ الما بین نے

خیری اور انس موٹی نے دوئی کیا ۔ میلا میزی کیا کیا کہ المال کیا کے

بود دونا بین برد موٹی ہے دوئی کیا کے بدائل دے گئی۔

مرد دونا بین برد موٹی ہے دوئی کیا کے بدائل دے گئی۔

مرد دونا بین برد یہ برد می کیا کہ میں کی کی کی کے دونا میں کیا ۔ میں انس کی کے دونا میں برد ، خوبا میں برد میں کے ، خوبا میں برد ،

یه کیتی جاتی تھی اور اس طرح کمر کولوں کو بل دہتی

تھی کہ نامرد مادر زاد کو بھی مستی آئی تھی۔ معار نے اس کو کھینجا ، اور کہا : ''میرے ماتھ سو رہو !''

اس نے کیا: ''سامری کی قسم ، دیکھو میری کلائی ٹرٹ جائے گی - اور تکوڑا یہ وقت سونے کا کون نے ! وات کو سونے ہیں یا اس وقت ؟ ہوا بھی ٹھنٹی چانے ہے ، نیند تو خوب آٹے گی ! مگر میں سے کمبور ، جان بھی جائے گی !'

سمار نے کہا : ''اواہ ، وہ سونا میں نہیں کہتا ہوں۔ ذرا میرے یاس بیتوٹے تو سہی ۔''

اس نے کہا: ''اے او ، اب میں سمجھی! 'ٹم بجھ کو جورو بناؤ گے۔ جسٹید جائے، میں آن باتوں پہ والنی نہیں ، میں ' اے صاحب ' کہاری صورت دیکھنے کی مشتاق عوں ، میں ، ماسپ ' کہارے متے اور ام چڑھوں کی۔'' ممار نے آبک نه مالی ، اور اس کو جب آغوش بجت میں

......اس نے سونگھا ۔ سونگھتے ہی نے ہوس ہوگیا ۔ (اور صوصر اسے اٹھا نے گئی) ۔

(جلد چهارم)

다 다 .

(نسرغاء عینار ملکه حبرت کی بار^اند میں داخل ہون چاہت ہے ، اور اس کی وزیر زادی باقوت کی بارگہ کے فریب اس فکر میں

میں کیڈی ہے) ۔ فاگہ زنائی ڈیوڑھی کا بردہ اٹھا کر ایک خواص نے حیالکا ۔

ں تھ رائی دیورہی : بردہ اٹھ در ایک حواص کے جہادہ۔ اور کہا : ''ارے سیان ، کوئی ارسام بن مرسم کا بھیجا ہؤا آدسی آیا ہے ج''

فرغام پہلے تو چپ رہا کہ دیکھوں کوئی اس کو جواب دیتا ہے یا نہیں۔ جب کسی نے جواب نہ دیا ، اس وقت دوبارہ اس کے پکارنے ہر اس نے کہا : ''امفتور ، میں دیر سے بیاں کھڑا ہوں۔ کوئی میری خمر ہم آپ تک نہی کرتا ہے۔''

اس نے کہا : ''تم ارسام بن مرسم کے بیاں جوتو شک خانے کے داروغہ ہیں' انکو پہچانے ہو ، اور ان کے بیٹےکو جانتے ہو؟''

ے مررحہ سین صوبو پہنچے ہو ، اور ن کے اپیر فو بستے ہو۔ اس نے کہا : ''کہا خوب!! میں ان کا لڑکری کا ، الازم ہوں افر میں ہم نہری چھالٹا ؟ حضور ؛ میں وہ تو دن رات ایک بیا رہتے ہیں۔ ایککہ میں تو ایسا ہوں کہ وہ عمہ پر پڑی عنائت نرمائے میں ، اور مج سے سلام جلتے میں ، خار کہا نے ہیں۔ اور میں وہ تو آگر کان دو قائے میں ۔''

اس عووت نے یہ باتبی سن کر کہا : ''اچھا ، آؤ ' بردے کے باس آؤ ۔''

بہ عبار آگے بڑھا تھا کہ دوبانوں نے کہا : ''بی ، سیون ک ''مہاری بری عادت ہے کہ ہر ایک نوپردے کے پاس بلان ہو ۔ ان کر ''برفے کے ناس کہ بلانل ۔ سرکر ک غیمہ چاتی ہو ، اور بید وہی اب سری ہو ۔ ان اد حکم ہے کہ دونی زبانی ڈیوڑھم کے باس نہ آئے ۔ کہ ادبر سورت مرد ہے وہاں بات کارے ، ناب ترانا ہے ازہ هم هلے جاتے هيں - آپ باهر آکے بات کر بين - آپ کا کچھ نه جائے گا ، هم پر خنگل آئے گی - جرمانه هوگا يا نوکری جائے گی ۔''

اتنا کہنا تھا کہ وہ عورت خواص اپنے جامے سے باہر ہوگئی اورکہا : " لو صاحب ، میں کسی بھڑوے چھنال سے دینے کی نہیں ا کیا مجھ کو ان موئے دونوں نے چھنال مقرر کیا ہے جو بات کر ہے۔ کی مانست کرتے ہیں ؟ اپنا عہدہ مجھی پر تو جتانا ہے ، جس میں په معلوم هو که هم بهی هين پانجون سوارون مين ، اے موؤ ، اپنے حواس درست کرو ، منہ پنواؤ ۔ مجھے کسی بھڑوے چھنال کا ڈر ہے جو یہاں بات نہ کروں ؟ میں کسی کی ماما یا مفلانی ، ابرے غیرے بچ کلیان کی نوکر نہیں ہوں ، اور نہ کسی کی لونڈی ھوں۔ میں ایسے کی نمک پروردہ ھوں جو حیرت کی روح و جان ہے ۔ تم سب جب چاہو۔آزما دیکھو ۔ اپنے اپنے جی کا ارمان تکال لو، جو تمیارے جی سِن هو ، لیک و بد ، اچھی بری ، جو چاهو و، میرے لئے ملکہ سے کہلا بھیجو ، یا خود کہو ، دیکھو تو کہ اس کا کیا جواب ملتا ہے۔ اور میرے لئے سزا ، جرماله ، گھرکی جھڑکی هوتی ہے یا تم سب پر خلکی آتی ہے۔ کہو تو ابھی تم سب کو لكلوادوں - ميں نے هزار بار كہا ہے كه ذرا ميرے منه له لكنا ـ کیا تم نے بجھے کوئی دبڑو گھسڑو مقرر کیا ہے یا دل لکی برز بنایا ہے کہ میرا صاحب اسی بہانے سے لاؤ ، اس کو بکواؤ - اے ، میں بھی اپنے نام کی هوں ره جاؤ ، بھڑوؤ ، تمہاری ایسی کی نیسی ا آج جو تمهاری گت نه بئوائی تو نام اپنا پی سیوتی نه پایا _''

یہ کابات من کر آپس میں سب چیکے چیکے دربان کمینے لگے کہ ''ارے میاں ، تم نے ناحق اس جہاؤ کے کائے کو اپنے پیچلے لگایا ۔ اس سے ڈوٹا ہمی چاہئے ۔ اگر یہ کچھ مالک سے لگا دے اور وہ بڑی ملکہ سے کمیس تو بے شک بے موت ہوکر ہم مب تکال $\begin{aligned} & \text{dist} \left\{ (d_1 - d_2) \left(d_3) \log d_1 \right\} - \left(d_2 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_1 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_2 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} - \left(d_3 - d_3 \right) \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d_3 - d_3) \log d_3 \right\} \\ & \text{dist} \left\{ (d$

وه پیبلی ، وه جگت اور وه بولی ثیولی چست انگیا کیکلوری تهی تواونجی جولی

اس برق وش نے جب دیکھا کہ شرعام باس اس کے آیا تو هنس کر کہا کہ "ارسام بن مرسم جادو کہنے میں اپنے جو وطنا ہے تو کیا کیا کرنا ہے " میں جائق ہوں کہ دن وات وثلی بازی کرتا ہوگا - ہر روز ٹی رتنی ہوا بلوانا ہوگا۔"

ضرنحام سوچا کہ یہ رنڈی معلوم ہوتی ہے اور اس نطقۂ حرام اوسام سے آشنائی رکھنی ہے ، اسی کے خیال میں دن رات رہتی ہے اور اس کے آئری ٹیم کو حجو کر اس نے بلایا ہے۔ تو بھی اب ایسی بائیں کر کہ اس کی دیوں اس کی ملاوت کا آبائے ۔ یہ موج کر اس نے بالوگ کر کے کہا کہ اس آبائے وی ، جو جہاراتی ہی انجے وی شہدت اس نے بلارے پر رکلود دو تو میں کیل میں میں لکتر کے فقیر بنا خوا بینیا میں ہے ۔ نہ گور ہے کہیں آئے انہ جائے کہ تک کسی جے دکا جانے اس کے ۔ نہ گور ہے کہیں آئے انہ جائے کہ تک کسی جے

اس تالڈ ہمارے نے اس این '' تجہ نواس کی وصفی کی ایسی کمپو
میں گے۔ وہ حراس ایک میں سنتنی ہے ۔ بران بورے میں کی ویکھ
صوب باقبوس آت ہے نو ہم رایک مواسر کو واری لکھ کی ویکھ
صوب باقبوس آت ہے نو ہم رایک مواسر کو واری لکھ کی ویکھ
کہنا ہے۔ اس بران ہے ' جم نے کہا ہے۔ اور نے کہا تاکہ
کہنا ہے۔ اس کے اس ک

ضرشاء نے کیا : ''صاحب ، میں کس کا نام لوں ؟ اب تم میرا کہنا تو مانٹی 'بہیں ہو ، اور میری به طاقت ثبیں جو مقصل حال کہوں ۔''

په سر کر اس مذکل ۱: "کیون میدی سرگی است و کیون این ایدان که سه ۱۶ چیز از کرت هو از جیسی جاهتی هو "کیو کیسرگی سرگی سه دیرا طرا کیاناتی ۱۰ چیز امرده دیگیی "بورسته ند کیے" و میانات امر کو ویان کرتا ہے ؟ چیداؤ نیز داکیون افر تک کے این اور کیانات میر دو روز کی بین نه میر کی ادیداز اور کا با "افران خد میر دو روز کی بین نه میر کی ادیداز است ضرغام نے کہا: ''آپ کی عنائت سے اور سامری کے فضل سے بجھے کچھ اس کا خیال نہیں ' لیکن کیا کہوں ' ایک کی تو جان جاتی ہے اور آپ یہ باتیں بنائی ہیں ۔''

اس شرکتا ؛ " آل برری متنی کیک کم فرا جاگر اهر ادهر ادهر ادم در کمی بهال کے کون آل میں مال کا امر تو ان کی خبرت میں لاور کما ؛ " تعویدا اس بها بعادی چه کورای کیا !" آل کیک بیارت کیا !" اعویدا به بها بعادی چه کورای کی ادا آل از ارس کمی بر ان کی لادش کیا کے کہیے در ایک بادر کیا در ایک بادر کی ادا کیا در ایک بادر کی بادر کمی برا در ایک بادر کی بادر کمی برا در ایک بادر کمی برا در ایک بادر کمی اداری کمی بادر کمی بادر کمی بادر کمی اداری کمی بادر کمی بادر

ضرغام نے کہا : '' نہیں ، تم ایسی باتیں نہ کرو ۔ وہ تمہارے درد جدائی میں مرتے ہیں ''

ومگل رو یه سن کر باغ باغ ہوگئی ، اور کہا : '' اچھا ، تم جاؤ، اور اس بے وفا کو جہاں کا سی نے بته دیا ہے ہے آؤ ''

ضرعام نے کہا : '' پھر تم کتنی دیر میں آؤگ ؟ ''

اس نازئین نے کہا : '' مجھےکیا دیر ہے ؟ تم گئے اور میں و ماں تممارے جانے سے پہلے آجاؤں گی ۔ ''

ر اغرض عبار اسے گرفتار کر لیتا ہے ، اور اس کے کپڑے پین کر با قوت کی بارگاہ میں آتا ہے)۔

دیکھا کہ ہر سب محجون میں ہر ایک صلے کی مورتیں بیٹھی ہوں کولی آیا منگار کرتی ہے ' گوئی سے کائے ہی کوئی طولے کو جشید میں ڈفان ہے ۔ گوئی کاننا کیلڈ کی لکٹر میں ہے ۔ کس کا میمان آبائے نہ اس کی خاطر میں مصروف ہے ۔ پاکٹرایاں بچھی ' چر کے تفرخ کے لگر جی دے حالمایی ہر ایک کے باورچی خانے کر کرم کر رہی ہیں ۔ کرم کر رہی ہیں ۔

در رهی هیں ۔ (اس کے بعد وہ بیاں کچھ اور عیاریاں کرتا ہے) ۔

اشرف المخلوقات

نظر الها کر دیکھا تو عمرہ پر تکاہ پڑی۔ ایک عجیب الخلت انسان کو دیکھا کہ جس کا سرناویل ایسا ہے ، کاچہ سے کال میں ، خوافل می ناک ، کانی رویش ہے ، موتی مرداوید کے ایسے دانت ، رسے سے انہ ہاؤں ، خاباق سا یک ، زیرہ سی آنکھیں ، چہ گو کا دھڑ تیج ک ، تن کؤ کا اویر کا۔

۔ بیروں کو بھینٹیں ملیں اور جھٹکے کئے گئے ۔ ڈھوسے جھومنے لگے۔ بنگلی ڈمرو بجانے لگے۔ سان کی مٹی سے کرجوتکا دیا قائم کیا ، فروقین الرائے لگے ۔ کمین منتووں کی جاپ تھی ، لونا جاری اور مدتشر اور جوگل جے بال کی دمانی دینے تھے ۔ کوئی منٹر رابط علیا کمہ ''کل کال ، جالکن کیکے دائیں کا بائی بھی ، دشمن کی جان لیتی ، آگ لگائے ، سرک کو جائے جو بردی مو مارا جائے۔ چلام دیوان جن ایس باچا ۔ جو معاوا کام له کرے نو وہ دعویی کے کشتہ میں بڑے !!"

. . .

ساده برکار

(ابولفتح عيار عورت بن كر سوار سحر ' لو قتل ' لرئے نھنا ہے جو ايک تالاب ميں رھنا ہے)۔

اس مہ باور نے ایک نبال هائم پر رئیں ، چونکہ اس میں بہتر مولی (آئٹ ری ۔ اور کنارے بر بر بھی بول اور زیور طلاکز ہے جسے کو آزائش دی ۔ اور کنارے اس جتنے میں اس جتنے کے آل ۔ و و زین ایند بڑے الیا کر آئٹ و جتنے میں کا کہنا گہم اللہ کہ تمام بالیا اس کا تمام اللہ اس کا تمام اللہ اس میں کا میں اور جتنے میں لائٹ فار سواح و اس جتنے کے گہرا کہ بادر انداز میں میں کہنا کہ اس کا میں کہنا ہے گہرا ۔ ایک اس کے تمام کے اس کے تمام کے اس کے تمام کے اس کے تمام کے ایک میں ہے ہیں کہ بہتر تو نے میں اس جتنے میں میں چینے میں کہنا ہے اس جتنے کے تمام کے میں اس جتنے میں میں چینے میں کہنا ہے تمام کے اس جتنے ہے میں چینے چینے کی جو اس کے تمام کے اس جتنے ہے میں چینے میں کہنا ہے تمام کے اس جتنے ہے میں چینے چینے کی جو اس کے تمام کے اس جتنے ہے میں کہنا ہے تمام کے تمام

اس نے کہا : '' تم سے کیا مطلب ، تم جاؤ ۔ ہم نے جس کے لئے پھینکر ہیں وہ آب ھی آئے گا۔''

وہ سوار قریب اس کے آیا اور اُس کی صورت دیکھ کو نے تراز ہؤا۔ اور پھر اس صنائی ارر ڈھٹائی پر می ہی گیا ۔ اس نے کہا : '' لے بیاری ا یہ بری حرکت تم نے کی کہ اس میں ہم بیائیے ہوئے

تھے ، اور تم نے پتھر مارے ۔''

اس خواص عبدا خوبی نے سرکر کہا : "سین کیا بانون کہ لکوڑے درواؤں میں بھی آدمی ہوئی کی اے بیان ، تمہارے چوٹ تو نہیں کی ؟ آگر نک کی ہو تو تیم بھی کو افرائی یہ کہیہ کر بکاری کہ " یا بندا وزند، تو اس موئے سے بلاک کہ جیں نے مجھ کو یوں خراب و خستہ کیا !" اس موار کہا : "کہا : "ایے ماید میں تعداد و کرچر دریائے فیا

اس سوار کے تھا : ''انے ما بایہ حسن تحلہ اداد و فرہر دویاتے شیا و صفا ، یہ تو بتلاکہ کس نے تجبہ کو خراب کیا ، اورکیوں تو اس جنگل میں آئی ، اور چشمے میں سنگ زن ہوئی ؟'' اس نے ایک آہ کی اور کہا کہ

ا کے ایک ادی اور شہا تھ '' تلخ چینا ہو ہیں اور مزے وہ لوٹیں

ووٹے دیکھیں ہمیں جب دل کے پھیھوے پھوٹیں اس سواو نے کہا : '' میں تیری ہر آن پر نٹار اور ادا پر مدتے ! بتاکہ کس نے تمھے ستایا ہے ، یہ اپنا حال تو نے کیا بتایا ہے ؟ ''

اس الآل بھی شک کے بار '' الے بیان ، آپ تے کیا پر در وہا ، اور چھاؤں نگروا کیاں تک' ' اس او آواز و تحت انجار ہیں جی بھی فات برادری کے تی ، ماں باب چھوٹے 'کیکن کی او وہی ، میں تلفہ ایس نے وہ کی روز در میں کے بھی روز در میں کے بھی اس آئی نکا تک بالاز در خیر اس کو چین روز در میں کے بھی بہا ایک جو ان کو فریقہ تھا ۔ ' کاروار کھی کی بار کی بی میں بالگی ۔ اس نے چھ کو یہ کیانا کہ بوجا کرنے کے چائے ہے سر مام بالگیوں پر بھی کو یہ کیانا کہ بوجا کرنے کے چائے ہے سر مام بالگیوں پر وہنے ہے کہ یہ کیانا کہ بوجا کرنے کے چائے ہے سر مام بالگیوں پر وہنے ہے کہ یہ کیانا کہ بوجا کرنے کے چائے ہے سر مام بالگیوں پر وہنے ہے کہ یہ کالے کہ بر اگر کی طرق چانا ، اور فیملے اس جتے ہیں وہنے کے اس کالو کا بیر اگر کی طرق چانا ، اور فیملے اس جتے ہی آس کا تو کمپس پند نہ لکا ۔ ٹم البتہ لکل آئے ۔ یہ تو بناؤ کہ تم ہے بھی کیا کسی سے وعدہ اسی طرح کا تھا ؟ ''

دھر میں تو چل ۔'' اس بخے کہا : ''امیرے گھر میں سب راہ میری دیکھیں گے ۔ دیر ہو گی تو چرچ جائیں گے ۔ ادھر کو وہ لونڈا را، دیکھ کر کسی

میں سو می موجوع جائیں ہے۔ اعظم اور دورہ اور دیاج میں استی تالاب ہر سے گھر جائیگا تو اور بھی آفت ڈھائیکا ، بجے سے سنا ھو جائیگا ۔ میں اس پر مرتی ہوں ۔ اگر وہ خفا ہوگا تو میں جان دے دوں گی ۔''

اس سوار نے کہا کہ ''ایک لسح بھر کے لئے کوئی خفا نہ ہوگا - اور ہم خداولد لٹا سے کہہ کر تیرے ماں باپ کو راضی کر دیں گے ، تیری عصبت کی غداوند سے گواہی دلوا دیں گئے'' ـ

اس شکسا ؛ "کلام هی کون له هر، بین تیرے باته
له باؤل کی - تر بچه کو وطال نے باکر کم بورت کرے گا ، اور
میں جائے موں کہ بو جبری کت بائے گا - مردونے ، مواس بی ا ،
چی جائے موں کہ و جبری کت بائے گا - مردونے ، مواس بی ا ،
چی جائی موں کر و باکر تو نے باؤل بھیدائے چیں - ایسی گرکی
چین موں - بھی ہے میں بین دال بیلا چی کے کہ اس طرح
میں حال کو ایش باس بلاک جین اور ایش جین جین میں
میں حسن الے تنفین بین موال ہے وہ کسی میں جین ہے ، میں عین میں

و - واد بهدل صول آن پر س کر اس کو گود میں المبا کر انائب میں کو ذیراً ۔ هم جدود ترکی اور بے بنان موزی ، مگر اس نے نہ سان - جب اس کی آنکہ کیائی . . . ویکھا کہ جان بال نہی ہے ۔ آپ کہ حکان طا ہے . . . و ما معر ، آخر مسند پر بیٹھا ۔ اس کو چیلو جہ انج اس ف کے جیانا ہے ، کہ جان جیال ، چیا ہے اس جیال ، چیا نمیر کر ایک جان شراب ہی ہے ، چیر تھی کو میں تیرے گھر جیانا دو کا محکر تیرے محلوات ہے بیٹین کے کہ زندند نو موںکائے ۔ "ا اس کی بدن نے آنکوایا کہ انزید نو میں کم کو جیانا کہ انزید تم کو جیانات

میں تیرے کہنے پر عمل کروں ، یہ کبھی نہ هوگا۔" اب وهان اس ماء پیکر نے متکامہ گرم بازاری ناز و غمزہ کا

اے وسان اس ماہ پیخر نے منحدہ کرم بازاری تاز و غمزہ کا گرم کیا ... وہ ساحر اس سے لیٹا جاتا تھا ۔ آخر اس نے کہا : "مرے ، آگ لگ جائے ٹیری مستی پر ۔ اگر میں اس دویا پر نہ آئی تو تو کس سے یہ چہ سکوٹیاں کر تا ؟ نے اب بھیہ کو گھر جانے دے ۔ میرا مارے بھوک کے برا حال ہے ۔"

اس نے کہا : ''کھانا بیبی موجود ہے ' کھا لو تو ' ہارے سرکی قسم ، پھر ہم جانے دینگر ۔''

(عیار کھانے میں ملاکے اسے بے ہوشی کی دوا دیتا ہے ، اور قنل کر ڈالٹا ہے)

گنور دل

 اصل كينيت يه هےكه يه سب گنواروں كا ميلا جاتا ہے .

(جلد پنجم - حصه اول)

كُرُّم دُهم

(عمرو عیار رائے میں مسافروں کو لوٹنے کھسوٹنے جلے دھور)

جا رہے ہیں) ایک گؤں کی طرف سے ثاثنا بجانے کی آواز آئی۔ جا کر دیکھا ،

ایک زمیندار کی برات اثری ہے ۔ آموں کے باغ میں ایک بڑی سی در عجر ہے۔ ایک طرف کال ساتھ رہے ہیں ، تائی جلمیں بھر

یہ سائل میں خواجہ نے دکیا، مند جی بالی بیر آیا، دل سے کہا - در حرار کا آئو لکتا ہے اس نے یہ صوبے کر رنگ روشیہ ماری کا کادا کو نووال گونے کی تکلی بن کر نزار ہوئے۔ مورٹ کیاری ٹی سر رہ ایک کانی میں بیل آئا کہ میں انگرفیہ شروع کا گیٹا، بیاری خوانا جونی میں نامین ماتھ ہیں، مشروع کا گیٹا، بیاری لیل بیٹرنٹی مولی عمل میں آئا کر ماتھ انھا کر دما دی ۔ " ایکار میں کے جر رہے انسان اطان طان میا سائل میں میں ماتھ میں کے باری میں کانی کی طرفتی رہے المیسر میں طے کی اواران ہو - جس میں کے برائے الے میں ا

دولسا کے باپ نے پوچھا : ''سیاں گوئے ، کیا نام ہے ؟''

کہا : "حقور ہارے ثانا پرخان صاحب آپ کے جان کے تقدیم آنے والے ، تطویر کا سات بریکل کہتے ہیں ۔ حسینہ دھائوں کی تصل میں آنے ہیں۔ شادی کی تعرب بائی ہے۔ کہا ، بنا از میدائل م صاحب کے جان جاؤ ، کہارے درگوں کی برت ہے ۔ ثانا جی کا کولیم آٹر گیا ، باپ جوالی میں مرا ' اب آپ لوگوں کی آس کے لیمائر طاحب نے کہا ! " بھا یہا ' ایک کھل کالا دو تین تائیں تائیں

ٹھاکر صاحب نے کہا : '' بھیا ' ایک گجل گاؤ ۔ دو تین تاتیں اڈاؤ ۔ چار پنسیری جو اور ۔وا ۔یر شہائی ملے گی ۔ چب گلہ کئے ' کھریان پر بھی آوا کرو ۔ سپرکھانڈ سے جاوا کرو ۔ ''

کوئیے نے جھک کر سلام کیا ۔ ستاری ملائی ۔ رنڈی دیمانن پاس آن پیٹھی، قدم چھو کر کہا : ''ہاں استاد ، آج تو کوئی ٹیہ خیال سناؤ ۔ ''

میاں بجرنگ نے جواب دیا : '' بانیا ، نئی غزل سنو ۔ ''

....... اس غزل پر جب زمیندار جهومنےلگے ، دونیاں ، چولیاں ٹینٹ سے نکال کر بھینکیں - میاں بجرنگی نے چادرا بھیلا دیا ۔

(جلد پنجم - حصه اول)

100

یے طوح اور طوح داد

(شہزادہ ایرج اور سلکہ سیسیں عذار صنوبر قد کی آنکھ لڑ جاتی ہے - دونوں اپنی ابنی جکہ بچرار دیرے سلکہ کا باپ اے پریشاں مال دیکھ کر اس کی طبیعت بچلانے کے لئے شعاء رخسار اور لالہ عذار ' دو گائٹوں کو بلواتا ہے) ۔

بکا یک حبشن نے آکر خبر دی کہ '' لولڈی شعلہ رخسار اور لالہ عذار سے خبرکر آئی ـ سامنے بہلی سلکوائی تھی ، لباس وغیرہ تبدیل کو رہی تھیں ـ حاضر ہمڑا چاہتی ہیں ـ ''

غنچه دمن (وزبر زادی) نے چپکے سے کہا که '' حرام زادی ، اپنے ساتھ نه لائی ؟ '' اس نے عرض کی : '' حضور ، پہر بھر . پن وہ لباس پہنٹی ہیں ۔

زبور پہلنے کو تو عرصہ چاہئے۔ اس کے نہیے سے آپ آگاہ نہیں ہ قوم کی ڈوسنیاں ہزاروں روپے پیدا کرتی ہیں۔ بڑے بڑے سردار زادے بلاتے ہیں۔ ان کو فرصت کہاں سلتی ہے ؟ بیان کے نام پر الر الزال فيد مشتور كل جال سے ان انتقار امتر رہے۔ بیٹھے كہؤے والے میں میں اس کی کان بادن افراق ہے۔ یہ مثلہ وصدار کا تو آج كان بازار جسن كرم ہے، انہ میں جانے کہ تحر ہے۔ مرداق میدیوں میں جانی ہیں ، بادن انتقار میں انتقار کی ہیں۔ میں ہے ابھی چاكر چگا، مان این کرتی جا بنا ہے سنكی ہوئی۔ اس التھی ہیں ، سامان كر وہی ہیں۔ " كر وہی ہیں۔"

(ایرج کا عیار شاپور شہزادے کی مشوقہ کے کھوج میں گھر سے نکلا ہے ، اور توک ھار کے جنگل میں ایک پیڑ کے بیجھے بیٹھا ہے)

اس لکر میں صعوف دان آن کہ گا یک آپر دعا عدف سراد امر پیام ا ایک بنائی سے آپر (ان دیگا یا ایک میں اس جوری آپر گا ی بیان معلق اس کی بہت رہ برائی کے جرائے میں سے تر تر آبر جوری اور انسان کی بہت رہ برائی کی بالازین برای مثال ، عوض جوری اور انسان کی بہت رہ برائی کی کا تراق برای مثال ، عوض جو کا میک کر اور ویک ، دولوں ایک معد نے حریث روز مقول جو کا میک کر گوری ویک ، دولوں ایک معد نے جو خیات کر روز مقول کر افراد کا دو انسان کی ایک ست کر کی بالا یک بیان میں میں خیات کر بالا ترکیف کا اور انسان کی بیان کر انسان کی بیان کے مقدنی جوان ایک بیان ترکیف کا اور انسان کی دیل کر انسان کی بیان چوک بالا اور انسان کی دیل کر انسان کی بیان کی بیان کر انسان کی بیان چوک بالا اور انسان کی دیل کر انسان کی بیان کی بیان کی بیان کر انسان کی بیان جو کمان ساخت میں میں کی گئی دیل کر انسان کی بیان کر انسان کی بیان کر انسان کی بیان کر انسان کی بیان کر انسان کی دیل کر انسان کی بیان کر انسان کی دیل کر انسان کر انسان کر انسان کر انسان کر انسان کر انسان کیل کر انسان کیل کر انسان کیٹر کیل کر انسان کر انسان کر انسان کر انسان کیل کر انسان کر انسان

وہ جوان عورت ساتھ والیوں ہے کہتی ہے : ''اسی جان کو سودا ہؤا ۔ آٹھ ہیر یونمی بڑ ہؤایا کرق میں ۔ کیا بین کچھ ساتھ یا سہیں غفار صنوبر قد کی لوئٹھ مورت کہ نئا میر کی تو کیا ہوگا ? توکری ٹھ کو رکھیں ، مجھے بروا نہیں ہے ۔ میرے بہت تفودان میں ۔ جب جاؤں ، دو دن آئے له پاؤں - فقط اس جان کے ڈر سے جاتی ہوں ۔ ورثه سری بالوش بھی له جائی - اگر کچھ ماکھ سیمیں عقار صفو ہر قد مجھ ہے کہیں کی تو جواب دوں کی کہ پی یہ ، اینی زبان سلیھالو، کاحہ منجت سست مجھ کو لہ کچو ، میں ایسی توکری ہے از آئی - "

یه جو باتیں، جسکا سن زیادہ ہے، اس کےکان میں ہڑیں، اپنا منہ پیٹے لگی که " اری شعله رخسار، دیکھنوں تیری آتش خوٹی کیا رنگ د کھاتی ہے۔ یہ عباری پرانی سرکار ہے۔ اسی در دولت سے عبار ا عزو وقار ہے ۔ اری ، ان مردوؤں کی چاھتیں دو دن کی ہیں ۔ جب جو بن ڈھلے کا ، باغ حسن میں خزال آئے گی ، یہ مستی دماغ سے اتر جائے گ - کوئی دمڑی کو نه بوچھے گا ۔ به چونڈاهم نے کیا دهوب میں سفید كيا هے ؟ بڑے بڑے چاھنے والوں كو ديكھ ليا ہے۔ كبھى هم يھى جوان تھے، حسن کی جار تھی کل رخسار کے سینکڑوں بلبل تھے ، شمع جمال کے ہزاروں بروانے تھے ۔ کوئی اپنا گلا کاٹنا تھا ، کوئی سلکھیا کھاتا تھا' کوئی ابنی جاهت دکھاتا تھا ،کوئی صاهب کہتے تھے ہی لاله عذار ، نمهاری عبت میں همارا دل داغدار م ، عم اسی طرح همیشد چاھیں گے، عمر بھر تباھیں گے ۔ او مستانی اللہ تو اب ان میں سے کوئی بھی آتا ہے ؟ بلکۂ دور سے دبکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں ، بات کرو تو جواب نہیں دیتے ہیں ، یہ مردوئے عاشق ہیں ؟ اپنی غرض کے بندے هُين - جب اپني غرض نکل کئي، نشه اتر کيا ، هوشيار هوئے ' بس چل دلے - اری ، جہاں تک مو سکے ان لوگوں کو اشتیاق میں رکھے ، هاته نه لگانے دے . تو کج ليث هے ، ازار بند کی ڈھیلی ہے ۔ هميشه ذلبل رمے گی ۔ دیکھو ہنو، ، هماری نصحیت گوش هوش سے سنو ۔ اس وقت میں جہاں تک هو کے چار بیسے بیدا کر لو ۔ یه جوانی چاتی بھرتی جہاؤں ہے۔ جو اس وقت پیدا کر لو گی' بڑھا ہے میں کام آئے گا۔ بیسا اپنی گائله کا ؛ بار اپنے ساتھ کا ' مثل مشہور ہے۔ ابھی ہماری باتیں بری معلوم ہوئی ہوں ک ، مرچیں لگتی ہوں گی ۔ میں دیوانوں کی طرح بک رھی ھوں ۔ نگوڑی ٹکر ٹکر منه دیکھتی ہے۔ بات کا وہ بہلی آسی نخل کے سائے میں آکوٹھیمری ۔ شعلہ رخسار نے کہا : ''امی جان ، ذرا پیشاب کو لوں ؟''

لاله عفار نے کہا : ''اوی مستانی ، مثل ٹھیک ہے کہ شکار کے وقت کتیا حکمت دیکھو ، ماہمو ، ابھی ہم نے پر بھر سر بھرایا ہے۔ اس کا یہ ظنبور ہے ۔ گھر سے یا تو انکنا دشوار تھا ۔ اب جلی ہمیں تو راہ میں مکتنا موتنا یاد آیا ہے ۔''

شعلہ رخسار نے کہا : ''اسی جان ، میرا ، پیشاب نکلاجانا ہے - کم تو ہر بات میں جھکڑتی ہو ، ہوا سے ٹاؤی ہو ، کہاری کائین کائین نے میرا ۔ ر بھرا دیا ۔ ان کے مارے ہکئی موتنی بند ہوئی ہے ۔''

یہ کیمہ کر لٹیا ہاتھ میں کے کر ہائنج سنبھال کر بھل سے کود ہڑی ۔ ایک خرقۂ قمل کی جانب بھل ۔ لانا مقال نے کہا: ''ہے ہے، میں اپنا سر بیٹ لوں گی ۔ اس جھوکری کے واسٹے جان دوئی یہ جنگل با عائلاً ! بھی کچھ ہو جائے تو میں کیا کروں ! بات نہیں مائٹی ، بڑی ضدن ہے ۔'' بڑی ضدن ہے ۔''

ری صدن ہے ۔.. لالہ عذار بکا کی ، لیکن شعلہ رخسار جنگل میںگھس گئی ۔ (شاہور اسے بے ہوش کرکے الگ ڈال دیتا ہے ، اور خود اس

کی شکل کا بن جاتا ہے)

ذرا عرصه جو ہؤا ، لاله عذار بہلی سے بیٹنی ہوئی کود پڑی ،

اور یه کہتی ہوئی چلی آ رہی ہے ، ''سرگئی ، ہے ہے ، کجھ سایہ حکہ نہ ہو جائے ، بھوت پر بت نہ لیٹ جائے۔''

شاہور نے فوراً آواز دی: "اس جان ، تم بھی بہاں آو ۔ ایک محاشد دیکھو۔ انب اور نیولا اؤ رہائے ۔ لے اوا انب نے نیوے کو کا ، ایولا اؤ کیفرانا ہوا ،بہاگا ہے ۔ ایک بئی کھا کر بلٹا ، ۔ نب کو مار ڈالا ۔"

لاله عذار پثبتی ہوئی تربب پہنچی، ایک دو مثر مارا ـ کہا : ''اری ، آگ لگے سانپ اور نبوے کو ـ چل ، بہلی پر سوار ہوگی کہ نہیں ؟''

شاہور نے ایک قبقیہ مارا اور کہا: ''تم اس جنگل میں آج گؤ ۔ ہم جات کے ہادشاہ ہیں ۔ بہت رو پیہ دیں گے ۔ جاتی ، تم سے آشنائی کریں گے ۔'' یہ چپ ہو گیا ۔ چپ ہو گیا ۔

لاله عذار پیٹنے لگی : ''اری ۔انھ والیو ، دوڑو ۔ میری بھی کو کیا ہوگیا ؟''

وہ سب بدھواس ہوکر دوؤیں۔ آکے دیکھا شملہ رخسار چپ کھڑی ہے ، ماں بیٹی سے وہ کوچہ جواب نیوں دیتی ہے ۔ ساتھ والیوں نے کہا : ''نہیں لالہ عفرا ، تم کو تو سودا ہے ، خامی بھلی کا ہیں۔ نا متن کھبرائی ہو ، قال بد ملہ سے اگائی ہو ، کیسا لکوڈا بھوت بریت !''

لاله عذار نے کہا: ''تم نے نہیں سنا ؟ ابھی کمبتی تھی کہ میں جنات کا بادشاء ہوں، اس جنگل میں گاؤ ، رویتہ بہت سا دیں گل ۔'' 4 سن کے وہ بھی سب گھرائیں۔ قریب آ کر پوچھنے لگیں، ''کیون نہیں ' کہنا ہزاج ہے ؟ بادشاہ جنات کا کہاں ہے ؟ ہم گائے ہمیں لاؤ رویہ دو ۔''

لاكه لاكه سب بوجهتي هيں ، مگر وہ مثل تصويرخاموش ہے ،

نه منه ہے ہوائی ہے نه سر سے کھیائی ہے۔ کوئی ہلائیں لیتی ہے کوئی صدائے ہو کر جان دبئی ہے ، اور کہتی ہے "ارے بیا ، ابھی کیا تھا ، کیا ہوگیا ہے ؟ ازرگوں کا قول سم ہے۔ گھڑی میں كهؤيال ، ايك دم مين بهونهال ا هـ هـ ، اب كس كـ ساته كائين

ع ؟ مشتاق تؤب تؤب كے مر جائيں كے ."

...... آکر سبھوں نے گود میں اٹھا لیا ، بہلی پر لاکے باتھایا۔ به

صلاح ہوئی که ملکه کے پاس سے چلو ، وہ پڑی لکھی ہیں ، قال تعوید الهي يقين هے كه جااتي هوں گی ـ يه سوج كر گاڑى بان سے كہا : "ارے بھڑوے ، بہلی جلد بڑھا ، دیر نہ کر ، تابه در باغ جلدی بهنجا - میری چوده برس کی کمائی برباد هوتی هے هائے میں تو تصدی بهی اثار چکی . ان کی سلامتی کی روز اذر و نیاز کرتی تهیی -اج کی ساعت عس میں گھر سے نکلی ، یہ آفت سامنے آئی ۔ اے غداوند لة ا میری بجی كو صعت دے۔ تیرا رت جكا كروں كى ، سلامتی گؤں کی ، شہر کی سب ڈوملیاں بلاؤں کی ۔"

(ان کی بہلی اشکر میں پہنچی تو) کمیدان ، رساندار کھنکارہے ، آوازے کے لگے۔ کوئی پکارا ، "میان جانے وائے ذرا جوانوں کی سمت يهي أنكم الهاؤ _" ابك بكارا : "ها في كيا الكهربان مين إ" ابك

بولا ، القامت كى چتون م ا"

یہ باتیں جو لالعمدار نے سنیں،گلیاں دینے لگی : ''ارسے بھڑوو ، میری بھی کو تم لوگوں کی نظر کھا گئی ۔ جن کا سایہ ہوگیا ۔'' بہت جوان یہ سن کے قریب بہلی کے آگئے۔ اور ہوچھنر لگرکہ

الكيول بي لاله عذار عمر تو هم اله عمر تو عماري صاحب زادي ك دعا كو هين - مفصل كيو 'كسى نے أنكه دكهائي هو تو آنكه لكال لين _''

لاله عذاز نے روکر کہا: ''کس کو بتاؤں ؟ آفت آسانی آئی ہے ، ہون پانی کا سامنا ہے !"

سب جوان تمكين دينے لكے: "بي لاله عذار؛ نه گهر اؤ - غداونله لفا موجود هيں۔ ان سے جا کے کمیں گے - وہ بھوت ہریت ، دیو جن کو ایک اعارے میں نید کر ایں گے''

لاله عقار نے کسی کی بات کا جواب نه دیا ، اور باخ پر اثری ۔ علی دار بین لذک کرسی بر بیلغی تھی ۔ لاله عقار سے جہانا بھی ہے۔ دوردہ جارات کی ایک عربی حکیمتے میں کابوری اشراف کم کاب تھی ؟ جب دس بیغام جائیں تب تو کمیو سے تکانی ہے ! بلڑی سفرور مرکزی ہے ۔ بھلا اب ہم سے کامے کر آنکہ ملائے گی اچاداکیوں آئے گی ! دھارتوں سے نوست کیا کے کن انکہ ملائے گی !

لاله مذار دوژ کر لیظ گئی ، اور رو رو کر کہنے لگی که "نوا اندی ، میں اٹ گئی ! ابنی بھالمین کا حال دیکھو که کیا ہو گیا ہے -کمر سے اچھی خاصی چلی تھی ۔ راہ میں نقط پیشاب کو اتری تھی ۔ نہیں معلوم ؛ وہاں کون سی ہلا ناؤل ہوئی ۔ میری بھی چپ معرکتی ہے ۔ ا

پی لذت محل دار نے تو لاانہ عذار کو جھوڑا۔ جھیٹ کر قریب شعلہ رخسار کے آئی۔ بوچھا ''کیوں ، چھوکری ، کیسی ہے ؟ بات کیوں نہیںکرتی ہے ؟''

شعله رخسارنے کہاکہ ''اب ہم جائیں گے ۔ ہاری شادی ہے ۔''

اب تو بی الذت به سن کے دور بھاگیں ' بہت سی کنیزیں یہ غل شور سن کر باہم آگئیں برچھلے اکبیکہ ''کیا ہوا ' کیا ہوا ''کیا لفت نے کہا نے ''(ارے ' سعاد رخسار: ہر جن چڑھ بیٹھا ہے۔ عجب عجب بائس کرتی ہے۔''

عجب عجب بانیں کرتی ہے۔"

کلیزیں بھدر بھدر دوئریں ' باغ میں ساسنے ملکہ کے آئیں کہا : ''حضور ' شعلہ رخسار کو کبچھ مو کیا ۔دروازے پر جبکی کھڑی ہے''

ملکہ سمیں عذار صفونر قد نے کہا: ''جاؤ' ہارے سامنے لاؤ ۔ بھوت پربت' جن دیوکیسا 'کسی رنج و ملال سیں ہوگی ۔ ہم ہوچھ لیں کے ۔'' کنیزیں چلیں' بیاں درواڑے پر عورتوں کا میوم ہوگیا ہے' چاؤں نجاؤں کر رہی ہیں۔ جیسے ہر وقت بسیرے کے چڑیاں بولتی ہیں۔ ان کنیوروں کے آگا کر سب کو ہٹایا ۔ پکر کے کہا ''بی لائی عذار ' جلو' نمہاری بٹی کو ملکہ سیس مذار صدور قد بلاتی ہیں''

ایک فرکمیا ''میں رہ ' خیلا' دوران ہے 9 اری ہی ہے وجہ
کم جگل جگل بوریڈ ہیں۔ لہ کسی دور کو لہ کسی ہی کو م
کم جگل جگل بوریڈ میں۔ لہ کسی دور کو لہ کسی ہی کو م
نہ بھوت روزت کو دیکھا۔ یہ بسب المکارسلے بھی ہے
نہ دوران ہے دوران کے اوران کے وابطہ بنائی ہے
کہ عالمے والے ہو، جہا ہی ایک بات بات کی دوران کے وابطہ
کر چھی ہو۔ جہا میاں فرا ام مزاح نہا' کے بین مواجع ان بات
کر چھی ہو۔ جہا میں ان ام مزاح مجاوراً میں دوران ہے جان
کر چھی ہو۔ جہا ہے ان ہی مزاح کی جہا تھا تھی ہی ہے جات تھا ہے
کہا ہے۔ میں کہا تھی ہی دوران کے بین بین ان کا کے
جہالات کہا کہ دوران کو مزاح کیوران کا میں دوران کے بین شال کا کے
جہالات کہا ۔ دوران و دور میں کاری ، داری دوران کے بردوران کے

چڑہ بنایا ۔ علم والو ، ورق ، بری داد کو پہنچو ، ار نے کسی بلا سیار کو بولا کی کمر مورونوں ہے ہے وہیما شروع کیا ، بیان ا دار کے چڑی ہو کہ کہ بناہ رمی ۔ بن نے جدو ہوں ہے کہ بہ تو بدی مختوف نے ، ایکن اس کے کہ ہو اس کی کو داؤ لائیں کہ کہ کو تھو ہیاں معنوف نے ، ایکن اس کے بال کو داؤ لائیں کہ کہ کو تھو کہ ہیاں مورک بھی آئے ۔ ابوں نے جو ملک مورسے میں ہائے جائے کے ۔ اب ان مورخ مورک کر ان سے لیٹ کئی اور کمیل کی کہ بیان ان جورو پر ہاتھ مورک کر ان سے لیٹ کئی اور کمیل کی کہ بیان ان جورو پر ہاتھ کی اس کو جو کہ بیان کو الرائے کی کی اس کو جو بہ تی بیان مواسید ہے بہائی قراز الے کہ کی اس کو جو بہائی قرار ایک کے بیان قرار ایک کی اس کو معاملے میں فرائے لائے میں بیان اس خور کے کہ دون کی اس کو معاملے میں برقاراتی کا میں میں بیان اس میں اور ان کے کہ دون کی اس کو معاملے موالے لکھے اس شملہ وضار کے ابنی مورٹ کے ایک دون کا بروائے کا کھی۔

کنبرود بین تو به ایش مرق تین مگر عابور تیم (لل آ آخر ا سامنے ملک میں بدار صور نو سک پیچا - بینا کموار دا ، سام میں نہ کیا ۔۔۔۔۔۔ ملک من اس کا کہ اس کموری کہ منافر کسار بالمج مرکزان میں کا مرکز کمید کم اور اس کا کموری لوگری کے اور اطراح دیس مانکو حالی ہے 1 اور آج اور انداز اور اندام بھی بھری مالام میں مانکو حالی ہے 1 اور آج اور اندام اور اندام بھی بھری کا مالان ملا مورد ملمی تمان در ناج میں - خبر اس میں ہے کہ بلتا ہا ، ورفہ کوری بنایا ہے 1 میں دم بعدر بین میڑوے دیس کے بھی بھی کا میں تعلق شاہور جلدی بے بیٹھ گیا ملکہ نے ہمر کہا : ''کیوں ' شعلہ رخسار' ماری بات کا کچھ جراب نہ دیا1 کیا ہمیں بھی دیوانہ بنایا ہے ؟ ہائیں کرو ' اپنے دل کا حال بیان

کرو ۔'' جب شعلہ رخسار اس تاکید ہر بھی نه بولی ' تب لاله عذار نے کا '' واری ' آن الگرو مصر بات دانہ اللہ کر ہے ۔'گا

کہا : '' واری ' آپ آلگ رہیں۔ یہ مردانی باتیں کرتی ہے۔ جنگل میں پیشاب کو گئی تھی ' وہیں ہے یہ خرابی ہوئی ہے۔''۔ ملکہ نے کہا : ''دیکھو ' ہم بنائے دیتے ہیں۔ چونکہ عشق

میں خدمہ کے لیے ۔ (دیکھو ہم ایک دلئے ہیں۔ جو برد۔ چودہ عشق میں خدم بیات ہو میں میں میں میں میں میں میں اس اس کی ہے۔ تعالیٰ یہ بھی کسی پر مانٹی ہو ان کے " یہ درج کرتھا ؟ " لا لاد مذار میں گئے - دیار ، میانا ' طبیب' حکیم ' جو مناسب ہو کا بلائیں کے با دیں گئے - دیار ' میانا' کو مجمع سالم تمہارے موالے کر دینگر ۔ دو آیک دن برایاں رکے کہ ایس میں حالم تمہارے سوالے کر دینگر ۔ دو آیک دن برایاں رکے کہ ایس میں حالم تمہارے سوالے کر دینگر ۔ دو

لاله عقار نے کہا : "واری " ایسا له عو کچھ مضور کو مثل هو جائے تو آپ کے والد تائدار میری فاک چوٹی کائیں گے۔ سپ صاحب کیوں کے " آسپ زدہ کو ملکہ کے پاس کیوں چھوڑا۔ ابھی باتا بھی تام مشاد کتوارا باشا ہے۔ ابھی کے چار آکیوں عمر یا۔ اتنا کے کہ آپ پڑھی لکھی عین ، آپ کے چار آکیوں عمی ۔"

ملکہ نے جواب دیا کہ '' تجھے ان باتوں سے کیا مطلب ہے ؟ ہم اسے --جھ گئے ہیں۔ دوانے صحت کمیلا دیں گئے ' جلد اجھی ہو جائے گی ۔ نشجیں عارضے کی ہوگئی ۔ اب اچھا ہونا اس کا کیا مشکل ہے۔ کی تجھ ہے پار پائر باتین نہ کرنے تو ہم کو ملکہ سیمیں عفار طور فد نہ کہنا ہے''

...... لاله عذار کو ملکه نے رخصت کیا ۔ کنیزوں سے کہا : ''جاؤ '' اپنے اپنے کاسوں میں مشغول ہو ۔ ہم کو گھیر کے نہ بیٹھو۔ میرا دل گھبراتا ہے ۔ شملہ رخسار کو کائیں کائیں کرتے دیوانہ بنا دیا -کس کس سے وہ بونے ؟ کس کس کی پاتون کا جواب دے ؟ ہم اپنی دملہ رخسار ہے کوئیر پر جا کے باتین کریں جے ۔''

یه کنید کر شعله رخسار کا هانه پکٹڑ لیا 'کوٹھے پر بے کر چلی وضان دو کرسیان بجھی تھے۔ ایک پر سلکہ لیٹھی) ایک پر شعلہ رخسار کو بٹھایا ' اور سکرا کر فرمایا کہ ''الے شعلہ رخسار ' سے بناؤ 'یہ کیا معرکہ ہے ' ہم ناڑ کئے ہیں۔''

..... شاہور نے ہاتھ بالدہ کے عرض کیا کہ ''سلکد ، کچھ بھی نہیں ۔''

ملکه نے کہا۔ "کیوں چھہاتی ہے ؟ سچ کہہ ، کس پر عاشق ہوئی ؟ هم نحوب پہچالتے هيں حضرت عشق کے آثار تيرے چہرے سے ہویدا ہیں۔ اچھا ' خوف کیا ہے ؟ بتا دے ' میں اس کے وصل کی ندبیر نکاوں گی ۔ تیری مال سے له کموں گی ۔ تیر مے معشوق تک بہنجا دوں گی ۔ اری کم بخت ' جلد زبان کھول ۔ کچھ منہ سے بول۔ هائے ' ارے کیا کہوں ؟ میں بھی اسی آفت ناگمانی میں مبتلا ھوں ۔ آئہ پہر مجھ ہر بھی تؤیتے تؤینے گزرے ھیں۔ نه کھانے کی خواهش ہے نہ پانی کی هوس ہے۔ جی چاہتا ہے ' چیخیں مار کے روؤں' کسی صعرائے وہراں میں لکل جاؤں بہاڑوں سے سر ٹکراؤں والد نامدار آئے' وہ کچھ بکا کئے۔ سی نہیں سمجھی کہ کیا کہا کئے ' كبهى تورالدهر كا ذكر كيا اكبهني شاهزاده ابرج نوجوان کی شجاعت کا حال بیان کیا ۔ کوچ اچ کو بھی معلوم ہے ' ابرج نوجوان کون صاحب هيں ـ اتنا تو سنا که صاحب حاه و لشکر هين ا بڑے بھادر دیں ۔ ہر چند کہ میں بخوبی واقف نہیں ہوں؛ مگر اتنا تو ہؤا کہ والد نے نام نامی اس شہر بار کا جو لیا ' دل تڑپنے سے ٹھیرا۔ اس وقت سے جی چاہنا ہے کہ کوئی اسی شخص کا ذکر کئے جائے ' اسی کی شوکت و جرأت کا حال سنانے ۔'' یہ سن کمر شاہور غیر دل کے دل کو تسکین ہوئی۔ دل میں کہنے لگا کہ کیا عجب ہے کہ پہ وہی گل ہو کہ جس کا میرا آقا بلبل هؤا هےکها: ''واری ' کیا کیہوں' عجب مصببت سیں ھوں ۔ ھر چند کہ میں گھر گھر جاتی ھوں ' سینکڑوں مرتے ہیں ۔ کبھی خیال بھی نه کیا ۔ مگر آج دوسرا دن ہے که صحرا سے میری ڈولی آتی تھی ' ایک جوان مرکب سه جشمی پر سوار بهولی بهالی صورت ' صاحب شوکت و جلالت ' کان کیانی , هانه میں' دل رہائی بات بات میں ' ایک هرن کے تعاقب میں تھا۔ وہ هرن بھاگا ہؤا میری ڈولی کے سامنے سے گزرا ۔ اس قدر انداز کامل سے تیر مارا آھو زخمی ھوا۔ وہ تیر دل دوز سیرے بھی کلیعے کو توڑ کے بار نکل کیا ۔ وہ گھوڑےسے کودا ۔ آھوکو ذبع کرنے لگا۔ وہ چھری گویا میرے کلیجہ پر بھرتی تھی۔ جب اس نے اسے ذبح کر کے سر اثهایا ' ممه سے چار آنکھیں ہو گئیں ۔ سین ذبح عو چکی تھی ' وہ بھی بسمل عؤا۔ " هائے جان جمال" کمه کر زمین پر گرا ، سے هوش هو گیا ۔ مثل مرغ نرم بسمل بهؤكنے لگا - كبهى أنكوين كهولنا تها ، كبهي بند کرتا تھا۔ لیکن میرے رعب حسن سے بول ته سکتا تھا۔ اس حال پر، اس کے واری جاؤں ، مجھ کوبھی سکته تھا ۔ اس وقت واری، عه كه رحم آ كيا - قصدكيا ، ذول سے أترون سر اس كا الهاكر زانو ير ركهوں ، لذت هم كنارى معبوب اٹهاؤں ، اتر كے ڈولي سے اس سے لیٹ جاؤں ۔ سیرا سے کہہ رہی تھی کہ ذرا ٹسر جانا کہ ااگا، جلی امان جان کی سامنے سے تمایاں ہوئی۔ آپ تو جانتی ہیں ہر وقت کائیں کائیں کرتی میں ، نه نیک سے مطلب نه بد سے غرض ـ وهیں سے چیخنزلگیں ، ارے سہرا ، ٹولی کیوں روکی ہے ؟ جلد بڑھا ، سیرے کھانا کھانے کا وقت جاتا ہے ، جلد گھر بہنچا۔ ان کی بھیانک آواز سن کو کہار دوائے بس واری ' ڈولی ہے کر ھوا ھوگئے ۔ میں بھر یھر کےدیکھتی جاتی تھی ۔ مگر مجبور و ٹاچار ، بے قرار و اشکبار' گھر پهاچی ـ لوگوں سے مخفی مخفی دربافت کیا تو معاوم ہؤاکہ وہ جوان' صاحب عزم و شان نبیرہ حاحب تران تھا - پھر ، اے سلکہ عالم ، کیں معلوم اس بد تعبیب پر کیا گذری ' جیتا رھا یا میری محبت میں مر گیا !''

بھر میں دیکھا ' پھر موجود ۔ دعوب میں کھڑا جل رہا ہے ۔'' ان ہاتوں کو سن کر ملکہ ۔بمن عذار صنونر قد کو غصہ آیا ،

جبرہ سرخ ہوگیا۔ تاہم عبر نہ باق رعی ۔ تیمچہ ہلال کوپنجا آواز دی : ''او شعلہ رخسار ، نیری فصا آئی ہے ؛ اسے بہبودہ کلام همارے سامنے ؟ ''

یه گلجه کر جاها نیجه مارے! شاپور شیر دل گیرا کے قدموں بر کر بڑا۔ '' ہان مان ، حضور امل لومانامی۔ کیا بجال میری که ایسے کامان زبان ہے دیگاؤں ! اصل طالب ہے تر آگاہ ہو جئے ۔ پھر قتل کا اغتیار ہے ۔ یہ گلیکار مجبور و نامار ہے ۔ "

ملکہ کو اس وقت غصہ بھا ، نبعجہ گئے سے نہ ہٹایا کہا: ''بتالا کیا کہتی ہے ؟ اب کوئی عذر تیرا ہرگز قبول نہ ہوگا۔''

اب شامور شیر دل کو سوائے سے کمپنے کے کوئی جاوہ نہ ہؤلہ عرض کیا ؛ ''ا مخلام اسی شیرلیستان صاحب فران کا عبار ہے ۔ میرا آقا مضور کے منتق میں بہت ہے قرار ہے ۔ ملاوم کو کالاش کرتے ہوئے آٹھ بچر گزرے ۔ یہ مشکل بیان تک پہنچا ۔ ''

(جلد پنجم . حصه اول)

اک ٹیڑھ سادگی میں

(صعصام جادو ، لاله زار نرگسی چنم کے عشق میں مسلمانوں کو چھوڑ کر افراسیاب ہے آمازہے ۔ عبار اس کی فکر میں میں ۔ ایک دن اے لاله زار کا خط ملتاہے کہ رات کو مجھ سے باغ میں آکر ملو)

وات کلامت موسل بین سالله افزائل ماهای خرابر فریهالش نوب بر بها ها مد سوخ کا اگل کری کا دیگر مجافز اسالان می بینا بها الله می بها طرف قدا الله الله یک دیگر و بینا به می کود کونی می بها الله می به به الله یک دیگر و بینا به می کود کونی می به در مد خرات امر کا ایک تمال کرد به اکثر کرد از می به در ایک ایک دیگر ایک ایک که ایک به با میکی میشده به کیدور کم بین می کود کونی می به که ایک به با میکی میشده به به به بینا به می کود به می دو است میان می است ما می به بینا در کا کام کام که به این کرد کرد است می می می که بینا ما شده اس جارت بینان شد کا کام که به این کود و اسط می می نام کنوری که کان مورد به بینان شد کا کام که به این کود و اسط می می نام کنوری

سمعام بادو دل ہے یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے ہے ایک الزائن کو دیکھا۔ یہوں بھول میں دریت ، دورانہ آپ روان کا اوارچ مرے دائم کا ایک انتخاب کے دیگھا۔ یہوں بھول میں دوران ہوائی کے دائم بائمانوں تھا انتخاب کے انتخاب کے دائم بائمانوں تھا انتخاب کے انتخاب کی دائم بھول کے دیگھی میں دیگھی دیگھی میں دیگھی دیگھی میں دیگھی میں دیگھی میں دیگھی میں دیگھی دیگھی میں دیگھی دیگھی میں دیگھی میں دیگھی میں دیگھی دیگھی میں دیگھی د

بوٹیاں کاٹتی ۔ ''

یه تقویر جو اس خواص کی صمصام نے سنی ، سمجھا ملکہ ک خواص ہے ، بحم کو ڈھونڈھٹی بھرتی ہے ۔ حقیت میں میں نے بڑی دبر لکائی - پکارا : ''اے بی ی ' یہ گنبکار بہاں حاضر ہے ۔''

دیکھتے ہی دیکھتے وہ عورت ادھر بنٹی ، قریب آ'ثر ایک دوہنڑ مارا اور کہا : ''ارے نلوار تیرا ہی نام ہے '''

صمام هستے لکا اور کہا، "ایان کسی کا تلوار بھی نام هو تا هے!"

اس نے کہا: ''سیاں جبا چبا کے باتیں تہ کرو ۔ میں دچھ جاھل نہیں ۔ عنایت سے سامری کی کچھ تھوڑا جب بڑھی لکھی بھی ہوں ۔

ملکہ تلوار ہی نلوار ''در رہی ہیں۔'' اس نے خوش ہو کے کہا : '' نہیں بڑا ، صحصام جلک آزبائے

عول رہز زرہ یوئی کہا ہوگا۔ " خوں رہز زرہ یوئی کہا ہوگا۔ " اس نے کہا : " نکوڑا ہؤا کس کو بناتا ہے ! نؤا دادا امیل

سی می مصفح بھی ۔ اور می برسی امروز اور میں بیان میں بون سائے ؟ کیری کو کیے جب ۔ اورے برسی امروز اور میں میں امراز کیری میں امراز کیری میں امراز کیری میں امراز کیری میں در امراز کیری میں در امراز کیری میں در امراز کیری کیری میں امراز کیری کیری کیری کیری کرتے کیری کیری کیری کرتے کیری کرتے کیری کیری کرتے کیری کیری کیری کرتے کیری کرتے کیری کرتے کیری کرتے کیری کرتے کیری کیری کرتے کی کرتے کیری کرتے کی کرتے کرتے کرتے کی کرتے کی کرتے کی کرتے کی کرتے کی کرتے کی کرتے کرتے کی کرتے

صمصام نے کہا : ''املکہ ، چلو ، جلد بحج کو اس یار جاودانی، بحبوب جانی تک پہنچا دو ۔ آج کے احسان کا ، جو زندہ ھوں ، تو معاوضہ کروں گا ۔ ''

صمصام نے کہا : " نہیں ، خدمت گزاری میں فرق نه عو گا۔"

رامي اسمي بالذي يقدم كرية دور و دوري ولي سب مسعم الهيد تفوان در كي جو سر مطالح بي يونها دور يجو السريد الكرية الكرية ويكون الكرية ويكون الكرية ويكون المرابي والمن الكرية المرابي والمن الكرية المرابي المرابي والمن كلية والمرابي والمن كلية ويرابي والمرابي والمن كلية ويرابي والما دال المرابي المواجه والمرابي والمرابي المواجه والمرابي والمرابي المواجه والمرابي والمرابي المواجه والمرابي والمرابي المواجه المرابي المواجه المرابي والمرابي المرابي المرابي والمرابي والمرابي والمرابي والمرابي المرابي والمرابي المرابي والمرابي والمرابي والمرابي المرابي والمرابي المرابي والمرابي المرابي والمرابي المرابي والمرابي والمرابع والمراب

صممام به باتین من کر مثل گفتھ کے بھول گیا۔ اپنے تنبی بھول گیا۔ جن ہیں کر کے دانت نکل دینے ، مانھ ہوڑنے اکہ ''سلکڈ مائم ، بھ کو بہ حال معلوم لہ تھا ، افرانیاب بھے کو نقر دیے کر لاہا۔ ابھی بام تک تو ہی حیرت نے افرار کیا ہے کہ ملکہ لالہ زائر لائن جاتھی کے باتھ کہاری شادی کریں گے۔''

ملکہ نے کہا : '' کیا آپ ننھے نادان ہیں ، دودہ بیتے ہیں ! جو جس نے کہا ، مان لیا ۔ ''

 $\langle Rh | \langle l_1 \times \nabla r_1 \rangle \rangle = \langle l_1 \times r_2 \rangle = \langle l_2 \times r_3 \rangle = \langle l_1 \times r_4 \times r_4 \rangle = \langle l_2 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \rangle = \langle l_3 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \rangle = \langle l_4 \times r_4 \times$

سِن پالا ۔ ی انا نے صوف دودہ پلایا ۔ آٹھ پھر انہیں کی کود سیں رہتی تھی ۔ ایسی نانیں سن کر ان کے دل تو نیوںکر چین موتا ۔ درا بللی بھی عیں ، رونی هوئی دیرے پاس آئیں اور نہا ، اے بیبی ، عصب هؤا ، کاس شه ، پن مر کئی عوتی ، انسی باسی نه ستتی . بی حبرت عہارا آ در در می عال، مجھ دو نو اله آرزو ہے کہ گل سے حیرے ہر بہاری سہرا دیکھوں ، و ہاں بھڑو سے سرمائے برق انداز، ترنیو عا، اوم نا زؤال ، اس فے ساتھ بی حدرت تمہاری شادی درس کی ، صمعام حو اپنے ملک نا بادساہ ہے ، اس کے لئے شو حواص مجویز عوبی ہے ، مب اس جارے صاحب حسب و داخب نسب سراننا بڑا کاملیں کی، بران نو ته بم نرائندی صرے دے در شبوخواص کے ساتھ شادی ہوگی۔ صاحب ، اصل دو رہ ہے تد میں تونے کی بیٹھنے والی ، یہ سن کر کھیرا کئی ۔ انکوٹھی الماس کی اناری نه جبالوں ، جان دے دوں ۔ ں، جهوجهو نو جانے ماں کے عیں۔ لیٹ کئیں ' انکوٹھی جھین لی ' اور شیا دیوں ہی ' هم نے راب دو راب دن دو دن نه جانا ' تمهارے واسطے سارے دسے تو جهورًا " مردؤا عمارا رات بهر تؤیا نراه ہے ۔ ایک وات گهر جازا نصیب نه ہؤا که میری بنو کی دون دل دهی درنے کا اس لئے ساری مصبیعی اٹھائیں کہ تم جان دو ؟ دانو " میں تم ' دو بے جلوں " تمہارے عاشق صادق صمصام سے ملاؤں" ال قراب كرنے والوں كے مدد ميں لوكا لكؤں ـ صاحب " ميں تو ال بانوں سے بالکل آگاہ نہ تھی ۔ میں نے نہا ' چھوچھو' بھلا و ہاں تک میں شیونکر جلون شہی بازار میں نئی هوں اا ڈبوڑھی نک جاتی هوں او ایرے پاؤں کا نے ہیں۔ الہوں تہا تہیں کیبی قبا میں تم کو لشكر صعصام ك يرجاؤن كى . در ي كهر ك بجهوا إي الك باغ ہے کہ اس نو عدود داغ نہے على - مدد سے خالى بڑا ہے - تم جل کر و عال بینہو - میں مردوں کے کن کالوں کی ' تمہارے واسطے خاك چهانون كى ايك ائتياق نامه لكوكر عمه "دو دو ا ايتے جاهتے والے سے کیا شرم ہے۔ وہ شاھزادہ لمود مزاج کا کرم ہے ' ذرا سی سن بانے کا 'آپ دوڑا آنے گا۔ صاحب' جو کجھ کیا جھوجھو نے کہا ۔ بچوکو بیان بٹھایا ' تم کوبھیلا لائیں اہم نے تو اپنے دل کی کہہ سنائی، اب نم اپنے دل کا حال بناؤ ۔ تمہیں کیا منظور ہے 1 میرے سر پر نه ماں کے ثمہ باپ ۔ اب جو کچھ ہیں وہ آپ ہیں۔ میں ابنی بان در پر نه ماں کے ثمر سرحا کے گھر نه باؤل کی ۔ "

مسلم ان الاون کو سن کر پیرل کیا " کیا : "لیکہ ، ایک منظر کر دو گیا ہے ہے۔ لیکہ ، ایک منظر دور گیا ہے ہیں کہ لا اور صوار ہو ، ویک منظر کیا ہے ہیں دیک کر نامی پندرت کر آیا ہے اور منظر کیا ہے کہ بری کی کر کا میں بالدران کے ککم کر کر ادا کے ککم کر کر ادا کے ککم کر کر کے اللہ میں بالدران کے کا میں میں کر کیا ہے۔ اس کے اللہ میں بری کر والد ہے ۔ اس کے قبید میں کر کر کی دور منظر کی بری کر فرود ۔ ویل کے اللہ میں درصور دل کے نام کی کی دور منظر کی دور اداری میں منظمہ درصور کی گر کے دور باتری میں منظمہ درصور کی گردی گا۔

 نے اپنا منہ پیٹ لیا کہ ''بھی ، دیکھتے تیرا کہاں گذارا ہوگا ! اس بھوے بھائے شوہر کی جان ہے گی ۔ کیونکر عمر کائے گی ؟''

ملکہ سر جھکا کر رونے لگی ۔ صمعام نے کہا : ''بیبی چھوچھو خیر توجے ؟ ''

نیر توہے ؟ '' جدو جمو نے کہا : ''کیا بتاؤں ! یہاں به تو آفت در پیش

ے ۽ بال بجنے کا اس و بیان میں ہو سیادوں ہے۔ ہے او بال بجنے کا اس و بیش ہے ۔ صاحب زادی کو عیش میرے کی ہے او لومان جن ایک جام شراب جلاؤ صحب میں ملکہ میرت کی آئی چر بھی جراواء و وہ ماحد اور افراد کی الزائب کی جراور میں ہو طلعہ موری وان کا مالک ہے ان کو یہ بائین ہوائے ملک میں جاکر وی بائی کا وقت آئے۔ میر کروں وہ فت ہے ہائی ہوائے ملک میں جاکر وہا مورکا ، ہو شرح کروں وہ تاہیں سیانا ہوائے ملک میں جاکر وہا

صمصام نے کہا: "بینی جھوجھو ، تم ناحق خفا ہوتی ہو ۔ میں ابھی جاکر شراب لاؤں ، ملکہ کو پلاؤں ؟''

جمورچوو کے کہا : ''نہیں بیٹا ۔ کمہارے چائے کی کیا امتیاج ہے ؟ جین آئی چیز آن کے آرام کی فکر جی جہاز رہتی ہوں۔ مثل دل کے ایک کلاپ بغل جین دبائے لائی ہوں۔ جائی تھی یہ خدن ہے۔ دم بھر جین ادھم مجائے کی شراب کے واسطے نے قرار ہوجائے گی۔''

صمام نے کہا: " لایئے ، نکائے ، غصه نه کیجئے ۔"

چھوجھو نے بعل سے گلابی نکال کو سامنے رکھی ۔ کہا : ''سیاں بیوی کو اغتیار ہے یہ تو میں خوب جاتی ہوںکہ ساں بیوی ایک ہوجائیں گئے ، ہم غیر کے غیر رہ جائیں گئے ۔''

.... ملکہ نے اشارہ کیا ، ''پہلے صاحب نم نہو ۔'' صمصام نے کہا : ''ذرا منہ تو لکادو ۔ جھوٹی شراب کا طالب ہوں۔''

ملکہ نے بہ ناز و کرشمہ گلاس ہاتی سے صمصام کے بے لیا ، مسکرا کر ہونٹوں سے لگایا ۔ شاید کوئی قطزہ مثلہ میں گیا یا نہیں ، سه بنا کر گلاس رکو دیا اور کلیا "اراد از یجو بهری کیان عملان الکانی - بری این کنورل به اور کلیا داشت. به این طرح به در این بری از این استمام م این برای از این استمام می بین استمام بین استمام بین استمام بین استمام برانامای کان طالب مین بین بری بین بین بین استمام ب

(صممام نے جیسے هی شراب پی اورا نے هوش هوگیا)

(جلد پنجم . حصه اول)

☆ .

جو کچھ دیکھا اچھا دیکھا

انکہ جانب دوکانین بھیکاؤلوں کی ۔ تفت بلند ' پالی دل بسند' صورتیں بھول بھول ' گریا ہے الحراق میں جوان بھول جیسے مثال و موکزے ترجیح '' ادائیں بالڈی '' گر کام سروری حرص نہیجے شان و موکزے نے الیے انتقال آنکھیں ۔ طرح خواہ در سے جوان نشے باز ' مشترقوں کے ہم ۔ان انتقال آنکھیں ۔ طرح خواہ در سے جو ، دم جو بڑے تشے ترز ہوئے۔ انتقال آنکھی ہے گرا انتجے کر

له آزاهد کے دم میں کھینچ دم چرسوں کے رندوں میں که بیارے دم هی کا تو فرق ہے مردوں میں زندوں میں

نہ آ زاہد کے دم میں تو اگر کچھ دہن کا پکا ہے بہشت آک باغ ہے' دوزخ کا بھی آک شرعی دہڑکا ہے بھائی ' دنیا میں چار پیخمبر آئے۔ چاروں آپس میں بھائی ہیں۔ دو کے محقد زاددان خالہ خراب و شیخ بد لیافت ' دو کے معقد ہم لوگ چو ان ' بے بان') جست و چالاک۔ بھائیو ' مسجھ لو ودکون ہیں: 'ناز' ورزہ' بھنگ' 'کوڑہ۔ سرجھانا' غلل مجانا ان 'کو مبارک۔

قاضی ہر آفت آئے بلا کونوال پر

اللہ کا کرم رہے رندوں کے حال پر نفوارےکے ہاتھ میں اکثرو بھر اےہتو

عاشق ہوئے آھیںہم تواسی چالڈھال پر بھائیو ، ہم اوگ خدا کے بیارے ہیں۔ نشہ باز ، بیوے بھاۓ ، راج

به اور ، هم او ک عدا نے بیارے هیں - نشه بار ، بیونے بھاتے ، مزاج نراے- راکلیلے طرحدار !'' دم مارنے والوں میں تو یہ هنگامے هیں - بهنگاؤن معشوق

اس نے مسکرا کر بیسے اٹھا لئے ، پنجۂ نگاریں سے جرس بہانے لگ - دم مارنے والے بول اٹھے ''کشمیر نہ پلانا ، سابعہاں کا ٹرا جانا !'' زیر افت ڈھانک کے بکل جل رہے ھیں۔ نوکر غرق باندہے ،

و، بھی اگلا چاہئے والا ، نئے میں چُور عاتبہ بڑھا کر چام لی ، بکل کی آگ جھوٹی جوئی جائی"، میاں کے سامنے حاضر کی۔ میاں نے کاؤٹرائے کے دم لکایا ، بالشت بھر الو اٹھی۔ طرف لوکر کے ختوجہ ہوئے - کہا : ''ے بھائی سیتے ' تو بھی دم لکا ہے۔ شد جا ہے ۔''

اس نے بھر حقہ ملہ ہو رکھا ۔ یہ فترہ هشرکرکہا : ''بھائیو ، جرس کمپتی ہے ، کھانسی کروں ، کھرا کروں ، اس ہر بھی بہتے والا نہ مرے تو میں کیا کروں !''

اب اس وقت تمام میله جوش و خروش پر ہے۔ اٹھارہ سو ملک کا آدمی چمع ہے

بيد عد به اگل اين طبق کا چربری که مران هـ سپ چين کا کا کيا خبران و و کا کيا نظري ورنگ ندرين و سياستين چين چي هورند سب ايال سازو (درجهن درخيد کلاد سر پر چي هرين در کا کواری در خلصه دی کلده په سرچي موقودي په کري مين کلاچي خون کو چين چين جرح اين کا ست کا دادر درخ والد ايالو هاجون چين خير حراح کا ماکن ست کا دادر درخ والد ايالو هاجون چين مينيا کا ماکن درا چين چين در کيا کا در کار کي ساخيا کشمیری کمیں په چهن رهی ہے مغلی کمیں چائے بن رھی ہے دم دے کے نکاہ جن په ڈالیں آک سعت هیں ساقلوں کی پالیں مشعل سے نہیں ہے جس کی لوکم حلموں به جرس کی یا نے میں دم گڑا نشر کا اینر جهنسڈا دم مارا کسی نے دے کے گندا بانکی ترچهی حسین و خوش رو دوکایں 'تنبولنوں کی اک سو پہنے ہوئے زبور طالائی دکھلایا کسی کو مڑکے ٹھینگا ہنس ہنس کے کسی کا خوں بہایا عياش كمال كهيلي كهائي ہنس ہنس کے اگال اک پہ پھینکا چونا کسی یار کے لگایا "بیڑا اب کھا ہے میرے مکھلال" کرتی هیں کسی سے کہه کرید چال رنگ اپنا کوئی جا رہا ہے بیڑا کوئی نے کے کھا رہا ہے بجنا ہے کہیں وباب مرجنگ تھیٹر کا کوئی مائے ہے رنگ حبراں ہوا شکل جس نے دیکھی ہے لاک کیبن یه سرکٹر کی عیاش کھڑے ہوئے میں گھیرے اک سمت هیں رنڈیوں کے ڈیرے سارنگ کا سر چمک رھا ہے بایاں کسی جا گمک رہا ہے خالی کوئی گنگنا رہی ہے سر ساز سے آک ملا رھی ہے

کاشرودهم مین عراض و ها هد برازنوان مجبون تموی فرد و داند. فرد از داند و حرف از در کوست مین در ان این کرد و این و در این مین در ان این کرد و این و در این مین در این در این در این در این کرد و این در کرد و این در این کرد و این در در کار و این در کار و این در کرد و این در در کرد و این در کرد

نائکہ نے جھلا کر جواب دیا۔ ''جناب رسالدار صاحب ، عطا معان ، اس چھوکری کے شہرے ہیں۔ یہ بھی شعر لظم کران مین بالا مین می طاق به صبره الذی به مان جهو کردی و بودی کرد می بود. میند می میند کند در مین جهاند میند می میند کند در کرد کرد با میند الدی میند با به کرد با میند الدی میند با به کرد با میند الدی دور به کرد با میند کر

یه سنکر رسالدار صاحبپهول گئے۔ ساریشمیسواری بھول گئے۔ کمر سے فوٹ سے وروپیہ کا نکالا ، بیش کیا۔ کہا۔ ''ہی لذت بخش صاحب ' آپ تو ہاری میان ہیں۔ اس جلسے میں تشریف لانے کے ہم پر احسان ہیں''۔ پر احسان ہیں''۔

نائکہ نوچی دونوں خوش ہوئیں ۔ سازلدوں نے کہا ۔ ''لوسالدار صاحب ، سامری جشید سلامت رکھیں ۔ پی لذت بخش کاؤ ہم رسالدار صاحب کو مدت ہے جانتے ہیں بہت کچھ دیں گے ۔

خوش کر کے بیاں سے بھیجیں گئے ۔'' روبیہ سلنے سے بی لذت بحش کو بھی مزا سلا ۔ نمنجۂ آرزو کھلا'

روبیہ منطی سے بین لفت جس تو بھی مزا مار علیجہ ارزو تھا؟: چہرہ مثل کل کے سرخ ہو گیا۔ مسکرا کر گنگنائیں ۔ غزل شروع کی

بعد اس کے جانے کے علمی دل لگی ہونے لگی۔ اسی طرح دس آنے ہوں 'باع جانے ہیں۔ اسازندے ساز کر کے محاش بیٹوں کو اند کے لانے میں - ہو بانکا ترجھا ملا ، سکرا کر ہاتھ پکڑ ایا۔ حل ا'حصور' دکھی سے ایک بائی آئی ہے۔ کہا خوب گائی ہے۔ حل نر دو جبریں سٹے''۔

اس توجے میں ہو آیا تا' ہستا ہوا آیا اور تا ہوا گیا۔ یعنی تو خرجی پخ رہے میں' ساتھ کے باروں سے کہہ رہے ہیں' ''بھانی باران' مم مسئم ہیں کھیل کھلتے ہیں۔ آیک شب سے زرادہ دوسری شب رائدی کے پان نین آئے' اس ہو کسیوں کے تام فرد پر لکھے میں - گھر، پر روز خانکیوں کی ادوبائی میں۔ اوبائی گرمستوں 'تو لکا لائے ہیں''

ھر شیے میں رنڈیوں کے یہی ھگامہ کے کہیں سوڑ کچی ساڑ کہیں(آز ' کہیںایاڑ' ۔۔۔۔۔۔ ایک عقام پر۔۔۔۔۔۔۔ایک خیمہ کلان ابتنادہ کے - اس میں نوجوات نوجوان جم میں ' دن چر رھا ہے - خیال میر شرکت میں طامب سحر کے افاراز بائد گائے جاتے ہیں۔ بجنا ہے رہانب اور مرجنگ وارے کا جنا ہو_ا ہے اک رنگ کچھ بیٹھے میں اس میں کانمی والے طرّے والے میں کچھ نرالے کچھ دارا بجنا کے گارہے میں کجھ جھوم کے تان اوا رہے میں

خيال تلازمه ٰ بسنت ، چوک پہلا : -

سلت آبا ہے ' شور ہر سو ہے بیلوں کا ہر اک چین میں
دو بھولا لاہر ' ڈکی کے آئش ' مہار چیتے ہیں سارے
مسایا ہے ویک ٹوبلل کی رایک شریع اور نسبت میں
مشاک تفویر کا کے تسائمہ کہ ڈرودی آبا ہے یا سن میں
یعد لیلا البیلان کہ کامیانا کہ ڈرود ہوتاک ہے بیش میں
ہید لیلا آبا کل کہلا رہی ہے ' جٹک ہے نسبت کی ہر سنی میں
ہید میں میں جو اس کے خیس خیش کی ہر سنی میں
ہیں کیمی کیمی کو میر کی عراضہ خود انہز تن میں
میرے میں کیمی کیمولوں میں دیو کیمی جو شریع میں
میرے میں کیمی کیمولوں میں دیو کیمی جو شریع میں
میرے میں کیمی کیمولوں میں دیو کیمی جو شریع میں میں

دی ہے غیر بیار کی لاکر لسیم نے ِ میکا دینا چین کو گوں کی شدیم نے میساد کو فرایا ہے اس و بیم نے شسادی رچاق بلیلوں کے دل دونیم نے شکفتگ کا بھرا ہے ہانی ہر ایک نیسائی کے بھی لکن سی

شکفتگ کا بھرا ہے پانی ہ جوک دوسرا : ۔

ت دوسرا : .

مثنال برقال ہے چشم ارگر' ابھی ہے البیلی بیاے بن میں کہ انکٹل بھی لگل ہوئی ہے کون یہ حسرت ہے انجین میں اشارے چیا ہے ہو رہے ہیں کہ آئی تو بھی اپ اس وطن میں بسٹی بوشساک ہے جو پہنے بیسار کیا آئی جین میں

نہیں ہے جُوهی کا کام یاں کچھ سمائے گا موتیا نه من میں بہار گیندے کی آج کل ہے بست آیا ہے مر چین میں

احرًا هوا چمن به بهر آباد هو گیا استاده پیشوائی کو شمشاد هو گیا اک طبار ناشاد هو گیا دامرده غیر سر ابدل صیاد هوگیا

عزیں ہے۔ رہا ہے اکثر رہا ہے وہ ہانک بن میں

چوک تيسرا: -

بسنت کا رنگ جم گیا ہے حلب سیں تا تسار میں ختن میں هر ایک دشت و جبال و بر مین هر ایک دریا مین اور چمن مین پستے سبزہ ہے ہوں روش پر عقیق ہا زرد میں بمن میں یه زعفرانی مے قرش مخمل گلوں کی خاطر هر اک جمن سی کسیں یہ ہے شور فاختہ کا کمیں یہ قمری ہے ہر سخن میں کھلا ہؤا بھول یا کہ غنجہ کہیں یہ بلبل کے ہے دھن سیں

دیکھو ہزار رنگ په گلزار آج ہے مرغان خوش نوا کا فلک ہر مزاج ہے

اب تخت زعفرانی کی بھی احتیاج ہے هر کل بدن کے سر په بسنتی جو تاج ہے

نہیں ہے کھوٹا ' کھرا ہے ہرگل، ہر ایک ثابت قدم چین میں

چوک چو تھا مع تخلص استادان خیال : ــ رسال کر کا بھی زعفرانی لباس تو عمدہ ہے بدن میں المداری کپڑے بستنی پہنے ہوئے میں داخل اس انجمن میں

اگر ہے 'جیرا' کا لال جہرہ ' یہ زرد ہونساک ہے یہن میں وہ انجائ 'عاشق علی' کے دیکھو اکڑنے آتے ہیں بالکہن میں گئی خزال اور بہار آئی 'محد' ہمارے بھی آپ چین میں اسی سے شہرہ ہے لکھنز کا پن میں 'ج چین میں 'حلب شن میں

قطعه

چرچــا رهیگا چنگ و سرود و ربـاب کا دهریت کی نان ۱ راگ خیــال و حنـاب کا دوره وه هر طرف کو شراب و کیــاب کا پیری مین آج الهیگا مزه کچه شباب کا

یہ رات گزرے کی عیش میں سب بسیں کے پہونے کل بدن میں اس جلسے کو دیکھ کر جوان 'کم سن ' پیر ' عقبل ' فہیم

اوطاف میں مصورت ہیں کہ کسی کریل نے یہ ورکہ جدایا ہے ''کہا کہا خال میں ' نمول کا میں انشاہ ہے ''نہوں کا بڑو ہے '' مصاف نے کہا کہ کہا ہے ' بڑا اعدن کہ کہا تھا ، کسی مضون کے عملی النام فرائد کے میں '' باتا ہیں جا ہے اس کے اس کا کہا فعال است کے مدامان دو النام میں 'بڑھ سے اوالے بھی جوالان معاملت آئان میں ' میں جاتا ہے صبح تک میان حجر کے خیال سین' پیان سے قدد کہ آئیاں۔

ایک جااب تو بڑے جم گھٹے دیکھے ۔ جوانان شیر دل کی آواؤ آ رھی ہے' ہاہو کے لعروں سے زمین تھرا رہی ہے ' کسی سے پوچھا '' اُس مقام پر کیا جلسہ ہے ؟ ''

'' اُس مقام پر کیا جلسہ ہے ؟ '' ایک نے کہا ۔ '' بھائی اسیمقام پر تو سارا میلہ ہے اول صاحبان آبرو ' بیروان حضرت خضر و الیاس ' حق شناس ' نیک اساس ' دریا

دل ' پاک از زشتی ' شهرآبابرسال کے سارہے بہشتی ' حق آبوش ' مشک بدوش ' بجوش و خروش آ کر جمع ہوئے ہیں۔ ایک جانب ے آخاور سے کا نکارات دھری مراق ، الجزایات رون ہر " دوی کے
میٹ کا لم حورش میں دھری مراق ، الجزایات رون ہر " دوی کے
الکرکھی جامدان کے اپنے میان و خاندہ ، پایانے میں سے کے کہ
میر کے جام کی المجروف ہونے اللہ کے آخر میا آخروں میں اللہ کے
مرا ، اجادور میں چاندی کا گڑے " کے میں تقرار فارقین کے
مرا ، اجادور میں چاندی کا گڑے " کے میں تقرار فارقین کا کاروان کے
مرح کے جانے کہ کے اللہ ہے یہ کہاتے تھیں ماندہ
مرح کے اللہ ہے کہ اللہ نے یہ کہاتے تھیں ماندہ
مرح کے اکار مے میں۔
مرح کے اکر مے میں۔
مرح کے اکر مے میں۔

دہوی ستوں کے ہیں منابل سبکھنڈکے گانے، ہیں،ائل اچلے سلے میں دہوبی سارے سر سے وہ منڈانے ہیں اتارے کانے میں یہ ٹھنڈ ہاتھ پھیلا۔ دیتے میں جواب دعوبی چھیلا

كهند اول. سوال سقون كا:-

ایک کاسل ان سیں آگے ڈھا ، اپنے کان پر عانھ رکھ کر پکارا :۔ _ ھاں ھاں ، او میرے میاں

سنو بھائی دو جار ستوں کے نعرے اب عاسنی کے دل ہیں بہت بے قرارے صبا نے کئے جو چین 'میں اشارے تو نمنج چٹک کر بکایک بکارے

چلو ، بلبلو ، آئی ہے اب بھارے

= 14: 4: = 0: 1 3: 1 3: 1

جو آب دهو بیون کا : ایک دهوبی بھی آگے بڑھا ، اور یه نعره مارا :-هان هان ان او میرے بیارے

خوشی سے نہیں گل جو پھولے سماتے تو مرتحــان گلشن ہیں اترائے آئے

اکسٹر کسر ہیں شمشاد جوہن دکھاتے خبر لا کے بیک چمن ہیں ساتر

خبر لا کے پیک چین ہیں سناتے کہو باغبان سے کہ گلشن سنوارے

دوسرا سوال سقول کا". صنم آج کر وصل ہو تو مزا ہے

گھٹا چھائی ہے اور چین پر نضا ہے شے لالہ کوں بادل پر صفا ہے

سے دله دول بادل پر صفا ہے بھرے جام ساتی یہی کہه رہا ہے

کہ پہلے اسعر اب تو کچھ ہو خارے اوے او سیرے میاں

تو میرا ہے دادار میں تیرا بجن کا یار بیارے جادی آؤ عاشق کے گر لگ جاؤ

جواب دهویوں کا:۔

فلک نے مرے حال ہو رحم کھایا کہ وہ ماہو میرے گھو آج آیا مجوے سادہ ہن بار جانی کا بھایا

کہ آنے ہی بمب کو گلے سے لگایا

اسحر' کا دماغ اب فلک پر ھےبارے

او میرے میاں تسو میسرا ہے پیسازا میں خاتجہ پر جی اپنا وارا دل تیرے نذر کیسا حسن تیسرا سول لیا

سامین میں چرجے ہو رہے ہیں کہ '' آج ٹیسرا دن ہے ' نئے دھویوں کی بان کو کاپ رہے ہیں' پاٹرا کرنے پر آمادہ ہیں۔ کمپنے ہیں خوب کندی کریں گے ' ان کی اسٹری لیں گے ' دھویی پاکا کریں گے' جب تو بچ جن آئیں گے''۔

ایک کمتا نے ۔ ''بھائی ' دھوبی کا کتا ' گھر کا نہ گیائ کا''۔ ادھر دھوبی بھی جوش میں کہتے ھیں ۔ '' ھم بھشتیوں کو

سوندن میرڈالیں کے، ڈول شنگ چھوڑ کر بھاگیں کے۔ غاک پھالکتے ہمیں، انھی سے کلویں جھالکتے ہیں۔ اب آبرد بر بٹر کی ہارے ان کے خوب جھنے کی۔ بناہ بانی شنکل ہوگ ' ہارے ان کے تکرار اب سامل ہوگی ''۔ سامل ہوگی ''۔

...... الکه طرف بازار مین دیکها بازا هنگده هے . مرجزے چاتو هاته چن ' سر بر جرکے لکے هوئے ' عوض کا کر پیسه النے میں ' واز کمال ماصل کیا ہے ، ایک پیسه ان کا عوض بها ہے ایک جانب کرائے مار ' دو ضربی لکائیں ' پیسہ لیا ' ایک طرف شہوی ' جینتانے عاتم نے میں ' ششکی لا کر ہے جماع الواح ' کالما نے کا کر المیے ایک ماتام پر مترے شامی افتر نے پروانی سے فائٹ یہا کے یہ بیان کم بر ہے میں:

آئے پہر جونسٹے گھڑی مکھ پر برسے تور صدقه نسانک شاہ کا بھنڈ ارے بھر بور جگ جگ جئے لائڑی پڑھتی ھر دم چاھی شاد ھو روح سامری کہتے سترے شاھی

(جلد پنجم ، حصه اول) الله الله الله

کسرکی خبر

تکلف بر طرف

برق ٹرنگ بازار میں ایک دکان پر سیابن کی ہلڑ کر رہا ہے ، پدنی بصورت اکھوری ایک کھو بڑی ہانھ میں نے لی ہے ، اس میں کھلی پھری ہوئی ' لوگوں پر پھینگ رہا ہے ۔ لوگ جانتے ہیں گو ہے ، پھاکتر پھرنے ہیں ۔ کبھی پیشاب کر کے جلو میں لینا ہے ، لوگوں یر دوژنا ہے۔ آدمی پر آدمی کر رہے میں ، بازار میں منکلمہ ہے۔

(جلد پنجم حصه اول) تد شد شد

چل پوں ، بم چخ

خواده (صور میان) گمبه اولید کتیرایا مین کنون مین می در بی با در کتیر به مین کم کوی کنون کی مورد مین کر بی مین کم کوی کنون کی مورد مین کر بی خواد مین مولی جانف و چوک مین کو کوئی کنون کی کو کوئی که افزارت مین کو کوئی کی مین کو کوئی که اولید مین کرد مین کر

(اتنےمیں ایک کنیز درختوں میں پیشاب کرنے آتی ہے ۔ خواجہ اسے بے هوش کر کے اس کی صورت بنتے هیں)

عمرو نے گھیرا کر کہا '' ہوا ' ابھی تڑکے تڑکے ہوش بھی

درست نہیں ہوئے تو نے کاؤں کاؤں کر کے اور بریشان کیا ! " یہ تو بخوبی سمجھ گئے کہ میں گل رو خواس خیاص کی صورت ہر ہوں۔ پکار کر کہا '' یہ تو بتا ' ارے سپری صحنجی کون سی ہے ؟''

ایک نے کہا ۔ "ارے ادھر آ۔ تیرے مرنے گڑنے کی یہ جگه

ہے ۔ جو کچھ رات کو کھاتی ہو ' وہ بھی بھول جاتی ہو ؟ مستانی ابل بڑی ہے ' اپنے رہنے کی جگہ بھول گئی ہے! ''

ایک نے کہا ۔ '' بی گل رو ' تو شے خانے کی،الک ہیں ۔ ساری مندرس انہیں کو ملتی ہے۔ ان کی نانی ڈھڈ و قمرن روز صبح کو دویئے پانجامے نے گدڑی ہازار سیں جاتی ہے ' ہرانے کیڑے بیج ہے۔ دھکڑوں کو جامدانی کے انگر کھے بنا کر پیناتی ہے۔ اپنی محنجی بهول کئی ! آنکهوں میں چربی چهائی ہے۔ بی کل رو بهول کثیں ؟

خواجه بھی تڑاق پڑاتی جواب دہتے ہوئے' کسی کا کال نوج لیہا ' کسی ہر گلوری کا اگل بھینک دیا ۔ " ھائے ظالم!" کہد کے سینے ہر ہاتھ رکھ دیا ' کسی کے مارنے کو پاؤں سے جوتی اتاری ' کسی پر

بیک تھوک دی ' لڑتے بھڑتے اپنی صحنجی میں آکر بیٹھے۔ (جلد پنجم حصه اول)

ŵ

آؤ يزوسن لڑيں

لشكر لندهور مين جوانان هندى ، وضيع و شريف ، بانكرترچهے ، لڑے بھڑے ' کلوں پر وخموں کے نشان ' ایک باع بے خزاں ' معلوم ہوتاہے ' بلٹنیں رسامے تکاف سے آواستہ ہیں۔ صبح کا وقتہے ' وردی بح رهی ہے ' جوانان تماشابین رنڈیوں کے خیموں سے نکلیے ہیں۔ جھیل میں جاکر غوطه مارا ' نماز کا وقت جاتا تھا ' جلدی آکر نماز چند نقرات میں اداکی ' جونکہ ثئے باز میں ' ڈیڑھ مُٹی بغل میں دیائے دکان پر بھینگز' کے چنجے ' جُرِّنی اٹھٹی بھینکل' دم مارا۔ ادھر سے کمیدان آئے' ادھر سے رسالدار چنجے ' ایک کھینکرا ' ایک لے

مونجھوں ہر تاؤ پھیرا۔ کمیدان نے کہا ۔ '' میاں' کیا مونجھوں ہر تاؤ پھیرا کرتے

هو ؟ آؤ ۱ دو دو هاته اؤ لو " . تلوازی کمنج کلیں . ایک کے وار پر دو۔ را تعریف کرتا ہے کہ " بھی واہ جوان ' کہا ساکھے کا ہاتھ بدارا ہے ! بھی ' سپر تو بھینکو ۔ مردان عالم کریں کھولکٹ میں رہتے ہیں !

مصحے میں دواوں نے سربن بھینگ دیں۔ اب دونوں کے سینے سربر بھینگ دیں۔ اب دونوں کے سینے سربر مونی اس میں مونوں کی مسینے دونوں کی دونوں کی دونوں کی اور آئی دونوں کے دونا کی آداوز آئی دونوں کے دونا کی آداوز آئی دونوں کے دونا کی اس کے دونا کی مسینا کے دونا کی سرب آپ کو کیا کام ہے ۹ مم بھائی بھائی ' ایک بیڑے کے دوالی

بند ہیں ۔ حضور ' ایسی کیا آفت آئی جو آپ دوڑے آئے'' کوتوالی چبوترے کے بیادے پیچھے ہٹ کے کھڑے ہوئے۔

الم میں کہتے تھے کہ " بھیا خان میاں سے ڈرنا چاھئے"۔ ایس میں کہتے تھے کہ " بھیا خان میاں سے ڈرنا چاھئے"۔ دوسرے نے کہا کہ " مرزا جی کیا کم ھیں۔ خانہ جنگیاں

جب زیادہ هنگامه هوا ، رسالدار کی طرف سے رساله تیار ہؤا ، کمیدان کی طرف سے پلٹن ، آپس میں کہتے ہوئے که ''همارہ افسروں پر نگاہ ڈائے کا تو خون کا دریا بہا دہں گے ۔''

یہ شور سن کر خود لندھور بن سعد ان کئی لاکھ روپیہ کا سیلہ سر پر بالندھے ہوئے ' رفتا ساتھ' آکر ملکھے کو ہر طرف کیا ۔ دولوں جوانان زخمی کو گئے ہے لکیا ' کہا '' بھائیو ' آپس میں

لڑتے ہو ؟ ''

عصنے میں دونوں جوانوں نے جواب دیا : ''کئی دن سے طبل جنگ نہیں جمے - تلواویں ہماری نمون جائٹے کی عادی ہیں ۔ جہاں دو در بنک نہ ہوئی ' یہ مشترفان خون دیز بہت ہے چین ہو جائی ہمیں۔ جب خون جائٹ آئٹی ہیں تو آرام ہائی ہیں ۔ ''

(جلد پنجم ، حصه اول)

TAI

4 4

اضافیت

" نه گهبراؤ - کیا کسی کے مانه لگانے ہے کچھ تنصان هوا جاتا ہے ؟ جب پنجابت هوتی ہے ؛ چودهری صاحب پنجان کچه دیتے ہیں ' راہ کمی کا مصالہ صافح ، 4 جربالہ شکرانہ ! " (جلد پنجم ٬ حصہ اول)

* * *

اس کے بڑھنے سے بہنوں کا بھلا ہوگا

ایک کنیز نے کہا : " واری ' مجھ کو ایک ٹواکا یاد ہے۔ دیوال کی کامیا میں جولیوکی رائم بھر کےدہوار میں گڑھ دی جائے۔ سب دشمنوں کا منہ بد مو جائے گا ۔ بیر دیدار کا گونڈا مائٹے ' بی ترت بھرت کی بڑیا ' بی لڑک کی سیاری ' بیر بلائو کی جوتیاں ۔ یہ ساؤنکر آزمائے ہور نے میں ''۔

(جلد پنجم ، حصه اول)

☆

''عورتیں بڑی چلتر باز ہوتی ہیں، مردوں کو دیوانہ بنا دیتی ہیں۔ مبرے شوہر کی بمبہ بے لڑائی رہا کرتی تھی۔ پڑوسن نے عمم کو ایک ٹواٹکا بتلا دیا کہ بوا ، جوتی سے آٹا تول کے ٹکیا پکاؤ ۔ الدجرے باتم بدر میا آک توکیلاؤ میشت جول کراچی روی گر۔ روی کی کی اس کہ اس کی میرور ایسی بالاوں کا افراد سے میسی انواز کا بنائے ہوتا ہوا۔ ہے اس کی دوان جائے ہیں جو انواز کی افراد سے میسی انواز کا انداز کیا ہے۔ ہے اس کی دوان جائے ہے۔ میں جو بالان ان انداز کی میرت کی انواز کی میرت کی انواز کی میرت کی کرتے میں ان کارک کے انواز کی انداز کی دوان تو میں میاز انواز سالان کے انواز کی دوان تو میں میاز انواز سالان کی حالات کی دوان کی دوان کرتے ہوئی کی دوان کی دوان کرتے ہوئی کرتے ہوئی

سخال میں غیے جورد کے ند حواس مرکبا ، میں اپنے لگا۔
پہلا ہے ، 'ایسے عے ، بہرود کو بارا آب اکرن میں بیان کے سہوان عوب
بناز ہے کہ اپنے بیٹر بین حالات کا جا بنا مان کے سہوان عوب
بناز بیٹر کو کیا انگری توں ، چاہے میں بوت بد اپنی
کوابان بناز عین ، اب مفتد ہے کوی حرب ہو جاتے رکھے کا کر
کوابان بناز عین ، اب مفتد ہے کوی جوراب تو دو حالی جیشد کی کا کر
بدائی بیٹر کا کر انجہاری جوان پر برحد تہ آبا ایجہاری بینے
بدائی بر ایک برحد ہے بیٹر کے برحد بینے برحد بینے بینے
کیے 'کھی مجم بر شامر نہ موا - بری مل میں ہے جاتے بہ آبانیا یہ
کیے 'کھی مجم بر شامر نہ موا - بری مل میں ہے جاتے بہ آبانیا یہ
کیے 'کھی مجم بر شامر نہ موا - بری مل میں ہے جاتے ہے اندانیا یہ
کیے 'اس بیان سہوان کہان باؤٹ کا کہل مولی ان کے اورون
نے میں انہوا کہ کہل مولی ان کے اورون
نے میں میں ان کہان باؤٹ کے - بری مراکان کی کھی ہوئی نہ یہ اسے میں میں میں کہا ہے اوری

دیا ، مبری خاله کا بہٹا آیا ہے۔ بردے میں سبکچھ کیا ، کسی پر حال روشن نه کیا !''

بے لکام

(تو سن جادو نے عمرو عیار کو گرفتار کو لیا ہے۔ عمرو اسے کالیاں دے رہا ہے) ''..... قید میری بیاں ہے وجہ نہیں آئی ہے۔ میاں تو میں ہو

ضرور حواری گانفودگاه . هانه خاردار چار هاؤن گا- تازی بات هے که سند زوری میول جائی گے، تقدر نه انتیا سکی گے ، بکشنے بهای گے ۔ بولی بر ایان کر گاؤن کے دادا کی گاس کیلونل کے ' تبایان کے گرے بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔ او توسن لئوٹ ، تبای سب طرح کا میپ ہے ، مشری ، کسوی کہا تھا گئے، میس کور ، سنارہ چشم ، ایسے جائورون کو بیں رائوں میں برکے طرحان میں اور

فطر ت

مدتوں تعربے باس رہے ، اب قاب راہا ۔"

(برت فرائل عباری کرنے کے لئے ظاہر میں سامروں ہے مل جاتا ہے ، اورکوتوال کو کے عمرو عبار کو گرفتار کرانے پہنچتا ہے) برت برت فرونکی نے دیکھتے می ڈالٹا اورکہا؛ االو ساروان وازے منہ برت لونکی وابق شہنشا، شباب کنکوں ہوئی ! اورے مم "قوم کے انگریز بین ، بڑے فتد انگیز میں۔ مل کو مارے بین ۔ اس واسلر

(جلد ششم)

(صاحب تران کے لشکر کو حادو گروں نے بری طرح گھیر لیا ہے - شکست یقنی نظر آتی ہے - عیار مستوارت کو روانہ کر دہتے ہد،)

ھیں) بادشاہ سے بڑہ کر عیاروں نے عرض کی ''نا،وس کو غلام روانہ کر چکے''۔

بادشاہ نےخوش ہو کے فرمایا ''یہ بڑا کیہ آیا۔ بارا گرفتار ہوتا یا مارا جاتا کچھ بھرے کے ناموس' نو کیل جاتا چاہئے '' عیاروں نے مرض کی : ''ہم نے لکہانوں سے ''نہہ دیا اگر من لینا کہ ہم لوگوں کی شکست ہوئی ، یا طبق خالد کلیہ کے یا طرف

(بقیه طلسم هوش ربا ، جلد دوم) انته طلسم هوش

ایک دختر تیک اختر یاچ سو "کنیزان بد عال اور انبیان سبر کتاب کے روب آئی ۔ 'کولی یاچ پرس کامی رکوئی ہوگی بہر تمر موزا ہے ، توریب آئی ۔ 'کولی یاچ پرس کامی رکوئی ہوگی محکم سین طاح خون و کو کرم "کجید میں و عبری تھی۔ گھینا جوتا ہے ۔ گر بین کرتا ہوں اور ان کا ، ایالیج ، یالیون چوارے دریا تاکہ ہوئی کیا گریے "کے بیٹ ہے بدھا ، ایالون کی میڈمیان کشمیری ، تاک میں پر بائی آئیوں میں کیائی کیرا گھیا ہاگا کائور تک بیا جوا دا ایک ، ورٹی کی تعنی پرے ، امی جان ، امی جان

(元 公 公 (元 (4)

(جلد جهارم)

(+)

جب دہ پورٹ کے ڈریس زنانہ گزراء میں آمرائی نے غوال پر انوان نسٹیلڈ کونا کون سے طوک روانہ کانے ، اس شبل کے کا رونن چون آگے چی ، سے چاپاؤکا کرنے کہ کور دینار کیا ہے ہیں بیادات وجوں مونی کشتیوں پر پر کے ، کستے عوالوں پر کسے ، بیادات وجوہارا کے کا جہائی کے کہ طالبہ مونا کر ہر کسے ، بیادات وجوہارا کے کا جہائی کے خاتم بیادات کے مام طوفر کرتے ، بیادات کے سر موان پر انگی مونی کہ بیادات کی حرایی سرائی برفت کا جیل ، اس اضافہ کا دونانہ پر تکار کا دیا ہے۔ مقابلہ کے آئیدیں اس کا بیادات دم پر ان کا دول کے طوف پار کرانے باع میں لائے ۔ مشرخوان دیدائے ورمی کا گستردہ کیا ، میر آن (وزم) عدست یستہ موکر شواجہ کو لاکٹر ابتیابا ، عرض میر آن اللہ کیا کہا ہے اس کاباتا کو آپ کے لائل میں ، اور کو متافات میں میں کیا گیا ، چیچہ آئی تیاز دیا ، ومی ان ششک کے معراد میجہا ہے ۔ اگر توازش کیچنے کا ، باعث میر بار کا ہوگا ، اور آج کو تیا نوش فرماننے دی اس میرون غراس ہے جو نان جوبی میکن مولی افران کیچنے کا ، آپ کو قسم ہے عدا کی جیپ تنص کو راہد دیچل کیا۔

عمرونے کہا کہ ''مجھکو بناتی ہیں ! میں بے چارہ مرد غریب اس لائق کب ہوں - یہ سب ان کی مسافر نوازی ہے :

از جرعۂ تو خاک زمیں قدر لعل یافت بیچارہ ماکہ بیش تواز خاک کمتریم

بلکہ میری طرف سے عرض کردینا کہ بموجب

باز آئے ساتیا که هوا خواه خدیتم مشتاق بندگی و دعا گوئے دولتم

من كز وطن سفر نه گزيدم بعمر خويش درعشق ديدن تو هوا خواه خويتم "

حاصل مرام، بعد سنرہ گستری طعام الدید و خوشگوار چنا گیا۔ وزیر نے آتیابہ اٹھا کو طشت زریں و الدین جواہریں سے ہاتھ دھلایا آئی سر ہر مر وجہ جینائی کرنے لگا۔ اور خواجہ نے خاصہ نوئن فرمایا۔ کیا ول اور داروغتہ باورجی شائے کو بعد کھانا کھانے کے گئی خلار ووجہ ڈیلیل سے ٹکال کر انسام دیا۔

(_r).

وزار نے دست بستہ عرض کیا کہ خاصہ . ہے۔ حکم ہوا که لاؤ۔ اول کنیزان ممبر دیدار سرود ہے کر روانہ ہوئیں ، اور (جلد دوم) 🖈 🖈 🖒 .

الردے میں زردے

 $\frac{1}{2}$ (4) $\frac{1}{2}$ (5) $\frac{1}{2}$ (6) $\frac{1}{2}$ (7) $\frac{1}{2}$ (7) $\frac{1}{2}$ (7) $\frac{1}{2}$ (7) $\frac{1}{2}$ (8) $\frac{1}{2}$ (8)

مضطر پر قابو ته رها

بيتاب هوكر پكارا

''قہر مو یا بلا ہو جو کچھ ہو کاش کہ تم مرے لئے ہوتے''

اس قلزم حسن نے جو صدا اپنے عاشق مضطر کی سنی ، نظر اللت اس کے چیرۂ پریشان پر کی وہ گوھر محیط حسن اس صورت زیبا کو دیکھ کر غش کر گئی

(یه شیزادی بنشه جادو ہے۔ اس کی دایه بادتاء طلم کی طرف ہے۔ اس کی دایه بادتاء طلم کی طرف ہے۔ اس کام ہر بادور ہے کہ چو کوئی دریا ہر آئے اے ملکه کے حصرت و جال ہر لیفائے اور کرفٹار کرتے ہے آئے۔ بنائیم وہ طلم کو قد کرتے اطلاع دینے جائی ہے۔ یہ اور دولوں کی دد سے اے جھڑا لائی ہے، اور دولوں

رنگ رلیوں میں سٹنول ہوجاتے ہیں۔ دایہ واپس آتے یہ ماجرا دبکھتی ہے تو فوراً جاکے شہزادی کے باپ کوہر شاہ سے شکایت کرتی ہے)

سلکه و شهراده امی طرح سر گرم معان نفیر که برگایکه ایک آ آواز سیب آنی در سسته آزادی چوانی . سلکه گهرا کر صف بقیده بر اور البا امیا که خورین نموان ، ازار که این بهیسل کر گرا ، اے موتی بدیر به سیب به داروین کمیان بیشته جادو اور کا میکرون کی مواب جدید به سیب چونی موتی ، ملک کو هر شاه اور دایا به وی در این میکرون کی مواب کو نفت سعر پر بهاکر باز که یمی کا کر کر دان کا دولون میرون کو نفت سعر پر بهاکر باز که میر کا کرس دان کے چدا کرکے وصال

به مکر دی کر آب بنایب درباز روانه فراد داده در خوبه ما ماخرجر کو فراق کستاه متن کو باشده از رحم وام کر کتیزون کو وشیار کرده با در دونون کو تقت حر بر الان کر رے کی کتیزون کی دو به به مابرا دیکها در اور رسید پیلئے کبی ، اور مالی کو اس کردی اور رحکه کو جین این ۔ لیکن موت خد طلعہ بسا گاپ تیا کہ جیازت کر جین این ۔ لیکن موت خد طلعہ بسا گاپ تیا کہ جیازت کر کری ، اور کی جین کی کری کی کری مالی کی جین کو کری کی کار کری کری کری کری کری ۔ ملک کی کری گاؤی کی رون آخر ، یہ اس ان کو دوده براگر کو ، ملک کی کی کچھ جین گواؤی کی رون آخر ، یہ اس ان کو دوده براگر کو ، ملک کی کی کچھ جینا گواؤی کی رون آخر ، یہ اس ان کو دوده براگر کو ، ملک کی کی کچھ جینا گواؤی کی رون آخر ، یہ اس ان کو دوده براگر کو ، ملک کی کچھ جینا کو اس کی میں کچھ کی کچھ جینا کو ۔ مین این کو داخل کی کچھ جینا کو برائی کو ، ملکل کو دودہ برائی ہوں کے دی کچھ جینا کو سے کہا کہ کی کچھ جینا کو سال کی دودہ برائی ہا کہ در کیا گھائی کی دیا کچھ جینا کی تاکی کچھ جینا کو سال کی دودہ برائی این میں کری کچھ کی کچھ کچھ کے دیا کی کچھ کی کچھ کیا گھی کری کچھ کی کچھ کی کچھ کی کچھ کچھ کے دیا کی کھی کچھ کی کچھ کی کچھ کی کچھ کی کچھ کی کچھ کی کچھ کیا کہ کو کے دیا گھائی کی دیا گھی کی کچھ کی کی کچھ کی کچھ کی کھی کچھ کی کچھ کی کچھ کی کھی کچھ کی کھی کھی کی کی کھی کی کھی کی کھی کی کھی کی کے دو اس کے کہ کی کی کچھ کی کھی کی کھی کی کے دو اس کے دی کے دی کی کچھ کی کے دی کے دی کے دی کے دو اس کی کی کی کے دی کے دی کی کچھ کی کی کچھ کی کے دی کی کھی کی کے دی کی کھی کی کی کے دی کی کچھ کی کے دی کے دی کے دی کے دی کے دی کی کی کے دی کی کھی کے دی کی کے دی کے دی کے دی کے دی کے دی کے دی کی کے دی کے دی کی کی کھی کے دی ک

ایک ان میں سے بولی که "تمہارا تو پلایا تھا ، میں نے تو

فقط مرزا کے لڑکے کو ملہ سے بیٹا ھی کہا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ بغیر دیکھے اس کے قرار نہیں آتا ۔''

اسی طرح کی بازیں یہ کٹیزیں با هم بناتی بہت جلد عمل میں آئیں ، بہاں مدار ها کنیزی اور مانا اصول ، منلاقی ، بہش مدست هافتر تھیں ان عورتوں کو روتے هوئے دیکھ کر سب عورات ، بونجھنے لکیں گر گر ؟ ''ارے ، کہا ہؤا ؟ غیر تو ہے ؟''

یہ انہوں نے کہا; ''اے بین، دائی الارمان کی جان کو روتے ہیں۔ چلد ملکہ کی امی جان کو بتاؤ ، اردے لوگو ، بڑی حضور کہاں ہمیز؟ ان سے کہو کہ چہوئی حضور کو یہ موئی انا پکڑے لئے جانی ہے ''

یہ ستنا تھا کہ سب انسین ، سماجین دوٹریں ، باوہ دری میں ملکہ ماہ پیکر بری کنال بادو یہنے ہوئی جوٹر کھیل رہی تھی کہ ان سب نے کہا : " حضور ، ساحب زادی کے لوکر آنے میں۔ کہتے ہیں کہ ان کے دشمن ، کہنے والی بندی تید ہوگئے ۔"

یہ سنتے میں بڑی حضور کے بھی جھکے چیوٹ ۔ چیوسر الٹ کر باور جوری کے ادار آئی۔ بننٹ کی کنٹیون اور سب سال بھان کرتے کا بھی ر پر کرتی ، اور چیخ بلز کر ووٹ کی اور سب سال بھان کرتے کیا ہے ان اے بیوی مندک تھا تھی گیکڑ میں کہ اس سروے کی وائی کے گئے ہے جائے نے آئیہ ، میں دور میں اس وطاح کہ اس کو چیرس تیل خوران کی 'کیائین تا ان ویسر بغیر ھو۔ اس جرم برا اس تعلقہ دائی نے جی معلوم کیا کیا ان اعر با سے جائے لگھا کہ بادشام شود تعریف کرنے اور ملکہ اور اس کے ایکا کہ

ان باتوں کو جو ماہ بیکر نے سنا ، فوراً اپنے بہاں کے خدمت کلر ، چوبدار ، خواجہ سرا ، اور عملے کے سرداروں کو حکم دیا کلہ ''چاؤ اور دائی کے جوتیاں مار کے میری بجی کو چھین لاؤ ۔ اگر و معیعہ فاقی دونار شامی ہیں جبج گئی ہو تو العرد دار الدارت کے گھیز کو تو دودا ہوگیا ۔ کچھ بالدانہ کا محرب دادانہ کرتا ۔ اس بھڑوے کو تو دودا ہوگیا ۔ بہتے ہو امان الارسان ہے کہا کہ لاگری کو مردون روجائے کے لئے ۔ بہا کرتے ، اس بری نمیوں موٹے کو آل ا ہے ۔ کوری بیٹھ بچھنے لکے ۔ میں جے کھوں آخر ، لاگر کا وہ بھی جرائے ۔ اس کے بھی ہے کہ کہنی جائے آخر ، لاگر کا وہ بھی جرائے ۔ اس کے بھی جے کہنی جائے

یه بات سن کر کنیزوں اور محل کی عورتوں نے تائید کارم کی کہ ''الے ملکہ ، آپ سچ لرماتی ہیں ۔ جس بات کا خیال نہ کرو تو برسوں نه کرو ، اور جو ہم باز اس کا سامنا ہو تو ، مضور ، غطا معلق، بڑی بڑی بارساؤں سے تجھ رہا جاتا ہے ''

ایک ان میں ہے ایولی کہ " اے یوی ، ہاری صاحب زادی کو تو سیدھی بات نه کرنا آئی تھی ، اب کک روکر ، نام خدا ہے ، روئی مانکتی ہیں ۔ اس دائی ملل زادی نے دریا پہ نے جہا جاتے دید دابر بنایا ۔ وہ تو ملکہ ھی سی ٹیک کو کم کی بھی تھیں ہو دو دائی دوجر ۔ ابھی دوسری موتی تو آبان میں تھی۔ لکڑنی "

عرضکہ بیاں تو عورتیں عوغا کر رہی ہیں، ادھرکئی سو مالازم لڑی ملکہ کے جو دوڑے ، دال راشتے ہی میں تھی کہ یہ جا پیانوے ، اور بکڑے ، ''ارہ تو جا ، او غیبانی ، مارے جوتیوں کے جو تھے کو فرش نہ کیا تو کچھ کام می نہ کیا ۔''

دالی به کلام سن کو گهبران ، اور اس نے پہچانا که یہ سب ملازم سلکہ کی سان کے ہیں ، سلکہ کو لیلز آنے میں ، اگر تو نے ڈوا بھی انگار دینے میں کیا تو یہ بہت بری کت بنا دیں کے ، غیر بھر تجھے کیا حظید نے ہو اپنی آبود گوانے اور توکروں کی مارکہائے۔ بعد عطوم کر کے گویا ہوئی کہ ''ماسیو ، میں تو آپ می ملکہ کو ان کی ماں کے پاس لائی تھی۔ میرا کیا قصور ہے ؟ تم صاحبزادیکو ےجاؤ ۔ بھلا میں ان کے دشمنوں کو رخح چنجاؤں کی ؟ مجھ سے آئی ہوگا کہ کوئی ان کو ٹیڈھی لگا، سے دیکھرائی

چپ ان ترکروں ہے، ہائیں مثر آمیز دعیہ ، ملکہ کو اس پے ۔ کے گر تخت محر پر ایجا آخریک کی طرف کے اس اور می شہران انظام کی طرف کے اس اور ملکہ دیا تھا۔ ملک میں کا کرچ چہانا اور انظام کی حد انزلان مارو ملکہ نے بلکہ کو مور موری آیا ۔ ایش خیری علی میں این ماری کے اس کے بادا ، اور مان کو ساتھ موری آیا ۔ ایش خیری علی میں این مان کے بادا ، اور مان کو ساتھ کے اور وال زیر بھرا آئیا میں ، اید نام حدیث کا حالیہ کر کے مان کو ساتھ کیا ، اور وال تو بھرا آئیا میں ، اید نام حدیث کا حالیہ کر کے ورثے

ماں نے اُنھ کر براہ چشم نمائی اور تنبیه دو طانجے مارے ، اور کہا ''اومردار ، بڑا غضب کیا تو نے که حرمت مثادی ۔ غیر مرد کو پہلو میں کے کر بیٹھی ۔''

سلکہ یہ باتیں س کر ایسا رولی کہ موکی بندہ گئے ۔ اس وقت ماں نے اٹھوکر گئے ہے لگیا ، بیار کیا ، ملکہ کے کہا : ''آپ نے بھی نے تفتون کئے ، اس جان ، جمو کو ازام دیا ۔ آپ دربات کر لیچنے ہے کوئی ہے مرحتی مولی ہو ۔ بین نے او ترس کھا کر اس قیدی کو اپنے باغ میں بلایا تھا ۔ دایہ اسان نے بمھ پر یہ غضب ڈھایا کہ چھال بانا ہے۔

اس وقت سب عمل والیاں صدنے قربان بانکہ پر سے موٹی تھیں۔ اور کمشی تغییں ''اہے ہے ، ہماری صاحب زادی کا ابو بانی مردار دائی نے ایک کر دیا ۔ اے لوگر ، ابھی یہ سن باری آشنائی کرنے کے کے قابل ہے ؟ ابھی جھوڑی صغور ہمیں کہا ؟ میں ایوی دیکھ کے کہتی ہوں اس سال سے تو ذرا اتنا بھی ہوئی ہیں کہ جوان معلوم دینی ہیں ، کیوں ، بڑی کھلائی ، ابھی ان کو سیٹھا برس کہاں لگاہے ؟''

بڑی کھلائی نے کچھ پوروں پر انگلیوں سے حسابکوکے کہا : ''اس سمینے کی پندرہویں کو ، میرے منه میں خاک ، ہونستی نہیں ہوں ، تیرہواں برس بھر کے جودہواں ننروع ہؤا ہے ۔''

یہ سن کو ایک مغلانی نے مامیا کوٹ لیا ۔ حبرت ژدہ ہو کر کہا : ''الوئی بیوی ، یہ اتنی سی جیو کوی کو دائی نے جھنالا لگایا _ لوگو مجرے تو سن کے حواس جانے رہے ۔''

حاسل الامر مان نے بیٹی کا متہ ہاتھ دہاوانا ، کبھ کھانا کھلایا۔ اس کو یاد نسپوارڈ قاملدار تھی کھانے بیے طبیعت کو نفرت ، دل میں مجب بار نھی ۔ ووقی رہی، کبچہ کھا لیا اورمنہ ایٹ کے مہر کھٹ ہر اور رہی ۔

ماں نے کہا : ''دیکھو ، صاحبو ، میری بجی کو بنار پڑھ آیا ہے ۔ اگر اس کا ایک بال بھی بیک ہوگا تو میں آک اند کے اس گھر کو نکل جاؤں کی ۔ کہیں سنفشند ، میں شاک میں ملاؤں ایسی محکومت کو جہال برجی بجی بھی گؤھے ۔ اس وادی کو وہاں مدتح اتارون جہال ملکھ کی دائی نے شاتھ دھوئے ہوں ۔''

سب انیسیں یہ سن کر بسورنے لگیں ، اور پلنک کے پاس جا کر ملکہ کے پنڈے کو دیکھئی تھیں اور سرد ''ہیں بھرتی تھیں ۔

(ادھر داید شہزادے کوے تر گوھر شاہ کے دربار میں پہنچتی

ہادساہ نے دایہ سے فرسایا کہ ''تو اس گیسو برندہ و سُوخ دیدہ کو گرفتار کر کےکیوں تہ لائی '''

اس نے ہاتھ باندہ کر عرض کیا : ''سیں لاتی تھی ، آپ کی بیوی کے ملازم آ کے مجھ سے جھین نے گئے ۔'' یہ سنتے ہی پادشانہ اللہ ، اور الدو علی ہے چلا۔ تواب تاظر اور خواجہ مراکن نے دوا آخر جم برائے اوری فاتھا ہوئے گاہ کہ چاہشان آئی اور فربایا کہ سیسے آئی ہو کہ امی وقت ایک جا الملتان کیا ، اور فربایا کہ سیسے آئی ہو کہ امی وقت ایک جا الملتان کیا ، اور فربایا کہ سیسے آئی ہو کہ می دواب اور کا اس کے محمد کا کا آزاد در انتہے جمد ، اور در محرفی ایس وقتی کو کہ کے جم المحال کیا ہو اس کیا ہے اس کا اور فورس میان ، اس کا میں کہ وقتی کو کہ کے خوبس کی کے لیا تو اس کے اس کے اس کا اور فورس میان ، اس محرا کا جاتھ اس کہ بری قصور کیا تو میں ایس میں میں محرا

کنیزوں نے عرض کیا : '' ہم سب آپ کے تابع ہیں ۔ اگر آپ خدا وند سامری و جمشید سے لڑنے کو کمپیں تو ہم ان سے بھی لڑیں ۔''

به مرض کرتے و رسا آلادہ ویک مرض اور اور الاس با بھر ویک مرض الاس با بھر مرض کرتے و اور الاس با بھر ویک موضو کے دوالہ اللہ بھر ال

به کلام سن کر ملکه نے جواب دیا که ''ایٹھ ادھر ، مولئے بوبک ۔ تجھ کو صدقے اتاروں اپنی بھی پر سے کہ تو نے اس تحدید کے کہنے سے میری لڑکی کو سار انارا ۔ اور ابھی نک بہڑوے تب کو

بادشاہ نے یہ جواب نامعتول جو سنا، فرط غضب سے آگ ھوگیا، اور پکارا که "مال زادی ، کچه تیری قضا تو نہیں آئی ہے ؟ "

ملکہ نے یہ سن کر ایک دو ہتار زمین ہر مارا کہ ''ارے ، تحم مال زادی کہتر والے کو خاک میں ملاؤں ، گیری کی میں تو ہوں ، تجه کو مے کروں ، تیرا حلوه بکاؤں ! لو ، موندی کالے نے مجه کو بے وارثی سمجها ہے۔ اپنی حکومت ہر دھنگاتا ہے۔ ابھی طلسم هو شربا آباد ہے ۔ میرے مال باپ بھی جیتے ھیں ۔ شاہ افراسیاب کو سامری سلامت رکھیں ، وہ شاہ تو دیرا حال سن کے ان کے جہلی نهوک دے گا۔ یہ جاننا کہ میں ایسی ویسی ہوں ، میں بھی ملک احمر سبز ہوش کی بیٹی ہوں جو بھائی ہے ملک الحضر سبز ہوش کا ، اور ملک اخضر باپ ہے ملکہ لعل سخن داں کا جو شہنشاہ افراسیاب کی منگیتر ہے۔ میرے چجا نے حیرت کو گھر میں ڈال لینر سے آج نک بادنیاء کے ساتھ شادی نہیں کی ۔"

ملک گوہر شاہ نے یہ بانیں جو بیبی سے سنیں ، غصے میں تو بھرا تھا ھی، ایک طمانحہ اس کے رخسار پر لکھا: " غیبانی ارائے جاتی ه ! کیا کرے گا وہ افراسیاب میرا ؟ "

یس طانجے کا مارنا تھا کہ آف آ آئی ۔ یہی نے اور زیادہ بیٹنا شروع کیا: " ہے ہے ، وہ ہندی رائڈ عو گئی ! گوھر مر گیا ، اس کی لاش تكلى ! "

ادهر تو بى پىشنے لگى ، ادھر كنيزيںوغيرہ محل كىسب عورتىں دوڑیں اور کستی تھیں ، " واہ واہ میاں ، تم نے تو ماں باپ کی بیتی له بنایا ، کوئی لونڈی بنائی که جب پایا دھن کٹی کر لیا ۔ '' ایک بولی : '' موئے کے ہاتھ ٹوٹیں گے ، جیسا بٹ سے ہاری

پری کو مار بیٹھا ۔'' دوسری نے کہا کہ ''اسی طرح سامری کرے اسکی بھی ٹنڈیاں

دوسری نے دیہ تھے اسی فرخ سامری تونے اس ی بھی سوال کسی جائیں ۔ ''

تیسری نے کہا: " نا صاحب ، هماری بی ی کا ایسے جلاد موئے قمائی کے بہاں گذر کہاں ؟ آگ لکا کے نکل بھی جائیں ۔ " بھر ایک اور ان میں ہے بولی کہ " ھاں بی ، سچ تو ہے ، جس

نسپزادی کے کبھی ماں باپ نے پھول کی چھڑی نہ چھوائی ہو اس ہر یہ مار بڑے ۔ یہ تو کہو ملکہ ہی ایسی نیک ساعت کی پیدا اور لیک کو کھ کی جنی نہیں جو اثنے دن ایسے ظلمی سے تباہ بھی کر گئیں۔''

دوسری نے جواب دیا کہ '' بھر آخر کھاں تک کابھے ہر ہتھر رکھ لیں ، اور جب بیٹھی رہیں ؟ وہ بھی آدسی ہی ہیں ، نه رہا گیا، بول اٹھیں بھر بولیں تو آت: آئی ۔ ''

بادشاہ نے چار طرف ہے جو یہ کائیں کائیں سنی ، ہر ایک کو گھڑکا کہ '' جپ رہو ، مال ژادیو، یہ کیا تحوتما مجا رکھا ہے ؟ ''

عورتین کے کہا ! '' لو ایک تو چوری ، دوسرے سینہ زوری ۔ عفر کرنے نے گئے اور اللے آکائیوں نگائے لگے ! تو بیان کوئی دیتے والا نہیں - جب سے ماری ملکہ کو مارا ہے ماری آنکھوں میںخوں اتر آیا ہے - جی میں آتا ہے کہ جہاتی ہر چڑے کے ڈھائے جدلو ہو ہی

جاہیں۔'' افساء یہ من کر ان سب کو مارنے چلا ۔ وہاںتو صلاح ہوکر جنگ ہر سب آمادہ ہو رہی تھیں ۔ بادشاہ کے بڑھتے ہی چار ست سے عورتین ٹوٹ پڑیں ، اور الانھی ، پھر ، پھکیاں ، دسنے بڑنے T74

لگے ۔ اور چونکہ یہ ۔ب عورتیں ملکہ مذکور کے سیکے کی ہیں ، اور شاہ افراسیاب سے تعلق رکھتی ہیں، ان کو بڑا عرور ہے ، کچھ خوف اس بادشاہ کی حکومت کا ان کو نہیں ۔ ہے محایا بادشاہ پر حملہ آور هوأبين ـ اب تو '' هائيں هائيں ا لگے ۽ لگے ! مار موثے کو ، لينا ، گهیرنا ! " کیصدا بلند هوئی . اور تؤاتؤ ، چاق بثاق، دهون دهون، " كيون اور ؟ " كي آواز آنے لكي ، بادشاء ازيس كه مرد ميدان تبرد تھا ، ان کے حملے کو روکنے قریب تر پہنچا ، اور دو تین کو لات سے ، تین جار کو ہاتھ سے دعکا دے کر گرا دیتا اور کہنیاں مارتا۔ اس وقت ایک لونڈی که ٹھکنے تدکی ، گول بدن ، سیاہ رنگ ، سیاھی کی گانٹھ بنی ہوئی ، کڑوا تیل سر میں ڈاے ، ڈوپٹے کی گاتی باندمے تھی ، اس نے جبک کر ٹانگوں میں بادشاہ کے اپنے نئیں پہنجایا ، اور انبین دونوں هانه سے مضبوط تهامے - باشاده بکارا : " اری مالزادی، یہ کیا کرٹی ہے ؟ اری جھوڑ ، اوقعبہ ، میری جان گئی ۔'' ادھر تو وہ کنیز پکڑ کر لوٹ گئی ، ادھر بادنیاہ کر کو نٹرینے لگا ، اور اوپر سے عورتوں نے بری کت بنا دی ۔ تاج کہیں گرا ، قبائے فرمان روائی الكڑے الكڑے هوئى - كسى عورت نے منه ميں توے كى سياهى بهردى، کسی نے جو تیوں کا ہار بنا 'در گانے میں پہنا دیا ، کسی نے ہانڈی کا گھیرا گلے میں ڈ لا ، کسی نے داڑھی اوج لی اور خوب مارا ۔ جب دیکھا کہ ہادشاہ کی جان ہر بن گئی ہے ، اس وقت ملکہ نے اس کنیز سے کہا کہ انٹین چھوڑ دے ۔ اس نے چھوڑ دئیے۔ سب عور تیں سامنے سے بھاگ گئیں۔

بادنیاہ بھی جان چھڑا کے اٹھ کے بھاگا ، اور اسی حال سے باہر دارالامارت کے جو آیا، سب اہلدربار هسنے لکے، اور بعض متربین نے دست بسنه استفسار حال کیا ۔

اس نے جھلا کر کھا : "کیا بیان کروں ؟ سی نے بار دا ' دیا ہے کہ بیکم کا مزاج بہت برا ہے، ان کا غصہ ، .امری کی بناہ! ندکجھ حجهتی ہیں نہ بوجهتی ہیں ، بوجهاؤ کرنے لگتی ہیں"۔ " یہ کلام سنکر ایک درباری اطیفہ گونے چپکے سے دوسرے سے کہا : " آج ساری حکومت اس میں سل گئی ۔ "'

ہ ، جہ سری صوب اور سے اور سے اور ادشاہ نے ہاتھ ۔ یہ تو براہ ادب جبکے جبکے ہاتیں کرنے لگے، اور بادشاہ نے ہاتھ ۔ بند دھو کر لباس تبدیل کیا ۔

(بادناء نصح کے مارے شیزادہ ناسہ کے قتل کا سکم دیتا ہے ، اتٹرمیں اسکندون سامری آجاتا ہے ۔ جسےبیان کے او ک خدا سجھتے ہیں۔ اس کے کہنے سے قاسہ کو قتل کرنے کے بیانے معرائے طلسم میں بھینکوا دیا جاتا ہے اور بنشہ کی خطا ماتی ہو جاتی ہے) ۔

بادشاہ نے بیٹی کو اپنے کیے سے لگایا ، اور بہت کچھ نشیب ِ و قراز عالم سمجھایا۔

بنشہ نے روکرکھا کہ '' اگر اجازت اپنے باغ میں رہنے کی نہ باؤں گ، اسی طرح رو روکر جان دوں گی ۔ نہ اپنی بیوں گی نہ کھانا کھاؤں گی ۔ ''

کہاؤں گی ۔ "

خدا و تد نے یہ سن کر قرمایا کہ " اے بادساء ، باع میں اس

کو جانے کیوں نہیں دینا؟ وہ سابان بیابان میرت ہےکیا نکل آئے گی؟"

تو چاہے 'جوں میں دینا؟ وہ سنہاں بیابان میرت سے تیا نکل آئے گا؟'' بادشاہ نے جواب دیا کہ '' ممکن نہیں جو وہ ازندہ رہے ۔'' یہ کہہ کر بیٹی سے لنبا : '' اچھا ، اے فرزاندہ تم انہ باغ میں جانا۔''

سلکه به سن نر هنسی ، اور باپ کے گئے ہے لئٹ گئی ۔ آخر سب ساد و خرم ہوئے اور خداولد اٹیکر علی ہے اپنے گھر گئے۔ بادشاہ داخل دارالارات علی سلکہ باشتہ نے اپنی مان کی بلاتاتی تین ، اور کنیا : ''میری اجمی امی جان ، جمہ کو باغ میں جانے دیتے ''

ماں نے کہا ۔ ''اچھا جاؤ ۔ گل و غنچه سے اپنا دل جہلاؤ ۔

لیکن اب کوئی ایسا امر نه کرنا جس میں مجھ کو بولنا پڑے ، اور تم بھی بدنام ہو ۔''

اس نے کہا : ''جی نہیں ، اب ایسا نہ ہوگا۔''

(مگر وعدے کے برخلاق وہ شہزادے کو بیابان ہے انہوا منگوائی ہے اور باغ ہے بھاگ نگلی ہے۔ لیکن بادشاء کا ایک ملازم دونوں کو گرفتار کرکے بھر بادشاء کے باس نے آتا ہے۔ انہیں قتل کرنے سے پہلے بادشاہ مشورے کے لئے خداوند اسکندر بن سامری گو بلائل ہے)

یہ حالت مادر ساکھ نے جو ان سب کی دیکھی ، چادر سر ہے پھیٹکہ بال بررشان کرتے یہ کہتی مولی شیستان نے باہر جل کہ ''بہر ابھی اس کال برکٹر کو بھوڈ کا دے کے سر بصحرا جاتی مون ابنی بمی کا کا مرنا آنکھ نے لنہ دیکھودگی ۔''

جب بادشاہ بیکم اس ہئیت ہے باہر جلی ، سب عورتیں علی کی روتی پیٹی ساتھ مؤٹری - کمبرام بڑ گیا : ''فائے یہ کیسا غضب ہے؟ اے صاحبو ، یہ کیوں چھری نے گناہ پر بیٹریتے ہو؟ اسی طرح کے کیات کمبئی موئی جانو خانہ اوران شاھی میں سب

کی سب آئیں۔ خواجہ سراؤں نے دوئر کر بادشاہ کو غیر دی کہ بیکم ماحبہ روتی ہوئی دربار میں آئی ہیں۔ یہ سنتا تھا کہ بادشاہ نے متداولاتی بیانب دیگیا ، اس بردود باز گا اوروی نے ممکر دیا گا ''لیکہ کو ح اس کی کلیوروں کےلا ہے وہا کریے اسرک مانکے باس پہنچا دو۔ ہم اس کا ایسا علاج کر دیں گے کہ وہ انام بھی اس مسئلون کا اس اند کے گی ۔ اور اس کلیکورک کو بھی فی العالی تعلیٰ کویا مناسب نہیں ۔ اس لے کا کہ شیارات اس کا عالمے کر دون اس وقت اس کو قال کو نار کے

(ملکہ قید سے چھوٹ کے آتی ہے اور ملن سے لیٹ کے رونے لگنی

ماں نے کہا : ''اری چھوکری ' ٹیرے غم نے بھ کو جتے ہی مارا ہے - تو نے خوب بیٹ ہے ایک تاکہ میں ، دابائن بھی ' کما کہنا اس میں بدوان کا کہ اور اس کا کی کا سرویتان کا کہ میں اس کو اری جیرے بیان کی لوڈشان بھی نہیں بھاکیں اور چھالیں مشہور تہیں دوئیں' نہ کہ بیان۔ خبر ، شکر ہے سامری کا ' یہ بھی تصبیوں طرح کا کامیا تیا ہا''

یہ کستی ہوئی ابٹی کو سے کر اپنی جگہ پر آئی۔ اور پاسائش رطن کو چگہ دی۔ ادھ شہزادے کو سامروں نے نے با کر ایک اندان تک و ٹاریک میں ٹیہ کر ہے !!!..... شہزادہ اور میں ملک کی نے ٹراریاں کرتا ' کیھی دوکلہ خدا میں اپنی چھوٹنے کے لئے گریہ زاریاں کرتا ۔ ادھر سلکہ دل میں دل میں اس کرفتار آئیس ستم کا مم کرتی ارسانوں کا اپنے دل میں مائم کرتی۔

(جب قاسم دریا میں نحائب ہوگیا تھا تو سیارہ بن عمر و عیار اس کی تلاش میں نکلا تھا ۔ اب وہ ایک بیابان میں چنجا ہے)

زمین بھی ٹاپش آفتاب سے سیاہ نھی ... نخار ہر ایک تنور کرم تھا ' پتھر حرارت سے موم کی طرح نوم تھا ۔ ہوائے کرم کے چھونکے ہوائے خاطر مفلمان سے کمیس ثرہے چڑہے ، دل و چکر (سیارہ اسے جادو کا کرشمہ سجھکر ہرن کا بھیس بھر لیتا ہے۔ اتنے میں ایک ساحر آکے جانوروں کو کھانا دیتا ہے ۔ جب وہ واپس ہوتا ہے تو سیارہ بھی بیجھے لک لیتا ہے)

یہ جہاڑوٹ میں جھیتا ہؤا اس کے بیجھے روان تھا ، صحرا سی چاندلف کی کیفیت تھی ۔ کوسرون تک چادر زور بجھی تھی ' کوڑیالا 'کھلا' تھا ۔ سبر سبز گھاس پر شبئم پڑی تھی' سطوم ہوتا تھا کہ دانیائے مروارید ریشم سبز میں پروٹے ہیں ۔ جانور آواز دے کے چپ آخر وہ جادو گر پُر پیدا کرتے الح یہ عیار تھم کیا ساوہ هرن کی کھال جسم بر سے اتار کر ساحر کی صورت بنا ۔ بھر کچھ دور جل کر ایک دوخت کے لیجے ٹھیرا اور باتی رات اسی نظام بر بسر کی ۔

جب تاریح فرب کئی ا رائے بڑے تاریح تلار کے لاکر کے لاکر م ہوا سرد جبلے آگ - ورشوں کی کوٹرکوارام سے مولوں کا لائیں مائن کرہ اور بائے کے سکی جا بجا سے سر چاس جاس کے عول بھرکے گرے - کسی مرشوں بدائے کسی جائے ایک جائے تاکہ کا کائی قائد ہوئیں۔ کھوار میں تجدیر کرتا اسلامی کے خاص بھراری فی اس کھوار میں تجدیر چیکر کے جمہاری اور کوٹر کے بھراری فی ا چیان میں مائے لگتی اس میں کے اس کوٹروں کے بھراری فی اور بر چائے میں جائے کشی اور کوٹر کی اور کوٹر کی افزوری کے بر چائے می جوانا صول بالدہ کر اور ن آفاب بلند ہوا اور میٹوں

(اتنے میں ایک ساحر کا ادھر گذرہؤا جسسے سیارہ کو اسطلسم کا حال معلوم ہؤا ، اور وہ ساحر کے ہمراہ شمیر میں داخل ہؤا)

عجب شهر عظیم الشان آباد دیکها سؤکیں پخنه و هموار لابس رعایا و هاں کی جوان و حسین دکالیں اشیائے عمد سے مملو ' دکانوالی هم ایک خوب رو ' هر ست مه جبینوں کی طرح

سے کمو ''دفاوائی عر ایک خوب رو'' عر سنت مہ جیبیوں کی طرح داری، ناز و غمزہ کی گرم بازاری ' زلف کا سودا اوزان ' نظارہ اپنے اوپر نازان ، کمین صرافہ کھلا ، اس کے جواب میں دوسری طرف راؤ به مغال میں کرتا جب جوٹ میں آیا ' بھال ہم فسم کا اللہ اللہ میں فسم کا اللہ کیوں طالع کیوں اندائی کسی طوائروں کیشفائی بر سیرس سربایانه میں وقت کے مطابق میں کا خطاف در بیسیوں کا خاصات جیدان کی والی بائیں کی والی بائیں کے کہائوں کو دیکھ کر اللہ کی اللہ بائیں کے کہائوں کو دیکھ کر اللہ میں اللہ کی ساتھ کا بائی کے خطاب کی برخ مقادمے کا مطابق کا دیکھ کر اگرا اور کا دیکھ کر اللہ بر سر اللہ کا مطابق کا دیکھ کر دیک

(ساھر نے سیارہ کو اپنے گھر ٹھیرایا ' اور کھانے کے بعد قاسم کی ٹید کا پورا ٹعمہ سنایا ۔ اکلے دن خداولد کے دیدار کا میلہ ہؤا ۔ یہ دونوں بھی سیر کرنے چلے)

ایک میدان کوسوں تک کا نظر آیا که اس میں هزارها درخت سایہ دار نہایت بلند لکے تھے ' سایہ زمین پر چھایا تھا ۔ اس سے آگے بڑھ کر ایک جھیل پانی سے بھری تھی ' اس سیدان میں خلقت کا جاؤ ہوتا جاتا تھا۔ دکان دار ' حلوائی ' بزاز ' صراف ، خوانعے والے ، كهلونے والے آتے جائے تھے ۔ خيمے استادہ ھو رہے تھے ۔ بازاريں أراسته تهين - سينكڙون بارگاهين مخملي اور باناتي قصب تهين - چوبين ان کی الباس نگار سب تھیں ، کاس ان پر رنگ برنگ کے جڑے تھے جو سونے چاندی کے تھے ۔ ساحران ناسی سردار ان گراسی فوج فوج قشوں قشوں آتے جاتے تھے ' بیلدار لکے تھے ' چبوترے بنتے تھے ۔ دکاندار دکان جاتے تھے ' بے چوبے ، پالیں ، راوٹیاں ' کندے ' بنگلے کھڑے ھوتے تھے ' نشان بازاروں میں سر بلندی دکھاتے ' ترسول ان اد چڑھ ' برچم اڑتے ۔ هر پرچم پر تعریف سکندری بن سامری کی تحریر ' ہونے دو مو خداوندان باطل کا وصف تسطیر - جهیل کے کنارے چبوترۂ زمردیں بنا ' اور اس میدان سے آگے بڑہ کر ایک گبند ہت بڑا سنگ سبز کا بنا تھا ' آگے اس کے گنبد کے باغ لگا تھا ۔ گرد یاغ کے کثرہ کھنجاتھا ' وہبھی طلائے احمر کا تھا۔ اندریاغ کے طرفہ بهار تھی دروازہ اس گنبدکا بند تھا ۔ دروازے پر رہبان دمنر و کشیشان بیٹھے تھے۔ یاد شداوند سامری و سکندر کرتے تھے، جھانج و نئیر و نائوس رکھے تھے ' گھنٹے ٹنکے تھے ۔

ایک طرف تر ان اسر بیکرون کا بھر نے کا کامی تھا ، کونشلارون کی ابانی ترفید کرنان میں در سال کی بالدہ تو رحم نے تو کیوں میں میان کا کا بعد اس بیٹ ایک انداز میں میر سال کا تو اس کے بعد بھر میں اس کا دیکھڑکر المیہ بور مواد کا کسید کر مواد کے بعد بیٹ مور مواد کا کسید کر مور مواد کا کسید کی مور مواد کا کسید کی مواد کی موا

ان سبزہ رنگوں کے وصف میں زبان لال آگال ، ان کے مند کا یافوت رنگ ، پہر عاشقاں قوت ، سرخی لب ان کی ایسی خوشایا کہ که حص شعد

سرخی لب کے وصف میں جسنے ایک مصرع کیا تو خون نھوکا دکانداروں کا کیا وصف کیا جائے۔ ہر سمت عجب آزائش

نھی ، معد زیبائش نئی ، مکان کے آگر تھیاں آ کر قابین ، هیجرے
فروی جاگر کے کار اور آجائے جے کے کارے تشر جادوں
چیائے جائے ، اوک کو کوان سے بھینگر ۔ محسبہ اور خدر بر چیائے جائے ، اوک کو کوان سے بھینگر ۔ محسبہ اور خدر بر دولئے چیائے بالین تھے ، تجار کارا ہر حسب الآبا نیر ہے۔ ڈائل ، بالرین بھی ، خروب ، بسول ، ویک کر کار کار کیا ہے۔ چانک حری کا کہنا بہنے اساد کی جے ہوئے ۔ ایک طرف کا فروش ** حالے کہ کے جائے ، اجازے ، سائی حد پلانے والے کیائے ، ہم ایک کے سائے حملہ کے چائے ، حمل کے حداثے کہ جائے ، ہم ایک

ہر ست دھم دھام داما مقتل کا افردائم ہے گہرے یا با این آپ پنتے رہنس نیٹر ہوئے بیان کر اول آپائے بابدوں پر مر اکائے ۔ العرب یا پیکٹ سپرا' گرو جیلے و کہائے " کی گئے گئے ان کے دیا ۔ ایس کا دل اگل ' پیٹروں کا کیالیا' اننی کیائین' میٹر کا زدانہ ، بہت سامیر پیکربال پالکٹوں پر آئے ۔ اگل کارٹوں کا کو بابدائے ۔ مرائے علمائید پالکٹوں پر آئے ۔ اگل کارٹوں کو بابدائے کی کہائے کہائے کہ سیادوں کا و مائیج میں بھر ان ہو ان کی دائے کہ دائے کہائے کہائے

(شام کے قریب بادشاہ مندر میں سکندر کو ۔جدہ کونے گیا) بادشاہ نے سجدہ کیا ۔ چاریوں نے سنکھ اور نئیر اور گھنٹے بجائے ' جے جے کا شور ہر سعت بے بلند ہؤا ۔ بادشاہ گبند سے نام کو بادشاہ مذکور تو اپنی بازگسی بیله کر میلر کی سر کے ذکا اور تام بیدان میں چرافورکی روشنی ہوئی "میلون کی آواز دور تک لیجا کہنانے کی ۔ عراضے مردان سے سوارا طلسم پر مرکز آب کو فراع کی بور کم گھر جانے کی "کاجھ اس فراض کے آلے تکور آب کو فراع کی اور کا کا بازی جانی "کی طرف ہو ہر تماش کوری آب کور آب کو ڈومیلڈ رہا تھا ۔ زائیلوں کے الموری پر تماش بیاون کا چار تھا۔ داخیہ میں تیز تھے ۔ جیاس تعلق جانے کا ساتھ بیاون کا چار کا تیز نے بیورٹے تھے ۔ جیانگیاؤں کی کافور کی ساتھ میں بھار ان بھور کی تھا۔ میں کا انجھ کر کما تیا کہ انظام کی تامید کا مسلم کے ساتھ کی میں میں کہ ان میں کہنے میں بھر کے تامید میں کہنے کہ ان کمار کیا ساتھ کے سے میں کا جیان کہ کا باتھ کیا تھے۔ مرکزی مالازم

 چومکھ آئے کی جلا کر رکھی ' مٹھائی اور کچھ روپے رکھ کر تھالی آٹھا کر چھم چھم کرتا چلا

''نه جیا تیری چشم کا مارا نه تیری زلف کا بندها چهوٹا'' ایک نے به حسرت و یاس کہا که

حت نے په حسرت و پاس دې ده ''نه تهی تونیق اگر بویسے کی تو اتنا هی کیه دیتے جو آیا ہے تو خالی تو له پهر دشتام لینا جا''

عاشقانه زبان پر لایا که

اس تاؤنین نے جب یہ کیات عائمات سے ' نا او مندر کے لشکر کو ان جوانوں پر حملہ کرنے کا محکم دیا . . . ان جوانوں کو جلو میں لئے یہ شہر بار ملک حسن و جال قربہ گلبہ غماوند پہنچی - وہ جمع عثاق وہاں اس امید پر تھم کیا کہ جب یہ یہ رفعا پرستش جمع عثاق وہاں اس امید پر تھم کیا کہ جب یہ یہ رفعا پرستش محمد عماوند کی کرکے باہر آئے گی اس وقت اس کو رام کرار س کے . . جب یه عیار دروازے کے پاس آیا ، بیاریوں نے کہا : "بھر جا کہ وقت خدالد کے آرام کرنے کا ہے ، اور عرش اعلیٰ پر جائے کا ہے ۔"

اس نے کہا : ''سیں شب کو بیان نہیں ٹھیر سکتی ، اسی وقت گھر جاؤں گی - نم درواز، کھول دو ، خداولد میری آواز سن کر عرض پر سے فرش پر اثر آئیں گے ، بھی کو پلا کر آپ کیا فلک اعظم پر چلے جائیں کے ڈ''

پیاریوں نے کہا : التم کو کیا خداوند نے بلایا ہے ؟''

اس نے جواب دیا : ''سیں لیٹی ہوئی تھی کہ پکایک آپ ہلستے ہوئے گئے اور کہا ، جلد ہاڑے پائس آ کہ تمیے بغیر نے چین ہیں۔ یہ من کر میں حاشر ہوئی ہوں۔ تم نہ جلنے دوگے تو میں شکایت ''مہاری مغاولد سے کروں کی ۔''

ہیاری یہ کلام سن کر ڈرے ، اور ایک ان میں ہے اندر گیبد کے گیا ۔کندر کیند کے ایک مقام عمد میں جواہر نگار بلٹک 'پر بیٹا ہؤا تھا اور جاگا تھا . . . اس پجاری نے . . . آہمت ہے عرض کہا کہ ''بنا بخباوند ، آپ چاگر میں ؟''

خداوند نے اس کو پاس بلایا۔ اس نے جملہ کمال زن با حسن و چال کے آئے کا عرض کیا۔ منداوند نے اپنی کو است ظاہر کرنے کو فرمایا که ''وہ بلدی قدرت کی جے فرمائی ہے۔ ماں، ہمیں نے اس کو یاد کیا ہے۔ جا جلد اس کو بھیج دے ''ا

(پجاری سیارہ کو افدر پہنچا دیتا ہے)

اس عیارنے گرد بلنگ کے آکر بھرنادروع کیا، اور دویلہ رخ پر کے ہٹا کر روبے شنور اپنا خدارند کو دکھیانا ۔ ایسی سوری بہ بنا تھا کہ اس گھر نے ہر چند کہ ہزاروں پری بیکروں کو دیکھا تھا ، گیکن ایسا حسن دل فریب اس کی سلنے نے لاکروا تھا ۔شکل دیکھتے ہی بیتاب و بے قرار ہوگیا ، اور پلنگ ہے اللہ کر ہاتھ اس بالہ کا اس کھنچ کہ اس تغایا ۔ اس نے ایسی تشایل کا دے چیرہ عداوات کا دیکھا ، اور اس الدا ہے صربا کر سرچھاکا کہ خدال کر مشاولہ کا حاکم میں ملایا ۔ میطالہ چشم ہے وہ ساتھ کے خودی چانا کہ اس اور فرتوں کو لوجوان کا موا دل میں سایا ۔ یاس بٹھاتے ہمی لیکے لگا ۔ خودستی کرنے کا

اس صلم نے اپنے خم ابروکی عراب کا ساجد بنالیا ۔ اس کے اپٹنے سے اس نے سسکی بھر کر کہا : ''یا خدا وقد ، مجھ کو اور بات یاد کرکے ڈر معلوم ہوتا ہے ۔ میرا ابھی سن کیا ہے ؟''

خداوند نے کہا : ''اے مایۂ ناز ،

مجهر بن باد تبرے دم گزرتا هو تو کانو هوں

مجھے بن باد تیرے دم نزرتا ھو تو کافر ھوں حر سے شام تک میں ورد تیرا نام کرتا ھوں "

صحر سے تنام نک میں ورد نیرا نام درنا ہوں " اس شعله رو نے هنس کے اللے هاتھ سے ایک طائحہ منه پر خداوند

ع مارا ، اور کہا : ع مارا ، اور کہا :

"عبت تو سرکی مرے ہر گھڑی قسم ست کھا قسم خدا کی ترے دل میں اب وہ پیار نہیں "

خداولد نے اس بات کو سن کر منہ بڑھایا ، اور بوسہ لب شہراں لینا چاھا ۔ اس نحنچہ دھن نے منہ ھاتھ سے سرکا دیا ، اور آہ سرد بھر کر کہا : ''ہرچند اس وقت خداولد کی منظور نظر ہوں ، مگر میری قست ایسے کے کہ آپ بھی کچھ دیر میں خوار و نے متابر کر کے لکان دیکڑ ۔''

خداوند کو اس کا رنج کب گوارا تھا ، گویا ہؤا کہ ''اے باعث خدائی و زندگی ، سن، کو سین تمام عالم کا خدا ہوں ، لیکن تمبر ایسے بت کا بندہ ہوں''

یه کنیه کر اس ماه رو سے لیٹ گیا ۔ وہ بسان حوصلہ و مانند

جب یه عیار دروازے کے پاس آیا ، پیاریوں نے کہا : "بھر جا کہ یه وقت خدائد کے آرام کرنے کا ہے ، اور عرش اعلیٰ پر جانے کا ہے ۔"

اس نے کہا : ''میں شب کو یہاں نہیں ٹھیر سکتی ، اسی وقت گھر جاؤں گی - م دروازہ کھول دو ، خداوند میری آواز سن کر عرش پر سے فرش پر اتر آئیں گے ، جم کو بلاکر آپ کیا فلک اعظم پر چلے جائیں کے 9''

پجاریوں نے کہا : التم کو کیا خداوند نے بلایا ہے ؟''

اس نے جواب دیا : ''س لیٹی ہوئی تھی کہ بکایک آپ ہنستے ہوئے گئے اور کہا ، جلد ہارے پاس آکہ تمبے بغیر ہے چین ہیں۔ یه من کر میں ماضر ہوئی ہوں ۔ تم نہ جانے دواگر تو میں شکایت ممہاری خداوند سے کروں گی ۔''

یجاری به کلام سن کر ڈرے ، اور ایک ان میں ہے اندر گید کے گیا ۔ مکندر گید کے ایک مثام عدم میں جواہر نگار پائٹک 'پر لیٹا ہوا تھا اور جاگنا تھا . . . اس چاری نے . . آہند ہے عرض کہا کہ ''بنا خداوند ، آپ چاکٹر میں ج''

خداوند نے اس کو باس بلایا ۔ اس نے جملہ کمال زن یا حسن و جال کے آئے کا عرض کیا۔ خداوند نے اپنی کو است ظاہر کرنے کو فرمایا کہ ''اوہ بلدی تدرت کی جے فرمائی ہے ۔ ماں، ہمیں نے اس کو یاد کیا ہے۔ جا جلد اس کو بھیج دے ''

(پیماری سیارہ کو اندر پہنچا دیتا ہے)

اس عبارے گرد بلنگ کے آکر بھرنادروع کیا، اور دوپلہ رخ پر سے مثا کر روبے شور اینا خدارند کو دکھایا ۔ ایسی صورت یہ بنا تھاکہ اس گیر کے ہم جند کہ ہزاروں بری بیکروں کو دیکھا تھا ، لیکن ایسا حسن دل فریب اس کی نظر ہے نہ گزار اتھا ۔ نکل دیکھتے ہی بیتاب و بے قرار ہوگیا ، اور پلنگ ہے اللہ کر ہاتھ اس ان کا ان کھینچ کہ اور اس الد ہے ہے ہیں۔ عداونہ کا دیکھا ، اور اس الد ہے ہیں اکر سرمیانکہ خدالی کر مقداونہ کی خاک میں ملایا ۔ میطالہ چشم سے وہ سامانہ بے خدودی چانا کہ اس ایر فرتوت کو لوجوانی کا مزا دل میں سایا۔ یاس بھاتے ہم اپنے لگ حرصت کو لوجوانی کا مزا دل میں سایا۔ یاس بھاتے

اس صنع نے اپنے خم ابرو کی بحراب کا ساجد بنالیا ۔ اس کے اپٹنے سے اس نے سسکی بھر کر کہا : ''یا خدا ولد ، مجھ کو اور بات یاد کرکے ڈر معلوم ہوتا ہے ۔ سیرا ابھی سن کیا ہے ؟''

د درکے در معلوم ہوتا ہے ۔ میرا ابھی سن کیا عداوند نے کہا : ''اے مایة ناز ،

مجھے بن باد تیرے دم گزرتا ہو تو کافر موں سحر سے شام تک میں ورد تیرا نام کرتا ہوں "

اس شعلہ رو نے ہس کے الٹے ہاتھ سے ایک طانحہ ملہ پر خداوند کے مارا ، اور کہا :

"عبث تو سرکی مرے هر گهڑی قسم مت کها قسم خدا کی ترمے دل میں اب وہ پیار نہیں "

خداوند نے اس بات کو من کر منہ بڑھایا ، اور بوسہ لب شیرس لینا چاھا ۔ اس تحجہ دھن نے منہ ہاتھ سے سرکا دیا ، اور آہ سرد بھر کر کہا : ''ہرچند اس وقت خداوند کی منظور نظر ہوں ، مگر میری قست ایس ہے کہ آپ بھی کچھ دیر میں خوار و ہے متابر کر کے لکال دیکڑ ۔''

خداولد کو اس کا رنج کپ گوارا تھا ، گویا ہؤا کہ ''اے باعث خدائی و زندگی ، سن، کو میں تمام عالم کا خدا ہوں ، لیکن تمیم ایسے بت کا بندہ ہوں

يه كنهه كر اس ماء رو سے ليك گيا ۔ وہ بسان حوصله و مانند

شاید جوالہ غائر آغارت ہے تائیہ کر لگل ۔ اب ملکت اعتلاط
البان کے گرم ہوا - کیمی مشوقہ ہے ملئی هم بھان ، غال معر
ہے کہ بہ خلل ۔ کہ قاترت میں ایس کی جوالی کروں ،
چھی غفیر امر میں معمد چاکر کھائی کروں ، بھی ماعتی مت
کونا ، بالان پر سر ہر ہرا ، مشوقہ کھی لیک کروں ، بھی ماعتی مت
لیر کی جمنے مائی کروں موران کا رایک دکھائی ، عاشی زائر ہے
لیر کیکی جمنے مائی کہ دوران کا رایک دکھائی ، عاشی زائر ہے
اختلام ، جوالہ کھیت مشال کرنے کی اس مشرقہ پر فریس نے
کان ادار کونوں کر ارائے کہ اور انگان ہے سعتی بھر نے مورش کی کیشن

غداولد نے کہا : " میں نہیں ؟" اس نے انگوٹھا دکھایا ۔ وہ بے تابانہ لیٹ گیا ۔ اس نے بھی

گلے میں پاہیں ڈال دیں ۔ اس نے خوب سپنہ و رخ و شکم ہر منہ اپنا رکڑا ۔ خوشبونے عطر نے دماغ میں اثر کیا ۔ سر و پاکی کچھ خبر نہ رہی ، بے موش ہوگیا ۔

(سیارہ نے سنکلار کو صندوق میں چوپیا کے اپنی شکل اس جیسی بنالی ، اور صدح کو باششاء ہے کہہ کر شہر میں ڈھٹڈورا پٹوا دیا کمہ کل شہبزادہ ننام کو قتل کیا جائے گا) یہ خبر وحشت اللہ اس کشتہ ابورئے دائیر سلکہ بنششہ ٹیک سیر

ملکہ مضطر نے چیکے سے ایک کو بلا کر ہوچھا کہ "یہ کیا تم باہم باتیں کرتی ہو اول روتی ہو" ؟ اس نے بلائیں ہے کو کہا : ''بیبی کیا کہوں' ڈبوڑھی ہو کا ہرکارہ کہتا تھا کہ کل شہزادے کے دشمن ' کہنے والی بندی کو وہ موا خداولد ہوبک فنل کرانے کا ''۔

یہ ستا تھا کہ ملکہ پیلر تو ہے ہوئی گئی ، پھر جو غش ہے فرصت ملی ' گریاں صبر جائے گئا ' نے بنار دل ہے پلا چلا کر روئے گئی - مان نے بھی اس کی چشم پرشی کی ' اس ایوان ہے دوسرے قدس میں چل گئی ' اور غشی ملازموں کو مقرر کر گئی مدوسرے قدم میں چل گئی ' اور غشی ملازموں کو مقرر کر گئی

یہاں تنہائی جو ہوئی ، ملکہ شوریدہ سر سے حال اپنا تیاہ کیا ۔ فرش پر جا بیٹھی اور خناک الڑائے لگل پے ہوش ہوگئی۔ کنزیں گود میں اٹھا کر دالان میں لائیں ۔ پلنگ پر مردے کی طرح لال دیا ' ٹیرے سہلانے لگیں ۔ پعض رونے لگیں ' اور کابات السوس زبان پر لائیں ۔

ایک نے کہا: "ہائے ، اس ناشاد کی تندیر جو اس پر مائل ہؤا ۔ تیخ اجل سے گھاٹل ہؤا ، نامراد تہ خاک کیا "۔

دوسری نے کہا "بھلا اور تو اننا ھی داغ دینے تھے کہ مرکر معشوقہ کو فراغ دیتے تھے ۔ اس شہزادے کے ساتھ تو ملکہ بیکس نے کیا کیا ہاؤ نہیں بیلے "۔

تیسری نے کہا : ''سج تو ہے ' چھنال اتنے سے سن میں یہ مشہور ہولیں - تھو تھو ' آپ سے دور ' ٹھٹکاریاں لمی تنھی سی جان نے پہلیں - غون غرائے ہوئے ' ہزاروں کی جان جائے آپوں نے ترکیکی - وائے مقدرکہ وہ بھر ہاتھ نہ آیا - فلک کے بوں دونوں کی ترحایا - ایک شمب چوں سے لہ گزوی ، کوئی حسرت بھی نہ لکلی ''۔

ایک اور بولی کہ '' اب اس پُر ارمان کا بجنا مشکل ہے ، درپیش صبح ہی شام عدم کی منزل ہے ''۔ دوسری کونا حرقی: اسانے یہ جاند الک بین مل بالے کا جا (ایند لوگر کے حکور بھروال کیا کا چوان دوسری کیا سے کا آئی ایک اور کونا حقیٰ کہ ''الے یں یہ ایسے کا آئی میری انکویو نے بت دیکھی میں کامی میارور کاچ چائے دیکھی جی اس میں ہے منا کی بار - اس ہے حواروں باچ بھی جوری ہوائے کیے در کا کیا مدیر ان کے کا کون فدت مصیت میں افراد حوال کرکی تمیر بہ تمیر دارا دارا بھرا ہیں۔

(ادھر سیارہ نے شہزادہ کو ہوشیار کر کے سارا حال سٹایا۔ پھر شہزادے کی شکل سکندر کی سی بنائی ، اور سکندر کو ڈٹال کے اس کی صورت شہزادے کی سی بنا دی۔ اس کے بعد بنشنہ کو الحارج دننے چلا۔ عمل کے اباعر ایک کہاری طرح عملر ہے اسے بے ہوش کر کے اس کے کمڑنے بہلے اور انامر دائل ہوا)

مرست مل والبون کا جور ملکی سیسی مرست با شاهان المثال باشد کالاور از ما کارو کی کالمور از ما ملکا می در املاکا کی در املاکا می در املاکا کی در املاکاکی در املاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکی در املاکاکی در املاکی در املاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی در املاکاکی د



غضه هن تازیخان ارزیا ، کسی با لوشایان فر رسی. حب و تولید آلیم بر اکتبری بار همکرانے بر جائے ، کسی طرف ہے آواز آل ، "اوی همروی "او و مولی بوشی ، "سی بایسی بایان الی ماخیر هران "ترکیان این کشر کو کوئی ، "اری اور کس ، تو کعمر مر کلی ا" کیکی اواز آلی کشر اجمالیا، حدود وی کری می سی کسی سے بعد مدایدا که "افرا فیروشی بر دیکھ آ مداوی کری جی سی

غرض به عبار بھی اٹھلاتا ، آپ ھی آپکچھ بکتا ، کسیکودھکا دیتا چلنا تھا ، وہ کہتی تھی کہ بی سہری ، آج کیا تم لے بھنگ پی ہے جو دھکے دیتی چلتی ھو ''؟

یہ کہتا : ''یہ تمہیں ہو کہ ہر وقت بوتلیں بیڑھاتی ہو اور ایک ایک کوگابان سٹاتی ہو ۔ لو صاحب بین نے ہزار دفعہ کہا ہے تم میرے منہ نہ لکا کرو ۔ بھلا میں دھکے دیتی ہوں ۔ یا تم ہر ایک بر گرق بھرتر ہو ''؟ بر گرق بھرتر ہو ''؟

یه کمیه کر جمکنی هوئی لمپنگا پهؤکانی آگے بؤ ه گئی ـ اور کمپا: ''صاحبو ، آج جهوئی حضور کی کوئی خبر نہیں لینا ؟''

یہ جو اس نے کہا ، ایک سن عورت نے اس کو پلایا کہ "سری وورت نے اس کو پلایا کہ "سہری کے ادام کے اس کے دیکھا کہ جوکا تمت کا بچھا ہے ، اس بر ایک عورت یہ کہانی اور وزنت کہ لکہ ڈائے بھی ہے ، یہ بسجھا کہ اس عورت کا عہدہ کوئی ہے ۔ یہ سجھ کر اس نے قریب جاکر تسلیم کی اس کے کہا : " بی سہری ، بیٹھو ، یہ سلام کرتے تمت کے کوئے ہر بیٹھا۔

۔ رہے ہے۔ اس کے خوب ہے۔ ہی مجری ، چیہو ، یہ سرم مریح اس عورت نے اس کے نزدیک آکر کہا : '' یں مہری ، چھوٹی حضور نے جب سے اس شہزادے کا قتل ہوتا ستا ہے ، ایٹا حال تیاہ

کیا ہے۔ بھاڑ میں جائے ایسی عاشق جس سے اپنی لعل سی جان جائے۔ آیا کسے چھٹال ، گیا کسے چھٹال ۔ میں تو آگ لگاتی اس محبت کو۔ اب چھوٹی حوالی میں مردہ سی اپڑی ہیں ۔ نہ کھاتی ہیں له کچھ بات کرتی ہیں ۔ تم دیکھ لینا یہ لڑکی اپنی جان دے گی ''۔ سہرینے کہا: '' آپ سچ کمپتی ہیں ۔ لیکن، قصور معاف، کبھی

حضور نے بھی یہ کھیل کھیلا تھا ؟''

اس نے کہا : " اوئی لوج ، چھائیں بھوٹیں مجھ کو یہ مرض کبهی نهیں هؤا "-

کہاری مٹک کر اٹھی کہ '' بی ، بیٹھو ! ایسا کوئی چمپیتا چيبتى نهيں أ وہ كون ايسى كشمش ہے جس ميں لكڑى نہيں - اچھا ، آپ اس مزے سے آگاہ ہی نہیں تو میں آب سے کیا بیان کروں ؟"

یه کهه کر و هاں سےهشستی هوئی چلی - پته موسعلوم هو چکا تها، چھوٹی حوالی بیں آئی۔ یہاں ملکہ پلنگ پر مردے کی طرح پڑی تھیں۔ کنیزیں رو رہی نہیں۔ که اس نے آتے ہی کہا '' میں اپنی شہزادی کے صدقے ، قربان ، نثار ، جی کسا ہے میری حضور کا ؟

یه کہه کر پلنگ پاس آ کر پاؤں دابنے لگا۔ ملکه نے آلکھ کھول دی ، اور آہ کی ۔ اس نے بلائیں لینے کے بھانے سے جھک کر چیکے سے کہا: " میں شہزادے کی خبر نے کر آئی هوں ۔ تنہائی پاؤں تو کچه عرض کروں "۔

ملکه په کلمه سن نر جند الله بيشهي ، اور گوي هوئي که "ارے لوگو ، یہ مجوم کیسا کر رکھا ہے ؟ کاؤں کاؤں سے اور بھی دل الزا جاتا ہے ۔ جاؤ ۔ب اپنے اپنے مثام پر ۔ مجھ کو کیوں گھیرا

کنیزیں یہ سن کر چرج گیئی کہ یہ کہاری کوچہ پیام لائی ہے پس تخلیه اس مقام پر کر دیا ۔

(سیارہ نے ملکہ کو پورا حال سنایا ۔ ملکہ کو اندیشه مؤاکه شاید یه میری تسلی کو کمتی ہے۔ تو

پھر سیارہ ہے اپنا اصلی چمبرہ دکھا دیا ، اور ملکہ کو السكين دے كر رخصت عوا)

ادھر بعد کچھ عرصے کے وہ کہاری جس کو عیار بے هوش کر آیا تھا ، ہوشیار ہوئی ، اور ننگا اپنے تئیں دیکھ کر سمجھی کہ وہ ٹھک تھا جو عطر دینے آیا تھا ، خبریت گذری کہ تیری جان بچ گئی مگر اب اسی ہئیت سے بادشاہ بیگم کے سامنے چل ، ورثہ سونے كى عولى اور تمغه جو تعرب سر ير لكا تها ، اس كے حالے كا كسى کو یقین نه آئے گا۔ سب کہیں گے اسی نے بیچ لیا ہوگا۔ غرض وهاں سے دردولت پر آکر رونے پیٹنے لگی که قریاد ہے میں لوثی

ا الله الله عنه اکر چھانا اور حال ہوچھا ۔ اس نے کیفیت بیانکی ۔ وہ سب خانف مونے که اس کے لوٹنرکا همیں لو گوں پر الزام عائد ہوگا۔ کہاری سے کہا : " جا ، محل میں حضور سے اپنا ماجرا ایان کر "۔

یہ اندر محل کے آئی ، بادشاہ بیگم سے آکر سب کیفیت عرض کی اس اثناء میں وہ عورت جس کے پاس سیارہ تخت پر بیٹھا تھا آئی ، اور اس نے بیگم سے کہا : " ابھی کچھ دیر ہوئی جو یہ کہاری چھوٹی حضور کا حال مجھ سے یوچھٹی تھی''۔

کہاری نے کہا : "میں واقف بھی نہیں کہ آپ کیا کہتی

بادشاہ بیکم عاقلہ ہے ، سمجھ گئی ، کہ یہ کچھ سیری لڑکی ہی کا بھید ہے ۔ یس اس کہاری کو زرنقد لباس و تمده کے عوض علایت فرما کے حکم دیا کہ اب کچھ مند سے نہ نکالنا ، ہم تعقیق کرکے ٹھگ کو سزا دیں گے۔

(اگلے دن شہزادہ قاسم نے سکندر کو سب کے سامنے قتل کیا ۔ بھر بادشاہ سے کہا کہ اپنی ببٹی کو علاج کے لئے لاؤ) بیان سے جب سزار ملکہ کو برود وسل داندار سنا آیا تھا ،

ملکہ کا طر طریق ہے بما ان بھا کہ ران اتفاق میں بیاز ہو گئی
تھی ۔ لیدانہ آن تھی ۔ مائی بیان دھن تھی کری اسٹان میں بیاز ہو گئی
تھی۔ کیدانہ کی گون کرن اور دین بادین سائل میں کی ، دہ
میرک چونی کی گار کرن اور دین بادین سائل میں کی ، دہ
میرک چونی کے گار گار کرن کی گار کا دین بیان بیان کی گئی
میرک چونی کے گار کا کرن طبائل کی اٹا کہ ذات و یہ خیال ان ان کہ
بادائم کے شعرائے کے قد سطر کو روزین کے ان کہ دات و یہ کیا
بادائم کے شعرائے کے قد سطر کو روز پر دیگا ہے دین چی کے دو کہار
میرک جان ہے جو یہ یہ دون ان کرن چون کو بیان سائی میری کے ان کی دات کے گئی
میرک جان ہے جو یہ یہ دون ان کرن والد میری کے ان سائل سائلہ
مورنا اور میں کہ میرک کی وارد دون آئی تو طراح سے مناکارگور یہ کے انکین جان سطر کے اس بیان ہے میں گار کور دون کے تعیین مداد انداز میری کی مداد انداز میری ۔

حو کو اس مضطر نے بھی ہزارہا مخبر خبر کو بھیجے، بھال تک کہ اب اس کی نادر کے آگر پلائیں این، اور کہا '' اے راحت جان عام کرہ ، اور چر دیدار تحداد نجاو ۔ شاید تحمیارا دل سنبھل جائے، میری قسمتکا بل جائے''،

یه ناکام مادر کے دکھانے کو زار ازار بن گئی ۔ کنیزیں سمجھا کر حام میں لالیں۔ یہ تیا دھو کر باہد آئی، اور ابلس و زبور سے خوب آوائش وتائین کی ، وصل یار کی خوشی میں بنی سنوری بہا یہ آرائمت و پراستہ ہو چکی، مادر نے اس کی صورت دیکھ کر ابنی ایڈی دیکھی ، سر نے پا تیک چٹ چٹ بلائیں ایس

ایک انیس ہولی : ''سیری آنکھوں میں خاک ، آج چھوٹی حضور کی طبیعت بحال ہے ''۔

مادر ملکه نے کہا : " یہ خداوند کے بہاں جانے کا اثر ہے۔ ان کے نام کے صدقے ، ان کے قربان ، میرے دل کو یقین ہے کہ جی

میری اچھی ہو جانے گی ''

(غرض اس طرح قاسم اور بنفشه بهر ایک دوسرے سے آسلے۔ قاسم سکندر کے بھیس میں تو ہے ھی ، اس نے بادشاء سے کہد کر شہزادی کو علاج کے بہانے اپنے پاس رکھ لیا)

وه سکان اور یا غ بالکل جب خالی هوگیا ، خلوت آرائی اور انجمن بیرائی کا شہزادے نے حامان کیا ۔ ملکہ کو اصلی صورت اپنی بنا کر دکھائی ، وہ نہایت خوشتود ہوئی ۔ سیارہ عیار نے قرش عمدہ لب بہر جهوا کرکشتیان شراب کی ، ڈالیاں میووںکی و هاں چن دیں ۔ کنیزان مرم راز ساز بے کر کانے بجانے پر آمادہ عوثیں - ملکه کا یه عالم مے که بعوجب مثل ، سیال بھٹے کو توال اب ڈر کام کا ، قرط عشرت سے پھولوں نہ ساتی تھی کہ یہ خواب ہے یا بیداری ہے

جمل حفق ق اشاعت دائي محفوظ نامشو ، بیزاه چوهری

والركير كمترميرى لابتريدى لا بود ٢ فبراهمام ، چود حرى مرشاه نواز ميري لائم يري مي بيلي بار ١٩٨٧،

طابع ، منظورا عجاز يرمر زا إبور

مجبول سجيسر رناول، ميمو شانصاري

دُ الكرعبادت سِيلوى

نادل ميمول يخر كي نايان خصوصيت ده معاشرتي اورنهذي خورے جس کا اطهاراس میں جا کا طا ہے۔ یہ ناول الیا آئیزے

صى بى بارى معامشىرے كابر فرد اين بيج فدوخال كو الخ في ويكوسك ي

ڈاکٹر انورسماد

SMARGARET MITCHEL MUSICE العي كنمائش عقى ورداكط ميموندانصارى في بورى كردى "

فرجنده دودهي مِيوندانفداري كانادل بيول تقر اك كنكاجن تهذيب كا

ابراما بوانظرے جے مصنف نے گرے تجے بے ادرمثابرے کے مدمناكات مذب كرنگ كس كريد بي كس على اهی تصویرکا انصار مراور تحرب ادر مثایدے کے ساتھ ساتھ

رنگوں كے ميم استعال يرسي بوتا ہے -واكثر شفيق الرحمان

ناول کے فن اور اس کی جرئیات نگاری برمیموندانصاری كى كونت تال تحيين ب يعول يقر عن انانى رشول كى بالى ادرا قدار کی شکست و ریخت نمایان بین بیرولیب ادفکرانگیز

ناول مزورمقبول جو كا .

مكتبية منرى لأثرري لاهويه ب